شاہنامہ ہندے

منشی مولچند کا

بزرگی اوسی کو ہی بیگمان — کہ خالق ہی وہ اور روزی رسان

ہمیں ہی یہ لازم کریں بندگی — روا ہمکو طاعت ہی خلاق کی

وہ قادر ہی اور ہان قوی دستگاہ — خداوند مہر و خداوند ماہ

یہ ہی قدرت کردگار کریم — کہ او قطرۂ آب در یتیم

کری لعل جو سنگ کو کہکی تاب — بگر قدرت خالق احتساب

یہ ہی قدرت قادر ذو الجلال — کہ بارش سی آہن ہو زرکی مثال

یہ ہی قدرت داور بیچکون — کہ قایم ہی سقف فلک بی ستون

جہان اوسنی پیدا کیا آب پر — رکی خاک سی یہ بنا آب پر

بیان اوسکی قدرت کا کسی سون ہان — زبان ملایک ہی قاصر بیان

مناجات بندہ کر تو ای بی ادب — مراد دل کام جان کر طلب

مناجات

پراگندہ روزی ہون میں یا اللہ — پریشانی دل ہی شام و پگاہ

دنون کی یہ سختی نی عاجز کیا — کہ میں سخت جی تنگ آ گیا

کیون کیا میں اب کس صعوبت میں تن — گرفتار بند عقوبت میں ہون

جو ہی سیج توجہی تو ہی تی سزا — کہ ہون میں گنہگار اہل خطا

نہ مجھ سوں ہا ہی کچھ اور کام / رہا میل عصیاں مجھی صبح و شام
اگرچہ ہمہ عاصی گنہگار ہے / ولی تو بہر حال غفار ہے
طرف میری عصیاں کی مت کر نظر / کرم اپنی لطف و کرم پر تو کر
رہ لطف سوں بخش تو سب گناہ / کہ ہوں میں تری آگے اب عذر خواہ
عقوبت سوں مجکو رہائی تو بخش / مرا کام دل یا الہی تو بخش
فلک پر سے کینہ و جنگ تی / مدد کر تو اب قافیہ تنگ ہی
مجھی بخش فیروزی اب کردگار / دلا اور دے بہروزی ای کردگار
امید کرم بخششی ہی برزبان / کہ روزی رساں ہی تو روزی رساں
ہے منت کی ہی عرض پانی نیاز / مجھی اپنی کر لطف سوں سرفراز
پریشان نہ کر فکر روزی سوں ہاں / مجھی بخش جمعیت بیکراں
مراد دل زار بر لا شتاب / مجھی اپنی نعمت سوں کر کامیاب
قرین اجابت ہو میری دعا / شتابی ہو حاصل مرا مدعا

نعت حضرت عیسی علیہ السلام

کروں اب میں نعت پیغمبر رقم / کہ ہی آسمان جسکی زیر قدم
مسیحا رسول خدائی کریم / حبیب خداوند عرش عظیم

ہوا دنیا

وہ پاکیزہ پیکر ہمایون لقا — عیان جسکی رخ سی ہی نور خدا
وہ عیسی فرستادہ کردگار — خداوند توقیر عذر و وقار
خداوند اعجاز رائی نکو — کری زندہ یکدم سین سو مردہ کو
خداوند انجیل عالی جناب — کہ روشن ہی دین جسکا جون آفتاب
چہارم فلک جسکا ہی جلوہ گاہ — بڑا رتبہ اسکا ہی نزدیک اله
وہ برتر ہی جسکی کیون چقدر — بیان کسی ہو اسکی صفت بیشتر
کہان تک ثنا کیجی اسکی بھلا — بس اب خاموشی ویکہی خدنما

مدح شاہ جم جاہ خدیو کشورستان جارج شاہ بادشاہ انگلستان

سدا جسکی اقبال ہی ہم نشین — رہی جسکی دولت ہی دائم قرین
جوی لائق تاج شاہنشہی — سزاوار اورنگ فرماندہی
شہ انگلستان خدیو زمان — وہ شاہ شہنشان خدیو جہان
شہنشاہ جارج شہ نامور — جہان بادشہ خسرو بحر و بر
خدائی بو بخشا اسی اقتدار — کہان تو نہ تہا اسقدر زینہار
کیومرث طہومرث دیو بند — منوچہر شاہنشہ ارجمند
فریدون جہاندار تاج و جاہ — جم و کیقباد اور کاوس شاہ

وہ کیخسرو شاہ افراسیاب | وہیں جہانبان عالی جناب
وہ دارا وہ اسکندر نامدار | جہاں میں جواب ہوتی وہ شہریار
نوکری سدا از رہ چاکری | شہنشاہ خارج کی فرمان بری
کمر باندھتے تھے سب وہ جوں بندگان | حضور شہنشاہ عالم ستان
یہ ہی خسرو نامدار فرنگ | مسخر ہی اسکی دیار فرنگ
فرنگ اسکی قبضہ میں ہی صرف کیا | یہ ہی ہفت کشور کا فرمان روا
ولایت ستانی کی ہی اسکی دہوم | شہ روم کا کانپتی ہی بر و بوم
ہوا انہا کبھی شاہ چین بر جبین | سوا تنگ خط میں ہی فغفور چین
یہ شاہ جہان ہی خداوند زور | دلیری کا اسکی جہان میں ہی شور
حضور اسکی زور آوران میں ستوہ | تصرف میں ہی اسکی دریا و کوہ
سپاہ جہاندار والا گہر | کئی لشکر اسکی قاف کی ہی گذر
ہر ایک ملک و ہر کشور و شہر میں | رواں حکم ہی شاہ کا دہر میں
خراج اسکو بہیجیں ہیں یکسر شہان | جہکاتی ہیں یاں سر کو فرماندہان
سخاوت کا اسکی بیان کیجئے کیا | نہیں اسکی ہم چشم ہی دوسرا
سحاب اسکے ہاں دریا و کان | دل و دست کو اسکی پہنچی کہان

جہان کو درود

جہان پرور و عدل گستری ہے — کرم گستر و خلق پروری ہے
جہان وادوستی اسکی آباد ہی — جہان اسکی الطاف سے شاد ہی
نہیں مجکو تاب بیان زینہار — کہ اوسکے صفات ہیں ثنا کی بیشمار
بہلا حیف کہ کیمیں خط عجز بیان — نظامی و فردوسی نکتہ دان
تو ہے اسکی کیونکر ثنا سنجی — یہ بہتر ہی منشی دعا سنجی
الٰہی شہنشاہ آفاق گیر — جہانیں ہو دایم باتاج و سریر
کہ زیں جاکری اسکی چرخ برین — مسخر ہو بلند و پست روی زمین

مدح نواب معلی القاب جناب گورنر بہادر

گورنر وہ کلکتہ کا حکمران — گورنر سرافراز والا سران
گورنر وہ نواب عالی جناب — سپہ سرفرازان والا خطاب
گورنر وہ فرمان دہ نامدار — گورنر امیر و بلند اقتدار
گورنر خداوند سیف و قلم — گورنر سپہدار انجم حشم
جہانیں نہیں اوسکا ہمسر کوئی — نہیں شان میں اوسکے برتر کوئی
یہ تو تہا کرسی ہے جب جلوہ گر — جگتہا نہیں مہر ہی چرخ پر
فلک لیکی ہے کہکشان کی عصا — کرنی جو بندہ گری ہی اسکی سدا

ہوا دیکھ کر ہالہ روشن یہی — کہ حلقہ بگوش اسکا ہی ماہ بہی

یہ وہ نامور ہی کہ میرو وزیر — شب و روز ہیں اسکی فرمان پذیر

مہ تمام اوسکا لشکر عدو سوز ہی — ہمیشہ ظفرمند فیروز ہی

کری شعلہ سان سرکشی کوئی گر — طرح شمع کی ہو قلم اوسکا سر

جہان جاوی یہ فوج کشور کشا — وہان نصرت و فتح ہو پیشوا

اگر رستم و سام و اسفندیار — ہزار آویں یک سواران کار

مقابل ہنوں یک پیادہ کہ ہان — اگر ہوں تو دیوی ہیتی بس اپنی جان

یہ ہی ملک بخش و یہ ہی ملک گیر — یہ دونوں صفت ہیں ہیں بی نظیر

یہ مصروف بخشش ہیں یا ہی صبح و شام — سدا اسکو داد و دہش سی ہی کام

ارسطوی دوران ہی دانای دہر — سخاو کرم میں ہی یکتای دہر

جہان ابر برسی بزیر فلک — تو علہ ہو رو دیدہ ہی سبہہ شک

بر اسکی سحاب کرم سی سدا — ہر ایک جا ہوں پیدا اوڑبی ہبا

نگاہ عنایت سی یہ تا بجو — کری پل میں بی کیمیا خاک کو

جہان اسکی ہی فیض بی کامران — غرض راست ہی قول دانشوران

کہ پارس سی آہن ہو گر آشنا — تو فی الحال بن جای شکل طلا

کری

گہی لعل ہو سنگ کو آفتاب گدا کو کرے خسرو کامیاب
کیا تو جسے چرخ نے پائمال دہ ہو دستگیری سے اسکی نہال
جب الیاس و خضر دیں لعل و دُر ہر اک بیت کا جو گہر کیسہ پر
اور اہل ہنر کا ہی جوہر شناس ہنر ور کو دی نعمتِ بے قیاس
تو ہے حیف ہے زیر چرخ کہن رہی ہائے ناکام اہل سخن
یہ شہ نامہ منشی جو تونے کہا لکھیں گو کیا ریختہ میں بنا
نہ پہنچا اسے بوئے کلکتہ آہ درنگ و تغافل کو دی تونے راہ
عبث اتنی مدت تامل کیا برائے یہ بہتر کہ بہر خدا
یہ شہ نامہ ہیں گو رنہ شتاب تو زر سال کرنا کہ ہو کامیاب
مقرر ہے ہر آدمی کی یہ آرزو کہ اس نامور کا ہے مداح تو
یہ ہی قدر دان سخن بیگمان کف جود اسکا ہی گوہر فشان
غنی یہ کرے بخش کر بحر و گنج مبدل ہو راحت سے یکدست رنج
بس اکرو دعا پر سخن مختصر کہ جب تک ہوں نجم و قمر جلوہ گر
رہے یہ جہاں میں بصد اقتدار زمانہ معاون فلک ہو وے یار

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

بنامه حمد خدائی کریم
که ای کردگار و غفور او ز رحیم

جهی بخش فرماندهان ایدی
شهی بخش شاهنشهان ایدی

کهی وی فریدون کووه دستگاه
گهی گاه جمشید کووه پناه

کهی ناتوانی کو بخشی وه زور
سلیمان کو کاهی گهی نمل مور

جن و دیو انسان و حور و پری
مه و مهر او ز زهره و مشتری

گهی اوستی قدرتسی بیدا تمام
نهانی نی یوبی نو بو بیدا تمام

بلند اوستی چرخ برین گو کیا
فراخ اوستی یکسر زمین گو کیا

کیا اوسنی بیدا به بالا و پست
زبر دست و نیا بین او ز زبر دست

عجب اوسکی قدرت عجب شانی
عیان اوسنه سب راز پنهانی

پرستار اوسکا ی ریک مدام
گرین ذکر اوسکا سبنی جان و جام

حباب اوسکا بر تاهی دم بزن
رکهی موج ذکر اوسکا و روز تا بن

کیا تازه باغ جهان لطف سنی
نائی به گل اوسنی بر رنگ سنی

چمن گو کیا سرو سنی سرفراز
بهار و خزان سنی کیانی نیاز

جهان داری پاک پروردگار
پرستار اوسکی من سنا خدار

خداوند کون و مکان نی وهی
نگهدار خلق جهان نی وهی

دارون

دلیروں کو اوسنی کیا ہی دلیر — کیا نرہ شیروں کو اوسنی ہی شیر

اگر وہ نہ دیوے قوت و زور دی — تو ہر رستمی تو کیا کر سکی

گدا کو وہ جاہی تو دی خسروی — ضعیفوں کو دی وہ دم میں قوی

توانا ہی وہ آپ اور زورمند — قوی ہی خداوند پست و بلند

ذرا اگر کسی پر ہو لطف اله — تو اوسکا ہو خورشید سان عز و جاه

وہ بخشی جسی عزت و افتخار — اوسی تاب سکی کری ہر جو خوار

گرفتار ہو اوسکی جو قید میں — مذلت بضیق اوسکی ہو در زمین

نہ مقدور کسکا جو ہو دستگیر — پڑا وہ رہی خاک میں ناگزیر

غرض وہ نہ جبتک مددگار ہو — کسی کا نہ کچہ کام زنہار ہو

گدا و شہ اوسکی ہیں فرمان پذیر — وہ سب کا ہی یاری دہ و دستگیر

نواب منشی اوسکی ہی کر التجا — کہ شاہ و گدا کا ہی حاجت روا

تو ہو اوسکی درگاہ میں ہر زمان — تضرع کنان اور مناجات خوان

مناجات بجناب باری تعالی

میں افتادہ یارب سرگشتہ ہوں — ستمدیدہ دور افلاک ہوں

توہی دستگیر اور یاری رسان — ذرا ہو مددگار میرا یہان

ستاقی ہی اب گروشن ہودر کار — مجھی خوار رکھتی ہی لیل و نہار
ہیہ ہرتا ہیں بخت برگشتہ آہ — ہیہ رکھتی ہی سرگشتہ و شام و پگاہ
ہیں ہی کوئی اور فریاد رس — توئی داد خواہاں کا ہی دسترس
نگاہ کرم مجھ پر کر یا خدا — مجھی نیرنج و الم سی چھڑا
ورا کر تر و تازہ باغ مراد — مرا کر تو روشن چراغ مراد
دکھا اب بہار گل آرزو — پلا مجکو جام مل آرزو
گنہگار ہوں اور عصیاں شعار — ولی توئی غفار و آمرزگار
عقوبت نرکہ مجھ پر گزر دا — میری حال پر رحم کر یا خدا
گنہ بخش میری کہ ہیں بندہ ہوں — پرستندہ ہوں اور سرافگندہ ہوں
مجھی اپنی در کی سوا اور در — دکھا مت توای داور داورگر
ہیں اور کچھ خواہش دل میان — دکھیں تمنا ہی ہیہ بر زبان
کہ منت کشی غیر بر کر نہوں — ترا ایک برتوں احسان رہوں
نہ درگاہ سی اپنی کر نامراد — مرادیں میری دی کر مجکو شاد
جہانیں نرکہ دل پر نشان مجھی — نرکہ فکر روزی سی حیران مجھی
تو جمعیت خاطر اب مجکو بخش — مرا کام دل روز و شب مجکو بخش

نشانی

شبستان دل کوں میرے سربسر — چراغ خرد سیں منور توں کر

مجھے اپنے گنجینۂ فیض سیں — دُرِ دانش و گوہرِ عقل دے

میرے طبع کوں نکتہ دان یا الٰہ — معانی شناسی کی توں دستگاہ

مجھے بخش توں دستگاہ سخن — شتابی دکھا مجھ کوں راہ سخن

میرے خامہ کوں کر توں گوہرفشان — زبان کوں میری کر فصیح البیان

الٰہی میری اب دعا ہو قبول — بحق محمد طفیل رسول

نعت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کیوں مشک عنبر سیں دھووں دہان — ثنای محمدی وردِ زبان

وہ ختم رسل سرور نامور — فلک جسکی آگے جھکاتا ہے سر

سر سرفرازان عالی جناب — سپہر نبوت کا وہ آفتاب

جہان جسکے دین تی ہے روشن تمام — ترا نور اسکا ہے داغی غلام

سہ سروران احمد مجتبیٰ — رسول خدا سید انبیا

خردمند و دستور دلی نظیر — بسان مہ و مہر روشن ضمیر

نکورای دانا دل و راست گو — خجستہ خصال اور فرخندہ خو

سحاب سخا و محیط کرم — کرم وجود و خوش خلق عالی ہمم

وہ مہر جہانتاب اوج جلال ۔ وہ سرو سرفراز باغ کمال
فروغ جنان نور ایمان و دین ۔ وہ شمع شبستان نور یقین
بشفیع گناہان بروز جزا ۔ کشایندۂ عقدۂ ہر دعا
طرازندۂ زینت سروری ۔ طرازندۂ لوح پیغمبری
وہ ہے خاص خاصان پروردگار ۔ کہ جسنے کیا دین کو آشکار
قدم اوسنے معراج پر جب رکھا ۔ تو پایہ بڑھا اور معراج کا
سپہر برین کی رہی خوش نصیب ۔ ہوا کام زن وہان خدا کا حبیب
میسر ہوا جسکو قرب حضور ۔ نظر اوسکو آیا وہ تابندہ نور
تجلی ہے جسکو اہل یقین ۔ منور ہے جسسے زمان و زمین
خدا نے اوسے فخر آدم کیا ۔ سرافراز ممتاز عالم کیا
بنہ بخشا اوسے پایگاہ رفیع ۔ ہوئی جسکی شاہان عالم مطیع
گرامی و اشرف ہے انسان میں ۔ غرض اوسکی لولاک ہے شان میں
کرون اوسکی اصحاب کا اب بیان ۔ کہ ہیں صاحب عزت و فخر و شان
ابوبکر عثمان و زان گروہ ۔ عمر اور علی وہ شہ نامور
کرے اب ہو اون صفا کا کچھ بیان ۔ نہ طاقت قلم کی نہ تاب زبان

دعا بر سخن کو کردن مختصر | بهه ی عرض میری که شام و سحر
همین بور یا دربو یا مصطفا | منی دل کا بر الادیم بدعا
گنهکار بولدوم بو روز حساب | منی ایلیکوتم شفاعت شتاب
سنه منتسی تیبار ای کمتر غلام | کرم ایسیه ابار کیو صبح و شام

مدح ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاه پادشاه بلوغ غازی خلد الله ملکه

لکه ای خامه اب مدح شاه جهان | شهنشاه جم جاه صاحب قران
جهاندار اکبر شه بی نظیر | خداوند تاج و کلاه و سریر
فروزنده خورشید اوج مهی | گرامی در درج شاهنشاهی
همایون خصایل شه نامور | خجسته شمایل فرشته سیر
جهانبان دین پرور حق پژوه | حقایق شناس شاه والا شکوه
محبت رکی نی بیه فروزینی سی | مروت بی اسکو صفا کینسی
شناوری دریای عرفان کا | دل آگاهی مثل گهر پر صفا
گرانباری حلم کا کیا بیان | نچوکی هم سنگ کوه گران
فزون شفقت و خلق همت بلند | مروت بیله یکتا شه ارجمند
خدیو زمان شاه عالی تبار | شه داد گر خسرو نامدار

جہان پرور و کام بخش جہان / ہمہ سرفرازان کس بیکسان

در دولت شاہ عالم پناہ / فقیر و غنی کا ہی امیدوار

تین کام ہیان ہر کسی کی شتاب / ہیان لگی ہر کوئی ہو کامیاب

ہیہ وہ بارگہ ہی کہ امیدوار / نہ محروم ہیان سی گیا زینہار

سخاوت مین دیکہا تو بحر سحاب / حضور اوسکی خجلت سی ہی غرق آب

کف جود سلطان والا گہر / گہربار رہتا ہی جون ابر تر

اگرچہ ہو فرمان بران سی خطا / کری عفو از روی لطف و عطا

جہان سرکشان ہوون سجدہ کنان / وہی آستان خدیو زمان

جسکا یا ہیان جو سر انکسار / تو چرخ برین لی ہیہ پایا وقار

نہ ہیہ رتبہ شمس ہو تا کبہی / وشتابانہ کر اسکی توہیج کبہی

کواکب ہین سب اس سخن کی گواہ / کہ مشعلچی اسکا ہی رخشندہ ماہ

عطارد ہی منشی جہاندار کا / سپاہی ہی مریخ سرکار کا

جو ہیان مشتری کرم و غنیت ہوئی / تو دہ کامیاب سعادت ہوئی

نہ کیونکر ہو زہرہ کو ہیان فخر شان / کہ ہی نغمہ سنجان مین چاکر ہیان

زحل لی غلامی جو کی اختیار / تو پایا فلک پر بڑا اقتدار

بہ لطف

سنه لطف شهنشاه عالی جناب — فقط دوستان کی بن کامیاب
جو دشمن بی یو آکز عذر خواه — کری اوسنه جهان سنه دین پناه
شهنشه کی اوصاف بن بیشمار — بنین تاب کلک زبان زینهار
کری جو بیان وصف شاه زمن — دشوار بی باجار ختم سخن
سنه منشی کی بی آرزو زبان — بجی بی دشوار سکی ورد زبان
که یارب شهنشاه شادان بی — بز الطف دائم نگهبان بی
بی اسکی شمشیر کشورستان — ته خاک خون تون سر دشمنان
جهاندار اکبر نه نیرزدی بخت — همیشه جهان بن هو یا تاج و تخت

سبب تالیف کتاب گوید

عزیزان منی شناس اکیروز — که تها منسل نور و زیمجت فروز
همه محفل آرائی هنگام شب — مهیا تها ساماں عیش و طرب
وه مجلس تهی رشک بهار چمن — هر اک لحظه تها ذکر شعر و سخن
تواریخ کاهی جوند کور تها — تو بند ر کسی نی بیان یون کیا
که بی شاهنامه تماشا کتاب — عجب نظم دلکش بی با آب و تاب
ولی ریحلو میسر نهین — سنه تاریخ مرقع نهین برکسین

توکل کہ مرد سخن سنج تہا — کیا ترجمہ اوسنی شہنامہ کا
لکہا نثر مین نسخۂ مختصر — کہ احوال معلوم ہو سربسر
بہ شمشیر خانی وہ موسوم ہی — تمام اوسمین احوال مرقوم ہی
یہ سنکر برادر میری مہربان — سخن فہم و ذی شعور و نکتہ دان
کہ زور آور اوسکا جہان مین ہی نام — بخلق پسندیدہ مشہور عام
یہ بولی کہ ای منشی این نامہ تو — تم اب ریختہ کی زبان مین لکہو
مرتب کرو نظم با آب و تاب — بنام شہنشاہ گردون جناب
وہ سلطان کہ ہی سرفراز جہان — وہ خاقان کہ ہی تاج شاہنشہان
چراغ شبستان سلطان تمر — جہاندار بخشندۂ لعل و در
خدائی جسی شاہ اکبر کیا — خداوند اورنگ و افسر کیا
سنا یہ سخن جب تو با صد طرب — دو مین کرکی شمشیر خانی طلب
ہوا مین دل و جان سی مصروف کار — لکی نظم ہونی وہ دلکش و آبدار
بجز فکر اشعار شام و سحر — نہ تہا مجہکو زنہار فکر دگر
توکل کا طالع ہوا ایک قصور — کئی داستانین جابجا ہین ضرور
وہ شمشیر خانی مین داخل نہین — ولی مین شہنامہ سی سب ہین

معانی

معانی شناسان فرخ نہاد — سخن آشنایان با دین و داد
ہوئی سنگ اُس نظم کوں شادکام — رہ منصفی سیں بیہ بولی تمام
کہ واللہ بیہ نامہ دلبند نیز — بہت خوب ہی لیکن ہی بی نظیر
بجائی جو ہوں اُس یہ کوز نثار — کہ ہی بیہ نام شہ نامدار
جو منشی نی آغاز نامہ کیا — بجمیس گیا سال تاریخ کا
تو ہاتف نی کر کی دعا وقت شام — کیا یو بیہ نامہ بخوبی تمام

آغاز شاہنامہ و احوال سلطنت کیومرث سنہ ۱۲

سخن سنج فردوسی ہوشمند — بیہ کہتا ہی زیر سپہر بلند
ہوا پہلی جو کوئی کشور کا شاہ — شہ دادگستر کیومرث تہا
سدا کوہ میں تہا وہ مسکن گزین — بچرم تو پوشاک تہی یکجہ اپین
سپاہی تہا اُس شاہ کا ایک پسر — خردمند مثل پدر نامور
وہ تہا حسن میں غیرت آفتاب — عزیز دل شاہ عالیجناب
کیومرث کا دشمن ایک دیو تہا — ارادا اوسی ادسی تہا جنگ کا
غرض بچہ اُس دیو کا پہلا — پدر سیں لگا لڑنی ای نامدار
بیہ ہی غرض مری کہ گر حکم ہو — تو جاوں کیومرث کی جنگ کو

سنا اوسنی جب یہ بیان پسر
تو دو تو دیکی فوج اوسکی ہمراہ کر

کیا اوسکو دیں روان نوی شاہ
کہ تا ہو کیومرث سی کینہ خواہ

سیامک نی جب دم سنی یہ خبر
کیا جا کی عرض حضور پدر

کہ اب حکم کا ہوں میں امیدوار
جو ہو حکم جاوں لی کارزار

کیومرث نی اوسکو رخصت کیا
بہت اوسکی ہمراہ لشکر دیا

جو وہ پادشہ زادہ جنگ جو
ہوا لحظہ دیو کی رو برو

تو بد ذات سی بچہ دیو کی
نہ ہرگز ہوئی وہان رہائی اوسی

سیامک ہوا زرم کہ میں ہلاک
بلا جسم اوسکا نہ خون و خاک

یکایک جو لشکر نی کہائی شکست
بسی بد ترین نی کیا سبکو پست

حضور کیومرث آئی دوان
کہی شاہ نی اشک خونین روان

سیامک کا یکسال ماتم رکہا
دل و جان کو اپنی بہ غم رکہا

سنی بعد اوسکی ایک آواز غیب
ہوا شاہ کو یون عیان راز غیب

کہ بس اب صبوری تو کر اختیار
زیادہ نہ ہو نوحہ گر زینہار

درازکنہ تو دلکو قرین خوشی
کر اب جا کی دیوون پہ لشکر کشی

مظفر تو ہوگا بفضل الہ
دلیرانہ دیوون سی ہو کینہ خواہ

ہوئی فوج بابک

زمیں دیو ناپاک سی پاک کر
رخ دیو سرکش پہ خاک کر

کیومرث نی جب سنی یہ ندا
تو ہو شادمانم کدہ سی اوٹھا

کیا اپنی آراستہ فوج کو
ہوا ساتہ دیوون کی ہر جنگجو

سپاہ کا ایک تو ہوشنگ تہا
کہ سر تا بپا ہو بس فرہنگ تہا

دلیر و ہنرمند اہل و تمیز
کیومرث کا جان و دل سی عزیز

کیا شاہ نی اوسکو سردار فوج
روانہ ہوا ہر وہ مانند موج

درند و چرند اور پر جانور
سبہی تہی مطیع پہ دادگر

کیومرث کی ساتہ سب دام و دد
روانہ ہوئی وہاں سی بہر مدد

جو پہنچا یہ لشکر تو وہ دیو بہی
ہوا آکی اس کی مقابل تبہی

لیی گرز شاہانہ نامدار
وہ لایا بہت لشکر دیو ساز

ہوا گرم بازار رزم و ستیز
ہوا ایک برپا وہاں رستخیز

تو بس گرم کین رو لاور ہوا
تو مغلوب دیوون کا لشکر ہوا

ہوئی دیو عاجز و دد دام سی
نفار زندگی کی ہوئی نام سی

ہزاروں ہوئی کشتہ خستہ بیکس
رہی جنگ کی پھر نہ جن میں ہوس

کیومرث کی ہاتہ سی وہ پرساز
ہوا کشتہ خنجر آبدار

غرض بچہ دیو اور دیو بھی ۔ ہوا قتل اور اوسکا لشکر سبھی

کیومرث کی فتح شامل ہوئی ۔ تمنای دل اوسکی حاصل ہوئی

کیومرث شاہ خجستہ خصال ۔ جہانبین رہا حکمران تیس سال

ہوئی خندہ فالی ہوا بعد ازان ۔ دده ہوشنگ فرمان روای جہان

احوال سلطنت ہوشنگ

ہوا جبکہ ہوشنگ فیروز بخت ۔ بصد فرخی مالک تاج و تخت

جہان پروری اوسنے کی اختیار ۔ کیا عدل و انصاف لیل و نہار

جہان داد سے اوسکی آباد تھا ۔ نہ تھا نام کو غم ہر ایک شاد تھا

کیا اور یہ کام فرہنگ سے ۔ کہ آتش نمودار کی سنگ سے

سپاس خداوند لایا بجا ۔ بہ ارشاد تاکید سے پھر کیا

کہ آتش ہی نور الہی تمام ۔ کرے خلق آتش پرستی مدام

جہانداری بہتر بہ آئین نیک ۔ مرتب کیا جشن شاہانہ ایک

ہوئی سبز آبادی آب جو ۔ بہ آئین و ترتیب و طرز نکو

بجز میوہ و غیر برگ شجر ۔ نہ پوشاک تھی نہ خورش پیشتر

نشان اوسنے دی رسم نان و طعام ۔ دل مردمان کو کیا شادکام

کہ دادالہی

سمور اور سنجاف اور پوستین
کیا اوسنی پیدا بر روی زمین

جہان میں بہ آہنگری کا ہنر
کیا اوسنی ظاہر نہ تہا پیشتر

چہل سال یوں داد و دانش رہا
جہاندار ہوشنگ فرمان روا

جو عمر اوسکی آخر ہوئی بعد ازان
ہوا شاہ طہمورث فرمان روا

احوال سلطنت طہمورث

وہ طہمورث شاہ نیک ارجمند
جسی خلق و عالم کہی دیو بند

رعیت نواز اور تہا دادگر
نہ تہا کام جز داد شام و سحر

تمنای خاطر تہی بہبود خلق
مراد دل بادشہ بود خلق

جو تہی عہد میں اوسکی دانشوران
نہ اونسی لگائی شاہ جہان

کہ تدبیر ایسی کرو کوئی اب
کہ ہو خلق منفعت روز و شب

ہیر آغاز وہاں پشم بافی ہوئی
کہ پوشاک مردم کو کافی ہوئی

پشینہ پوش اور زرہ سازی و باز
بعہد شہنشاہ گردون فراز

گرفتار مردم ہوئی آنکہ
وہ سب نیکی بکار آگئی سر بسر

نشہ خلق پرور کا تہا ایک وزیر
خردمند دانا و روشن ضمیر

وہ قید ا لکیدن کرکی ایک دیو کو
لی آیا حضور شہ نامجو

دو ہیں دو کو عزت ہیں آئی تمام / کیا عزم رزم شہ نیکنام
فراہم وہ آئی لئی رزم شاہ / اندر رسی تو اس شاہ کی کینہ خواہ
جو لشکر کرده دیو تھا فوج کا / تو اس دیو سرکش کا عوج نام تھا
صف آرا او بر تھی ده جو تکرار دیو / اندر تھی دلیران کیہان خدیو
بہم جنگ جو بر دو لشکر ہوئی / ہزاروں جدا تن سی واں سر ہوئی
ده عوج شاہ کی جب مقابل ہوا / تو عوج کا شہنشاہ قاتل ہوا
بیک گرز توڑا سر کینہ خواہ / دکھائی عدم کی دو ہیں اوسکو راه
رہی زنده میدان میں جو اور دیو / او ہیں قید کر لی دو کیہان خدیو
ہر آئم رزم کسی ہو فتحیاب / کیا حکم تب شاہ نی یوں شتاب
کرو قتل دیوؤں کو بند تب آب / لگی کہنی جو تکرار دیوان تب
اگر ہو دی جان بخشی اتیا ہو بر / تو سکھلا دیں ہم ایک طرفہ ہنر
ہنر اگیا شہ نی یہ التماس / ده لائی دوات و قلم شہ کی پاس
شہنشہ کو لکھنا سکھایا دو ہیں / وہ حرفوں کا ہر دو تمایا دو ہیں
شہنشہ نی ہی سال کی داوری / رہی اوسکی محکوم دیو و پری
پسر تھا جو جمشید طہمورث کا / ہوا بعد اوسکی وه فرمان روا

جہاندار

احوال سلطنت جمشید

جهاندار جمشید عالی تبار / خردمند و دانشور و ہوشیار
خداوند اورنگ شاہنشہی / سپہدار اقلیم فرماں دہی
دلیر و قوی زور آفاق گیر / ہر اک شاہ تھا اوسکا فرماں پذیر
شجاعت ہیبت خوب ہمت بلند / اور اقبال و دولت سی تھا بہرہ مند
بیاں سی فزوں اوسکا جاہ و حشم / سدا خلق پر اوسکا لطف و کرم
ہنرمند آگاہ دل در فنون / فراست سی ہر چیز کا رہنمون
فن پارچہ بافی اور کشت کار / کیا شاہ جمشید نی آشکار
فرو خود دیبا بریشم کتان / زرہ جوشن و تیغ و برگستوان
ہوئی عہد میں اسکی پیدا یہ سب / ہوئی اس جہاں میں ہویدا یہ سب
زراعت کی کامل زمیں تھی جہاں / اور اوس جا تھا آب رواں نہر وان
کیا اوسنے پھر مردم کو مسکن گزیں / برابر ہوئی ہر مکاں کا مکیں
سزاوار ہر شخص کی ہر مکاں / دیا اور کیا حکم یہ بعد ازاں
کہ اب اس مکانیں زراعت کرو / ہمیشہ غرض تم زیاست کرو
یہ دیوون کو ارشاد یوں پھر کیا / کہ تم طرز و نقشہ مکانات کا

سکناده بیان مردمان کو تمام — که ردی یکلین سبب عمارت کاکام

بو ایجیب که حکم ایشته اندار — بوی و بویوت دورین مشغول کار

وه جام او رقصر و ایوان و کاخ — یاپه دکرند و بلند و فراخ

بنایی که او خشت او سنک بی — طرحدار و دلجسب ترتک حسی

بجیت دنگکنا او ریشت استوار — سر ایا بطالیف سرا ایا بیار

سر ایلک تخت شنه نی مرتب کیا — به یاقوت و گوهر مرتب کیا

اوز ایوش تخت بر بنیاد نهادام — بری تنیاسد اتورم و شاد کام

کبی حکم کرنا یه بر د توزئی کو — بر وبی بو اتخت کو ملی جلو

غرض دو شن بر رکیکی جو وبی تخت — جهان جاتما نهاده تنک تخت

نبحاده ان ایلدم نتین لشوق — نه تنیاولین انده نه تخت دوق

سنبتنه نی گشتی نی بار کی — محیط جهانین بیه بیلی نه هتی

سر سال کاهی جو نوروز نام — سواو سگاهی موجدوده شاده کرام

جب آتا وه نوروز عشرت قرین — جب ایک جشن ترتیب دیتاده مین

بشتامی و نغمه بوتا دمان — غرض عیش کرتاده شاه جهان

جن و انس و دیو و پری کو تمام — گرم بخشتاده نتیه نیکنام

بعینی دار :

بعیش و طرب ہفتصد سال تک — رہا حکمراں شاہ زیر فلک
رہی خلق آسودہ و بی خطر — بہت خرم و شاد شام و سحر
نہ بی شغل کوئی نہ بیکار تھا — نہ کچھ دردمند و نہ بیمار تھا
نہ تھا کوئی رنجور اوس دور میں — رہی مرگ بھی دور اوس دور میں
جو گذری ہی برس سات سی اسطرح — کیا ہی بیان میں نی اب جسطرح
تو بڑھنی سی ہوئی عقل و دانش شعور — ہوا شاہ کی دلمیں پیدا غرور
یکایک جو اپنی طرف کی نظر — کہ جاہ و حشم ہی مرا اسقدر
تو آیا یہی جی میں جمشید کی — کہ ہمسر ہوں میں ماہ خورشید کا
بجاہ و حشم زیر چرخ برین — برابر کوئی اپنی دیکھا نہیں
اکابر جو تھی اونکو کرکی طلب — یہ جمشید لایا زبان پر کہ اب
بتاؤ کہ دنیا میں ہی کوئی شاہ — کہ جسکی برابر ہو میرا عز و جاہ
خداوند اورنگ افسر ہوں میں — جہاندار بخشندۂ زر ہوں میں
جہان کو کیا میں نی آراستہ — جہان سی ہوا رنج برخاستہ
خور و خواب آرام اہل جہان — یہ جمعیت خاطر مردمان
نشاط و خوشی نغمہ جام و می — میری ہی سبب سی ہی انکی سبی

جہاں میں ہوا مجھ سے پیدا ہنر
نہیں کوئی مجھ سا زمانہ ناور

نہیں کام مجھکو بجز عدل و داد
کہ جس سے خلائق ہے آباد و شاد

سنا جب کہ جمشید سے یہ سخن
لگے کہنے دانشوران زمن

کہ بس تو ہی بخشندہ و دادگر
نہیں اور تجھسا کوئی دادگر

ولی دیں سمجھے نہ یزدان شناس
کہ جمشید جی سے ہوا نا سپاس

ہوا رخصت اب اس سے اقبال و بخت
نصیبوں سے اسکے گیا تاج و تخت

کوئی دن کو دیکھی تھی یہ روز بد
ہوئی فر و فرمان سے اسکی رد

وہ فرمان بران شہ نامدار
کنارا لگے کرنے لے اختیار

جدا ہو گئے شہ سے اکبار سب
غرض اوٹھ گئے وہاں سے بردار سب

شہنشہ کی دیں بھی آیا ہراس
دو دن اوڑ گئے اوسکے ہوش و حواس

یقیں یہ ہوا بس کہ یزداں پاک
مقرر ہوا مجھ سے اب خشمناک

لگی دولت اوس سے ہونے بری
لگی اوسکو لینی دولتی گیرنی

جہاندار جمشید انجام کار
ہوا بس تباہ و پریشان و خوار

گرفتار قہر الہی ہوا
جدا شاہ سے تخت شاہی ہوا

ہوا الغرض خاک میں تخت جم
ہوا جای ضحاک بر تخت جم

ہیونی ای

لکھوں اب آگی ضحاک کی داستان / کروں اوسکی اب سلطنت کا بیان

احوال سلطنت ضحاک تازی

سپہدار مرتاس تازی بنام / شہ کامران شہریار کرام
کہ تھا تازیاں کا وہ فرماں روا / رعیت نوازی میں مشغول تھا
ہزاروں بزو اشتر و گاو میش / رکھی تھا سپہدار فرخندہ کیش
بنٹے دودھ اون چار پاؤں کا سر / غریبوں کو دیتا بہ نیکی نظر
پسر ایک تھا اوسکا ضحاک نام / جوان و دلیر و قوی احتشام
رکھی اسپ تازی تھا وہ دس ہزار / بڑا جاہ تھا اور بڑا اقتدار
حضور اوسکی ابلیس ناراست گو / ہوا حاضر اکدن بشکل نکو
گذارش کئی نقل کی اکثر / کہ دلچسپ اوی نغز تھیں سربسر
ولی تھا وہ سب آئین یکسر برا / سخن ظاہر سی کوئی خالی نہ تھا
مبرا تھا ضحاک جو عقل سی / ہوا خوش دم شاد اون نقل سی
لگا کہنی ابلیس سی اور بھی / بیاں کر لطیفی بلطف و خوشی
وہ بولا کہ ای شاہ فرخ نہاد / سخن خوب تہ اسی میں مجکو یاد
ولیکن میں بتاؤں اس شرط سی / کہ گر عہد اور قول دیے تو مجی

کہ جو کچہ کیوں میں کری دی تو
کسو سی نہ یہ راز کہولی کبہو

قسم کہائی ضحاک نی پس شتاب
دیا اوسکی گفتار کا یہ جواب

یہ مذکور کیا جو تری راز کو
کروں ظاہرا مرد فرخندہ خو

ہوا جب کہ آپس میں عہد استوار
یہ ابلیس بولا کہ ای نامدار

جو مرداس تازی ہی تیرا پدر
تو اوسکو شتابی سیں قتل کر

کہ تو ہی جوان اور ترا باپ پیر
یہ زیبندہ ہی تجکو تاج و سریر

یہ سنکی ہوا دلکوں اوسکی درد
لگا کہنی اوسی کہ ای نیک مرد

یہ گفتار تو ناپسندیدہ ہی
نہ میزان میں دانش سنجیدہ ہی

رہی دین و دانش سی جو دور تو
وہ بیداد کب مجکو منظور ہو

کہی شاہزادہ نی یہ بات جب
لگا کہنی ابلیس ناپاک تب

گر اس کام سی تو کری در گذر
پہری عہد سی اپنی ای نامور

رہی تری گردن پہ سوگند بند
تو ہو خوار اور تجکو پہنچی گزند

نہ خون پدر اسکی منظور تہا
ولیکن وہ ناچار مجبور تہا

یہ پوچہا کہ کس طرح کیجی ہلاک
بتا کوئی تدبیر بی خوف و باک

لگا کہنی پہر وہ کہ ای نامدار
یہ کچہ کام مشکل نہیں زینہار

تو ایک

کہا ایک اوس شاہ کی راہ مین / گرون کندہ تا وہ گری چاہ مین

مکان ایک ہر دن لیٹ دو سرا / بنہ نامور کی کیا تہا بنا

وہ تہا اوس مکانمین زاہدی طرب / عبادت کو جاتا تہا ہنگام شب

ستمگار ناپاک نی ایک چاہ / کیا وہین کندہ سر راہ شاہ

کیا اوسکو خس پوش بہر نیز / شہ نامور کو نہ تہی کچہ خبر

گیا جب لئے دہر کو تو ہنر راہ مین / گرا شاہ آزادہ اوس چاہ مین

گئی ٹوٹ اوسکی کمر دست و پا / ہوا قید ہستی سی دم مین رہا

دہ ضحاک بی رحم بیداد گر / سر تخت بیٹہا بجای پدر

بہ ابلیس غدارت نی یون کہا / کہ صد شکر ای شاہ کشورکشا

ہوا میری تدبیر سی اب تو شاہ / مبارک تجہی تخت تاج و کلاہ

میری دانش و عقل تدبیر پر / عمل تو کری ہر شب و روز گر

تو ہو بادشہ ہفت اقلیم کا / خداوند ہو تخت و دیہیم کا

سراسر جہان کی تجہی خوبیان / میسر ہوا ای بادشاہ جہان

ییہ سنکر ہوا شاد ضحاک شاہ / تملق لگا کرنی شام و پگاہ

نوازش سی تب مصرف اوسنی کی / کلید خزینہ خانہ بہر اوسکو دی

غذا اولدر خبز میوه نان و نان
نه ییمی اولوب بهر اهل جهان

خورشش خانهٔ خسرو نامور
ملاحت که اوسکو تو شام و سحر

لکانی لکالغز دو خوشتر طعام
لطیف اولدر خورشش ذایقه طعام

ده تیار کرشش فرمان روا
کبی مرغ لالا کبی حاریا

لکا ایلدن بیضهٔ مرغ و ماهان
خورشش کرچه لالا تو شاه جهان

بو اکیناکی اوسکو بیت شاد کام
که تا انغزتر خوب و نیکو طعام

زرودی طرب شنی کی افرین
نه سنکا عرض اوسنی و تن

که ای قدردان شاه فرخ سیر
خورشش لالو لکا اسیگی ال نغزتر

غرض دوسری رذر شنا شاد
خصو جهاندار فرخ نهاد

بصد لطف لک قید و زر سفید
لکا کرکیا با ذل بر امید

دوه ضحاک نی جب که کیانا طعام
نهایت بوا خورم و شاد کام

زرودی عنایت کنادن که ای
جو طلبه جاهی محبی گر تو طلب

کیا عرض ایمسن لی هنر نیات
که ای شاه ضحاک عالیجناب

میری ارزوی بیه شانم و نکاه
که دون بوسه ر بس سر دوش شاه

بیه رتبه هش کرچه تمرا و لی
اگر شنه کی لطف و عنایات

ایدی مرا

برآوے مرا مدعا کیا عجب / مجھے کامیابی ہو باصد طرب
یہ ضحاک بولا کہ اے نیک خو / تری فکر کی برلاؤں میں آرزو
نوازش سے تجھکو کروں ارجمند / کہ ہو نام تیرا جہاں میں بلند
یہ کہہ کر دئے کھول دوش اپنے / یہی چین ابلیس کی تھی ہوس
کہ دوش اپنے شہ نے برہنہ کئے / تو شیطان نے اوسپہ بوسے دئے
وہیں جب کہ بوسے سر دوش شاہ / ہوئے دو وہیں پیدا دو مار سیاہ
یہ کردار بد کر کے وہاں آشکار / نظر سے وہ غائب ہوا نابکار
جہاندار ضحاک حیران ہوا / بہت دل میں اپنے پشیمان ہوا
کیا چارہ دانشوروں سے طلب / لگے کرنے تدبیر و تجویز سب
پر اس درد کا کچھ نہ پایا علاج / کسی کو بھی اسکا نہ پایا علاج
پر اتنے میں ابلیس پیدا ہوا / بشکل طبیبان ہویدا ہوا
وہ آکر حضور شہ نامدار / لگا کہنے شہ سے کہ اے شہریار
ہوا وہ جو لکھا نصیبوں کا تھا / نہیں دفع ہوتی یہ ہرگز بلا
تری زندگی اب تو دشوار ہے / خرد چارہ سازی میں ناچار ہے
ہوا سنکے ضحاک اندوہگین / لگا کرنے فریاد وزاری وہیں

پیه کتنی لگا پهر زر دی نیاز	که ای مرد فرزانه و چاره ساز
کس بطرح کچه چاره سازی توکر	شتابی سی عاجز نوازی تو کر
کیا شاه بی حب بنت تکرار	تو بولا وه پهر یون که ای تاجدار
نهین اسکی چاره کوئی اور نغز	که نا یون کو وی آدمی کا تو مغز
تری جان کو پهر نه پهنچی گزند	رهی پهر نه تو اسقدر دردمند
تا با جو ابلیس ئی ئینه علاج	لگا کرنی ذابح خداوند تاج

آمدن سلطنت ایران بدست ضحاک و آواره شدن جمشید و رسیدن تنها در شهر زابل بیابان و گرفتن عشق او در دختر شاه زابلستان و عقد بستن با او

پیه هر ملک کشور مین پهنچی خبر	که ضحاک شاهنشه نامور
رکهی هی دو مار سیه اپنی پاس	جسی وهکیه اور نی هین نوس
پیه سنت هوی شاد کی دیر مین	که ورنی لگی توک ترشند مین
بزرگان ایران که جمشید تهی	هوی منحرف تهی وه سب انگلی
هوئی پیش ضحاک حاضر سبهی	کمر خدمت باندهی لی بند کی
بیان کرکی احوال ایران تمام	کیا عرض یون ای شه نیکنام
اگر فوج سرکار جاوی ادهر	تو هاته آوی پیه ملک بی دردسر

بر نساد دونی

سپہ سنگ دو بین لشکر بدران | کیا شاہ نی ساتھ اوسکی دوان
وہ جمشید سی آ مقابل ہوا | دلی کام دل جسکہ نہ حاصل ہوا
شکست اوسنی کہائی بہنگام جنگ | گریزان ہوا شاہ جم بیدرنگ
جو اقبال اور تخت برہم ہوا | تو جم اور نہ لشکر جم ہوا
رہا کوئی بہی جب نہ ہمراہ جم | کہین اوسنی کیا تب بصد رنج و غم
ہوا شاہ ضحاک ایران کا شاہ | ہوا دہ نصیب اوسکی تاج و کلاہ
کئی لوگ ضحاک نی بہر روان | کہا اوسنی یون جم کو پاؤ جہان
اوسی قید کر کی بیان لاؤ تم | تفحص کیان ہر طرف جاؤ تم
گردن بہر مین ہر ایک کا رنہ فزون | زر و گوہر و لعل انعام دون
ہر ایک سمت کی ہر طرف دار کو | کیا حکم دشمن نی نام جو
کہ لادی اوسی جو گرفتار کر | رضامند اوسی ہین یون نشتر
برار ہیہ اوسکا ہو میری حضور | غم و فکر ساری ہون دل سی دور
ستم دیدہ چرخ بر فتنہ جم | شب و روز با خاطر پر الم
ہوئی وادی کوہ آوارہ تنہا | شتابت خوب اور بیچارہ تنہا
ہر ایک شہر مین چہپاتا پہتا وہ اکو | نہ ہرگز چہپاتا پہتا وہ آپ کو

پری وار مردم سی پوشیدہ تھا | کہ آفت رسیدہ تھا غم دیدہ تھا
غرض رفتہ رفتہ بصد رنج و غم | گیا زابلستان مین شاہ عجم
سپہدار کو رنگ سیا دینا نگاہ | اور اوس شہ کی ایک دختر تھی رشک ماہ
دو رخ اوسکی گلرنگ گلرخ تھا نام | سمن بو صنوبر قد و لالہ فام
مہ و مہر سی حسن مین خوب تھی | دل آرا و دلارام و محبوب تھی
وہ زلف دوتا اوسکی دام بلا | گرفتار جسکا ہوئی تھی زہا
وہ ابرو تھی یا تیغ بران تھی | وہ مژگان تھی یا کہ پیکان تھی
وہ چشم اوسکی خونریز ہر دم | ہوئی جیسی ترکون کی ترکی تمام
کئی سنگدون یک نگہ سی ہلاک | ہزارون بلائی تھی خون و جان
بتون سی جو تھی اوسکی ہو اشکار | دم عیسوی سی تھی زنہار
وہ قامت کہون یا قیامت کہون | قیامت سی بالا وہ قامت کہون
کہون کیا کہ رفتار کی کیا کہون | ہر ایک گام پر فتنہ برپا کیا
سوا خوبی و حسن کی وہ صنم | نہ مردون سی تھی کچھ شجاعت مین کم
ہنر پہلوانی کی تھی اوسکو یاد | وہ تھی پہلوانی مین بھی اوستاد
جو ورزش آ جاتی تھی کوئی خدنگ | تو تھی خوف و اندیشہ بی درنگ

کمی نہی تھی

یہیں کی تہی وہ ناگہ دانہ وہ　　لگی رزم جانی دلیرانہ وہ
برس پندرہ کی تہی وہ دوستان　　خردمند و دانشور و نکتہ دان
جوان تہی ولیکن بہ تدبیر پیر　　شعور و فراست مین تہی بی نظیر
اوسی سال مین جو ہنو جہد شاہ　　طرف راجستان کی لایا سپاہ
جو تدبیر سی اوسکی بدخواہ تیر　　شکستہ راجستان نی پائی ظفر
دلیر و ہنرمند صاحب جمال　　جہان مین تہی وہ دلربا بی مثال
بہت اوسکی شاہان طلبگار تہی　　بہ نقد دل و جان خریدار تہی
ولی بات کو اوسکی انکار تہا　　کسیکو وہ دیتا نہ زنہار تہا
یہی عہد واثق تہا باہمدگر　　کہ وہ ماہ پیکر جسی دیکہ لر
رکہی وصل کی اپنی جیسن ہوس　　خوشی سی وہ ہم بستر اوسکی ہو بس
زن عاقل ایک دایہ تہی دخت کی　　کہ انجم شناس و خردمند تہی
ہوا اوس دایہ نی ایکدن دخت کو　　کہا تہا کہ ای دخت فرخندہ خو
تیری مینی دیکہی جو طالع تو ہان　　ہوا اون عیان مجکو راز نہان
کہ تو ہووی ہمخوابہ شاہ جم　　اور اوسی ہو ایک طفل فرخ شیم
بہ یہ سنکے نوید مسرت فزا　　بہت شاد تہی جیسن وہ دلربا

کہا تھا یہ دایہ سے جا کر شتاب
حضور جہاندار والا جناب

یہ مژدہ سنا جو سنایا تجھی
خبردار کر راز پوشیدہ ہی

غرض اس سبب سے وہ شاہ زمن
نہ سنتا جو اس گروں کا سخن

وہ جم اتفاقاً وہاں جو گیا
سر راہ اک باغ تھا شاہ کا

اور اوس باغ میں تھی وہ دلدار بھی
جو دن رات جم کی طلبگار تھی

یہ تھی آرزو جی میں دل شاہ جم
کہ اس باغ میں چلکی اک دو ہی دم

ذرا جی کو ہی اپنے بہلائی
صبا کی طرح سیر کر آئی

ولی جا جو وہ نے نہ جانی دیا
وہ ناچار مجبور سا رہ گیا

ہوا جو خوش آئی نو بر دن باغ
وہ تھا اور ادا با دل داغ داغ

تلے اک شجر کی گیا بیٹھ جم
کہ ہو دور دل سے غبار الم

کسی کام کی واسطے ناگہان
کنیز اوس پری رو کی آئی وہاں

پری اوس کی جمشید پر جو نظر
تو حیران ہوئی بس وہ سی دیکھ کر

عیاں جم کی صورت سے تھی نیکوی
وہ رخشندہ تھی شوکت خسروی

یہ تو جانا کہ تو کون ہی نوجوان
عیاں کر تو مجھ سے یہ راز نہان

دیا اوسکو جمشید نی یہ جواب
کہا چرخ نی میرا خانہ خراب

کون تھا

لیون لیا کہ رکھتا تھا دولت عظیم ‌ ‌ بہت حشمت و جاہ و شوکت عظیم
پر آوارہ بخت برگشتہ تون ‌ ‌ خراب و پریشان و سرگشتہ تون
مجھی خواہش بادۂ ناب ہی ‌ ‌ کہ دل مضطرب رہ سی بیتاب ہی
خداوند سی باغ کی اذن شتاب ‌ ‌ میری واسطہ تو شتہ جام شراب
کہ ہو خاطر غم زدہ کو سرور ‌ ‌ ذرا کلفت راہ ہووسی دور
پرستار نی جب شنا یہ سخن ‌ ‌ گئی باغ مین تھیں رشک چمن
کہا یہ کہ ای بانوی مہربان ‌ ‌ در باغ پر ایک آیا جوان
اگرچہ وہ آفت رسیدہ ہی پر ‌ ‌ رخ خوب اوسکا ہی رشک قمر
اوسی اور پر گزین کچھ تو نہین ‌ ‌ شتہ جام مئی لعل چاہی ہی بس
پرستار نی سنکی وصف جوان ‌ ‌ لگی کہنی یون دختر دلستان
کہ اوسی تو بس صرف چاہی شراب ‌ ‌ ولی اوسکو پہچاننگی مین شتاب
مئی لعل او رشاہد دل نواز ‌ ‌ سرود دف و چنگ عشرت کا ساز
یہ کہ اوٹھی و وہین سرو روان ‌ ‌ پرستار کی ساتھ آئی دوان
در باغ پر جب ہوئی جلوہ گر ‌ ‌ تو صورت کو جمشید کی دیکھ کر
یہ سمجھی وہ تھی جہین دو دستان ‌ ‌ کہ ایرانیون مین سی ہی یہ جوان

نوازرد عمسی رخ لالهرنك	طرح غنچهلكی بیه جیبی تنك
اثر کرکیا عشق جمشیده کار	کرفتار زلفت بوتی دلربا
دکی بوجهی بون که ای خسته حال	بان کرتو تشویش رنج و ملال
قوینمای کیون آت زیر شجر	تو نهرای کیون سایهسین اکر
مکر اسن کزرک بر ایل نوا	اسیر محبت برا دل نوا
بس ات دیکه کر اسن ترستار کو	بجی یادمی اثی ای نیک خو
اکر بحکوی آرزوی شراب	نوایس باغین الحوان آشناب
کیاجب طلب اوسنی جمشید کو	تو نوجا بیه جمشید فرخنده خو
اکر جادون بیشت نوجوان	مبادا بلا کوی آدی بیان
کیاجملی جانی بین آخر حذر	ولیکن وده یولی عذر رکنه نکر
یدری بیراشاه زابلستان	بین اوسکی یون انکی خسرو نشان
رکبی جان نسی بی کرامی بجی	بهشت باسخاطری میرا اوسی
مجبی بی بیه بردانکی روز و شب	جسی جانون اوسکوردن بین طلب
عرض اوق نسی تو بیان اشتاب	که شایدی اوسرودی سراب
شناها بیه جمشیدنی بینبنز	که بیه خندهها ریشک بیش قمر

اودار اودیلر

اور اب اوسکو دیکھا تو شیدا ہوا
اثر عشق کا دل مین پیدا ہوا

گیا شاہ جم باغ مین لیکر وہین
ہوئی خرم و شاد وہ نازنین

شہنشہ کی رکہہ ہاتہہ مین اپنا ہاتہہ
خرامان چمن مین ہوئی اوسکی ساتہہ

گئی سیر کرتی وہ ایک حوض پر
ہوئی فرش شاہانہ پر جلوہ گر

کنیزان گل چہرہ آئین وہان
ہوئی جم کی آگی وہ سجدہ کنان

بحکم سریر و بہ مشک و گلاب
شہنشہ کی پہر بادہ نوشی شتاب

کیا شہنشہ نے جام بہر دہان طلب
ہوا دور عشرت و نشاط و طرب

کیا نازنین نی کر آب بدرنگ
پلادا اسی بادہ بدرنگ

جو حکم اس پری چہرہ نی یون کیا
تو لیکر جام ساقی نی بہر کی دیا

گئی نوش جم نی پیالی شراب
ہوا دور اندیشہ دلسی تمام

برسم شہان جو ہو آباد و کہن
یہہ کہنی لگی جین وہ خوردوش

کہی یہہ جوان یکسان بادشاہ
کیا چرخ نی کین اسکو تباہ

کہا پہر یہہ جمشید سی الجوان
رہ دور سی اب تو آیا بیان

تری واسطہ ہووی حاضر طعام
وہ تو لائیتم مجکو دو اور جام

لگی کہنی پہر یون وہ رشک قمر
مجہی خواہش بادہ ہی اسقدر

که خضر باده تولجه سین چای اودر / نظر آیی محکو عجب تر بی طور
دیا شاه جمشید نی سیه خواب / که بی بشنیتر مجکو بیل شراب
دلی کرزه بادین تو بتاب تون / زبلی صبر تی باده ناب تون
عجب حزی باده ای نازنین / که دلسنی کرنی دو کلفت وحزین
دل تیره کو روشنای نی حی / حسنی کوفت بو مو بیای حی
کری دم من سیه زدیون کودلر / لی می حجر کوی کری کار شنیر
کری باده کلگون زنج زرد کو / کرنی بل من ایک مرد نامرد کو
بو بو پیر فرتوت بی باده کش / قوتوتی حوانی بو ای حوردش
خورشن لی مزه کو زباده کری / غم دلکو بس دور باده کری
کری رفع سب باند کیهای تن / تلی می سسی خوشتر بهار چمن
زبس محکو تتی راه کی باندگی / تمنا بوی باده ناب کی
کما حب فصاحت سنی جم لی سخن / کمان لی گی بت مع زنک چمن
که جمشید شاه جهان بی بی / جهاندار شاه شهان بی یجا
تلی گیتی یهد حین بون دستان / که کیونکر یقین بو سیه میرا کلان
نگاتک سه خاط سن کنذرا بارب / شنیه رشنیه کرون من طلب

[illegible]

بیرانی

پہر اتنی مین گلشن کی دیوار پر — پری اوس پری چہرہ کی جو نظر
تو دیکہا کہ بیٹہی کبوتر ہین دو — ملا کر بہم اپنی منقار کو
کوئی چونچ چونچ سی جی سی بیدار و غم — ملائی لب یار سی لب بہم
وہ دونو تہی سرگرم راز و نیاز — ادہر سی نیاز اور ادہر سی تہا ناز
جونہین دونو دیکہی کبوتر بہم — تو کچہ شرم سی آگئی پشت خم
طلب کر کی پہر دونو تیر و کمان — لگی کہنی جمشید سی یون کہ ہان
تو فرمان اتنی سنی جمشید نی — کرون صید اوسکو مین اک تیر سی
یہ سنکر وہ بولا کہ ای نازنین — جہان مرد ہو وہان یہ لازم نہین
کہ زن پیش دستی کری وقت کار — نکر پیش دستی تو اب زینہار
اگر لاکہ زن ہو شجاع و دلیر — قوی اپنی زور کی مثل شیر
ولی مرد سی ہمسری کیا کری — کری ہمسری گر تو بیجا کری
کہ زن زن ہی آخر کو اور مرد مرد — شکوہ زنان مین مردان کی گرد
دلیری و تدبیر و زور و ہنر — رکہی مرد پر زن سی کی بیشتر
حوالہ میری کر نہ یہ تیر و کمان — ہنر دیکہ میرا تو ای دلستان
یہ سنکر پری ہوگئی شرمگین — عرق آگیا چہرہ پر بس وہین

دلی ویسین افزون محبت ہوئی زیادہ شہنشہ کی الفت ہوئی
کمان ہاتھ سی آگی جم کی رہی کیا عذر بہی اور بہت عاجزی
کہا یہ سہ جم نی کہ ای تنگ خو اگرچہ کر ہدف تیر کا مادہ کو
تو جس ٹہانون کو جاؤن مین ہوس ہوتی ارادن اوسکو ہمخوابہ بین ووسی
مراد اس سخن سی تہی وہ تہی رنگ ماہ کہ ہو دی ہم آغوش جمشید شاہ
پری رو بہی اس رمز کو پا گئی یہ بات اوسکی بہی دہیان مین آگئی
اٹہا جام سے خشم لی اور تذ رنگ کمان کہینچ کر ایک مارا خدنگ
کمان سی نکل تیر جدم زہا کری ناقہ و پیل کو تیر اوڑ گیا
پیر اوسکدم مین بیٹہا وہان آگر کہ بیٹہا ہو اپنا جہان بیشتر
وہ تیر زور سی نازنین کی کمان کہ رائل مین تہی جسقدر پہلوان
کوئی کہینچ سکتا تہا اوسکو نہین دلی جم نی کہا تو دہ نازنین
لگی کہنی جمشید کہ کیا احتیاج شنشہ شہنشہ ہو دیکہو نہین لاج
ہو اب تو یقین یون کہ جمشید ہی برابر تو شیدہ خورشید ہی
عوض قوت و زور جم دیکہ کر ہوئی آفرین خوان دہ رشک قمر
ملنکا رجم کی ہوئی دل سی تہی ہوئی وصل کی اوسکی جیبن ہوس

ہفوری

تصور میں اوسکی بہ آید شتاب / پری چہرہ نی ایک جام شراب

شتابی سی پیدا تب ہنگ کمان / پیہ لینی لگی اوسی وہ دلستان

کبوتر جو مینای پیدا ان لی / نشانہ کرون تیر کا کر اسی

تو جس مرغ فرخ پہ مائل ہو دل / ملاقات کا اوسکی سائل ہو دل

مراد ہم آغوش تو ہو وہی / کرون اوسکو ہمخواب میں دوجی

یہ اس گفتگو سی تھی اوسکی مراد / کہ ہو جفت جمشید فرخ نہاد

سنہجہ یہ گیا جبکہ جم بھی وہین / کہ ہے یہ طلبگار یہ نازنین

ہم گفتگو وہان خوشی سی تھی / کہ دایہ بھی ایہو جی اوس دخت کی

کیا اوسنی سب ماجرا ایک قلم / نگہ کی وہین دایہ نی سوی جم

لیا جم کو پہچان اور یون کہا / کہ ای دختر مہوش دلربا

جو دلخواہ تھا طالع میں تیری ہو اب / ہوا آشکارا یہ الطاف رب

طلبگار تھی جسکی تو ہی یہی / یہ جمشید فرخندہ خو ہی یہی

اگر دیر ہو وصل سی کامیاب / خوشی سی ہو ہم بستر اسکی شتاب

وہ دختر کہ تھی عاشق روی یار / رکھی تھی تمنای بوس و کنار

سنا اوسنی دایہ سی جب یہ سخن / ہوئی اور دیوانہ وہ سیم تن

اور اپنی ہوئی دلبستگی جو بس بہت تیز
یہ دایہ سی بولی جو تو نی کیا
ہے اتنی میں وہاں جم کی آئی سنبہ
جو صورت تسی جم کی مقابل ہوئی
شنبہ کو دایہ نی بیہودی سنبہ
تو اورنگ وسیم کو یاد کر
لگا کہنچی آہ کیا تنبد یار
پری روتی دیکہا جو یہ حال جم
نگہ کر کی تو تہی تصویر نشان
یہ صحبت ہی عجب نرم و طرب
لگا لطف ہای تیرا خیال
یہ کہنی لگا جم کہ ای گلعذار
سنندہ کا ان کی وہ احوال
جو کی ہوئی تصویر میتی نگاہ
مجہی یاد آیا وہ جاہ و حشم

کہ معشوق مطلب ہوا جلوہ گر
ز روی کرم رب تعالی خدا
وہ دایہ کو اوسنی دکہائی سنبہ
تو بس باعث فرحت دل ہوئی
اور اوسنی جو اپنی وہ دیکہی سنبہ
دل پر الم سی کیا نالہ سر
ہوئی دیدہ زار زبی اشکبار
تو پوچہا کہ کیون تو نی کی چشم نم
ہوا کس لئی ہای نالہ کنان
ہے اس وقت ہی گریہ کا کیا سبب
کہ تم سی کچہہ تو نی پایا ملال
جو دنیا میں ہیں عاقل و ہوشیار
غم و درد سی نالہ کرتی ہیں سر
تو دیکہی سنبہ جم ای رشک ماہ
بزرگی وہ اورنگ تاج و علم

لگا روتی

لگا رونی چون ابر بی اختیار — رها کرده دل نے شکیب و قرار

کیا جور چرخ ستمگر نی ہای — کیا ظلم اوس فلک بد گہر نی ہای

کیا شاہ جمشید کو بون تباہ — لیا چھین اوزنگ تاج و کلاہ

جہانبین کیا شاہ جمشید کو — دیا تاج و تخت ایک ناپاک کو

دو مار سینہ اوسکی ہین دوش پر — دہ صورت ہین ی دیو کی اژدہا

ہین لکچہ خبر شاہ جمشید کی — ہین حال سبی اوسکی لکہ اگی

کہ اب ہی وہ برگشتہ اختر کہان — لکہ نام اوسکا ہین لکچہ نشان

خدا جانی جیتا ہی یا مر گیا — تو یا اوسکا احوال کیا جانی کیا

کہین ہی اسیر بلای بزرگ — تو یا کہین لقمہ شیر و گرگ

بیان جب کیا جم نی یہ ماجرا — تب اوس دایہ نی چین ابنی کیا

کہ ہی اب جسم بہ بشتہ تا مجو — و لیکن جیتا تا ہی بہ اب تو

کنیزان کو تکبیر کیا وہان سبی دور — ربی دایہ وتان اوز دو شک خور

کیا پھر بیہ خلوت ہین ہی تو ہی جم — نہ بوسیدہ رکبہ ہم سبی جانی ہین ہم

کیا مین ہین جم بیہ بولی کہ ہان — بیہ گیتی ہی کا بکر بیر تا ن ن

شنہ رحم بیہ بولا کہ ای دستان — سراپا غلط ہی بیہ بیر اگمان

مجھی جسم جو سمجھی ہی تو مہ جبیں
مگر کوئی ہم شکل ہوتا نہیں

تعلق بہت نازنیں لی کیا
ولیکن اوسی پر دم انکار تھا

بہت کر کی پہر عجز اور انکسار
یہ بولی کہ ای خسرو نامدار

کری گا تو انکار گر لاکہ بیر
کروں گی نہ تجھہ سی میں اب در گذر

کہ تجھکو بیا منی ہیجان اب
تو مت جان مجھکو تنک تجھان اب

بیاہا نا جو کرتا ہی تو بار بار
نہیں چالگا بس تجھہ رہنہار

یہ دایہ جو بیٹی ہوئی ہی بیان
خبردار ہی راز اختر سی ہاں

تیری وصل کا مجھکو مژدہ دیا
اور اوس راز سی مجھکو واقف کیا

کہ بخشی خدا دی مجھی ایک پسر
یہ سنکر نت اور روز شام و سحر

تیری ہی تمنای دیدار تھی
دل و جان سی تیری طلبگار تھی

تیری شیفتہ ایک مدت سی ہوں
گرفتار غم تیری الفت سی ہوں

نہ آرام جان تو نہ تجھہ مجھکو تاب
نہ دل میں شکیب اور نہ انکھوں میں خواب

نہ آرام جان تو نہ تجھہ مجھکو تاب
نہ دل میں شکیب اور نہ انکھوں میں خواب

خدا سی یہ چاہوں تھی ای نامجو
کہ یہ طرح تیری ملاقات ہو

عوض آخر کار لایا ادہر
میرا جذبہ دل تجھی کھینچ کر

تجھی نسیم

غنیمت سمجھ تو مری وصل کو / کہ تجھ سے ہوئی آپ میں کامجو
وہ محبوب ہوں اور ہوں دلستان / کہ مجھ پہ کری جان فدا اک جہان
بہت شاہ میری ہوئی خواستگار / نہ اقبال تھا میں کیا اختیار
کہ تجھ پر دل زار دیوانہ تھا / تری عشق میں سب سے بیگانہ تھا
تو مجھ سے ہی دلارام و دلدار سی / پری چہرہ و ماہ رخسار سی
ہنو شوق سے گرم آغوش تھے / تو صد حیف ہی اور ہزاری عجب
جدائی کی یوں درد سی بیقرار / خدا کی لیے مجھ سے ہو ہم کنار
نہیں تو کروں اپنی سینہ کو چاک / کروں آپ کو ایکدم میں ہلاک
یہ کہہ کر لگی رونے بی اختیار / زبان پر یہ لائی کہ ای نابکار
مقرر تو ہی جسم مجھ سی یقین / تو اقرار کرتا تھا پہلا کیوں نہیں
یہ دل تجھ پہ صدقی کروں بلکہ جان / تو کر مجھ سے راز نہفتہ عیان
جو تجھ پر دستی ہی تو وہ بات تو / رہی کیوں ہی پوشیدہ ای نامجو
کیا دخت نی جب بہت انکسار / یہ کہنے لگا تب شہ نامدار
مجھی راستی یہ کیوں ہو حذر / کہ رکھتا ہوں دو چیز کی میں خطر
مخالف مرا اک تو بخت ہی / مرا دشمن جان وہ کم بخت ہی

خبر اوسکو پہنچی مبادا کہین　　اور آجاوین لوگ اوسکی ای نازنین

مجھی وسوسہ ہی تجھسی اندیشہ ہی　　کہ زن کا نہ ہرگز وفا پیشہ ہی

نہین ہی پسندیدہ عاقلان　　کہ زن سی عیان کیجی راز نہان

نہ سنگ دلی کی وہ گلعذار　　کہ ہرگز نہین بیوفا زینہار

قسم ہی مجھی رب تیری جان کی　　قسم ہی تجھی اپنی ایمان کی

کہ بدخواہ تیری نہین زینہار　　دل و جان سی ہون مین تیری فدو سپندار

مگر خوف و اندیشہ ای نامور　　سمجھہ اس مکان کو نہ جای خطر

ہیہ جب درمیان آئی قول و قسم　　تو اوٹھین ہوالین وہین شاہ حرم

کیا ختم جب یہ اپنا قصہ تمام　　کیا طائر آگی پری وش کی نام

پری چہرہ کی ہاتہہ مین اوسکا ہاتہہ　　طرف قصر کی لی گئی اپنی ساتہہ

کیا جا کی آراستہ تخت زر　　ہوئی ساتہہ جمشید کی جلوہ گر

بندھا عقد جو طرز آئین ہی تھی　　ادا کی جو رسم و رہ دین تھی

ہوئی عہد پیمان جو محکم بہم　　ہوا ساتہہ کلثوم کی پیوند جم

ہوئی عقد پر تخت و دولت کو ہ　　ہوئی شہ کی منکوحہ وہ رشک ماہ

شہہ مسند زین ہوئی جای خواب　　ہوا اتصال مہ و آفتاب

اوٹھی لی

ہوئی بیجا بانہ وہ ہمکنار — عجب رنگ کی اوسگھڑی تھی بہار
ہوا چہرہ افروز رنگ مراد — نشانہ پہ بیٹھا خدنگ مراد
وہ باہم لگی عیش کرنے مدام — پئے وصل کی وہ لگی پینے جام
لگے روز گذرنے کہ وہ سیمبر — شب کم لگی آنے پیش پدر
تو کرنے لگا اوسکی وہ جستجو — کسینے خبر دی کہ وہ ماہ رو
ہوئی ایک جوان سے گرفتار ہے — رہے ہے ہم آغوش وہ روز و شب
یہ سنتے ہی بس وہ ہوا خشمگین — اور آئی وہ جب دختر نازنین
تو چین بر جبین ہوکے از روئے خشم — لگا کہنے اوس سے کہ اے شوخ چشم
ہوئی اسقدر ہاے بیباک تو — اوڑادی لگی سر بسر خاک تو
کیا خاک اب شرم کا بر میں — لیا جا بہ بیجا ہے یہ بہن نہ نہ
کیا راز کو تونے ہم سے نہان — ولی رنگ نے رو سے ہے تیرے عیان
وہ تھی حاملہ اندون گلبدن — ہوا زرد تھا روئے رشک چمن
کیا عرض اوس نے کہ سن اے پدر — دیا تو نے یہ حکم تھا پیشتر
کہ جائے جسے اوسکے ہمخواب ہو — سو آیا عمل میں یہ طرز نکو
ولی شب تنہ تنگ تو زرا ہے شگفتا — رہے تنگ سے منہ کو موڑا ہے شن

رکھا مینی ناموس پر یہ نگاہ   کیا جفت وہ شاہ عالم پناہ

جہاں مین نہین جسکی ہمسر کوئی   نہین جاہ مین اوس سی برتر کوئی

بہی دایہ نی عرض شہ سی کیا   کہ تہا مینی تجکو جو مژدہ دیا

بفضل خدا اوسی با با طور   ہوا جلوہ گر مہر مقصد کا نور

کہ جمشید بیان اگیا با کمان   ہوئی حاملہ اوسی یہ وستان

سنی دایہ سی اونسی یہ بات جب   شہ زابلستان ہوا شاد تب

یہ بولا عجب تونی مژدہ دیا   میری دلکو مسرور شادان کیا

یہ ہی یاوری بخت کی سربسر   ہوا جو گذر شاہ جم کا ادہر

مقرر ہو سی باندہ کر صبحگاہ   روانہ کرون سوی ضحاک شاہ

کہ ہو بچہ سی تو شتو وہ شہریار   فزون ہو میرا عز و جاہ و وقار

مجہی لطف سی اور اقلیم دی   در و لعل بخشی زر و سیم دی

وہ سنکر یہ دلدار رونی لگی   وہ بی صبر و بی تاب ہونی لگی

یہ بولی کہ ای خسرو نامجو   تو جور و تعدی کی درپی نہو

روا رکہہ نہ خونریزی شاہ جم   میری جان پر تو نہ کر یہ ستم

جو لی اپنی کشور مین اگر پناہ   دغا سا ہتہ اونسکی نہ برباد راہ

اوس بانی

اودها اینی ولسی وزرا ینه خیال / نه لی اینی گردن به ناحق وبال

سنداخت و بنیم رشتا هنن / همتنه زر و سیم زیتا هنن

نه انا سنجه ملک و اقلیم گو / سنجه خاک لعل و زر و سیم گو

نه بنجاده پرجو ربداد گر / خداوندجان افرین سی بجی مر

گزند غریبان نه کر تو پسند / نه بدنام بوای شه از جمشید

تو مجبسی جمشید گوگر جدا / دگر نه منزی تن سی گر جدا

بینه لنگ وه رونی لگی زار زار / فغان لبس لگی گرنی لی ای منار

هوتی لبس که گریه کنان نازنین / تو رحم آگیا باب کو لیس و زمین

کهانه نی ای وخت والله تمیز / محبتی هی بشت تیزی خاطر عزیز

تو خاطر کور که جمع شام و سحر / که اس کام سی منی کی ور گذر

اوبت نه جم کور گون کار روا / نه هر گز گزند او سکو بنجا و لکا

اوسی لب وون ملک و مال و ساه / زیاده کردن عز و توقیر و جاه

بنیه که جاگی مری طرف سی شاه / که ما ای باد شاه تزنا خیاب

سحر هن بجی او لگا تو ی حضور / غم و فکر گو دلسی ار کنا تو دور

بینه مشکر بوی شاد و نازنین / گی بشن جمشید شادان و دین

شتابه چونکه بابسی گیره یار
دل شاهکو مطمین کردیار

فروزان اولاجق که نور سحر
اولامد رخشنده هب جلوه گر

گلا جنس جم شاه زابلستان
جنگاگر سراپا بدر اوسنی وهان

کیایون که ای شاه عالی تبار
بنوبد گمان مخبشی زینهار

یقین جان حب تلک زنده تون
سیه دختر کنیز اوزین بنده تون

نه دنیا کجه اندیشه کو دنین راه
که خدمت مین حاضر تون شام و بگاه

ولا باده دنیا تباشام و سحر
ولی چین جمشید کی تبا خطر

بیجی قصد تبا بیان سنی بل جایی
ملی حب که قالو تکفل جایی

زادن پسر از بطن گلرخ دختر کورنگ شاه زابل که از جم حامله بود

ده گلرخ که جم سی حسبی حمل تیا
دل و جان سی جمشید مرتبی فدا

تولد بعد نه ۹ ماه بید البشر
نکوروی خوش خوی مثل بدر

تولد بلنه گز جم کو حاصل سرور
رکیا اولس قمر چهره کا نام تور

کسنی به نه سه راز تبا لجه عیان
نه تباشاه زابل سنی بلنن بنیان

تولا بانزده ساله حب ده اولبسر
توتی خلق حیران اوسنی ونکیه کر

بیان کیا کرون سید به انجام کار
نیه راز نهفته تولا آشکار

انار

نه زنهار زنهان زهاوهان خزرا … کیلا بیر و بز نادیه بیه تا جزا
هو اسخت اندیشه کوزنک کو … تزدو مین زهنی نگاه نام جم
بیت و اسطه جم کی کوده تاوه تنها … اسی فکر مین شاده ایب کیچی کیا
کردن سر کند نت آگی جم کی تاوان … جو کجه او سبه کذرا لکوده ن نیان

گریختن شاه جمشید از زابل بطرف هندوستان و گرفتار آمدن در راه بدست مردمان ضحاک و کشته شدن بفرمان ضحاک

زها سالها شهر زابل مین جم … دلی دلگو شاد او سکی آرام کم
ده ولد از نی رات ون او سکی تا … ده پسر بنی زتا نتا وانم اودوا
ری بنا شب ور دور اندیشه مند … ده سیجی مبادا بیان لحه گرند
کسی نی کیا ای شنه لی نظر … نیه جا بن هن بیاکی انبر و دیر
ده بخلو تگر کر بحال تباه … زوانه کرین نوئی ضحاک شاه
هین تو ده نکد ایدر کیج کر … کری کاتبه ملک کو سبه کسر
بیرانکی روز کو زنک نی بهی کیا … هین خروب زها بیان ابت شنها
بیه بنتری زابل سی لی راه تو … لی کار تو نو ذرا جاره خو
هواجب هزدار ابس تانت کی … کرنزان هواجب کسی کیان کی

بہنگام باریدن ابر سیاہ
وہ زایل سے نکلا بحال تباہ

غرض رفتہ رفتہ گیا سوئے چمن
دیکہن وہان بہی وہ ٹہرا نہین

وہان سے کوئی ہندرائی ہوا
بیابان نوردی نہ تا بی ہوا

جو گہبرا گیا راہ کی رنج سے
گیا بیٹہ سایہ مین اک نخل کی

وہ ازبسکہ تہا اپنی جیسے تنگ
لگا بخت ناسازی کرنی جنگ

کہ ای بخت کم بخت کیا جور ہی
بلا ہی یہ ظالم کوئی طور ہی

خراب اور آوارہ مجکو کیا
بلا خاک مین ہائی تونی دیا

ہوا پہر مخاطب بسوئے فلک
کہ ای چرخ بیداد یہ کب تلک

کہان تک مین دن مین تباہ و خراب
کہان تک رہون ہائی بی صبر و تاب

یہ ناسازی بخت ہی سربسر
کہ سرگشتہ ہون یون مین شام و سحر

عدم سی مین آتا نہ ہستی مین کاش
نہ ہوتا مجہی یہ غم جان خراش

یہ کرتا ہوا زاری و آہ جم
ہوا اسسی فورا سو گیا ایکدم

اسی آگیا خواب اور ناگہان
ہوا فتنہ خفتہ بیدار وہان

اجل بہی کمین گاہ مین تہی کہین
سو وہ آگئی اوسکی سر پر وہین

غرض ایک ضحاک کا ایلچی
کہ ساتہ اوسکی بہی تہوری سی فوج تہی

وہ تہا

دُه ثنا بولدی خاقان چین ره سپر   کین اتفاقاً بو گذرا ابدبر
ننه جم کو بسجان اونتی لیا   گرفتار بیں وهین اوسکو کیا
بحال پریشان در بند گران   کیا بولدی ضحاک جسم روان
رها بولدی بس تک نهان شاه جم   بولایدر گرفتار ناگاه جیم نه
کسی کا بین به جهان دستدار   کسی کا بین چرخ گرونده یار
عبث هی جو دولت به بولی کوی   طرح گل کی شادسی بولی کوی
که دولت بهی ای آه تا پایدار   نه دنیا کوی کچه ثبات و قرار
ذرا دیکهنا حال جمشید شاه   که تها چرخ بر جسکا تاج و کلاه
بولا وه گرفتار تولا زنجیر و بند   اوسی چرخ گردان سی نیچا گرند
خبر سنکی بولا نه ضحاک شاه   که بیان جم کو لا و بحال تباه
گیا جب که جم آگی ضحاک کی   بس پشت تهی هاته دونو بندی
فقط پاؤں ہیں کچه نه زنجیر تهی   بندی تهی رسن اوسکی گردن بهی
الم سی تمام اوسکا چهره تها زرد   گرفتار خواری تها وه تنگ درد
اودهاتا نه تها سرم سی سر وهان   اور آنکهو نسی تهی اوسکی آنسو روان
خوشی سی وه ضحاک بیداد گر   بولا خنده زن حال دیکه وبلند گر

لگا کہنے ظالم یہ جمشید سے ‏— فزون تہا ترا جاہ خورشید سے
ہر اب اسطرح کیوں ہوا خوار تو — خرابی مین کیون ہی گرفتار تو
ہوا کس لیے تجہسے برگشتہ بخت — کہان ہی ترا اب وہ دیہیم و تخت
کہان پادشاہی وہ تاج و علم — کہان لشکر و فوج جاہ و حشم
کہان حکمرانی کہان گیر و دار — کہان وہ تری رسم آئین کار
جواب اوسکو جمشید نی یہ دیا — کہ مجہسی قضا جو ہوئی ہو گیا
تو بیجا ہی اس بختیاری پہ ناز — عبث ہی بہر اس تاجداری پہ ناز
نہ مغرور دولت پہ ہو اسقدر — ذرا روز بد کا بہی اندیشہ کر
تجہی بہی یہ پیش آئیگا ایکدن — زمین کی نہ تیری سدا ایکدن
کریگا فلک تجکو خوار اسطرح — کہ دیکہی ہی تو مجکو اب جسطرح
لگا کہنی یہ ہون وہ بد اد گر — کہ کہنچون تجہی اسکہی دار پر
کرون یا قلم سر کو شمشیر سی — پرون تیری تن کو یا تیر سی
ذرا کہہ کہ کیا ہی تری آرزو — وہ منظور ہی جو کہی مجہسی تو
یہ گفتار سنکر لگا کہنی جم — کہ اسوقت مجکو نہین کچہ بہی غم
قضا نی جو چاہا تو کیا خوف و باک — تو جسطرح چاہی مجہی کر ہلاک

کہ دیو

کسی کو یہ ضحاک نے حکم کیا | کہ چیرو اسے ایک آرہ منگا
وہ تختہ بھی لایا اور ایک آرہ بھی | اور اوس شہ کو تختے سے باندھا بھی
پھر آرہ سے چیرا اوسے سر تا پانوں | ہوئے ایک جسم سے دو پیکر عیاں
جہاں سے عبث ہے امید وفا | کہ بے مہر ہے اور سراپا جفا
نہ دور فلک کا ہے کچھ اعتبار | کہ غدار ہے یہ لیل و نہار
جو ہوا جمشید اوسکو یہ چرخ دون | کرے آخر کار یوں سرنگون
پھر اک دم ہے موجود ہمان ساز و برگ | سدا گوش زد ہے یہی آواز مرگ
خبر یہ گئی ہوئی زابلستان | ہوا قتل جمشید شاہ جہان
جب اوس نازنین کو یہ پہنچی خبر | تو رنج و الم سے ہوئی نوحہ گر
نہ آنکھوں میں خواب اور نہ دل میں قرار | لگی رہنے بیتاب لیل و نہار
اوسے کام تھا اشکباری کی ساتھ | سدا شغل تھا آہ و زاری کی ساتھ
نہ تھی آشنا خورد و خواب سے | وہ بیگانہ تھی صبر اور تاب سے
اوٹھایا بہت اوسنے بیداد دہر | پھر آخر کو وہ مر گئی کھا کے زہر
وہ دوشیزہ تھیں شاہ جم کی حسین | اوہیں لوگ لاتے ہی بکر و دہین
کہی خلق تھی ایک کو شہرناز | اور اوس دوسری کا تھا نام ارنواز

اودین شاه ضحاکی ایلر طلب / رکنا اینی کیدین بلطف وطرب

اب اتا تون بن کوی شهزاده نور / که جمشید کا تباه وه فرخنده نور

عقد بستن تور با دختر گرامی مرداد و تخم کورنگ و زادن شیداسب از نطفهٔ

در رفتن کورنگ و تور از این جهان فانی و نشستن شیداسب و رزابل بر تخت سلطانی

گیجی چون که بابت کوی عدم / تورا تورکی دلکو رنج والم

اودسی شاه کورنگ تی تون کیا / که دلبین بوی راه غم کو دزا

چوکه جای سو مسبای شب / زر و نسکر و ملک عیش وطرب

نیه که کزولی عهد اوسکو کیا / لصد لطف منسور شاهی دیا

دلبری و کردی درمدا ایلی / سخا و کرم اودر فرزانه لی

نهه سب جزکی اوسکو حق نی عطا / جهانبین کوی اعشکی همسر تنها

بیر اوسکا بدنا عقد ایک جتی / که ایتی تخم سنی شاه کورنگ لی

تورا اودس بری رد سنی بدالبر / که تنها حسن و خوبی بین سنکار قمر

بوی تور کورنگ نیس شاه کام / خوشی سی رکنا اوسکا شیداسب نام

چو بکسال گذرانوبن نالنان / جهان سی کیا تور رخت نشان

وه شیداسب اوسی رنا یادگار / اودسی شاه کورنگ عالی تبار

بکار اودلش

لگا پرورش کرنی با صد طرب / ہنر جس قدر ہین وہ سکہلائی سب
ہوا بی نظیر جہان وہ جوان / عجب شوکت اوسکی عجب وو شان
شجاعت مین یکتا سخاوت مین مرد / نہ تہا ہمسر اوسکا وہان کوئی مرد
جو ناگاہ دنیا سی گوزنک شاہ / سفر کر گیا نیک بخت فر و جاہ
کیا جلوہ شیداسپ نی تخت پر / کہ شاہی کی لایق تہا وہ نامور
در جود و بخشش کیا اوسنی وا / گدا کو جہا مین تونگر کیا

زادن طورک از شیداسپ بعد گذشتن پدر بر تخت نشستن

زن نامور ایک رشک قمر / گرامی نژاد و گرامی گہر
کہ تہی عقد مین شاہ شیداسپ کی / خدانی دیا ایک بخشا اوسی
پدر نی رکہا نام اوسکا طورک / ہوا وہ بلاشک جہانمین بزرگ
ہوا جب کہ دہ سالہ وہ ارجمند / نہ تہا ہمسر اوسکا کوئی زورمند
جہان سی گیا شیداسپ شاہ بزرگ / گیا جب ہوا بادشہ تب طورک
کیا اوسنی زابل مین وہ عدل و داد / کہ ایک خلق اوسی ہوئی شاد شاد

زادن از طورک پیدا شدن اثرت ازسم در خدمت پرورش طورک
وسم ازین جہان بادشاہ بودن اثرت در زابلستان

پیدا ایکی تور فرخنده هم شکل هم		بوا قسمت اولکی زکیا نام سیم
بیه تیتا ایکی فرد بیزد آزمیتا		بنین اولکی ماند تیتا و وسیرا
تیبر ایکی بیر قسمت سیم بوا		اوسی دیکیه سیم شاد و خرم بوا
اوراوس تورکا نام اترک زکیا		عجب گرد تیتا ده عجب فرد تیتا
جهان طوزک اوز سیم ناکمان		روان حب بوی نث نصید نشان فزون
بیه اد ترت بوا نشاه زابلستان		که توکت بین سر درسر بردران

زادن گرشاب نبطوادن از اذربت و فروت و هنر در جهان ما بودن کارهای نامدن از بت او بطو آبدن

بوا ایکی نصیب اولکی فرخ پسر		توی خلق حیران اوستی دیکیه گر
چو ایکی روزکا تیل ایکی ماه تیتا		چو ایکی ماه گذرا تو بید کیتی کیا
که قد اوسکا ایکی ساله آیا نظر		بوا نجاله خود ده ماه فر
توکیو اره سی توی میدان کیا		سمند صابک به ران کیا
زره بیی اوسنی بجای حریر		لگا رنی بازی به شمشیر و تیر
بجای خوراک خواب دل توی جنگ		بجای بیرواز شیر و پلنگ
بوا روز ده سالکی بین فرزان		بیک منت کرتا بلاین توکون
بوا یازده ساله حبت ده جوان		دلیری کار اوسکی کرون کیایان

بیلی انی

کسیلو ہتی تیغ کی اوسکی بات — کہ ہتی کا ہتی برق اور موج آب
کہ تا جو بل وہاں کی وہ پایا — تو بلنی نہ دیتا ہیر اوسکو ذرا
دل پہلواناں ہتا اوسسی دو نیم — ہر ایک کینہ آور کو ہتا خوف و بیم
ہوا جب کہ بیدادہ زور آزما — تو ہیر نام گرساسپ اوسکا رکہا
غرض یو رستم سی لگی گرساسپ تک — کہ اولاد جم کی ہتی بی سبہ شک
لکہیا نام جنکا پدر بر پدر — بزرگان رستم تہی سب نامور
جو لکہیہ قصہ ہی رستم زادگا — وہ سب اپنی جا پر لکہیا جای گا
بیداب سوئی گرساسپ آتا ہو تیں — ذرا قصہ اوسکا سناتا ہو تیں

آمدن ضحاک در زابل و گرساسپ را مانده کردن و مہم اژدہای دمان بہ گرساسپ سپردن

ہوا شہرہ اوس گرد کا ور زمین — خبر پہنچی ہر ملک ور شہر یمن
کہ گرساسپ ہی گرد لشکر شکن — جوانمرد و شیر افگن و پیلتن
روان ہو کی بابل سی ضحاک شاہ — سوئی زابل آیا بصد فر و جاہ
سپہ لشکر اپنی تہی نامور — سہ منزل بصد شوکت و کر و فر
گیا پیشوا اور لایا اوسی — سریر کنز پر بٹہایا اوسی
گیا پیشوا اور لایا اوسی — سریر کنز پر بٹہایا اوسی

ہوا جشن ترتیب شاہانہ وہاں
کمربستہ حاضر تھے والا سراں

مغنی و ساقی و مینا و جام
مہیا تھا سامان عشرت تمام

نظر بزم میں شاہ ضحاک کی
ہوئی گرد گرساسپ لحظہ تئی

کہ تھا سب میں وہ پہلوان ارجمند
شکوہ و قد و چہرہ سب تھی دو چند

تب اوس سے بولا شہ نامدار
بجائے فریدون ہو جو اوسکا وقار

کہ ہے یہ جوان لائق سرفرازی
سزاوار شاہانہ ہے برتری

ثنا اوسکی اوترت ہی پہنچی وہاں
کہ یہ گرد ہے پہلوان جوان

جہاں میں ہے یکتا بزور و ہنر
نہیں ثانی اسکا کوئی نامور

جو ہو رزم جو تیکھی تیغ و سنان
کرے برہم ایک فوج کو یکزمان

زبون اسکے پنجہ میں شیر و پلنگ
خطر کیا ہے دریا میں اسکو نہنگ

کوئی دشمن شاہ روئے زمین
اگر ہو تو یہ جاوے پھر یہ کہیں

سپہ کینہ خواہان علم کرکے لاوے
پراگندہ لشکر کو یہ کرکے آئی

شہنشاہ بولا یہ سنکر سخن
کہ ہے جا بجا زور یہ پیل تن

عیاں اسکے رخ سے ہے زور و ہنر
وہ دیکھا سنا تھا جو تجھ سے بیشتر

یہ ہے نسل جمشید سے بیگمان
کہ ہم شکل جمشید ہے یہ جوان

ارایا ہی

اب آیا ہی دریا ہی اک اژدہا · کہ جسنی جبل میں نشیمن کیا
قیامت ہی وہ اژدہائی دمان · کہ اک خلق کو جسنی سنجی زیان
زبون اوسی ہیں مرد جنگ آزما · نہیں تاب جو لینی جو ہون ذرا
نہ لازم ہی گر ساپ جادو ہی فور · لگی کینہ خواہی نہ باندی ہی کمر
کرے اژدہائی ورم کو زبون · ملاوی اوسی اب تہ خاک و خون
نہ کر ساپ ہولا ہ اقبال شاہ · دلیرانہ میں اوسی ہون کینہ خواہ
بہ گرز گران اب ستیزہ کرون · سر اژدہا ریزہ ریزہ کرون
نہ سنگ دلیران و الا سران · ہوئی اوسکی تکبیر ستائش کنان
گئی لوگ مجلس سی حضرت تو جب · کہا پہلوان نسی یہ اودنرت لی ہی تب
کہ ہی قہر وہ اژدہا اہی نبر · دم اوسکا ہی آتش سی بہی گرم تر
کبہوکر عقاب اگر وہان آوری · تو یہہ ہوئی زہر اوسکی سی گر پڑی
زبان اوسکی مانند خرطوم فیل · وہ ہنج اوسکی جون موج دریائی نیل
مثال دو رود زخ اوسکا دہان · قوی جسم مانند کوہ گران
روان اوسکی ہی دست میں جوئی زہر · وہ دی جان سنجی جسی ہوئی زہر
درازی کا اوسکی جو کیجی بیان · توی کو نہی عقل کی لی گمان

بیلا دو تونی کیون ای پل هوشمند	کر ندانی جان بر کیا رب پسند
نه یرا هو کی تو تی بیه خنگ بخت	کمر کو کی تزی بر کشته بخت
اسس افعی کی بر کزن و پت پز	نه آهن نه آتش بو کچه کار گر
ولیری برابنی نه کر تنک عزور	مناسب ی کر توری اکسی دور
کسیکو منن اسی باری جنک	هو تو بی کر جنک جو کیانی نک
بیه رنکر وزه بولا که اندیشه کیا	ایتن بزم عیش مبارک سدا
هنن خوف کیا تا کسی طور مین	بیه افعی خونخواری اور مین
کیا جیت کرساسب فی بیه بان	هوئی نا امید اوسی سرو جوان
بتایا بهر اک چرخ بیمن بلند	که روز و غا تها نیا وه فن کرند
کمان کران اک طیار کی	که دشمن پهلوان نسی وه اوتهی نهی
خدنک ادسکی تهی مثل خشت کران	لگا زه مین جرم تر بیر زبان

آزمودن ضحاک هنر و قوت گرساسب را در میدان و رفتن گرساسب بر طبق فرمان پادشاه برای مقابل اژدهای دمان و کشته شدن آن اژدها از دست گرو دلی دوران

بیه پهنچی خبر شاه ضحاک کو	که گرساسب وه گرد بیکار جو

بنی فتح

پی جنگ افغی پی آماده اسب　　کیاسار جنگ او شتی تاریب
سهند نی او ترت کو بیجا بام　　سیه و سین پی ای سرور زنگبام
که زور و هنر کو ببین گر ساپی جنگ　　تماشا کرون وشتبین آن بگی
سحر یکی آودسکو میدان تین　　کرا پیراتابن او روه جنگ جو
کرین با هم ایمی هنر کو عیان　　که زانک گای میدان بین تو امتحان
او دیرستی وه او ترت نغرابن شا　　گیادشت بین صبح لیکد سپاه
او دیرسی نوران ایران دیار　　وه شه لیکی آیا بصد اقتدار
کی لشت بلان جنگی چهار　　که ساته او یکی و سوار هنی کارزار
[illegible] بید پیچ نتش بجاری شتر　　که با اسکار بیو زور و هنر
جهانی یکی بید وه بزوی زور　　لگا کرنی زانک و یکر کونه تنور
جوانی دگر ساپی جنگی سوار　　دلاور بیاد ز پل تا بد لز
که زینا تبا انک گرز سهند منی　　او رانک صد ادس نیزه ایجی
مقابل بوانشل شیر زیان　　سمند صبا گام تیا زیر زان
ز توران او سی گردان ایران بوی　　هنر دیکه کرا او یکی عیران بوی
بنوک سنان جار پل سمند　　او شالی گیا وه پل زورمند

کیا ایدی چو نیزه روان آنگر — تو شگفته بوین اوسکی زرین سپر
سوی گوی چوگان ایدی آتا چوان — کیی خوب انی هنر ایدی وهان
جنبارکین ایلیک آتا نظر — یل ایلیکنی اودوز دیگیه کر
سپر چو نه مار امیان خیار — شکاف اوسین آتا بزنک انار
اوقرا ایپ سی ییرده شیر ژیان — تکرکر دوین تای یل دمان
بو یردی باز کشان لی گیا — اوسی ایدی اوشاکر منگ ده هان دیا
سه نوردینز دیگه کر گرد کا — یلانی کیا نرحیا مرحبا
ایدی اوسنی حضور شته نامور — زمین توش حاصل کیا آن کر
شتنته لی لطف و تلطف کیا — سر و چشم براوسکی بوسه دیا
کیا همنی دیکمی سه تیری هنر — سیست خوش بوتی هم تحتی دیکه کر
یقین سه نوای سرفراز یلی — تری تابته تی از دهاکی اجل
اگر شو گرتی اوسگو جاکر بلاکش — بلادی تن اوسگانه خون و جان
نجتی ایدی کردن لطف سی سرفراز — زیاده کردن عزت و امتیاز
بیابان سی ایدی سوی ایوان کتی — ده شه اوزنکیسر دلبران کتی
بقصد نبرد دمان اژدها — شتابان نوا گرد جنگ آزما

نوادون

ہوا او تربیت اوس کام ہی میں ہنرمند
نہ ہرگز ہوئی سود مند اوسکو پند

وہ بابل کی ساحر جو تھی ہر کتاب
یہ بولی کہ ای شاہ عالیجناب

اگر حکم سرکار کا ہم کو ہو
تو اوس وقت ہم گرد کرساپ کو

تماشای جادو دکھا دین ذرا
یہ سنکر بہت خوش شہ نی کہا

ہوا بند بازیگی و تار را ابر
ہزبر و پلنگ و سیہ غول ببر

گئی سحر سی آشکارا وہان
ولیکن وہ کرساپ جنگی جوان

گیا شیر کی طرح وہان بہی گذر
نہ کچھ ڈرا ذرا دلمین اوسکی خطر

وہان سی چلا تنہا وہ بادشاہ
پڑی رفتہ رفتہ وہ ایک میل راہ

نظر ایک ویرانہ خار و سنگ
وہ راہی راہ دشوار و تنگ

خروشندہ ایک دیو بیابان ودمدم
کہ آگی نہ ہرگز بڑہکو تم قدم

بس اب یان سی پہر جاو تم ای شہان
کہ رہتا ہی یان اژدہای دمان

درہ جو نظر آتی ہی کوہ کا
ہوا اوس سینہ کی ہی رہنی کی جا

اگر اوسکی دم سی اوڑاوی وہ سر
تو لیجاوی دم مین تہین کہینچ کر

نہ مردم سی خالی ہوئی صرف جا
گذرتا ہوی خوف سی جانور

یہ سنکر جوانمردی نی یون کہا
مرا دیکہ نزدی بازو ذرا

کہی ہاتھہ میں گرز بیست صد منی | اور نیزہ رکھتا ہوں میں انی
نہیں مجھکو زنہار خوف و خطر | شجاعت کی بیشہ کا ہوں شیر نر
میں اب جاکی ہوں اوسی گرم وغا | پریشان کروں مغز ناپاک کا
دم اژدہا ناک میں لاؤں میں | گرفتار کر اوسکو لیجاؤں میں
جواب اوسکو یہ دیدبان نی دیا | کہ جیدم وہ تجکو نظر آئیگا
کروگی نہ یہ گفتگو زینہار | نکل جائیگی جسم سی جان زار
حذر اوسسی واجب ہی افعی ہی قہر | ستیزندہ کی حق میں ہی خشک زہر
کہ اوسکی نفس میں ہی زہر اسقدر | بیابان میں اوسسی جلی ہیں شجر
خبردار یہ قصد تم مت کرو | برائی خدا جان کر مفت مرو
کیا منع ہمراہیوں نی بہی بہر | نہ شنوا ہوا گرد پرخاش گر
کیا گوش تریاق با زہر مار | نہ ان پر کری کچہہ اثر زینہار
جو ہمراہ تہی گوش دلاور جوان | کہا اون کو رہجاؤ تم اب یہان
نہ ہرگز لیا اپنی ساتہہ ایک کو | درہ میں اکیلا گیا رزم جو
فقط آپ تنہا گیا وہ جری تنہا | مددگار کوئی نہ تہا او سوا
وہ افعی خونخوار آیا نظر | کہ رکہی تہا پیٹ اپنی اک سنگ پر

ابہی اوسکی

زمین اوسکی خسسی جنس بن بی — روان زهرسی اوسکی نی ایکدی

نه‌تی کیم فقط دودو آتش زبان — که تیناکره آتش اوسکا و هان

دل خاره اوسکی نفسسی تهاتوم — صبا اوسکی زهر نفسسی سموم

جبل برجو کیتان سنگ و تیک — توکوزون نه جانی حکاجاک سنک

جوان دیکه کریه بوا خوف تاک — بینه لی کیا توی نزوان تاک

زبان برینه لابا زروی نیاز — که یارب تو نند ولکای کارساز

تو اسن نیده کوردی مه بروی دشت — بلند ازدها کورکری تاکه شت

بینه کیم کر کیا جرخ کو بید روان — ولی اسب فی ازدهای دمان

جو دیکا تو ذورک کزیزان توا — نه آرام اوشن حرامزدی م تان توا

باده نوا بیلوان لاجرم — کیا توی افعی لی رنج وغم

کلی برودین اوسکی باز رنک — کیا خلق کوشفته نیس نیدرنک

سر ایا جو اوسنی اوستا باورا — کیا چشم کو بید بدف تیر کا

بهشت خشمسی رنج کیا باوها — بلندی سی نیزار زهای ودمان

بوتی لشنی آیا بصد خشم وکین — لبی کنه خواهی کرد کرین

ده بیجا جو نزدیک کرد جوان — کیانب روان اوسنی زخم سنان

بو سخت اسیر زخم سی درز مند | که بیچا بیت اوسکی تن بر گزند
بو ایکی تن سی اوسکی روان جوی خون | کیا زخم کاری نی اوسکو زبون
بیر ایک گرز مارا او بالادی شیر | اوتنها بارہ بیر اوسنی بار وگر
بو تی جان قالب سی اوسکی جدا | تن اژدہا خاک و خون بین ملا
بو اکامران جیش جنگ آزما | تو الا بانجا بشکر بلطف اله
بفتح و ظفر پہلوان جہان | بیر آیا وہان تنها جہان دیدبان
دیا مژده فتح بر ایک کو | نه شنکر بیت ونیس مسرور بو
کی اوسکی بمراه خویشان وہان | که افعی وه کشته پڑا تنها جہان
جوانمردکی زور بازو بسب | بو تی آفرین خوان تزدی طرب
اوس افعی کو بیدجح بدزال کر | بو تی زابل اتی قرین ظفر
کتابینشته ایک جوان کو روان | اوا اوسنی سنابلی بنج کردهان
حضور اتی اوترت نی مژده دیا | که گر ساسپ گرد نبرد آزما
بعون عنایات یزدان پاک | بلا اژدہا کو تبه خون و خاک
دوادن کوه سی بوکی آباد بر | بو ارشنکی خوش او ترت ناموز
بہت گنج مژده رسان کو دیا | غنی لعل و دُر وکی اوسکو کیا

مرادزن

پدر اوترے جو سی گیا بشنوا | لوئی خانہ گرساسپ تو لی گیا
بہت آفرین کی جوانمرد پر | دعا دی کہ دائم قرین تو ظفر
گیا پھر سوئی دشت لیکر سپاہ | تماشی کو افعی کی ضحاک شاہ
اوسی دیکہ کر شاد و خورم ہوا | دل تاجور سی جدا غم ہوا
کہا بادشہ نی یہ گرساسپ کو | جو بخشی ہوا تو کسی سی ہو
ہزار آفرین تجھ پہ صد مرحبا | یہ کہکر اوسی خلعت زر دیا
زرہ جوشن و خود و تیغ و سپر | کلاہ و نگین اسپ و زرین کمر
دہ جوشن کہ پہنی تہا خود بادشاہ | رکہی اپنی جو سر پر تہا وہ کلاہ
دلاور نی جو کر کی شبدیز عنان | کیا نذر ایک اژدہائی دمان
دیا ایک درفش اوسکو اس شکل کا | کہ بالا تہا شیر اور زیر اژدہا
خطاب اوسکو بخشا جہان پہلوان | فزون تر کیا منصب و فرشان
کیا مرحمت گنج تاج و علم | دیا شہ زابل زر و نی کرم
تعلق ہین تہی اوسکی جو سرزمین | دہ بخشی اوسی اور کی آفرین
اور اوسی ثابت کا عہدنامہ لکہا | کہ زابل کا ہی اب یہ فرمان روا
شہنشہ کا لطف و کرم دیکہ کر | ثنا خوان ہوا وہ دل و نام ور

دعا دی کہ ہو جب تلک یہ جہان
جہانبان ہو تو ای شہ کامران

یہ کہہ کر ہوا شہ سی رخصت طلب
گیا اپنی گھر با نشاط و طرب

ہوئی بند زابل سی ضحاک شاہ
روان ہو کی آیا بصد فر و جاہ

سہراب ہوئی گرساسپ آیا ہو تین
طرف ہند کی اوسکو لایا ہو تین

نبرد کردن مہراج و بہو با هم دیگر و شکست خوردن مہراج از بہو و
فرستادن ضحاک گرشاسپ را برای امداد مہراج شاہ

ولایت میں تہا ہند کی ایک شاہ
کہ اوس شہ کا قنوج تہا تخت گاہ

بشہ آسمان جاہ مہراج نام
ثریا وقار و قمر احتشام

دُر و نعمت و گوہر و بیقیاس
زر و مشک بیشمار اوسکی تہا پاس

بہت شہریارون کا فرمان روا
بہت ملک اوسکی تصرف میں تہا

سراندیپ میں ایک بہو بہلوان
طرف سی تہا مہراج کی حکمران

سپاہ گران اوسکی بہی ہمرکاب
خزانہ بہی پاس اوسکی تہا بیحساب

مہیا جو سب گنج و لشکر ہوا
غرور اوسکو جاہ و حشم پر ہوا

یکایک شہ مہراج سی پہر گیا
رقم اوسنی مہراج کو یون کیا

کہ ای صاحب چتر و دیہیم و تخت
بشہ نامور شاہ فرخندہ بخت

فقط

توہی شاہ قنوج و دریای سند
توہی شاہ فرمان روایان ہند

ترا حکم ہی طالب ہند چین
قلمرو مین ہی تیری وہ سرزمین

نہ کم اینی کر گوہر پاک کو
نہ دی ہدیہ تاج ضحاک کو

خطر کیا ہی ضحاک سنی ہو جنگ
تجہی گر نہیں تو مجہکو ہی ننگ

پذیرا گر ہی گر تو اس عرض کو
تو بہتر ہی ہدیہ اپنی شہ زادہ کو

نہیں ورنہ خوبی ذرا زینہار
خدا جانی ہند کیا ہو انجام کار

کہوں کیا یہ قصہ یہان تک بڑہا
کہ تو ہوی ہند سبز و آزما

ہوئی عرض سنجت کی سرکشی
ہوئی ہر دو جانب سی لشکر کشی

لئی تاز پایم ہوئی جنگ جو
ہوا کامیاب و مظفر بہو

شکست آئی ہر بار مہراج کو
پریشان ہوا لشکر رزم جو

جو دیکہا تو ہرگز نہیں بخت یار
کیا بہاگ قنوج مین تاجدار

لکہا شاہ ضحاک کو ماجرا
طلب ہند امداد لشکر کیا

جہاندار کا دل ہوا پر الم
کیا دو ہی او تربت کو نامہ رقم

کہ واقعہ ہوا ہند مین ایک فتور
وہان کا تلافی ہی کرنا ضرور

مناسب یہی ہی کہ ہو دی روان
بہو تو گری لیس سنان و جوان

کہ تا جا کے مہراج کا ہووے یار | بہت سو کری لیس نشان و نوار
نیہ نامہ پڑھا جبکہ او ترت لی ثبت | جو انزد گر سا نیب کو کر طلب
ہوا ران زابل وی وہاں سن زار | کہ ہر ایک تھا لایق کارزار
ہوی شاہ ضحاک رخصت کیا | کیا حکم جو ہو جہاندار کا
بجالایو تو دل و جان سی | نہ ہو نہ ہو سر ہو شہ کی فرمان سی
ادب کو نہ ٹک ہات سی دیجو | تو جون بندگان چاکری کیجو
نپہ شنکر جو نشی سی جہاندار پہلوان | ہوا سوی بیت المقدس روان
وہ نزدیک پہنچا جو لشکر کی راہ | تو دوڑے پذیران ضحاک شاہ
دلیران نامی نگی پیشوا | وہ ساتہ اوسکی پیش شہنشہ گیا
شہنشاہ نی اوسکی تعظیم کی | تلطف کیا اور تکریم کی
کیا اوسکی اب بیتک بکران | شتابان ہوی ہند تو ہو روان
دلیران ایران سی جنگی سوار | کی منتخب اوسنی تازہ ہزار
وہ لیکر لوی ہند رخصت ہوا | روان با ہزاران مسرت ہوا
گیا جب کہ قنوج کی وہ قریب | تو ہند شاہ مہراج فرخ نصیب
طرح گلکی خندان و شادان ہوا | رخ اوسکا رنگ گلستان ہوا

تو دانا بجاہ

خود آیا بجاہ و حشم بینوا — نوی خانہ گر ساتھ کی لی گیا

سراپردہ سات اوسی نقش کی — برائی سپیدار برپا کیتی

سوا اوسکی صد خیمہ نیلا رنگ — ختن و تکیہ گر چرخ نیلی بو رنگ

نیلرنگ

طلب کر کی جلدی با وہان کی — سپیدار گر ساتھ کی اسپ دی

تماشا تہا ہر خیمہ نیلگون — کہ ہنجن تہی سیمین و زرین ستون

جڑی تہی سیمین لعل و در شاہوار — عجب آب و رنگ اور طرفہ بہار

مصور لکہی تہی او سیمین صورتیں — خور و ماہ پروین تابندہ کی

ہر ایک خیمہ مین فرش دیبای چین — بچہایا تہا آئین و طرز بہتین

عجب اوسنی کار نمایان کیا — کہ تہا نقش کشور کا نقشہ کہنچا

بچہایا وہان تخت فیروزہ ایک — کہ تہا وہ پسندیدہ و خوب و نیک

اور اوسکی چپ و راست دو فیل ہی — کہ دونو تہی یاقوت درخشندہ کی

بلورین تہی دندان سراسر صفا — زبرجد خرطوم تہی خوش نما

کہر اور بجارہ کی شیر دو — کیا جن نہ برپا تہا اوس تخت کو

بنایا تہا بالای تخت و بلند — جواہر کا طاوس بس دل پسند

تماشی کی بات ایک سنو اور بہی ہے — کہ جب ایک عبث گذر جای تہی

توبولی بتی اکب جنس اوزنک کو | اوشهالی بنی شیرا دیکو انشاده بو
قدم رکیه کی بیدها تیتون برشتابت | شنیده کودیتی نقل و شراب
کنیز ایکی برنجیره بعد ازان | تلی سی اونس اوزنک کی بوعیان
بجانی بتی جنک ایلدم نغون سی | طرب ساز بولنی بتی وده فوق سی
بدشتور بهد خانی زیر سر | نهان بوتی وده رشک ماه منیر
وده طاوس بعدا وسکی پرواز کر | تماشا دیکنا یا بهتا بس خوب تر
که دم اوسکی بوتی بتی کافور ناز | برایک بهرسی جهز تا تماشک وناز
لکالی تیا یاقوت منقار سی | درخشنده بهر برنا نور رسی
بیدا بنی جلیه پرده آجای بتا | تماشا به سبکو لسنه آنی بتا
شرا بزده دخیه و فرش تحت | توالکی نوتش گرد فیروز تخت
بهرایک بزم شاهانه زینت ویی | لبرکی ده شب نشاط و خوشی
سنی شاه مهراج سی پهلوان | لگاکنی کهنجی حقیقت بیان
وده کنی لگا منی کیانی شکست | سبهد برنی کیا محکو پست
مری های خانه خرابی هوی | نصیب عدو کامیابی هوی
هوا لیکر اب لشکر بکران | قریب اکیا ابی جهان پهلوان

دکمقدار

که مقدار یکهفته کی بیبان سی راه ‎ بیه بی عزم محکم کری وه تباه
نه تهی کچیه مجهی تاب بیکار کی ‎ برآئی سسی تیری تو اول قوی
بیه گرشاسپ لولاکه بهر دیر کیا ‎ مخالف سسی بو جل کی جنگ آزما
بیه شنکر لگا کهنی مهراج شاه ‎ که ایران سسی آئی بیشت کم سپاه
مخالف کی بین سا بیه لاکهون سوار ‎ دمان پیل جنگی بهی هین دو هزار
مجهی خوف کی کسطرح جنگ هو ‎ اگر جنگ هو وی تو کیا رنگ هو
بیان جب کیه مهراج نی یون کیا ‎ قویون مرد جنگی نی پاسخ دیا
که اندیشه کو دیجی دلبین نه راه ‎ کم و بیش پر کچیه نکیجی نگاه
کرون جل کی تنها مین وه کارزار ‎ نه لاکهون سسی خوف کر کی زینهار
میرا ایرانیون نی بیه اوسسی کها ‎ که گرشاسپ کی مود زور آزما
بلاکن اوسسی اوس اژدها کو کیا ‎ بلا خاک مین جسنی عالم دیا
زبون اوسسی هین دیو و شیر و پلنگ ‎ نهین اوسسی مردم کو یارای جنگ
هوا شنکلی مهراج بهجت قرین ‎ رهاند غم سسی هوا اوس دو مین
کیا دور خاطر سسی خوف و خطر ‎ لگی کینه و رزم باندهی کمر

روانه شدن گرشاسب پهلوان و مهراج شاه بوی لشکر بهو بوم بیکار و دور شانی راه گشته
شیران از دست پهلوان نامدار

لیا اُلجھی سی بہ مہراج شاہ / لگا کہنی ای گرد لشکر پناہ
تو جا کر بھتو سی بھو جنگ آزما / بہ کہہ کر اودسی وُوہیں رخصت کیا
سپہدار کمر باندھ جنگی جوان / شجاعت کی بن کا شیر ژیان
روان ہو کی با فوج جویای کین / ہوا ایک بیشہ میں منزل گزین
عقب او سکی مہراج والا گہر / گیا شیر قنوج سی کوچ کر
لیی ساتہہ گردان ہندوستان / ہوا شامل پہلوان جہان
جوان سی بہ مہراج کہنی لگا / کہ ای گرد تونی کیا ہی گیا
ہوا اگی جو بھان اقامت گزین / مجھکو ہرگز خبر کچہہ نہیں
کہ رہتی ہیں اس بیشہ میں شیر چار / گر او نکی مقابل ہوں صدہا سوار
ہنوز ان وہیں کسی سی نہی ہرگز رو / زمیں ایک لشکر کو وہ غرق خون
دمہ ہو کہ اسپر لیکی گرز و خدنگ / کرون صید شیروں کو میں بیدرنگ
گیا اور دیکہا وہ ہو کر سوار / کری تاکہ شیران نر کو شکار
طمانچہ جڑا اسپ کی ران پر / ہوا نزد لی گزر سی زود تر
ہوئی تیس تو وار چاروں وہ شیر / ولی ایک نی اگی ہوئی دلیر
کیا کرکی ہی اسپر اوس شیر کا / ہوا حملہ آور وہیں دوسرا

دیکہا نو کسبار

دلیرانہ گرشاسپ نی دور کر / روان گرز کو اوسکی سینہ پہ کر

کہ ہر گرز زین سی اوٹھا ہر یہ سر / دوہین تیر اشیر آتا دلیر

بت اوسنی یہ کار نمایان کیا / کہ اک ہاتہ سی سر بکر شیر کا

زبان دوسری ہاتہ سی کہنچ کر / لکڑ سی پریشان کیا مغز سر

دہان لیک اندن جان تو آ / تو تشیہ چار زم گرزبران ہوا

بہنچ اوسنی مارا جو گرز گران / شکستہ ہوئی پای شیر زیان

جو گرشاسپ کی ہاتہ سی قوت و کین / ہوئی کشتہ چار وونوہ شیر عرین

تو تہدر شاہ مہراج حیران رہا / ثنا خوان ہوا گرد گرشاسپ کا

در و لعل سیم و زر و بی شمار / خوشی سی کیا اوسکی اوپر نثار

نصیحت فرمودن گرشاسپ مہراج را از کشتہ شیران و رسیدن مقابل لشکر بہو
و باہم محاربات بہ میان آمدن دار و دست گرشاسپ کارہای نمایان
بظہور رسیدن و گرفتار آمدن بہو و کشتہ شدن بفرمان مہراج

کیا جب کہ کار دلیران تمام / تو گرشاسپ مہراج شاہ کرام

روان ہو کی اوس بیشہ ہی سی وہان / کہ راجہ بہو خیمہ زن تہا جہان

رہا کم مسافت درمیان فاصلہ / بہو راجہ کو گرد نی یون تلکا

کہ گر جنگ کو منتظر ہی جان بری — تو مہراج کی کر تو قربان بری
سر انکی سب سی دست بردار ہو — نہ آمادۂ کینہ زنہار ہو
تو دو کام کر جو کرین ہوشمند — وگرنہ تیری جان یہہ ہیچی گزند
بہو بڈھے کی نامہ ہو اخشم گین — کیا ذور قاصد کو اوسنی ودین
کیا بلکہ کر سار کو سخت سست — کہ گردہ ہی مرد توانا و چست
تو بیہات ہی برار دون مین جنگی جوان — اوسی ہاتہہ سی انکی ہیچی زبان
ہین زیست اپنی خون آتی اوبی — اجل اب یہان کہیچ لائی اوبی
جو مہراج نی یہہ کیا عزم جنگ — سر اوسکا بریدہ کرون بیدرنگ
جب اوس نامہ بر نی یہان آنکر — حقیقت بہو کی کہی سر بسر
ہو اخندہ زن پہلوان جہان — کیا اوسنی مہراج سی یون بیان
کہا کوہ پر جا تماشا تو دیکھہ — ہنر اور سر پنجہ میرا تو دیکھہ
سپہ کا تری کچہہ ہین کام یہان — کہ گردان ایران و زابلستان
بہوکی سپہ سی نون یون رزم جو — کہ قائم ہے رہ وی سپاہ بہو
یہہ کہہ کر جوان مرد ہو کر سوار — گیا سوئی میدان پی کارزار
صف جنگ آراستہ کی وہان — ہر ایک صف مین نام تشکن پہلوان

اودہر سی

اودھر سے بھو راجہ نے بدرنگ
جوان چار لاکھ بھیجے از بہر جنگ

نہ تنہا سواران خنجر گذار
کہ پیلان جنگی تھے اژبیع ہزار

تے کینہ جو آئے جب آئے پیلان
تو گرساسپ لیکر خدنگ و کمان

ہوا رزم جو آگے میدان میں
ہزاروں کئی کشتہ ایک آن میں

سنان لگی ہدہا سینہ میں زودتر
کیا شفتہ جنگ آوروں کا جگر

عمود گران ہاتھہ میں جب لیا
ہزاروں کی بدسر کو ٹکڑے کیا

کئی کشتہ و خستہ پیلان مست
مخالف کی لشکر کو بیجے شکست

ہوئی جنگ موقوف ہنگام شب
ہوئے آگے آسودہ خیموں میں سب

تکہ کی دلیری جو گرساسپ کی
کہ تنہا سپہ کی جیتی جنگ آوری

تو مہراج اوسکا ثنا خوان ہوا
دل شاہ مسرور و شادان ہوا

نثار اوسپہ گنجینہ زر کیا
سپید ایک پیل اوسکو دیں دیا

اودھر شاہ مہراج شادان اودھر
بھو کی ہوا دل کو خوف و خطر

سپہ کتنا تھا حسرت سے وہ بریان
زبوں تو ہوئی ہای فوج ازان

سحر دیکھتی آوے درخش گیا
عدو کا ہوا اور فلک نا مرا

کیا صبح بیتی کو اپنی روان
لیوی ہمرا بندیت نامہ و نشان

نگہبان ہوتا قلعہ و شہر کا | شرائط حراست کی لاوے بجا
خبر دی خبر داروں نے بعد از آن | ز مہاراج دگر سا سب جنگی جوان
ہوئے زر نگہ آئے ہو کر سوار | یہ سنکر ہوا بھی تپی کارزار
سبھی لیکے مہدائین آنا ووہاں | ہوا گرم ہنگامۂ رزم و کین
بہوں کی نے کی بخت نے یاوری | دلیرانہ کی گرچہ جنگ آوری
کئی روز جنگ نمایاں ہوئی | نبرد آزمائی بہت وہاں ہوئی
نہ لیکن ہوا کچھ ہوا کامیاب | ہوا آن کر اوسکا تباہ و خراب
ہوئے جب کہ ناکام اوسکی سپاہ | تو بس اوٹھہ گئے پیش مہاراج شاہ
ہوا بد سراسیمہ راجہ بہو | نہ طاقت رہی تہہ کہ ہو رزم جو
تنومند ایک رنگی بل زور | کہ بل اوسکی آگے تھا مانند مور
بہوسی لگاکنی ای تا حضور | رقم ایک گرسا سب کو نامہ کر
کہ ہر طرف سے ہو نیاز آشکار | ہوا اور مضمون بجز انکسار
دہ بادہ مجھی دیجی کی رخصت نوش کر | کہ بیجاوں پیش بل نامور
وہ بدبختی کی جب تو اوسکا گروں | اوسی دشنہ تیز نے حرق خون
وہ جب کشتہ ہو دی تو بدبختی مرد | نہ ہرگز کری ساتھ تیری نبرد

پراگندہ

پراگندہ مہراج کی ہو سپاہ / پھر انجام میدان میں مہراج شاہ
بحال تبہ گشتہ ہو یا اسیر / پڑیا قبضہ میں آوی ملک و سریر
نپایا جو زنگی نی یہہ مشورا / لکھی رقم دو میں نامہ کیا
ہوا ایلچی نامہ کو زنگی رواں / شتابی سیتی اوس کنی بیج کر وہاں
دیہ نامہ دیا گرد گرساسپ کا / لگایا مہنی واکر کی وہ نام کو
دہ زنگی خونخوار جو پای کین / رکھی دستہ تہا ایک تیہ تستین
پڑی پہلوان کی نظر اوسپہ جب / لیا چھین وہ دستہ ترت
فشردہ کیا اوسکا ہاتہہ اس قدر / کہ زنگی ہوا بیخود و بی خبر
ہوا خون ناخن سیتی اوسکی رواں / رہی لخلخہ نہ زنہار تاب و تواں
جب اوس مرد کو ہوش آیا تو / ہوا پہلوان کا وہ حلقہ بگوش
ہوئی حقیقت کی مفصل کہی / پر ایک بات کی دی او سیتی الٰہی
لگا کہنی زنگی سیتی وہ پہلوان / کہ تو وقت شب کر مجہی الجوان
ہتو کی سراپردہ میں لی چلی / تو جو لخلخہ ہو خدا اس وہ گنو ملی
ہتو کو اگر قید کر لاؤں یہاں / تجہی دوں میں بہہ خلعت عز و شان
گروں تجکو حاکم سراندیپ کا / تو اس سرزمین کا ہو فرمان روا

اونسی لی لیا نیک زنگی دہان
کہ راجہ بہو خراب ہین تہا جہان

بہو کی عوض دست و پا باندہ کر
اور اونس مرد زنگی اکہ دہوس پر

دو ہین لی گیا پس مہراج شاہ
اور اونسی بحال خراب و تباہ

بہو کو کیا قتل از روی کین
بخوبی دولت و فتح نصرت قرین

سپہدار گرساسپ کی گرتنا
بان شاہ مہراج لی ہون گیا

بہ آپ ازروی گرانی مجو
بہو کی برادر کو اور تبہ پور کو

تو با قتل کر یا گرفتار کر
تصرف ہین نا ملک تو سر بسر

پذیرا کیا اونسی اور یہہ کہا
کہ جو کچہہ تو فرمان ولاون بجا

رفتن گرساسپ و مہراج بطرف سراندیب و در اثنای راه خبر یافتن از دست گرساسپ کشته شدن و مقابل آمدن پسر بہو با فوج گران و ہزیمت خورده رفتن بسوی دیار زنگ و فتحیاب بودن گرساسپ پہلوان و حکومت سراندیب بزنگی بخشیدن

سپہدار گرساسپ و مہراج شاہ
ہوکسی سوی نئی جہان کنہ جواہ

وہان سی سوی روز دیگر روان
سوی سراندیب تا فرو نشان

گذر اک بیشہ مین تا کہ ہوا
کہ مسکن تہا وہان قوم نسناس کا

بہاگی دو نسناس

یکایک دو نسناس بیکار جو   بیرلی کی ایکی دو و گرد کو
ششنی حیب کیه گرسایب نی بیه خبر   تو جاها که ماری اودهین دور کر
کوبی ساکن اوس زمین گاه دین   بیه تولا بکه ای گرد جوبای کین
هین جانی اضطراب اسقدر   خبردار هرگز نه بیه قصد کر
که بیه قوم نسناس خونخواری   ستمگاری مردم آزاری
دبی انکو خلاق نی دیده چار   بیه کیانی هین هابی کورکی شکار
قد انکاهی مثل درخت بلند   قوی هیکل و سخت تن زورمند
نه صد مرد زنهار پاوین ظفر   جو ایک تن سی انکی بون ترسا کر
ستاند کو کانه هرگز سخن   کیا اونکی جانب یل یلتن نه
جو سمجا تو کیا دیکتا ما ی جوان   که نسناس خونخوار سین مین وهان
وه گنتا تی هین ادم کو صد پاره کر   بری پهلوان برجیا دینکی نظر
تو بی پهلوان تب دو ای وهان   دلاوری لی تیغ گرز گران
لگا کشته ه انکو بس ایک آن   نه جان بر هوا کوئی میدان مین
قرین نشاط و طرب بعد ازان   تو انسته وهان سی لشکر روان
ششنی نبی جو قتل هو کی خبر   تو سنته بیه تنها تنها ادسکا لیر

جاکو دلی قتل کرکی وہان
سپاہ اور رعیت پہ ہوا حکمران

گئی لالکہ تہی ساتہہ اوسکی سوار
خزانہ مین تہا اوسکی زر بیشمار

گئی اب تو گر ساتہہ منہاج شاہ
قریب اندپت با فر و جاہ

نو آیا سنہ لیکی پورب بہو
ہوا آن کی ان سی پرخاش جو

دلیرانہ میدان مین پیکار کی
ہدو بخت نی بند نہ زنہار کی

شکست اوسکی قسمت مین تہی ناگہان
نہ ہو گا ان انکر بکراان

نہ آیا نظر جب رخ بہتری
تو سمجہی غنیمت بہت جان بری

سراسیمہ ہو لیکی خویش و تبار
گریزان ہوا جانب زنگبار

شہ زنگ تہی اوسنی کی التجا
وہان جا کی ملجا و ماوا کیا

ہوا ساتہہ منہاج بہان کامیاب
لگا ہاتہہ اسباب زر بیحساب

ہوا دخل ہند ملک مین سربسر
ہوی ہم عنان اوسکی فتح و ظفر

جہان پہلوانونی سر اندپ کا
کیا مرد زنگی کو فرمان روا

کئین سال وہان آپ تہا بزمتن
ملا دوستی جاکر پیل پیل تن

جو تہا ماجرا قوم نسناس کا
برہمن نی سب پہلی لکہی کہا

دلاوری نی شنکر کیا عزم جزم
کہ اب قوم نسناس سی کیجی رزم

لقائی نمرا

کگانی مہاراج فرخ خصال
کہ یہ تو نے کیا دیکھیں ماجرا حال

وہ ہیں آدمی خوار مردم شکار
حذر اون سے واجب ہے اے نامدار

اگر جنگ کرے تو غالب رہا
تو پیدا لگی ایک بیشہ اور آگے گا

پڑی سخت سرمانت در روز وہاں
رہی تا دو صد بیشہ رواں

کری سخت عاجز تجھی وہ ہوا
نہ ہو تجھ سی چارہ کری کچھ ذرا

اگر چیر سکی ہو وہی تیرا گذار
تو اودر آوری ایک بیشہ پر خطر

کہ سیران شہر زہ ہیں ہیں وہاں
جو اوس سی لڑی کس کو تاب و توان

پھر ایک دشت آوے گا وہاں غول او دیو
شب و روز کرتی پھرتے ہیں غریو

بیاباں ہی ایک اور ریگ حرات
کہ مطلق ہیں وہاں گیاہ اور آب

چرند و پرند اور انساں وہاں
اگر جاوے لاوے سلامت نہ جان

پھر ایک شہر ملغاری الحوان
کہ ہے زنگیوں کا تصرف وہاں

وہ کم بخت ہے آدمی خوار میں
زبردست جو پائے بیکار میں

زرافہ ہے نام شہ زنگیان
قوی ہیکل و جاب فرد شاں

عمود اوسکا ہے کنیر دہ صد منی
وہ رکھتا ہے بازوئے اہرمنی

نہیں ہے کسی کو یہی تاب سقدر
کہ اوس سے نبٹنے ہو بر خاش کر

یہ گرشاسپ نے لشکر پانچ دیا | کرو تن تن سے پرانک کی سر جدا

رفتن گرشاسپ تنها در بیشه نسناسان بعزم جنگ و بسیاری را کشتن

و صلح کردن شاه نسناس با گرشاسپ و عهدنامه نوشته دادن

جہاں قوم نسناس کا بیشہ کا | گیا واں یہ گرد نبرد آزما

لگا دیکھنے جا کی ایک خیمہ پر | کہ اوس قوم کا ہو گذر سی گذر

ہوا ایک نسناس پیدا او دھیں | جوان کو جو دیکھا تو از روی کین

طرح شیر نر کی خروشاں ہوا | پہ انبوہ نسناس کا واں ہوا

کمان لیکی گرشاسپ نے بیدرنگ | کیا سینہ اولگان کا تہ خدنگ

بلفظ ظفر دشت میں شب رہا | سنی صبح نقارہ کی واں صدا

غبار اس نگارا ہوا پر ہوا | نمودار پیدا ایک لشکر ہوا

کہ تھا قوم نسناس کا وہ گروہ | ہزاران جنبن دیکہ کر ہون ستوہ

مقابل ہوا او کی جیب پہلوان | کیا شاہ نسناس نے یہ بیان

تو کر صلح مجھ سی نہ گرم آگین | کہ پیکار سے فایدہ کچہ نہیں

مری ساتہ جل کر تو مہر امتحان | نہ لطف سے کر مجہی کا مرا ان

دہ ہوا کہ ایک عہد پیمان کرو | ستا او نہ زنہار ہم خلق کو

خالی نہ اس

خرابی نہ اس ملک میں لاوتم | نہ پھر پر سر بغض و کین آوتم
اگر اس سطح صلح منظور ہو | تو ہم نہیں کریں وہ جو کچھ تم کہو
ملی خاک میں ورنہ سارا گروہ | ابھی غرق خون ہو تمہارا گروہ
وہ دو بین عہدنامہ رقم اوسنے کر | دیا بھیج بس پیل با مور ر
ہوئی جب بہم صلح اور آشتی | تو بہر تہانی قبول اوسنے کی
روان ایک نسناس کو بہد کیا | کہ مہراج کو آگہی نی کیا
بہم شاہ مہراج اور پہلوان | ہوئی شاد نسناس کی مہمان
سرود و مے و نقل و مینا و جام | مہیا تھا سامان عشرت تمام
رہی ایک منزل وہان بعد ازان | وہ رخصت ہوئی با دل شادمان

رفتن گرشاسپ در بیشه شیران و انها را کشتن و بدست آمدن درجی پر از یاقوت ازان بیشه

جہان ونت شیران جو خوار تھا | وہان گرد گرشاسپ تنہا گیا
بیابان میں ایک تھا خشیہ سار | اور ایک تھا درخت اوس جگہ سایہ دار
ہزبران خونخوار ہنگام شب | فراہم وہان آکی ہوتی تھی سب
پراگندہ ہوتی تھی وقت سحر | چلی جادین تھی بس اودہر اودہر

رکیبا تخت تیبا ایلک زیر و رخت — شهنشاه جمشید کا نهاده تخت
یل یلیق نشست زین سی اوزه — هوا اگی اوش تخت پر جلوه گر
نظرا آتی ایلک توح سیمین جهان — یلکیا تیبا کیم ای نور فرخ جوان
توکاری جهان سی بیتو لی خبر — اگر شیر تختی سی تون برخاش گر
تو بو اونسی آماده کارزار — کیم یاوری ترا خداوند گار
ظفرمند و جنگ آوری پهلوان — اوکیا زاتش حلقه سی سنگ گران
تولی یوق سی ی جوجه زبرسنگ — نی گرگچه تاملی نی گرگچه و زنگ
بیه پیده کر بری وشت پیش جو نظر — تو دیکیا که آتای ایلک شیر نر
نهایت میب او تیکی شکل بلند — میان و ابروی خال سپید
برابر ادر شیر اوتکلی و بال تن — قوی پنجه و سخت چنگال اهرمن
چو برزونک آماده شیر غرین — جوانی یگرگان اوسکلی ودن
طرف ابنی کیجا اورانک ست سخت — جرابر سر شیر تور یده تخت
که یک شیر برشان تو امغر شیر — نه جان بز توا ده سخن مختصر
هوا حله آور نهر ایلک اورشیر — یوی توش پهلوان دلیر
جبرهی البت توتشلی ایلک سغدر — زمین سی اود تیا بیه نه وه تیز

تو اکش

ہوا کشتہ شیروں کا جب سے گروہ / تو شیران خجلی ہوئی سب ستوہ
گریزاں ہوئی با دل پر خطر / عقب اوسکی پہنچا وہ پرخاش گر
سحر تک رہا گرم کین وہ دلیر / نہ چھوڑا عوض زندہ وہاں ایک شیر
وہ آیا طرف تخت کی بعد ازاں / اوٹھایا زمین سے وہ سنگ گراں
وہاں درج ایک پایا اوسکی تلا / بھری جس میں یاقوت تھی بے بہا
اور اوس درج میں نوشدارو بھی تھی / کہ جان بخش تھی جسم بیجان کی
اوسی بکی شادان ہوا باموز / پھرا دشت سے بہر فتح و ظفر

رفتن گرشاسپ برای جنگ کجراج دیو و داد را با زار دیو دیگر کشتن

کسی سمت تھا ایک کوہ برین / کہ دیوان وہاں تھی سکونت گزین
سپہدار تھا اونکا کجراج دیو / جہاں میں تھا قوت کا اوسکی غریو
غرض جب کیا کار شیران تمام / تو پھر گرد گرشاسپ جوپای نام
شتابان ہوا سوی کوہ بلند / وہاں جب کہ پہنچا وہ ارجمند
تو دیکھا درخت ایک کجراج دیو / مقابل ہوا اوسکی نر کی غریو
ہوا نرد جنگی یہ ڈالا شجر / ولیکن اوسی کچھ نہ پہنچا ضرر
اوکھار کر اودیا تھا ور درخت / نہ جای تھا دیو نگون سار بخت

کہ چھوڑی دبالای گرد جوان   دوان ہوکی آئی ہیں وہ پہلوان
درختاں کلاں لی گیا چین کر   گیا سخت ضربت ہیں وہ دیو نر
کہ ہا ہی اسی سخت زور و توان   نہایت زبردست ہی یہ جوان
ہزار و صد ہست دیوان نر   کہ تھی ہمرہ دیو بدخاش گر
لگا اونسی کہنی دلیرانہ اب   سوی پہلوان حملہ آور بہ سب
یہ کہہ کر درخت اوراپک کینہ کر   سویم بار آیا سوی نامور
بل پلٹن لی وو ہیں کرکی حیت   مزور اکثر دیو جھلکی کا دست
قوی دست کا پنجہ رنجہ کیا   شبیہ ہا یتہ سی اوسکی بس لی گیا
نظر سی ہوا دیو نہیرا بد بد   گیا وو ہیں روی ہوا پر بلند
ہزار و دو صد من کی چوب ست   پھر آیا ہوئی پہلوان دیو مست
جرئی چوب گرسا ہیں کی سینہ پر   پہرا اونسی وو ہیں تیغ کہن کھینچ کر
کیا زخم شانہ پر اوسکی رہا   ہوا جسم سی اوسکی شانہ جدا
زبون ہوکی اونس زخم کی دو پور سار   گیا بھاگ وہان سی وردن حصار
بصد خشم و کین لیکی گرز گران   گیا اوسکی دنبال جنگی جوان
درقلعہ جا کر شکستہ کیا   ہوا دیو نہیرا کی جنگ آزما

دو الزدی

جوانمرد نی کیم کز تیغ کین ‌ ‌ ‌ ‌ دو پاره قیلا جسم دیو لعین
کی کشته میدانین اوسکی نوا ‌ ‌ ‌ ‌ هزار اولدی دیولار جنگ آزما
جو باقی ری سو گریزان بولی ‌ ‌ ‌ ‌ خراب و تباه دیرنشان بولی
بولادو زاودون سیبی خالی حصار ‌ ‌ ‌ ‌ نشان قیلمه اولغارها ر نهار
مظفر بولا گرد فرزند مند ‌ ‌ ‌ ‌ بولا نام اوسقا جهانین بلند
لقا قلعه کا باهته اسباب گنج ‌ ‌ ‌ ‌ بولی دلکورا جنت باد و رنج

جنگ کردن گرشاسب پهلوان با غولان در طغیا قتین برالنسانی با

بولادو زاودون چیب صحنا ‌ ‌ ‌ ‌ توبهر گرد گرشاسب والا خطاب
سوی بابان غولان گیا ‌ ‌ ‌ ‌ و صحرا مهیب و خطرناک بنا
دهان غول ریتی بتی شتر زار ‌ ‌ ‌ ‌ ستمکار و خونخوار و مردم شکار
قوی هیکل و سخت بازو ایک ‌ ‌ ‌ ‌ نه تنها کوه البرز سی یلمز ایک
اوراکب نزه غول اولغار دار بنا ‌ ‌ ‌ ‌ نبات تومند و خونخوار بنا
مهیب اوسکی تنی شکل او نسات نسر ‌ ‌ ‌ ‌ مقابل نه تنی اوسکی شیران نر
نه تنها آب اوس تب دین لی گیا ‌ ‌ ‌ ‌ وزان تنی سموم اوسبین شام و پگاه
دو روز و دو شب گرد جنگی جوان ‌ ‌ ‌ ‌ بیرار طرف سیکه بی آب و نان

توزقیارسی ره گیا بادپا
تراجب نظر حال بیهیب کا

باده پوا اللحرم ده سوار
بوئی ناکهان بیر دو غول آشکار

نوئی گرد آنی جو بیر ستیز
بوئی اوکی جان وقف شمشیر تیز

سپهدار غولات بیه شنگ خز
سپه لیکی آبا بوئی نامور

گران شیرکوه ایک تیشه بین اوسکی تنها
بووده نهنگ زبلیش لی گیا

دلاورلیغ بیله تیغ کین اکیج کز
کئی تن سی اوسکی خدا تیغ شر

قرا ایم بوئی دیو او ریدنگ
بوئی پهلوان سخت بر شانی سنگ

خدنگ و کمان لیکی اوشندم کیا
برازون کوا اوشنی ید نیزکا

سه ور ده شب اونشی ات اوزن ها
بوانگ او روده جنگی جوان

ربی حب کن من نه طاقت فرا
لگاماکنی تب خدا سی دعا

که یارب توتی طاقت مجی
میسر بوبان فتح و نصرت مجی

نشانه به بیتا خدنگ دعا
سبب اتک اوریلی ایل کیا

که مهراج بیجا یگانک و هان
لی ساتیه اینی سپاه گران

کیش سال و ده برس ساتیه بیا
دیا بها نشان جیسی نشانیس کا

جو بیجا دهان نشک کینه در
نو غولان گریزان بوئی سر بسر

فیروز نی دو

ظفرمند ہو کر سوی خیمہ گاہ ‎ ‎ ہم آئی گرشاسپ و مہراج شاہ

جنگ اور شدن گرشاسپ پہلوان با قوم فیل گوشان و شیرسران و اژدہا و دیوان و ہمہ را کشتن در آبہا تا ظفریاب بودن

کیا گردشی برہمن نی بیان ‎ ‎ کہ ایک قوم ہی فیل گوشن الحوان
ہوا اسکی ایک قوم تی شیرسر ‎ ‎ ستانی ہین خلقت کو شام و سحر
دیا جای اونکو ہی اب سزا ‎ ‎ کہ تا ہو وی آسودہ خلق خدا
دیا برہمن نی جدہر کون نشان ‎ ‎ ہوا راہ اوس طرف ہو گیا پہلوان
دگہ پہلی سوی فیل گوشان گیا ‎ ‎ اونن کشتہ و خستہ خاکر سکیا
سوی کشور شیرسر بعد ازان ‎ ‎ دہان تی سو اسکی لشکر روان
مقابل ہوا لشکر شیرسر ‎ ‎ ہوئی سخت جنگ آوری یکدگر
ہوا قید سعدان جو تہا بادشاہ ‎ ‎ ہوا شیرسر لشکر اونکا تباہ
ہوئی فتح گرشاسپ کی ہمعنان ‎ ‎ ہوا اوس پہ اقبال کا زیر ران
معاف اوسنی سعدان کی کرکی خطا ‎ ‎ کیا ملک اوسکا اوسی پھر عطا
کوہی دیو خونخوار دریا میں تہا ‎ ‎ اور ایک دشت میں تہا کہیں اژدہا
ہوا اسکی نہی اور نہی دیو نر ‎ ‎ سو کہنی سعدان شہ کی وہ شیرسر

کئی پہلوان جہان نے ہلاک — ملایا ہر ایک کو تہ خون و خاک

رفتن تہمتن و گرگین بجانب بطرف حبش و گرفتار آمدن شاہ حبش و پسر او از میدان

دیار حبش کی طرف بیباک کر — گیا جب دلون تہا ہو کا اثر
جہان پہلوان اور ہمراہ شاہ — رکہیں تہی ارادہ لیکر سپاہ
لگی کینہ خواہی وہان جانے — مخالف کہ وہان سے نکلانے
ولیکن جو دریش میں اور جنگ — سو انکو اسطرہ ہوگئی تہی درنگ
اور اس جو فراغت اوس سے ہوئی — کہ حاصل ظفر اور نصرت ہوئی
تو انکو کمشی کی ہوئی زنگبار — کمر بستہ ہر ایک تہی کارزار
کیا سامنی لیکی شاہ حبش — دلیران زنگ و سپاہ حبش
صف آرا غرض ہر دو لشکر ہوئی — دلاور بہم کینہ آور ہوئی
روان ناچخ و گرز و پیکان و تیغ — نہ جان گرامی کا تہا کچہ دریغ
ہوا سخت پیکار و کین ہمدگر — کہ حیران رہا آسمان دیکہ کر
دلیران ہرچند پر زور ہوئے — ہوا فوج ایران سی رزم جو
ولیکن نہ ہرگز ہوا کامیاب — ہوا لشکر اوسکا سر بسر خراب
دلیران ایران کہ تہی شیرگیر — اوسی کی لگی زندہ کرکی اسیر

دلاوران

بو بادشاهِ حبش بیر دودین | سپهدار گرشاسپسی کیم بن
هزار و سه صد من کالینکا عمود | سه چهره‌نی آگی باتند دود
نیه جاباکه اناک ضرب گنجی روان | که بو خسته‌نی خسته تن پهلوان
باشیج گرولی پهلوان کین نشیبی | اوشبالی لباسین ادسی بین نشینی
بو افند حبس بادشاهِ حبش | تو لکسر سرانِ سپاه حبش
گلی پیش گرشاسپ آفاق گیر | نیه بولی تزی هم بین فرمان پزیر
بوئی جنگه قسمت نیه فتح و ظفر | تو گرشاسپ و مهراج و زابل گذر
خوشنی سی بکالائی شکرِ خدا | بهر آراسته حبش عزت لبا

رهائی بخشیدن گرشاسپ بادشاه زنگ را از قید و به دستور بادشاه زنگ کردن و بعد از آن کوچ کرده آمدن مهراج و گرشاسپ به لشکرگاه و رخصت شدن گرشاسپ بطرف ایران و باز دیدن پدر خود و شاه ضحاک را زیارت کردن

کناعت که تو بر بکو گو اسیر | تو مهراج سی پهلوانِ دلیر
نیه تو لازکه بدخواه سرکار کا | گرفتار آیا بفضل خدا
نیز ابی شاهِ حبش سی عباد | نیه بی عرض ای شاهِ فرخ نهاد

نہیں اب ہی شاہ جس سی عناد ‌ ‌ ‌ بہ ہی عرض ای شاہ فرخ نہاد

رہائی اسی قید سی دیجی ‌ ‌ ‌ جس کا اسی شاہ بیدر گنجی

بہ کہ کر کیا اوسکو قید مین رہا ‌ ‌ ‌ بد تسور ملک تو سیہ قایم رکھا

کیا فوج اوس ملک سی تیدوان ‌ ‌ ‌ سوئی شہد فوج با فر و شادان

ہوئی جبکہ داخل وہان آگئی ‌ ‌ ‌ تو گرسا سب والا بیہ مہراج سی

کہ اقلیم ہندوستان مین سبہ سالی ‌ ‌ ‌ مجھی گذری ای شاہ فرخ خصال

بس کیجی رخصت بسوئی وطن ‌ ‌ ‌ کہ رکھتا ہی دل آرزوئی وطن

زر و سیم و بلدان و گنج و دگر ‌ ‌ ‌ بشر اوار شاہان با کر و فر

اوسی دیکی مہراج نی کی ثنا ‌ ‌ ‌ بصد حشمت و جاہ رخصت کیا

ہوا وہان سی وہ سوئی زابل روان ‌ ‌ ‌ ملا جا کی اوتر بسی فرخ جوان

وہان رہ کی یکماہ وہ نامدار ‌ ‌ ‌ گیا سوئی ضحاک عالی تبار

جو بیت المقدس کی بیحا ثنا ‌ ‌ ‌ جوان و قوی طالع و خوش نصیب

بزرگان ایران کئی پیشوا ‌ ‌ ‌ وہ سانبہ اونکی پیش تشنہ گیا

جوانمرد گرسا سب کو دیکہ کر ‌ ‌ ‌ او بٹھا تخت سی خسرو نامور

جوانی تی قدمیوس حاصل گیا ‌ ‌ ‌ برابر بٹھا بہ نی خوشدل کیا

نادولی

بتا زاو بسی گوہر گنج شاہ بر | ہوا اوسکی پیلان و گنج و گہر

کئی بیکش نا دل شادمان | تخت اور ہی وہی تاج گران

ہوا رامی و شاد ضحاک شاہ | حضور شہنشہ رہا یہ دو ماہ

اسی وکی بہر نعمت نگران | گیا شہ نی رخصت گئی سیستان

نقل اوترت از این جهان فانی بملک جاودانی و سپردن آرا بودن
گرشاسپ پهلوان و رفتن بزابلستان با برادران کامرانی

جہان میں دو صد سال و ہفتاد و پنج | نشہ زابل اوترت بتالی درو گنج

ہوا بخت بیمار بہ ناگہان | کہ انجام کار اوسنی وہی آئی جان

ہوا زو گرشاسپ تنور گتا | ہوا زابلستان میں فرمان روا

برادر بتا اوترت کا اونک نام | گرامی نژاد اور وہ والا خرام

اوسی سال میں بہ جہان سی گیا | کہ اوترت کی جس سال آئی قضا

زمان ایک اوسکا گرامی پسر | دو نامہ بتا اور جس میں جون قمر

مثال بزرگان جہان پہلوان | لگا زور ورزش کرنی با کام و جان

ہوا جب جوان ہت بلطف و طرب | ہنر پہلوانی کی سکھلائی سب

نریمان کو تہا اسقدر زور دست | کہ گرتا تہا کندہ سے پیل مست

خدنگ اوسکا کرتا فلک سی گذر   سنان توڑتی تھی جبل کا جگر
نہ قوت مین تھا اوسکی ہمسر کوئی   نہ تھا پہلوانی مین برتر کوئی
غرض وہ جوانمرد زور آزما   بجائی پدر نشین گرشاسپ تھا
ہوئی شاہ ضحاک اب آئی   خبر اوسکی بار دگر آئی

خواب دیدن ضحاک و ترسیدن ازان خواب بقول ناکتب

رہی عمر مین جبکہ چالیس سال   تو بدبختی کی دولت کا آیا زوال
ہوا الجنت برگشتہ ضحاک کا   مفصل لکھون اب مین یہ ماجرا
کہ سلطان گیتی پس از قتل جم   جہان مین لگا کرنی جور و ستم
گئی قتل اور گاہ غارت گری   ہوئی تازہ رسم ستم پروری
لگا کرنی بیداد وہ بیحساب   کسی شب کو دیکھا یہ اوسنی بخواب
کہ ناگاہ پیدا ہوئی تین گرد   اور اون مین سی دو تھی جوان ایک خورد
کیا حملہ تینون نی ضحاک پر   ہوا جیسی عاجز وہ بیداد گر
وہ گرد دلاور کہ تھا نوجوان   سو اوسکی تھی ہاتھ مین ایک گرز گران
چو مارا سر شاہ ضحاک پر   تو نکلا بر افشان ہوا مغز سر
سٹک کی ہاتھون کو باندھا شتاب   رسن ڈال گردن مین باصد عتاب

اوسی سانپ گی

اُڑسی لی گئی اینچ بالای کوہ کیا سخت اُسکو زبون و ستوہ

ہوا دیکھکر خواب وہ ہولناک ہوا دلکو اندیشۂ خوفناک

کیا خواب میں اسقدر ایک فغان زمین آئی لرزہ میں جون آسمان

ہوئی دوڑ میں بیدار اہل حرم دل اونکا ہوا ہول سی پُر الم

لگیں پوچھنی شاہ سی کیا ہوا کہو تم یہ کیا فتنہ برپا ہوا

فغان خواب میں کیون کیا اسقدر لگی کانپنی جسکی دیوار و در

یہ ضحاک بولا جو یہ داستان سنو تم ہوا آشفتہ یہ مغز و جان

مری زندگانی سی ہون نا امید نشاط جوانی سی ہون نا امید

کیا اوسنی بیان قصۂ خواب شب یہ سنکر اکہ جو جلوہ گر صبح جب

تو اختر شناس آگئی حاضرون شتاب کرین اسکی تعبیر تکسیر باب

جو پایان تو صرح بر آفتاب تو حاضر ہوئی موبدان و دانشان

سنی داستان خواب کی بالقلم گئی ہوش اُڑ ہو گیا بند دم

یہ دریافت و دانشوران نی کیا ہوا بخت برگشتہ ضحاک کا

زوال اسکی دولت کا بیجا و بیب ہوئی اسکی بیدولتی اب نصیب

ولی خوف جان سی ہی خاموش تھی ز زنہار دیکی نجا ہوش تھی

یہ اندیشہ ہتا گر کہیں رہنے آب / نہ ہووی ستہ تا ہو رہ غضب

ابھی جان پر اپنی سہتی گزند / نہ کہتی یہی لچہ اسی کی ہو پسند

دیا تین دن تک نہ ہرگز جواب / بیان کی نہ زنہار تعبیر خواب

جو روز چہارم ہوا شہ خفا / تو ناچار یون موبدان نی کہا

کہ ای شاہ اقبال رای ہوا / نہی تجہ سی اب تخت شاہی ہوا

ہوی عمر آخر بس آیا زوال / ہوا تو گرفتار رنج و وبال

فریدون کوی شخص ہوگا شاہ / بصد شوکت و حشمت و عز و جاہ

وہ ممتاز نسل کیان ہووی گا / وہ فرمان روای جہان ہووےگا

ابہی ہووی گی گاو پرمایہ ایک / ہو پالی گی اوسکی یہ آئین نیک

ہوا لیکن اتنک وہ پیدا نہین / لکہیا اثار اوسکا ہویدا نہین

کہا شہ نی پہر خواب مین کستی تہا / میری سر پہ مارای گرز گران

لگی کہنی یون عاقل و ہوشیار / فریدون ہی ہوگا وہ ای شہریار

کہ ماری گا ایک گرز وہ گاو سر / کری گا تجہی آگی نہان سی بدر

یہ پوچہا پہر اوسنی کہ ظاہر کرو / فریدون سی کیون بد اندیش ہو

وہ بولی کہ ای شاہ بخوف و باک / کری گا پدر کو تو اوسکی ہلاک

آئی نظر

عوض تختسی جایی گاه چون بدر — کرکه بختی قتل اوده آن کر
ایشیتدی شاه بو حبث بیتیز خواب — تواردو غم ایشیتدی لی صبر و تاب
ترک ایلوش جایم زبی شاه کی — زمین بر کرالیس و دوشمن تختینی
جو بولیش و خواسن اوسکی ای بجا — تو بیر تخته بایوادیشنی رکبا
ولی لی خور و خواب ریتی لکا — شب و روز لی تاب ریتی لکا
نشان فریدون کی ینی جستجو — لکی حاله دشمن بیه بینی آرزو
کنی یوک جاردن طرف کیوردن — کرین جستجو تا به گرد جهان
لکا حکم بیه شاه ضحاک لی — دیاسکو فرمان بیه تا کابینی
که نسل کیان سینی جسی یادم — گرفتار لرکی ادیسنی اللدوتم
نشادن فریدون کی ات دستان — نجولی ترعن بین بیه قصه یان

داستان تولد شدن فریدون

ملکزاده ایک آبتین نام بنا — خردمند اوزیک فرخ نام بها
که تا نسل بین شاه طهمورث یکا — خطا نسل بین اوسلی برگزینی
گرامی نیار وجحسته نژاد — پدر بر پدر شاه فرخ نهاد
همیشه شاه ایران مسکن گزین — دلی کینه سی لکلی تنها بربین

کہ ضحاک ناپاک کی مردمان | کہانی کو بس دیکھ باقی جہان
تو لیجاتی اوسکو گرفتار کر | یہی خوف تھا جسین شام و سحر
رہی شاد و پوشیدہ گھر مین مدام | کہین آتی جاتی سی تھا کچھ نہ کام
اوسی خاندان مین ضحاک تھا | دل اوسکا نت درد و غمناک تھا
اور اوسکی تھی ایک زوجہ سنم فام | کہ فرزانک اوس نازنین کا تھا نام
بھری وہ زن مہوش ناردار | ہوا اوسسی پیدا اک [illegible]دار
جبین سی عیان اوسکی شان مہی | نمودار تھی فر شاہنشہی
فریدون رکھا باپ نی اوسکا نام | اوسی دیکھ کر دل ہوا شاد کام
پدر اوسکا آتش لی نیہ جبین لگا | کہ جی مین تھی تنگ اگیا
بقفل اوسسی جلتی پتنگ کی تو | دہان جلکی کنجی ذرا تیر گشت
یہ کہہ کر دوہ مین تو تی صحرا گیا | لگا ہدنی باغچہ دل ہوا
اوذر با کیان لوگ ضحاک کی | جو سنچی تو پہنچان کر اوسسی
گرفتار کر کی بحال تباہ | وہ دومن لی گئی پیش ضحاک شاہ
کیا قتل آخر اوسی شاہ نی | کیا نہ ستم ہائی بدخواہ نی
فریدون کی ماکو جو پہنچی خبر | تو اندیشہ دشمن ہوا پیشتر

مرغدار

دلی الابی

نہ اوس سر زمیں میں رہی زینہار ‌ ‌ ‌ کہ رہتی جہاں تھی وہ لیل و نہار
وہاں سے شتابی سے بس ٹل گئی ‌ ‌ ‌ فریدوں کو لیکر بغل وہ گئی
کہیں ایک جنگل تھا مرغزار ‌ ‌ ‌ وہ پہنچی وہاں بادل سوگوار
وہاں گاؤ کا گلہ بان تھا حق شناس ‌ ‌ ‌ اور اک گاؤ پر شیر تھی اوسکی پاس
کہ پرمایہ تھا نام اوس گاؤ کا ‌ ‌ ‌ غرض یوں کہ وہ شیر اوسکا بس قوت تھا
غرض مالک گاؤ نی زود تر ‌ ‌ ‌ پلایا فریدوں کو شیر اسقدر
کہ بس ہو گیا شیر وہ شیر خوار ‌ ‌ ‌ نہ خواہش رہی شیر کی زینہار
وہاں ایک شب دہقن نیک ذات ‌ ‌ ‌ رہی اور آخر ہوئی جب کہ رات
تو دیکھا اوس نے یہ اک گاہ ناگہان ‌ ‌ ‌ کہ جلتی گئیں اور رہتی نہ یہان
مبادا نیا ان کوئی پہچان لی ‌ ‌ ‌ مری اوذر اس طفل کی جان لی
ولیکن تو غافل رہی تھی مدام ‌ ‌ ‌ ہوا شیر تھا خشک اوسکا تمام
یہ سوچی کہ یہ کودک شیر خوار ‌ ‌ ‌ نہ زندہ رہی شیر بن زینہار
وہ طفل اوندنوں دو مہینے کا تھا ‌ ‌ ‌ شب و روز فکر اوسکو جینے کا تھا
وہ ناچار ہوکر بہت بیحواس ‌ ‌ ‌ گئی ڈھونڈکر اوس نگہبان کی پاس
لگی رونے وہاں خاکی بی اختیار ‌ ‌ ‌ کیا اوسکی آگے بہت انکسار

یہ کہنی لگی ایک دل خستہ یوں بصد رنج اندیشہ وابستہ یوں

یہ بچہ ہے بیچارہ بے پدر تو کر پرورش اسکی شام و سحر

مجھکا تا ہیں اور آتی ہے تن بیم تری پاس اب چھوڑ جاتی ہوں میں

اسی گاو برمایہ کا دیکھ شیر کہ پروردہ ہو کودک دلپذیر

قبول اوس نی خواہش دلی سب کیا فریدون کو پاس اپنی بس رکھ لیا

ہوئی وہاں سی راہی او گھر سی شتاکر نہ دیکھا وہ پھر اوسنی ہرگز اودہر

روان ہوئی البرز کوہ زن ہوئی رہی جاکی وہاں اور زن نیک ہوئی

جہاں مالک اوس گاو برمایہ کا فریدون نے پرگیا تہا رحمت خدا

اوسی جا تہا تہا بجائی پسر وہ کرتا تہا شفقت مثال پدر

وہ مصروف تہا پرورش مین مدام پلاتا تہا شیر اوسکا ہر صبح و شام

گئی جب گذر اوس طرح تین سال فریدون کی ماکو یہ آیا خیال

ہوئی فرغدار اب خدا جانی کی وہاں سی فریدون کو لی آئی

ہوئی کوہ البرز سی پھر روان مسافت کو طی کرکی آئی بیابان

لیا اوسنی اگر کہ ای مرد پیر مجھی دی مرا او کودک دلپذیر

کہ البرز میں بیابان سی پہچاون ات زکیون پاس اپنی اسی ورد و شت

وہ کو لالہ

وہ لڑکا کہ ہی تہہ ابھی خورد سال / اسی کو دی تھی وہاں اذیت کمال
نہ بیجا تو ویرانہ میں طفل کو / کرے تا اسکو کچھہ بھی ایذا نہو
وہ کہنی لگی یوں کہ ای مرد نیک / مری دل میں گذرا ہی وسواس ایک
خدا کی طرف سے ہوئی ہی یہہ تجی / کہ رکہنی میں یہاں کی نہیں بہتری
یہہ کہہ کر اوسی لی گئی پس وہاں / جہاں اوسکا البرز میں تہا مکان
ہوئی شاہ ضحاک کو جب خبر / کہ بنہ میں ہی آتش کا لیسر
یہہ سنکر سپہدار بدزود رو گاہ بد / رہ کین سی آیا کوہ مرغدار
گمان کو او کاد کو کر ہلاک / کیا اوسنی یہہ ظلم و تخوف وہاں
کہ دکہنی جو تہہ مردم و چارپا / کیا ان سی یہہ تیغ کی سر جدا
گیا بعد وہ ظالم شتابی وہاں / فریدون کی یعنی کا تہا جو مکان
نشان کچھہ نہ پایا فریدون کا جب / کیا ساری ایوان کو مسمار سب
لگا دی وہاں آگ بھی بہر شتاب / جلاکر کیا اوسی مکان کو خراب
بد اندیش تہا گرچہ ضحاک شاہ / ولی تہا فریدون بفضل الہ
کہ آنی سی ضحاک کی پیشتر / اوسی لی گئی یہاں سی ماں اوسکی
سر کوہ اک مرد درویش تہا / کہ روشن ضمیر و صفا کیش تہا

فریدون کو وہ لے گئی اوسکے پاس
کہا یون کہ ای مرد ایزد شناس

یہ بچہ ہے رانیدہ ہی اور غلام
کرم کی نظر رکھ تو اسپہ مدام

رہے تجھ سے یہ فریدون کا سر
رکھا مرد درویش کے پانو پر

کیا عجز مان نے فریدون کی جب
اوسے رحم آیا فریدون پر تب

جو بچہ کو قوت اوسکو پہنچا بہم
تو دینا وہ دونون کو لے رنج و غم

ہمیشہ بصد شفقت و عاطفت
فریدون کو کرتا تہا وہ تربیت

لگا کہنے درویش یہ ایک روز
کہ یہ طفل فرخندہ و دلفروز

خداوند روی زمین ہووے گا
شہنشاہ با داد و دین ہووے گا

یہ چھینے گا ضحاک کا تخت و تاج
شہان جہان سے یہ لیگا خراج

کریگا یہی قتل ضحاک کو
جہنم مین بھیجیگا ناپاک کو

یہ سن خوش خبر سے یہ بولی وو زن
کہ ہی طور سے اسکے مجکو یقین

کہ بدخواہ سے تخت و دیہیم لے
ظفرمند ہو ہفت اقلیم لے

جدا اوس سے ہو شانزدہ سالہ جب
سر کوہ البرز پی آگئی تب

فریدون نے صحرا مین مسکن کیا
نہ زنہار کچھ خوف دشمن کیا

یہ پوچھا کہ ای مادر مہربان
ہمارے پدر کون ہے اسکا نشان

کہان ماہ

کیانشاه ضحاکلی کوون هلاک | هلایا اوسنی کوون ته خون و خاک
ده قصه تها جو لجه کیا اوسنی تب | بیه سنک فریدون تو ار غضب
کیا نوی ضحاک بذاد گر | من رب جاکی لتا بون خون بزر
ده بولی که ضحاک بی پادشا | رکی بی وسانته انی گنج و سپاه
نو بکسن بی لجه اوسکلی نمسر بین | تری پاین لشکر بین زر بین
نصیبون بین بی پادشائی اگر | نوکیا اضطراب سغدر ای لسیر
ذر اصبر کرنا بالطاف رب | جو لجه جائی نو منبا نو سب
کری شاه لطف الی . لجی | نسیر نو اسناب شای لجی
فریدون بیه سنک بو اختسم ئین | بیه یا سنح دنا انی بان کو ودبین
خدانی کیا بی مجبی بی دلیر | انلاذ ثرون جاکی باند سنیر
مرابا بر ودم بی بر ورد گار | بین خوف ضحاک اسنی زنهار
کرون اکدم بین اوسنی عزو تحین | برزو تاج واو زنک سب جین لون
وده بولی که بیه کار و تولر ی | لسیند یده تری گفتار نی
نجی قوت وزور اتبا کیان | که بو نم نرد اوسی تو الحوان
بیه گفتار ستانه بیتر بین | که نیر بو نه بر باد اسین کین

نصیحت مری ہی ای پسر رکھ تو یاد | رکھی رب سدا تجکو آباد و شاد
سنو اگلی احوال اب کاوہ کا | کہ کیا اونّی کار نمایان کیا

منحرف گشتن کاوہ آہنگر از ضحاک تیرہ اختر و انبوہی بسیار فراہم کردن و با فریدون آمادہ موافقت گردیدن

ستمگار ضحاک بد روزگار | فریدون کی جانب سی بیم و نیاز
رکھی دشمنی تھا خوف و بیم و ہراس | بجا تھی نہ تھی اوسکی ہوش و حواس
ہیبت مردم آزاری اوسنی جو کی | تو ضحاک سنی خلق آزردہ تھی
نہ تھی اسکی سب روز تھی آرزو | کہ یارب فریدون شہ نامجو
کرنی آکی ضحاک کا سر جدا | خداوند ہو تاج و اورنگ کا
تلاش فریدون اوسی تھی مدام | غرض منتظر وقت کی تھی مدام
کیش آگہی ظالم کینہ جو | طلب کر بزرگان اقلیم کو
کہ تو لا مرا دشمن جان و مال | جہان میں ہی ایک کودک خورد سال
دل اوسکی طرف سی ہی اب دردمند | شب و روز رہتا ہی بیم گزند
مجھی یاد ہی قول مردان پیر | سمجھیے نہ دشمن کو ہرگز حقیر
خبر مجھکو پہنچی ہی اسطرح یہان | کہ اب وہ گیا سوئی ہندوستان

اکو ہی ال

اگرچہ ابھی سال میں خورد ہی ۔ ولیکن دلیری میں ایک گرد ہی
خردمند مثل بزرگان ہی وہ ۔ دلاور لباس دلیران ہی وہ
سبھی عزم میرا کہ ای مردمان ۔ پری دیو و مردم سبھی فوج گران
فراہم کرون اور جاؤن ادہر ۔ شتاب اوسکو لاؤن گرفتار کر
سفر مجھکو درپیش ہی دور کا ۔ یہ خورد و کلان سبھی یون ہین جانتا
کہ اب ایک تمہاز مختصر کرین ۔ گواہی و مہر اپنی اوس پر کرین
یہ مضمون تھا مرقوم اوسمین تمام ۔ کہ ضحاک ہی خسرو نیکنام
نہین کام اسکو بجز عدل و داد ۔ جہان اسکی لطف و کرم سی ہی شاد
نہ حق سی ہوا اوس گفتار ہی ۔ جہان پرور و نیک کردار ہی
خطرسکہ تھا اوس ستمگار کا ۔ سبھون نی یہ ناچار محضر کیا
ہر ایک شخص کی بدگوائی ہوئی ۔ نشانی بہ فرمان شاہی ہوئی
ولیکن جو کاوہ تھا آہنگر ایک ۔ دلیر و خردمند تھا مرد نیک
کئی پوت اوسکی تھی فرزند کی ۔ یہ لوسدن ہوس شاہ کی حین بھی
کہ کاوہ کی فرزند کو قتل کر ۔ کھلا دیجی سانپو کو بس مغز سر
وہ کاوہ ہوا آگی داد خواہ ۔ لگا کرنی نالہ کنان پیش شاہ

گدای شاہ سن میری فریاد کو | در کام فرمانہ بیداد کو
توی اژدہا پیکر و بلبن | جہاندار و سالار وشاہ زمن
ولی کس لئی ہم پہ سختی و جور | ذرا کیجی اپنی اب دلیں غور
کہ یہ بھی ہی انصاف کوئی بھلا | رکھی داو تو نام بیداد کا
کری میری فرزند کو یوں ہلاک | نہ آوی تری جبین کچہ ترس و باک
پرائی بھلائی کا مخضر لکھی | نکوئی کا مضمون سراسر لکھی
یہ گفتار سنکر وہ حیران ہوا | ہراسان ہوا لبس ترسان ہوا
رکھا پیر رواخون بیچارہ کا | اوسی اوسکا بیٹا حوالہ کیا
لگا کہنی کاوہ سی یون تاجور | کہ اب تو گواہی تو مخضر پہ کر
پڑہا جب کہ کاوہ نی مخضر وہان | ہوا تب خروشان دلیرو زبان
بزرگان اقلیم سی یون کہا | کہ ای مردمان تمنی یہ کیا کیا
خط سی شہ دیو چہرہ کی اب | گرفتار عصیان ہوئی ہانی سب
کیا تمنی ہرگز نہ کار نکو | غرض ہوئی دوزخ رکہا سب نی رو
یہ کہہ کر شتابی سی لی نوک پا | کیا اوسنی یکدست مخضر کو چاک
گئی اور بھی کچہ سخنہای سخت | حضور خداوند دیہیم و تخت

برادی

یہاں انجمن سے وہ جوں اٹھ گیا
اور اُدھر کاوہ بیٹھا ہی بھر گیا

ہوئے آفریں خواں وہ سب شاہ کو
یہ کہنے لگے اے شہِ نامجو

ہوا کاوہ گستاخ اور بے ادب
حقِ نعمتِ شہ گیا بھول سب

حضورِ خداوندِ روئے زمیں
زباں پر وہ لایا سخنہائے کیں

رہِ کینہ سے چاک محضر کیا
اطاعت سے پھیرا وہ یوں سر کیا

شجاعت سے اب لی رہِ انحراف
گیا یاں سے یہ بن کے وہ برخلاف

طرفدارِ فریدوں ہوا
کہ دشمن ترا زیرِ گردوں ہوا

نہ فرمان رہے کی جو گمراہ نے
تو پھر کیوں تحمل کیا شاہ نے

دیا شاہ ضحاک نے یہ جواب
تحمل کا مجھ سے نہ پوچھو حساب

کیا اُس کاوہ نے جب خروش
تو یکبارگی اُڑ گئے میرے ہوش

لگا پیٹنے اپنے سر کو وہ جب
بس اک خوف آیا میرے دل کو تب

خدا نے جو چاہا سو بارد کیا
اور آگے کریگا جو کچھ چاہے گا

گیا جب کہ وہ کاوہ کینہ خواہ
فراہم ہوئے پاس اوس کے سپاہ

طلب کر کے پیدا جرم آہنگران
بنایا دُموں یک علم اوس نے وہاں

علم ہاتھ میں لیکے وہ نامور
روانہ ہوا واں سے پس بے خطر

بیہ کہتا تہا ہر بار زرگی خروش		کہ ای نامداران با عقل و ہوش

فریدوں لگا ہو دلیس جسکی ملال		تو آوی بیان وہ خجستہ خصال

کری جاکری پیر نہ ضحاک کی		رفاقت کری ترک ناپاک کی

ہوی جمع وہاں شہر کی لشکری		ہوا ہیر فزوں رتبہ بر سروری

وہ گاوہ تہا بس اگی اگی رواں		بس گاوہ ابوہ پیر و جواں

کہاں ہی فریدوں نہ واقف تہی		کہ سر او تہای وہ سپیدی دجلی

غرض رفتہ رفتہ تفحص کناں		وہ پہنچی وہاں تہا فریدوں جہاں

جو گاوہ حضور فریدوں گیا		ادب سی وہاں اپنی سر کو جہکا

کیا عرض ای وارث تاج و تخت		تری یار دولت مددگار بخت

تو ضحاک کا جلکی دیہیم لی		جہاندار ہو ہفت اقلیم لی

بیہ سنجہا فریدوں جا النجناب		کہ تائید غیب ہوی ہمرکاب

کیا تب کہ لطف جہان آفرین		بجا سجدہ شکر لایا وہیں

رفتن فریدون بقصد رزم ضحاک بسوی ایران و نشستن بر تخت شاہی و تسخیر کردن ملک تایید یزدان

مشیر ہوا جب بیہ جاہ و حشم		سپاہ فراوان و تاج و علم

دولونی

ہوا خوش فریدون فرخ سیر / کیا تاج شاہنشہی زیب سر
علم پر جو تھا چرم آہنگران / کیا زیر و پائی رومی نہان
نئی بند گوہر سی اوس پر ایک / بہت نادر و نغز و خوب و نیک
وہ ہفت رنگ تھا زرد و سرخ و بنفش / رکھا نام بس کاویانی درفش
علم کی جو اس طرح تزئین ہوئی / ہمیشہ کو یہہ رسم آئین ہوئی
کہ ہو جو کوئی بادشاہ جہان / تو پہلی منگا چرم آہنگران
تا کر علم اوسکو پر زر کری / مزین بہ دیبا و گوہر کری
شہان کیان نی بصد فرخی / یہہ رسم و رہ تک جاری رکھی
کیا پھر فریدون نی یہہ عزم جزم / کہ ضحاک سی جلکی اب کھینچی رزم
گیا پاس مان کی یہہ اوسی کہا / کہ رکھتا ہون میں قصد ابیز لگا
دعا کر تو ای مادر مہربان / کہ ہوون میں ظفریاب جا کر وہان
وہ جاہ و حشم دیکھ یہہ شادان ہوئی / ولیکن جدائی سی گریان ہوئی
دعا دیکی بیٹا اوسکو رخصت کیا / اور اوسدم خدا سی یہہ کی التجا
کہ سونپا تجھی یا رب اپنا پسر / نگہدار رہنا تو شام و سحر
روانہ ہوا تب وہ عالیجناب / ہوا گا دہ لشکر کو لی ہمرکاب

فریدون کی ہی تھی دو برادر بزرگ
ولیکن وہ تھی کینہ ور مثل گرگ

فریدون نی سایہ میں اپنی انکو لیا
وفور عنایت سی شادان کیا

پھر اک روز اوس شاہ نی کر طلب
کیا حکم اس طرح اونسکو کہ اب

بنا دی تو اک گرز گاو سر
مرتب کیا اونہنی بس زود تر

اونہیں تھا شب کو وہ شاہ جہان
سحر گاہ ہوتا تھا وہان سی روان

اسی طرح ہر روز تھی رہ نورد
بسر راہ پہنچی تھی لشکر کی گرد

وہ پہنچی کہیں اوس جگہ ایکبار
کہ ایزد پرستان کی وہان تھی مزار

رہا شاہ تنہا وہان وقت شب
اور امداد کی اوسنی دل سی طلب

فریدون کو الہام اوسدم ہوا
فریدون کا دل جس سی خورم ہوا

یہ آواز آئی کہ دل شاد رکھ
یہ افسون تالی ہمین سو یاد رکھ

پھر اک شخص پیدا ہوا ناگہان
کہ رکھتا تھا وہ صورت نیستان

فریدون کو سکھلادی افسونگری
یہ بولا کہ ای لایق سروری

کہیں آوی در پیش مشکل جہان
یہ افسون تو پڑھنا وہان بیگمان

کہ ہو جاوی آسان وہ مشکل تمام
بن آدین شتابی سی پیدیت کام

یہ سنکر فریدون فرخ نہاد
ہوا دلنشین اپنی وہ بن شاد

دولتی لبی

خوشی سے ہوئے اوسکی از فوت ہوئی ۔ زیادہ فریدوں کی ہمت ہوئی
ترقی پہ اقبال تھا شاہ کا ۔ ظہور اوسکی تھا دولت جادہ کا
بری تھی دونوں جو تھی کینہ ور ۔ حسد لی گئی تھے خشم و کینہ گر
لگی کہنی باہم کہ ہی یہ غضب ۔ جو ہوں اسکی محکوم ہم روز و شب
فریدوں کو بس قتل اب کیجئی ۔ نہ تاخیر کو راہ یہاں دیجئی
کہا ایک نی ہی یہ مشکل محال ۔ ہلاک فریدوں ہی نہیں محال
دیا دوسری نی یہ اوسکو جواب ۔ ہیں لازم اس کام میں اضطراب
کرینگی ہلاک اسکو تدبیر سی ۔ بہانہ سی حیلہ سی تدبیر سی
یہ اکدن بادل پر صفا ۔ تہ دامن کوہ سوتا وہ تھا
گئی پس وہ دونو شقاوت زن ۔ او کہاڑا اوپر سی اک سنگ گران
سر کوہ سی اوسکو غلطاں کیا ۔ کہ تا ریزہ ریزہ ہو سر شاہ کا
لگا کان سی اوسکی آواز سنگ ۔ ہوا شاہ بیدار بس بیدرنگ
فسونکو کیا اسنی ورد زبان ۔ ہوا بند وہ سنگ غلطاں وہاں
نہ غلطاں ہوا بند فوراً شتر ۔ ہوا بند پس حیران زنی وہ کینہ گر
کہ تھمر گئی بند حیرو نشاں پری ۔ وہ سرگرم فریاد و افغان ہوئی

یہ بولی کہ ہمکو تعجب ہی ہان / ہلا کی سطح ہان سی سنگ گران

اگر کوہ سی ہای گر نا کبھی / تو ضایع فریدون ہی ہو نا ابھی

جہان آفرین نی رکہا اب نگاہ / بچالائی شکر بلطف الٰہ

ولیکن فریدون نی سمجہا وہان / کہ یہ کام الکا ہی تہا بیگمان

بنجہ منہ پر انکی کہا زینہار / زیادہ کیا اور اونکا وقار

بصد فرخی بند سنہ نکرد / دم صبح وہان سی ہوا رہ نورد

بیابان اور کوہ کی راہ سی / سپاہ و حشم شوکت و جاہ سی

جہان دجلہ تہا شہر بغداد کا / فریدون تو گادہ وہان لی گیا

گذربان سی کشتی جو کی وہان طلب / نہ دی اونسی اور تب ہوا بر غضب

کیا وونہی دریا مین گہوڑا روان / روانہ ہوئی فوج بہی بعد ازان

نہ ہرگز تو ذرا وہین آیا خطر / کئی لجۂ دجلہ سی سب اوتر

وہان سی جہاندار گیتی ستان / ہوا سوی بیت المقدس روان

مکان وہ بنایا تہا ضحاک نی / کیا تہا بلند اوسکو افلاک نی

بہت دور سی جو نظر آونی تہا / فلک بہی اوسی دیکہہ شرما دی تہا

طلسم انگیت تہا وہ درون مکان / بلاہی دکہواتی تہی تین جہان

کیا اوس

گیا اوس مکان میں وہ شاہ دلیر / دلیری کو جسکی نہ پہنچی تہا شیر
نمایان ہوی وہان بلای عظیم / سیہ دیو اور اژدہای عظیم
فریدون نی افسون پڑھ اوسدم بہا / کہ عاجز ہوی دیو اور اژدہا
کیا گرز سی توڑ وین اونکو مار / پہر آگی گیا شاہ بی خوف و خطر
وہان ایک اورنگ آیا نظر / مکلل بہ یاقوت و لعل و گہر
سیہ گاؤ سی پوچھا کہ کسکا ہی تخت / لگا کہنی یون گاؤ نیکبخت
کہ یہ تخت ضحاک تازی کا ہی / ولی اب فریدون غازی کا ہی
بقصد فرح یہ شہ نامور / بسر تخت زرین ہوا جلوہ گر
پہر ایک شخص وہان شاہ کو مل گیا / اور اوس شخص سی شاہ نی لحن کیا
کہ ضحاک بداختر ہی کہان / بولا کہ تجہکو معلوم ہی گر بیان
سیہ بولا سوی ہند وہ زشت رو / فریدون کی کر لی گیا جستجو
اودہر لی گیا لشکر بیکران / زرہ پوش مردان جنگی یہان
دہر دون طلسم اوسکا ہی مال وزر / رکہا ہی نہان گنج مال و گہر
رہی فوج ستوری کسی ہاتہی نہان / طلسم و حرم خانہ کی پاسبان
ہوا سنکی خوش شاہ آفاق گیر / تصرف میں لایا وہ زرین سریر

لیا مال و زر اور توڑا طلسم — نہ چھوڑا خزانہ نہ چھوڑا طلسم

خدا کا ادا اس نے شکر نعمت کیا — کہ جن نے خداوند دولت کیا

گیا پھر شبستانہ گیتی پناہ — کہ تھی جو شبستان ضحاک شاہ

ہوا قتل جو وہاں مقابل ہوا — فریدون شبستان میں داخل ہوا

تہاں پریچہرہ دو سیمبر — تو تھیں شادماں شاہ کو دیکھ کر

بہت بولیاں کہ ہم تھیں اسیر بلا — کیا آگے تو نے ہمکو رہا

وو دو تھی جو دختران جم نامور — لگیں کہنے یوں چشم کو کر کے تر

اوٹھائے جو کچھ ہمنے رنج و عذاب — کہیں کیا وہ اے شاہ عالیجناب

کہ اک دیو بد کی صحبت میں تہیں — گرفتار ہم اک مصیبت میں تہیں

اپر اوس ستم کے نہ تہی ہم تہیں — او دو اژدہای ستمگار تہیں

ہوا ہم پہ یاری خدا مہرباں — کہ بہیجا بجاہ و حشم تمکو یہاں

بہتری وزن ہوا پہر دو کا بخت — کہ آیا تو اے وارث تاج و تخت

نہی اپنی دل میں ہی دربے آرزو — کہ جب تک جہاں ہی جہاں میں ہو تو

سیہ تو جہاں فریدون لیتی ای دلبرا — ہوئی بند ضحاک رب کیوں گیا

وہ ہوتی کہے ہی تحسنی اوسکو خطر — تجسس کو تیری گیا ہی اودہر

دیدن کی

کہ شاید کہیں ہات آجای تو | ہوا اسکی اوسکوی یہ آرزو
کہ جادوستان کو مسخر کری | دل غمزدہ کو وہ خوشتر گری
ہم وہان سی سیجای اک سحر کار | فسون ساز جادوگر ہوشیار
تجہی جنسکی جادوسی ہیجی گزند | دکہ ہو بلی خطر زیر چرخ بلند
ولی جا بجا ہی یہ عالم تمام | دعا ہی یہ ہر ایک کی صبح و شام
کہ بدخواہ تیرا سدا خوار ہو | تو دایم جہان مین جاندار ہو
رہی تیری اقبال و دولت قرین | نگہبان ہو تیرا جہان آفرین

نشستن ہرمز بدون بر تخت کیان و گرفتار ساختن ضحاک را و تسخیر کردن ملک بتایید عنایات ایزد سبحان

ہوا جب کہ ضحاک کا تخت گاہ | نصیب شہنشاہ گیتی پناہ
سراپا گلستان ہوا وہ مکان | ہوا تازہ یکدست باغ جہان
ہوا ہمسر عرش و افلاک تخت | کہ بیٹھا جہاندار فیروز بخت
شبستان ہوا غیرت صد چمن | ہوی رشک باغ ارم انجمن
ہوئین کامران وہ پری پیکران | ہم بزمی خسرو کامران
کیا شاد نی ملک تسخیر سب | ہوا کامیاب نشاط و طرب

بوارونق افزای تخت کیان / فروزندهٔ خورشید بخت کیان
کوی بیدرو ابک بتا پهلوان / طلسم و رزو زال کا پاسبان
گیاپش منجاک ودهٔ بپاک گر / دهان چاکی اوسنی کنی پیه جز
ز نشانهٔ گردن کشش سربلند / جوان و دلیر و قوی ارجمند
کسیطرف سی بیکی فوج گران / بوی شهر بغداد آی ودوان
بزرگ اوین ودهن اوراک جوزوی / دلاوری پیر زوری گردی
نمایانی چهره بستی فرکیان / خداوند دولتی وه نوجوان
وه سر کردهٔ لشکر فوج کا / سپیدار میارز و فرمان روا
رکیبی وه پاین ایی گرگران / جوان مردی جنگجو پهلوان
بجاه و حشم اوسنی دهان اکز / وه تورا طلسم اور پیا زال و رزر
تری دری و گردان جنگ ازما / جو دهان تهی اوین قتل سکو کیا
کیا زیر پای ایی تیر اوه تخت / بوایگمان سر چه برگشته بخت
بوا تیزی وانخل سستان میا / بهرف کیا تیری اوون پینا
ستمگار سمجها سه شنگ جز / که بیجا فریدون دهان اکز
ولی اوسنی نبهان کیا راز کو / که تا کوتی لشکر بین بدل بنو

کیاون

کیادون که مهمان بولغی بو دیگاچ | جو رخ اوسنی بولی سیپنان کیا
بنین جایی اندن نه کجیه زینهار | رها جایی بنیاد بلبل دینار
بیه گفتار شن اولکیا هیج دیات | دیما کندورنی بیه اونسکو جوات دیا
که اب سوخ بیجی کجیه شینهانجایی | اوسنی بولیکه مهمان کیما جایی
برکجی جو بولی گرزه کاو نسر | سیپتان مین مکوچی کری اکر
وه مهمان بولی آفت وهر جی | برابیه غضب بیجی برا قبری
که یون خوابرین جهاندار رحم | رین انی حجابانه اوسنی نیم
ایدیر همگنا زاوسنی بوشندناز | رودیر اوسکی بیلومین بوار توناز
بدر اشندمین اوسکان شدی تمام | بوی مرومان اوسکی جاکز تمام
بیه قصبا تشناجیت که ضحاک نی | توکنی جواشس کر ناباکی نی قصه
نوا کندزو بر غضب خشمگین | لگاکنی یون اوسنی زودی بین
تیزی بابت کانجیه بنین عینار | درابی تنین زاوسنی زینهار
نیرا خوف بسی دل نشان بولا | نوماری خطکی گریزان بولا
نه آیت باطم شنبه تحیکو گردون | نه خدمت کجی بولی زنهار دون
اوسنی کندرونی بیه یایخ دیا | کهی مجلو اب نیه کان خبردا

تو هرگز نبو بهره ور بخت سی — نبو کاران افسر و تخت سی

بلاش شنید یاری هنو جیب تخی — کری ناظم شنید تیو نک مجی

ذرا کام کاری هنی بوجاره گر — نه کری تیر اگر کام وده کام گر

رها کر بنه تندی و خشم و غرور — تو نو جاره چند تا بلا بودی و دور

سنی حیف که گفتار ارباب هونن — توانا ستمکار کی دلبین چون تن

کیا حکم ضحاک نی سر چه دهن — که گردان رکیش اسپ اسپ زین

عوض که کی یار نشکر تمام — هوانه هو دهان سنی هوانه گام

فریدون نیت نامور تیا جهان — دهان شاه ضحاک آباد دوران

دلی فوج بیدل تنی ضحاک نی — نه زانی تیا کوی پی ناپاک پی

که او سگی ستم سنی وه برخون تنی — طلبگار عهد فریدون تنی سیب

سنک فوج نی حیف فریدون کا نام — دل او نکا نو ازخدم و شاد کام

دلیران و مردان نرماد هیر — که تنی پهلوانی هین وه بی نظیر

فریدون کی اگر هوی سیب رفیق — که تنیا حق شناس و کریم و خلیق

وه نکر جو بون بوگیا نر خلاف — تو بیداد گر دلبین سیمها پنه صاف

گکه گر تا منی چیزخوانی کو تی — منی چا تنا سیری شنای کوی

کیادی بر

کیاوسین بیه منشور را بیردوبین — که تنها سلح بوراب بیر کس
بوئی خوانگاه فریدون جلوش — وهان جالی یس قتل اوشکوری تنا
بوئی رات جسلم تووه بنحیا — بوا غرق زمین ین اسلتابه تیا
بیه اوسدم نی صورت ناکفله — که کوئی نه پہچانی بیهر نینعاز
کمندایک لنگر گیابس دوبین — چرا بیدسر ناکام کاخ ریش
جو دیکهی نوالوان ین ارز تواز — فریدون سیجی لوق سنی گرم ناز
بوئی شعله خیر آتش خشنگ بیت — دل اوسقایو اگرم کین غضب
شنایی سی ایوانین والی کمند — که وهان جالی سیجاوی نه توگزند
بلندی سی بدخواه آیا فرود — فریدون نی ونکنا جواوسکی تورفود
اوشتایکی وه گرز زده گاه وسر — مقابل بوا اوسنی نبس آنکز
جره گرز اوسکی ادیر جو مار اسنات — توضحاک کوبید ربی لجنه تات
فریدون نی بیدبیه آزاد اکیا — که انک اوضرب اوسکی نر لگا
بلادیجی اسکوته خون و خاک — زمین تاکه نایاک سیچ وی نا
جدا غیب سی لگین آئی هتی — که باقی ی اسکی ابهی زندگی
اسی قید کر کوه کی ور میان — رہی بیه گرفتار بیدگران

فریدون نی جسلم ایشتی بیه صدا — تو ضحاک کو قید و دوزین کیا

کیین کوه تیها ایک دماوند نام — وهان غار تیها ایک سر زیاظلام

کیا بند بیچاکی ضحاک کو — رکیا سر بگون اوسیین ناپاک کو

بنشای اوسی اس گذری بزار — بها بوالعبد اسکی گرفتار و خوار

مروتک برحندیهی لی تیابات — دلکین جهان مین لی بتیر بنده بات

که نام نکوئی رهی یادگار — همیشه نکونام هی سرفراز

فریدون مین تی یه صفت سربسر — کیا خیر نکوئی نه کار دگر

بواعجب که ضحاک بر فتحیاب — سعادت بوئی شاه کی همرکاب

ز شب ناهداران دگردان شنید — که تی دولت و مال سی شاد هیز

نشتابی سی حاضر بوئی آنگر — حضور شه عادل و دادگر

کیا عرض بون هم حق فرمان بر — پرستنده شاه آفاق گیر

کیا شاه نی اون لطف و کرم — فزون ترکیا اونکا جاه و حشم

سر تخت ایران و توران و چین — بوا جای شاهنشه دوربین

نوازش گری شه نی کی امتیاز — کیا عدل اور داد بیل و نیاز

کشاده کیا دامن در گنج زر — رعیت نوازی یه باندهی کمر

نئی او کی

نکوئی جو کی شہ نی زیر فلک | تو نام نکوئی رہی ہی اب تلک
جو کاری فریدون کری بی گمان | فریدون وو ہی نہ آسمان
ہمیشہ جو کوئی کری کام نیک | تو بی شک ہو آغاز و انجام نیک
سنو تم کہ آگی کرون میں بیان | فریدون کی بیٹون کی اب داستان

تقسیم کردن فریدون ملک را به سلم و تور و ایرج پسران خود و کینه آور شدن سلم و تور برادر کلان با ایرج و مکر به قتل او بستن

شہ ہفت اقلیم کی تہی سہ پور | کہ تہا اونکا نام ایرج و سلم و تور
ملکزادہ ایرج ولی خورد تہا | خردمند و دانشور و خوش لقا
ہوئی جب جوان پادشہ زادگان | ہوئی یون تمنای شاہ جہان
سہ دختر جہان ایک مادر ستی ہون | فزون حسن میں ماہ انور ستی ہون
تو اوس کو دیا ان کتخدا کیجئی | نہ تاخیر کو راہ تک دیجئی
کوئی مرد دانا تہا جندل نام | طلب کر کی اوس کون شہ ذو الکرام
سیہ بولا کہ گرد جہان پہر کی تو | جو ہی مدعا اوس کی کر جستجو
اوسی جب سیہ فرمان شاہی ہوا | تو رخصت وہان ستی ہو راہی ہوا
بہت ملک میں گشت اوسنی کیا | ولی جب کہ شہر یمن میں گیا

تو تو کون سے وہان کی ہوا یہ عیان
کہ حسب التماس شہ جہان

رکھی ہین دختری شاہ یمن
پریچہرہ و مہوش و سیمتن

سپہدار کا وہان کی تھا سرو نام
گیا وہان رسول مبارک پیام

فریدون کا پیغام لیکر گیا
وہ اقبال شاہ یمن نے کیا

ہوا پھر وہان سے وہ رخصت طلب
بصد انبساط و نشاط و طرب

فریدون نے جس دم سنا یہ نوید
ہوا خوش کہ دل کی بر آئی امید

بصد حشمت و شوکت و فر و شان
کیا شاہزادون کو شہ نے روان

گئی جیت وے سوی دیار یمن
ہوا شاد وہ شہریار یمن

بری طلعتون کو کیا کتخدا
بہت مال اور گنج انکو دیا

ہوئے وہان سے پھر وے ایران
ملکزادگان اور وہ مہوشان

فریدون کی پھر دل مین آیا خیال
کہ اب مین ہوا پیر و پیرانہ سال

کرون ملک تقسیم ہر ایک کو
کہ باہم برادر نہون کینہ ور

دیا سلم کو روم و خاور زمین
دیا تور کو ملک توران و چین

دلی ملک زر زیر ایران تمام
مقرر کیا شہ نے ایرج کی نام

ہوئے روم و توران گئے سلم و تور
رہا ایرج ایران مین باصد سرور

وہ ایرج نی

وه کرنی تگی پادشای وهان — هوی تخت و دیهیم سی کامران
لکاپک ولی سلم بدل هوا — هوی کین ایرج وه مایل هوا
قناعت نه کی جا ورد ردم بیر — نه آبا لسیندا دسکو بخش پدر
هوی تور بیر لکه کی نامه شناخت — رسول اینک بسجا که لادوی جواب
لکیا نهایه مضمون که مهتر من هم — نه زنهار ایرج سی کهتر من هم
فرا اوج اب الجداوند تور — که هرگز نین نابت کو کهه و شنوز
دیاد وسکو او زنگ و دیهیم زر — که بخشی بی اوز بخشی ی خوردتر
کیا ملک ایران کا ایرج کو شاه — کهی جان استانش و تختگاه
برار مال و نعمت ی ایران تمام — وهان عشرت و عیش بی صبح و شام
مجی اوز تحتی ملک آنسا و پا — جهان ز جنگ و کینه بی صبح و مسا
بیان کای جاصل بی ایرانسی کم — عینمون سی ی رزم و کین و میدم
سه تقسیم ی بخشکو بس ناگوار — تری مصلحت کیای ای تا بدراز
خونامه نه ژرتا بوزلی سر بسر — هوا دلیبن اینی غضبناک تر
لکاپد و دین سلم کو یه جواب — که ای پادشاه ز تا خباب
بهزنگ و نبدتری سال نوشین — یقین جانیو تو که انکدل نوشین

تری ساختہ ہیں دلی پرستہ ہون — لئے قتل ایرج کمر بستہ ہون

گر اس نامہ بر کو بہ سوئے پدر — روانہ کرو اب توئی خوبتر

یہ پیغام بھیجو کہ ای بادشاہ — بزرگی و خوردی پہ کیجی نگاہ

نہیں تخت ایران سزاوار ہی — یہ ایرج کی لائق نہ زنہار ہی

رہ راستی پر وہ آجاوی گر — تو بہتر ہی ہیر ورنہ تیغ و تبر

جب آیا رسول خردمند یہان — کیا سلم نی تب یہ اوسی بیان

کہ سوئی فریدون روانہ ہو تو — یہ پیغام پہنچا جہاندار کو

کہ دونون برادر نہ بعد از درود — کیا یون کہ اب زیر چرخ کبود

ہوا خسروا عقل کو تیری کیا — کیا دور بس دل سی ترس خدا

نہیں خوب یہ رسم و آئین و راہ — کہ ایرج کو دی تخت و تاج و کلاہ

یہ کر غور دیکھیں کہ مہتر ہیں ہم — سزاوار اورنگ و افسر ہیں ہم

ستم ہی جو کہتر کری مہتری — غضب ہی جو کمتر کو ہو برتری

کوئی گوشہ ملک کافی ہی بس — عبث ہی اوسی اور باقی ہوس

یہ ہی حق میں ایرج کی خوب و نکو — کہ ایران سی اب دست بردار ہو

وگرنہ سواران چوپای گیتی — دلیران رومی و ترکان چین

سنی سلم کی

شتابی سے ہوں کوئی ایراں رواں / قیامت کریں ایک برپا وہاں
یہ ایران و ایرج ہوں دونوں خراب / خبر شہ کی دیجی اسکا جواب
وہاں سے روانہ ہو پیغام بر / جو آیا حضور شہ دادگر
ادب سے ہوا وہ بسجدہ کناں / رکھا سر کو اپنے سر آستاں
فرستندگاں کی طرف سے دعا / درود داد سے اور نہ از روی صفا
لگا پوچھنے یوں کہ دونوں ہیں شاد / وہ یہ بولا کہ ہاں تمکو کرتے ہیں یاد
کیا عرض پھر یوں کہ پیغامبر / گزند و زباں سے ہیں بس بیخطر
یہ بندہ تمہارا گنہگار ہے / کہ لایا پیام ایک تو زور ہے
اگر میری تقصیر ہووے معاف / تو پہ میں گزارش کروں صاف صاف
یہ کہنے لگا شاہ عالم پناہ / پیام آوراں ہیں سدا بیگناہ
تو کہہ بیخطر ہو کے یکسر پیام / بیاں تو حق سے کر حقیقت تمام
کہا جب کہ یہ شاہزادہ نے / تو بولی زباں پیر فرستادہ نے
پیام درشت و سخنہای سخت / کہے سب حضور خداوند تخت
فریدوں سے یہ شکوہ اندوہ گرم / یہ بولا کہ آتی نہیں تمکو شرم
کیا میں نے یکدست تقسیم ملک / کیا تمکو یعنی کہ تسلیم ملک

بری یکجه اونلر بنی کی زنهار — فرودن تر کیا عزو جاه وقار

چو محبوسی اونلر تو خداسی درو — نه زنهار بام خرابی کرد

محبی اب تمنای تاج و سریر — انلر یکجه که دیگر بو این تو بیر

دراکوش دل بسی سوز مرد — که قائم اولن دور چرخ بلند

ریو راضی اب مری تقسیم بر — یکی اکنه خواهی نه باند بو کمر

شه نامورسی بیه شنکر جواب — فرستاده رخصت بواند سیاحت

فریدون نی ایرج کوزکی طلب — کیا بیاپو کاوه پیغام شب

کیاید بیه راز نهفته عیان — که زجایس برین گاه و نشان

کیا سلم اد در تورنی اتفاق — رکیتن من تیزی سانه و دو نفاق

ارادا کیا از ره سرکشی — که تجنه بر کرین اگی لشکرکشی

کمر قتل سر تیزی بایدی بس — تیرا جیش لین ملکی بیه بوس

اگرین بی تیرا طرفدار بون — معاون تیرا وقت بیکار بون

تو میری بی بودین متقابل و دین — و گردن کشان کیخ کر نیخ کین

دو بین کینه چو زیر چرخ کین — تو کیا فکر تیتای انی جابین

بیه بولادو دین ایرج ناچو — ده لادن عل من جوازشاکو

چنابراتی

جهاندارلیغ ایدر کیانوین یمان / که ای نور چشم سعادت نشان
نیزیهیمن وه ده دو قو برادر بزرگ / بوئی بخشیسی ایب کینه جو مثل گرگ
توی خورد اور سیه هین بخیه هین تاب / جو اونسی هیز دا آزما یو نشتاب
مریهی بیمجالت که تیس یین یون بیر / کیاتر کشاهی نوا گونه گیر
دوه بکیدل بوی برده جنگ آوران / فراهم کیان لنگ بکر ان
سیان ساخته ادکی هین بات خنگ / نه فوج اوسقدری نه اسباب خنگ
پسندیده عقل ورائی نکو / نیجی که تو صلح جواونسی او
مریجی طرح شاهی سی ات ادر گذر / نه رکه دیین بخیه جو اهنش تاج زر
که تاجان گوتیری نه یشیجی گزند / تو ایمن زیهی زیر چرخ بلند
نه آرام جان افسر زر تو را / قلم آخرش شمع کاسر بوزا
یشنی گورنش جان سی فریدونکی بید / لقاکنی یون ایرج ارجمند
که زنهار ای شاه فرخنده بخت / هین تحیه مجیی العنت تاج و تخت
بود یاد دولت نیس پایدار / توخم کیاوئی کیون مردم هوشیار
نیه کینه اگر بید اوزنگ نی / لیکی تاج شاهی ازجنگ ای
توکذر زین اش تاج اوزنگ کیا / نهم صلح بیتریهی اب جنگ سنی

حضور اون کی جاؤں میں لے کے سپاہ
نہ ہو یاس کو ولیکن وہ دن اپنی راہ

کہ ہوں خورد میں اور وہ ہیں بزرگ
نگاہ و چشم بھی ہیں مجھ سی سترگ

کروں عرض یوں ہوں میں فرماں پذیر
مبارک تمہیں ہووے تاج و سریر

مجھے دہر میں کچھ نہیں حب جاہ
نہیں کچھ تمنائے تاج و کلاہ

میری ساتھ کس واسطے خشم و کین
کہ ہوں بندہ خسرو روم چین

یقین ہی کہ ہیں مجھ سی الفت گزین
بزرگانہ مجھ پر وہ شفقت گزین

فریدون نے ایرج سے یہ یوں کہا
کہ اے نور صد آفرین مرحبا

برادر ہیں تیرے سر خشم و کین
تو ہی صلح جو اور محبت گزین

نہیں خوب جانا ترا اودھر
کہ دونوں تو کہتا ہیں اب ای پسر

ولی میں بھی ایک اونکو نامہ لکھوں
رقم اوسمیں وہ دل لبھا کروں

کہ تا پڑہ کی اونکا دل کینہ ور
بسر مہر آجاوے ہیں زود تر

تجھے بہیجو لے وہ رخصت گزین
محبت گزین اور شفقت گزین

ترا مجھکو دیدار حاصل ہوے پھر
قرین مسرت مرا دل ہو پھر

یہ کہہ کر فریدون نے نامہ لکھا
رقم اوسمیں یعنی یہ مضمون کیا

کہ تم ہو بزرگ ای جوانان گرد
یہ ایرج تمہارا برادر ہی خورد

[illegible]

سر تخت شاهی سی آبا فرود — کلاه سی سر سی لادیا فرود

کمر اسنی باندهی لبی بندگی — به آبا برائی پرستندگی

تمیز بهی لازم که شفقت کرد — سر آئین سی گذرد و محبت کرد

لتی روز و هان حیث که جادین گذر — تو بیدار اسکو رخصت کرد تم ادر

سر ناده حیث شاه نی مهر کی — تو ایرج نی توران کی بیدراه لی

لتی اسقدر ساته برنا و پیر — که تتی واسطه راه کی نا گزیر

رفتن ایرج نزد برادران به آشتی و کشته شدن از دست تور

شه روم و توران و چین سلم و تور — که تتا خلکو جاه و حشم پر غرور

طرف ملک ایران رکتی تتی عزم — ده تیار کرتی تتی اسباب رزم

به آرایش فوج سرگرم تتی — نخواهنده مهر و آزرم تتی

ده توران ین اکر فراهم هوئی — لتی خون ایرج ده باهم هوئی

خبر پهنچی اتنی ین اونکو وهان — که لی فوج آتا هی ایرج شتابان

فریدون نی نامه بهی الگ لکهه دیا — به سنکر ده دونون کی پهنچوا

خوشی سی جهان اونکی تتی بارگاه — او دشی لی گئی وهان به عز و جاه

ملکزاده ایرج تتا فرخنده خو — خردمند و خوش منظر و خوبرو

او سی دیکھ کر ہوگئی خوش دل ہوئی — دل و جان سی اوسکی مائل ہوئی
وہ باہم لگی کرنی ییہ گفتگو — کہ لایق ہی شاہی کی ییہ ماہرو
مقرر ہوا تھا جدا ایک مکان — کہ شہزادہ ایرج ہو جلوہ کنان
وہان جب کہ آیا وہ عالیجناب — تو سب تھا اوسکی ہوا ہمرکاب
فرود ہی گرد اوس مکان کی تمام — رفاقت سی ایرج کی تھی شادکام
کسی نی کہا سلم اور تور سی — ستمگار و بی رحم و مغرور سی
کہ ایرج کی شامل ہوئی سب سپاہ — دل و جان سی اوسکی ہوئی خیرخواہ
نہیں ہی کہ جز ایرج نیکبخت — نہیں ہی کوئی لایق تاج و تخت
ییہ سنکر ہوئی سرکشان خشمگین — زیادہ ہوا اور بھی دلمین کین
وہ ہرچند پہلی ہی تھی کینہ خواہ — رکین تھی وہ دلمین خیال تباہ
ولی تھی نہ ہرگز انکی تاب تب سی — اکیلا جو آیا تھا یہان آپ سی
ہوئی تھی جو کچھ اونکو شرم حضور — ہوا تھا کچھ ایک کینہ بھی دلسی دور
مگر اب جو دیکھا ہوا ییہ فساد — ہوئی تیز اوس بات پر بد نہاد
کہ ہوجائیگا فتنہ وہ نامدار — ہوئی خانہ بر ہمزنی زینہار
ہوئی تا نہ فوج مید سلم کی نگاہ — بنایا طرف اپنی میل سپاہ

تا اونکا کام

کیا تور سے کام ابتر ہوا — کہ دل بستہ ایرج سے لشکر ہوا

ہمیں قصد تھا ملک ایران کا — ولی اب ہے اندیشہ توران کا

ہوا قتل ایرج کا اب ناگزیر — دگرنہ ہم ہیں نہ تاج و سریر

ٹہرائی اس بات کی تور نے — کیا خون روا اوسکا ہر دو نے

گیا دوسرے دن جو اوس کے حضور — تو بولا یہ ایرج سے کمبخت تور

کہ اے بے ادب ہم سے کمتر ہے تو — نہ ہرگز سزاوار افسر ہے تو

ہمارا ادب تجھکو نہ رکھا نگاہ — ہوا ملک ایران کا تو پادشاہ

شب و روز ہیں یاں ہم تو ہیں بیچ رنج — رہے تو وہاں شاد با تاج و گنج

یہ باتیں جو تندی سے اوسنے کہیں — تو ایرج نے پاسخ دیا ہر دو ہیں

کہ اے پادشاہ جہانگیر گرد — بزرگ آپ ہیں سطح میں مجھ خرد

مجھے چاہیے اب نہ تاج و کلاہ — نہ گنج و نہ کشور نہ فوج و سپاہ

نہیں مجھکو یہ لازم ہے اتنا عتاب — کہ ہوں بندہ شاہ عالیجناب

یہ کرتا تھا عجز اور گفتار نرم — ولی تند تو پاتا تھا وہ تند و گرم

نہ گفتار ایرج کی بھائی اوسے — نہ الفت برادر کی آئی اوسے

سر کرسی زر وہ بیٹھا جو تھا — وہاں سے وہ یکبارگی ہی اوٹھا

دده کرسی زراز سر خشم وکین | دوشا سریه ایرجکی یاری دومن
پدر اوسکی رکها دست وبازو یه بند | گزند برادر نبس آیا پسند
نبشت ارکی تب زاری ونکسار | لگاکی ایرج که ای نامدار
نه ارقتل محکلو جدا اسی تو دور | نه وی هات سی بابن شرم پدر
یقین جانو بیه که انجام کار | نجی رنج بیجا دیگا کردگار
بزکه های خون برادر روا | میری جان بیه رحم کر خردا
همین هالکیه مجهی خواهش سروری | کروی زراست دون محنت جاکری
کیا عجز هرچند ایرج لی پر | نه آیا سر رحم بیداد گر
دومین ہاکیج کر خنجر اکون | لیا اوسنی ایرج کو بس غرق خون
سرنا تورتن سی کرکی جدا | حضور فریدون روانه کیا
لکهایون که تو نی جسی ای پدر | دیا تاج زر تها یه اوسکا ای سر
تورکه اسکی اب سرپه تاج منی | بیتها ز سکو بالای تخت شهی
فریدون بیه کیحی تها وہاں انتظار | که آوی نبس ایرج نامدار
که آتی ہین نالہ کنان مرد ہاں | لئ اوسکا تابوت پہنچی وہاں
تو تابوت کو لاتو ایا نظر | ده بیحیده تها ہر نہان ہین جو سر

فریدون دلی

BIBLIOTECA

فریدون اوسے دیکھ گریاں ہوا | وہ بیخود سر خاک غلطاں ہوا
ذرا ہوش آیا فریدون کو جب | تو بولا کہ ہودین سیہ یونیں سب
دو دیں توڑ ڈالی وہ کوس و علم | فغان اور نالہ تھا وہاں دمبدم
نہایا تھا ایرج لے اک گلستاں | سر اوسکا کیا دفن لیکر وہاں
اوکھاڑے نہالان گلشن تمام | جلائے گل و سرو و سوسن تمام
یہ کہتا تھا گریہ کناں شہریار | کہ افسوس اے گردش روزگار
ہوا کشتہ یوں ایرج نازنیں | کہ سر ہے کہیں اور تن ہے کہیں
ہوا تو ہوا لیکن اے کردگار | ترے فضل سے یوں ہوں امیدوار
کہ ہو تخم ایرج سے اک نامور | لے رزم و کیں جست باندھے کمر
کہاں تک کروں درد و غم کا بیاں | سنو اب منوچہر کی داستاں

زادن منوچہر از بطن پریچہر دختر ایرج

شبستان میں ایرج کے شاہ جہاں | گیا ایکدن تو یہ پوچھا وہاں
کہ ہے یہاں کوئی ماہ رو باردار | شتابی سے مجھسے کہو آشکار
کسی نے دیا شاہ کو یہ نوید | کہ ہے حاملہ ایک ماہ آفرید
یہ سنکر بہت خوش ہوا شہریار | کہا یوں کہ اب ہوں میں امیدوار

خدا دی اسے ایک فرخ پسر
کہ لی بدسگالان سے خون پدر

گذر جب گئے نُہ مہینے وہان
تو پیدا ہوئی دختر دلستان

وہ تھی حسن مین رشک ماہ تمام
فریدون نے رکھا پریچہرہ نام

کیا پرورش ناز و نعمت کے ساتھ
رکھا معزز اوسکو وہ نت کے ساتھ

جوان دلاور پشنگ ایک تھا
اوسے ساتھ اوسکے کیا کتخدا

فریدون کی تھا نسل سے وہ جوان
ہنرمند و دانشور و پہلوان

ہوئی حاملہ جب وہ رشک قمر
تو اوس سے تولد ہوا ایک پسر

ملکزادہ ایرج کے ہم شکل تھا
منوچہر نام اوسکا نانے نے رکھا

بہت شاہ کو شادمانی ہوئی
سر نو اوسے زندگانی ہوئی

وہ لایا بجا شکر پروردگار
دعا مانگتا تھا یہ لیل و نہار

کہ جب تک فلک پر مہ و مہر ہو
الٰہی جہان مین منوچہر ہو

رہے اسکا اقبال دایم بلند
نہ پہنچے ذرا چشم بد سے گزند

ہوا جب جوان وہ منوچہر تب
ہنر پہلوانی کے سکھلائے سب

سکھائے سب آئین و رسم شہی
پھر اوسکے رکھا سر پہ تاج مہی

کیا یوں نظر کرکے سوے سپاہ
تمہارا منوچہر ہے پادشاہ

منوچہر شاہ

منوچہر کی تم اطاعت کرو
دل و جان سے اسکی خدمت کرو

در گنج شاہی کشادہ کیا
سپہ کو زر و سیم و گوہر دیا

فراہم ہوا لشکر گیر و دار
دلیران جنگی و مردان کار

منوچہر سے مردمان سپاہ
گذارش یہ کرتے تھے شام و پگاہ

کہ عزم عدو سوزی اب کیجئے
شتابی سے ایرج کا خون لیجئے

یہ پہنچی خبر سلم اور تور کو
منوچہر ہے مرد پیکار جو

قوی بازو و پہلوان دلیر
حضور اوسکی روباہ ہے گم شیر

فریدون یہ رکھتا ہے اب خرم عزم
کہ بھیجے لو سے طرف بہر رزم

یہ سنکر بہت دلمیں لائے ہراس
پریشان ہوئے اونکی ہوش و حواس

کیا مشورا اونہوں نے کہ گنج و گہر
روان کیجیے اب سوئے پدر

منوچہر کو بھی طلب کیجے بیان
یہ کہئے کہ ای بادشاہ جہان

عوض خون ایرج کی دیتے ہیں ہم
اوسے گوہر و گنج و تاج و علم

غرض بازر و گنج بسیار سو ل
کہ شاید فریدون کرے یہ قبول

حضور فریدون وہ پیغامبر
جو پہنچا تو رکھکر سر خاک پر

دعا و ثنا کی شہنشاہ کی
کہ ای مہر رخشندہ خسروی

ہے جاودان عالم افروز تو — ہمیشہ کرے جشن نوروز تو
وہ تحفہ جو لایا تھا ہمراہ اوسنے سب — رکھے شہ کے آگے ز روے طرب
درو لعل اور گوہر شاہوار — سریر زر و تاج گوہر نگار
وہ دیباے رومی و خز و حریر — وہ زرین طبق ہاے مشک و عبیر
وہ پیلان محمول سیم و زر — حضور جہاندار گذران کر
کہا سلم اور تور کا یہ پیام — کہ بندے ہیں ہم اے شہ نیکنام
کیا ہمکو گمراہ شیطان نے آہ — جو سرزد ہوا ہمسے ایسا گناہ
خجالت زدہ ہم ہیں تقصیر سے — ولیکن ہیں ناچار تقدیر سے
اگرچہ ہیں ہم تو سراپا خطا — ولے تو خطابخش ہے خسروا
ہماری یہ تقصیر ہووے معاف — کرو کینہ سے اپنے سینہ کو صاف
تمنا ہے یہ اپنی شام و سحر — سوے خاور آوے منوچہر گر
تو ہو تخت شاہی پہ جلوہ کنان — ہم اوسکے کرین چاکری جاودان
رکھیں اوسکے تارک نہ و سیم زر — کریں پیشکش اوسکے گنج و گہر
فریدون نے دیکھے جو تحفہ تمام — سنا اور اون سرکشوں کا پیام
بلایا منوچہر کو تب وہیں — بٹھایا سر کرسی گوہرین

کہا یون کہ

کہا یوں کہ ای نور فرخ خصال
تجھی ہی سعید و ہمایوں یہ فال

نظر کر یہ گنبد نیل گوں
ہوئی تیری بدخواہ بخت زبوں

ہوا آمادہ سوئی ہیجا ہر
ہوا خندہ زن اوسکی گفتار پر

دیا اوسکی پیغام کا یہ جواب
کہ جا رو بہ باپ سی کہی یہ شتاب

ہوئی گر منوچہر سر مند یاں
تن ایرج یا بود تھی کہاں

گر تھی اب گناہ و خطا
کیا قصد خون منوچہر کا

منوچہر کرکے سر پہ خود و کلاہ
سوئی خاور آو لگا لیکے سپاہ

دہ سالار بیان و قارن دلیر
وہ گاوہ کہی جنگجو نسل شیر

وہ گرشاسپ سا اور سرو یل
کہ ہین پہلوانی مین سب بی بدل

یہ مردان جنگ آور و پہلوان
منوچہر کی ساتھ پہنچی وہاں

مجھی ڈر سی دیتی ہو تم کیا فریب
یہ بیگانگی سب تمہارا ادب

بیاباں خراساں پر زرین پنجاہ
نہین جائی گورستان تو لو

تو سب ہیں لیجا یہ گنج ای رسول
کہ ہرگز نہین گنج یہ مجہی قبول

کیا غدر جو نابکاروں نی اب
نہین ہی بجا یعنی بیجا ہی سب

ستم ساتھ ایرج کی جو کچھ کیا
ہوا اسکا مکافات دینی کا خدا

گیا اس جہاں سے وہ ایرج اگر — تو پیدا ہوا اور ایک نامور
گر ایرج نہیں تو منوچہر ہے — فروزندہ مثل مہ و مہر ہے
دلیر و قوی جوں ہزبر دمان — بزور آزما مثل شیر ژیان
کمر چست باندھی لئے کارزار — نہ چھوڑی وہ ایرج کا خون زینہار
بھیجا پیغام بر لے جواب پیام — سنا جب تو ہوش اوڑ گئے بس تمام
خدا ایک دم بھیجتا پیدا وہاں — تو ایسے وہیں لوٹی جادو روان
غرض تیز رو تھے کی مثل صبا — جہاں سلم اور تور تھے وہاں گیا
وہ پاسخ جو تھا تلخ جوں زہرمار — کہا سلم اور تور سے آشکار
کہا ہے کہ بھیجی منوچہر کو — جو دیکھا تو ہے مرد پیکار جو
جوانمرد و شیر افگن و پیلتن — بلی نوجوان گرد شمشیر زن
اور اوسکی جو لشکر میں ہیں پہلوان — قوی زور میں مثل پیل دمان
ہنر آزما ہر جوان مرد ہے — طلبگار پیکار و ناورد ہے
وہ دونوں جفا کار بیداد گر — ہوئے سنکے پاسخ بہت پرخطر
بہر آراستہ ایک کی انجمن — لئے کینہ خواہی ہوئے رای زن
بہانہ لی تیرہ چرخ فیروزہ رنگ — کہ ہم گر نہ پہلی کرین قصد جنگ

جادوانی مگر

مبادا منوچهر بوده‌ی دلیر | شتابی ایدر آدی مانند شیر
هیچ بی مصلحت آب که لیک سپاه | چلیش هم بر توی منوچهر شاه
کرین چلکی ایرانین هم اوستی جنگ | هیچ خوب ایش تاب بین یجده رنگ

جنگ کردن منوچهر با سلم و تور و ظفر یافتن ایرانیان و بر تخت نشستن بجای فریدون و رحلت کردن فریدون از جهان

کیا تور اوریسلم نی حبت عزم | که چلکر منوچهر سی کنجی رزم
فراهم کیانت لکر بی شمار | بلان منومند و جنگی سوار
سواران رومی و ترکان چین | بزدار نایان توران زمین
روان بولدی اقلیم ایران بوی | بلی کینه خواهی ستابان بوی
فریدون کو حسدم بیه هیچی خبر | که خاور سی لشکر آبا ایدبر
بلان نامداران سی تون کیا | که ای شیرمردان جنگ آزما
جلوبری کردتم نه باید تو کر | کرنا اون تب اوربی پسر
خبر بیه هیچی که ایت سلم ناهور | فریب اگکی بس بین یجه بین جور
منوچهر نی بوین گدارش کیا | که ای اینی جهاندار نسودکان
زمین مجهنکو رینا اوتا بسو رنگ | اجازت مجبی ذیحی بهر جنگ

گیا وسطرف شاه نی یدروان ‎ منوچهر کو با سپاه گران
زره پوش مردان شمشیر زن ‎ جوانان جنگ آور و صف شکن
لی سرلیر گرز و تیغ و سنان ‎ نه بردای سرنی فرا فلک جان
یهان فوج کا گنجی کیا شمار ‎ سواران جنگی تهی سیصد هزار
صف جنگ آراسته جب ہوئی ‎ زره صلح مسدود دیربنب ہوئی
ده اگی ہوا کاویانی درفش ‎ که تھا یکقلم سرخ و زرد و بنفش
ہوئی رایس گرگو دلاور قباد ‎ گئی جب وه گرساسب فرخ نژاد
ده سام نریمان وه قارن دلیر ‎ سبر کینه خوای تهی مانند شیر
بجائی معین تهی قایم سپاه ‎ منوچهد تها رونق قلبگاه
اودرسی ہی دونون کینه کش زن ‎ لی رزم للای سپاه گران
گیا تره کی اگی دلاور قباد ‎ دودین تورآیا وان مثل باد
قباد دلاور سی ہکتی لگا ‎ منوچهر سی حالی تو کیسی هو ذرا
که ای لی پدر خسرو نو بخت ‎ ہیلاکام کیا گرز و شمشیر سی
جوی و حیت ایرج سی تری نژاد ‎ تو زینہار اس بات سی یو تر شاد
دیا تور کو اوسنی یدر یون جواب ‎ که ہیچا دن بنجام تیرا شتاب

کیا دز نور ہم

کیا تور اور سلم نی پھر بیہ کام — کہ دونوں پہ نفرین کرتی ہیں عام
نہ باری دو محفل مین آزار پناہ — کیا غرق خون نیں ان کی تو آہ
یقین جانیو تم کہ زیر فلک — ہی تم پہ لعنت قیامت تلک
یہ سنکر نہ پایخ کہ اوستی دیا — خجل ہوکی میدان سی پھر گیا
دو ہیں رزمگہ سی پھر آیا قباد — منوچہر سنکر یہ باتین بہا
سنایا تو گہ تور نی سب کہا — حضور منوچہر فرخ نہاد
یہ لی لگا یند کہ ہنگام جنگ — عیان تو نیزا او کیر بدرنگ
کرون قتل مین سلم اور تور کو — کرون غرق خون بردو مقہور کو
برابر پھر گیا تو میدان سی — ایا ہین او ستی پائی دراجان سی
رکین جنگ کو آج موقوف ہم — کرین حشر برپا نہان صبحدم
پھر از رزمگہ سی منوچہر شاہ — گیا پس دو ہین سوی آرامگاہ
ہوا خیمہ زن دشت مین وقت شب — لبرکی وہ شب با نشاط و طرب
سحر جب ہوئی تب منوچہر شاہ — دلیرانہ آیا سوی رزمگاہ
سواران جنگی و مردان کار — ہوئی قایم اگر یمین و یسار
وہ دونوں ستمگار بہی لی سپاہ — ہوئی آکی میدان مین کینہ خواہ

جو آگرم بازار کین و ستیز ہوئی ایک برپا وہاں رستخیز
جو آنی لگا سر اور گرز گران دلیروں لگا پہلو و نوک سنان
تن و جان کا لگدہ نہین تہا دریغ وہاں کام تہا نسب کو یا گرز و تیغ
ہوئی کشتہ جنگ آوران بیشمار زمین خون سی اونکی ہوئی لالہ زار
ولیکن بتایید و لطف الہ منوچہر کی غالب آئی سپاہ
ہوئی سلم اور تور بس دردمند کہ آیا نظر اونکو اپنا گزند
لگی کہنی باہم وہ دونون لئیم کہ غالب ہی آج فوج غنیم
مبادا کہ غالب ہو کل اور بھی سوا اسکی مصلحت ہی یہی
منوچہر پر آج شبخون کرین تہ اوسکو ہم زیر گردون کرین
منوچہر کو بھی یہ پہنچی خبر کیا چاہتی ہین وہ غفلت مین رزم
وہین کر کی قارن کو شہ نی طلب کہا یون خبردار رہنا سبھی اب
عوض نوبت کر اوسکو یکسر سپاہ کمین گاہ مین آپ بیٹہا وہ شاہ
سواران جنگ آزما تیس ہزار لی ساتہ اپنی لئی کارزار
گئی نصف سی رات جب دم گذر جہان ہو گیا تیرہ بس سربسر
روانہ ہوا تور نخوت شعار سواران جنگی لئی صد ہزار

گروہ دلیران برابر ہوے
بمیدان کارزار جنگ عظیم

ہم لشکر

بعزم شب خون وہ آیا جدہر — جز دار باقی سپہ سر بسر
سپہ ناچار جاناکہ پید جانی — طرف اپنی لشکر کی ازبس آئی
ولیکن نہ زنہار پایا گذار — ہوا گرم ہنگامہ کار زار
ہوئی وقت شب تیغ رانی وہان — ہوئی غرق خون پیدل و جوان
سپہ سیتی خبر جب منوچہر کو — کمین گاہ سیتی پت تشنہ ناگہو
شتابی سیتی پہنچا سوئی رزمگاہ — کئی قتل اگرچہ بہت کینہ خواہ
جہان تور دیکہ بس بنا رزم ساز — دلیرانہ پہنچا لئے نیزہ باز
جو ایک نیزہ مارا سر پشت تور — تو تکلیف سیتی اوسکی ہوئی جان دور
اوسیا ودہیں اوسکو لیا زین کی — لٹایا زمین پر سر کین سیتی
جدا تیغ سیتی کری سر تور کا — حضور فریدون روانہ کیا
ہوا تشاد جب تور پر فتحیاب — سوی سلم آیا اودہر سیتی شتاب
نہ پائی دلی سلم نی تاب جنگ — گریزان وہان سیتی ہوا بیدرنگ
گیا درمیان الانی حصار — ہوا جاکی محصور وہ نابکار
منوچہر بہی سوی حصن متین — گیا لیکی فوج اور گہیرا اودہین
کمینان ذرہکا ایک گروہ تہا — دلیر و جوانمرد و جنگ آزما

سوئی رزم و پرخاش مائل ہوا
منوچہر کی وہ مقابل ہوا

سپہ ایک نیزہ مارا بہت زور کی
مگر پر منوچہر کی آنہ لگی

ولیکن نہ ہرگز ہوا کارگر
رہا زین پہ قائم بستہ نامور

منوچہر نی کھینچ کر دوہیں تیغ
لگائی سر خصم پر بیدریغ

ولیکن نہ زنہار کاری پڑی
ہوا سخت غضناک پھر اوس گھڑی

کمربند اوسکا پکڑ کین سیتی
سر خاک پٹکا اوٹھا زین سیتی

تن اوسکا کیا تیغ سیتی چاک چاک
سپہدار کاکو ہوا یوں ہلاک

لگا کہنے شاہ فیروز جنگ
کرو گھیر کر قلعہ کو خوب تنگ

ہوئی خیمہ زن فوج گرد حصار
نہ تھا قلعہ میں مہر صبا کا گذار

رہا سلم مدت تلک قلعہ بند
ہوا سنگ زیر سپہر بلند

منوچہر نی اوسکو بھیجا پیام
کہ بس تیری برگی ہوئی اب تمام

بنامردی آخر تو ہوگا ہلاک
ملادونگا تجھکو تہ خون و خاک

اگر سیر دل ہی تو ای پہلوان
تو مت جان دیجی اپنی مثل سگان

مقابل مری آکی ہو اب شتاب
خدا جسکو چاہی کری فتحیاب

یہ سنکر اوسی غیرت آئی وہین
وہ غیرت سے سر رزم لائی وہین

نقل قلم کی

بقتل قلعہ سی سلم جنگی سوار — دلیرانہ آیا لئی کارزار
منوچہر شاہ ولایت ستان — مقابل ہوا لیکی تیغ و سنان
کیا زخم شمشیر اوس پر رہا — کہ تن سی ہوا سلم کی سر جدا
شکستہ دوم و خاور ہوا کشتہ جب — ہوا لشکر اوسکا پراگندہ سب
سپہدار خاور کا ہتا ایک وزیر — وہ آیا حضور شہ بی نظیر
کیا عرض مت کیجیو تیغ کین — عربون برای شاہ روی زمین
سپر رکھ آیا دو مین شہریار — کیا اوسنی ایمان و عہد استوار
وزیر خرد مند رخصت ہوا — کہ مشمول لطف و عنایت ہوا
عوض سلم اور تور کی فوج کو — دہ لایا حضور شہ نامجو
شہنشہ نی سب پر لطف و خوبی — عنایات شاہانہ مصروف کی
جو تہا منصب اونکا وہ قائم رکہا — زیادہ کیا ملک کچہ مرتبا
ظفر جب ہوئی شاہ کی ہمعنان — ہوا تب عیان تاب شاہ جہان
جو نزدیک پہنچا وہ کشور کشا — فریدون بادہ گیا پیشوا
پیادہ ہوا اوہان منوچہر بہی — کیا ہر قدم پر نثار صد خوشی
جب آئی وہ ایوان شاہی مین تب — فریدون نی پایا صد نشاط و طرب

مهیا ایا منوچهر کو تخت بر　　　زرکها اوسنکی تارک ده سیم زر

کهاند منیه سام نریمان سنی　　　که اتنی بنره کو سوناتحجی

جهان سنی بوند مین نفخی آخ کل　　　که آتای نزهوم بابام اجل

بشت نیدکی بیدر منوچهر کو　　　دعادی که دایم جهانبن تو بو

بیدر آخر فریدون جهانسنی کیا　　　ده سرو سنی کلستان سنی کیا

فریدون جهاندار ربی کهان　　　دلی نام تنکی زها جادوان

بواهب بفضل خدای کریم　　　منوچهر بنی پادشاه عظیم

نسبان فریدون کیا عدل و داد　　　زکها لطف و احسان سنی سکو شاد

کیاسام کو انا مختار کار　　　که تنها کاروان ده بل پاندار

سپاه لمدن و فرزانکان　　　هونی شب تنها خوان شاه جهان

سه کیتی بنی زشام وز باد اد　　　که هم من جهاندار فرخ نهاد

ترنی جان و دل سنی من خدمتکار　　　کرنی جاکری تری ایل ونهار

جهانبن تو فرمان روا تو سدا　　　بنی آرزوی بنی بنی دعا

نکلوب زال و رستم کی ابنوان شتان　　　که شنک جسمی بر بنی بو جهان

زادن زال در سیستم و بیان جوانمردی و دلاوری ایشان

بنشان

سجستان میں سام کی ایک پسر
تولد ہوا گلرخ و سیمبر
سفید اوسکی اندام پر مو تمام
گئی دایہ یہہ دیکھکر پیش سام
یہہ کہنی لگی تجھکو ای نامور
خدا نی دیا بچہ ایک طرفہ تر
کہ ہی مہ جبین سرو قد لالہ رو
ولی مثل کافور اوسکی ہیں سر کے مو
دو ہیں سام نی آگی دیکھا اوسی
ہوا خوف و اندیشہ پیدا اوسی
رکہا اوسکا ماں باپ نی نام زال
تعجب تہا صورت کا اوسکی کمال
یہہ کہتی تہی وہاں مردم خاص و عام
کہ یہہ طفل ہرگز نہیں نور سام
ہزار دیو ہووی یا پلنگ
نہ خلقت ہی انسان کی یا بی رنگ
یہہ سنکر ہوا سام دل سے غمگین
اوٹہا لی گیا زال کو بس وہین
سوی کوہ البرز ڈالا اوسی
سجستان سی اپنی نکالا اوسی
مکان تہا وہاں ایک سیمرغ کا
لگا یک وہ سیمرغ اودہر گیا
جو دیکہا تو ایک کودک سرفراز
پڑی ہی سر خاک روتا ہی زار
ہوا مہربان رحم آیا اوسی
اوٹہا آشیانہ میں لایا اوسی
طرح اپنی بچون کی با صد خوشی
لگا پرورش کرنی وہ زال کی
نہ سیمرغ کو حرف الفت ہوئی
کہ بچون کو بہی ایک محبت ہوئی

وہ رہتی تھی باہم شب و روز شاد   ہوا جب جوان زال فرخ نژاد
کوئی کاروان اتفاقاً ادھر   جو گذرا تو شادان ہوا دیکھ کر
وہ سیمرغ سے زال کو لے گیا   محبت سے ساتھ اپنی اوسکو لگا
بیان سام کو خواب آیا نظر   یہ کہتا کوئی کہ اے نامور
ترا پور زندہ ہے اور شاد ہے   جہاں مین بخوبی وہ آباد ہے
ہوا جب کہ بیدار وہ پہلوان   تو بیدل نہین اپنی ہوا شادمان
ہوئی تازہ تر الفت و مہر پور   کہ ہے پور دلبند آنکھون کا نور
خوشی سے بدن اوسکی خرکی نئی   روان ہوئی البرز مردم گئی
پھر اک خواب دیکھا وہ روز دگر   نظر آئے دو مرد فرخ بشیر
کہا ایک نے یون کہ اے بے شعور   کیا تو نے خوف خدا دل سے دور
رکھا دور اکنون سے فرزند کو   کیا خوار یون پور دلبند کو
سفید اوسکی مو ہین اگر سر بسر   تو کیا عیب ہے تنگ نظر اسقدر
کہ تیرا بھی ابیض سر و ریش ہے   تو ناحق لیکا بد اندیش ہے
نظر مین تری گو ہے فرزند خوار   مقرب ہے وہ پیش پروردگار
خروشان ہوا دیکھ کر یہ سب خواب   نہ دیکھیں رہی بچہ صوری دیاب

دوالنجوم

ہوا صبحدم سام گہر سے رواں — سوی کوہ البرز آیا دواں
خدا سے وہاں اوسنے کی التجا — بہت زاری و گریہ کر کی کہا
الٰہی مرے حال پر رحم کر — کہ پاؤں میں جلد اپنا پسر
بر آوے اوسکی یکسر دعا — ہوا حال پر اوسکی لطف خدا
نظر کی جو سیمرغ نے ناگہاں — تو دیکھا کہ ہے سام گریہ کناں
وہ سیمرغ آیا وہیں پیش سام — سنا اوسنے آکر یہ قصہ تمام
یہ سیمرغ نے سام سے یہ کہا — کہ دایہ ہوں میں تیرے فرزند کا
بہت عاجزی سام نے اوس سے کی — گیا پاس وہ کاروان کی تبھی
کیا زال کو کاروان سے طلب — حوالہ کیا اوسنے با صد طرب
پھرا وہاں سے سیمرغ لے زال کو — لے آیا حضور پدر نامجو
کہا یوں کہ لیجے یہ اپنا پسر — ہے یہ لائق تاج و اورنگ زر
ہوا سام دلشاد و خورم وہیں — لگا کرنے سیمرغ کو آفریں
دیے اپنے سیمرغ نے چند پر — کہا زال سے یوں کہ اے نامور
جو مشکل کوئی آ پڑے تجھ کو — تو پر کو جلا یاد کیجو مجھی
نشانی سے پہنچوں میں وہاں آن کر — تری مشکل آسان کروں سر بسر

بہرہ کی ہی میری وہیں لعنت تری — زیادہ ہی مجھکو محبت تیری
مجھے یاد رکھیو تو لیل و نہار — فراموش مت کیجیو زینہار
یہہ سنکر کیا زال نی یون بیان — ترا بندہ ہون ای شہ کامران
عزیمون کا یہی روز بندہ کی تو — ترا گرد عالم ہی نام نکو
روانہ ہوئی وہانسی جب زال و سام — بہت ویسی اپنی تہی وہ شاد کام
لگانی جب سام فرخ سیر — کہ شرمندہ ہون تجھسی میں ای پسر
جدا تجھسی کیا عہد اب استوار — کہ تجھکو رکھون جاودان یادگار
کرون تیری تعظیم صبح و مسا — تلافی مری تاکہ ہو جرم کا
گئی جب کہ یہہ شہ کی منزل — ہوا خوش منوچہر کا سنکی دل
یہہ تو در سی ارشاد شہ نی کیا — کہ لی آؤ ہمین جا کی تو بیٹا لا
وہ شنبہ وہ سب لی گیا اکر — گئی سنتی ہی وہ لصید کر عاقبہ
حضور منوچہر بہر زال کو — گیا لیکی سام یل نامجو
کیا حاصل و شنی زمین بوس شاہ — شہنشہ نی بخشا عمود و کلاہ
طلب کی انجم شناسون کو تب — کیا حکم جب یون کہ ای بخردان
ذرا طالع زال کو دیکھو تم اب — حقیقت گذارش کرو طالعی سب

لگی ادنی

سوئی گردش انجم و آسمان — نظر کر کی بوبی بیہ دانشوران
کہ ہیں طالع زال شاہا بلند — جہانیں بیہ ہو گا بڑا ارجمند
دلیر و شجاع و قوی پہلوان — بیہ ہو گا سر اور گردنکشان
شنفتہ نی اسپان تازی و زر — سلاح و در و خلعت پر گہر
کرم سٹی عنایت کیا زال کو — جہانیں نقارہ دیا زال کو
کیا سام پر لطف بید بیشمار — زیادہ کیا اوز بہی اقتدار
اوسٹی حاکم شہر زابل کیا — سپہدار اقلیم کابل کیا
حضور جہاندار سٹی سام و زال — مرخص ہوئی ہو کی شادان کمال
جو زابل منی پہنچا بل نامور — تو بید بید تعلیم فرخ پسر
ہنر پروران جہاندیدہ کو — فراست شناسان سنجیدہ کو
کیا سام نی ہر طرف سٹی طلب — ہوی آکی جب فراہم وہ سب
بلہ کی لگادہ بل نامور — کہ ای اوستادان صاحب ہنر
کرو تربیت زال کو روز و شب — ہنر پہلوانی کی سکہلاو سب
تا او اسٹی دانش شاہی تمام — کرو تربیت اسکی تم صبح و شام
ہر ایک فن میں تم اسکو کامل کرو — ہنرمند و ہشیار و عاقل کرو

بفرمان شاہ جہان بہر رزم — سوئی گرگساران پر آئی عزم
نصیحت لگا کرنی بہر زال کو — کہ ای پور دانا و فرخندہ خو
تجھی منی سونپا ہیں زابلستان — تو داد و دہش خوب کر یا بیان
یہ کہ کر دسام نبرد آزما — سوئی کشور گرگساران گیا
ہوا حکمران ملک زابل کا زال — رکھیا خلق کو شاد و خرم کمال
غرض ملک داری خوب بہت کی — بہت خلق نی پائی آسودگی
ہوئی بہر پیر آرزوی عروس — ہوا میل خاطر بسوئی عروس
سپہدار کابل جو مہراب تھا — ہوتی اوسکی ایک دختر مہ لقا
وہ ضحاک کی نسل سی تھا مگر — خردمند و دانشور و نامور
اور اوس بوستان کا تھا روداوہ نام — سمن بو صنوبر قد و لالہ فام
ہوا زال جی دم بعشق فرخ نی — طلبگار دختر کا مہراب کی
تو مہراب نی بہر لطف و صفا — کیا زال سی دخت کو کتخدا
غرض حاملہ رنگ گلشن ہوئی — گرفتار غم وقت زادن ہوئی
رکا جادوی تھا دمیدم آکادم — کہ بچا کلان تھا درون شکم
ہوا زال کو بہت بہت اضطراب — جلا یا وہ سیمرغ کا پر شتاب

ہوا

ہوا آگے سیمرغ حاضر وہاں
کہا زال نے ماجرا سب بیاں

وہ بولا کہ اے سرور انجمن
شکم میں ہے ایک بچہ بلتن

کرے جسکی ہیبت سے قالب تہی
ہزبر وہاں پیل اور دیو بھی

نہ جیوے گی بن پہلوی زن چیرے تلک
شکم سے نہ نکلے گا بچہ تب تلک

یہ سُنکر دیا زال نے یوں جواب
کہ تدبیر فرمائیے کچھ وہ شتاب

وہ تدبیر جس سے نہو خوف جان
بچے جان کی خیر اے مہرباں

بیاباں کی لی اوسنے ہر دو میں راہ
وہاں سے وہ سیمرغ لایا گیاہ

کہا زال سے پھر کہ اے زور ور
پلا بادہ زن کو تو بیہوش کر

فلاں جا سے کر پہلو اسکا تو چاک
کہ بچا نکل آوے بے خوف و باک

لگا اسکے پھر زخم پر یہ گیاہ
کہ ہو تندرستی بفضل الٰہ

غرض زال نے پھر پلا کر شراب
کیا مست رودابہ کو بس شتاب

کیا چاک پہلوی زن اسطرح
بتایا تھا سیمرغ نے جسطرح

وہ پیدا ہوا بچہ بلتن
جسے دیکھ حیراں ہوئے مرد و زن

ہوئی تنگ رودابہ کی نازنین
رواں اشک کرنے لگی ہر دو عین

مبادا کہ رودابہ ضائع ہو اب
کیا مطمئن زال نے اوسکو تب

لگائی جراحت پہ بیر دو گیاہ
ہوئی تندرست اوسی دن وہ ماہ

وردوا پہ وہاں توشن من ای حبیب
ہنسی لگی کرنی گفتار ریت

وہ کودک تہا صورت میں شکل سام
رکہا رستم آخر ستاون نی نام

شبیہ پسر زال نی کہنچ کر
شتابی سی بہیجی حضور پدر

ہوئی پیکر رستم شیر خوار
نگہ کرکی بولا وہ سام سوار

بعینہ مری شکل ہی ہی پسر
بجا ہی جو کہئی اسی شیر نر

مخالف بہت زال نی بعد ازان
خوشی سی کئی سوئی کابل روان

یہ تحفی خبر جب کہ مہراب کو
کہ پیدا ہوا رستم نام جو

یہ سنکر وہ مسرور و شادان ہوا
برنگ گل تازہ خندان ہوا

بجالا کی شکر خدای کریم
لگاونی رنگ کو دینار و سیم

وہ رستم کہ تہا کودک بی نظر
اوسی ہفت دایہ کا ملتا تہا شیر

کمی ہوتی باقی اگر اشتہا
تو شیر اوسکو دیتی بز و گاو کا

طعام اوسکو آنی لگا جب پسند
تو ہر تاخ آنی لگیں گوسپند

وہ کہا جاتی تہا گوشت اوسکا تمام
تعجب میں تہی مردم خاص و عام

بہ سالی ہوا جب کہ وہ شیر خوار
بخوبی ہوا اسپ پر تب سوار

بہاں

بیابات میں اپنی گرز بدر — رہی لوگ حیران اوسی دیکہ کر
کہ اسطرح کا کودک زورمند — نہ دیکہا کسین زیر چرخ بلند
کہین تہی کہ رستم بفضل خدا — تومند تر سام سیتی ہو دیگا
بوئی گرگساران ومازندران — بفرمان فرمانروائی جہان
سر رزم تہا سام جنگی سوار — لڑائی تہی دیوون سیتی لیل و نہار
لگایک دل سام آپا آندہ تر — کہ دیکہی رخ رستم نامور
محبت نی کہیچا تو وہ پہلوان — روانہ ہوا سوئی زابلستان
روان ہو کی کابل سیتی مہراب بہی — بوئی زابل آیا بعیش و خوشی
دوہ کہیچا ولی سام سیتی پیشتر — ہوا شاد رستم کو وہ دیکہ کر
قدم تب اگی سیحا وہان سام جب — گئی پیشوا زال و مہراب تب
بہشت جو بخت تہا اک بل بلند — سوار او سپہ تہا رستم ارجمند
اور اک سیر یہ رستم کی تہا تاج زر — ہوا سام خوش دور سیتی دیکہ کر
گئی حق کہ وہ ہند منی سام کی — تو بہر دو ین تعظیم کی دستگی
فرود آئی گہوڑو سنی مہراب و زال — بہہ جا ہی تہا بہر رستم خوردسال
اوتر فیل سیتی ہو پیادہ شتاب — بہہ بولا ولی سام عالیجناب

کہا ای پور تکلیف مت کھینچ تو / تکلف ترا ای میری آرزو
یہ کہہ کر دعا کی کہ پروردگار / رکھی تجھکو دایم بجاہ و وقار
ہوا سام یہ تخت پر جلوہ گر / ہوئی راس بیٹھا وہ زال اکثر
طرف جیب کی محراب فرخندہ خو / وہ رستم تہا جلوہ کنان روبرو
بصد لطف سام یل پیلتن / ہوا ساتھ رستم کی گرم سخن
ثنا خوان وہ رستم ہوا شاہ کا / تہمتن نی تب سام کو دی دعا
کہ ای پہلوان جہان شاد رہ / جہان جب تلک ہی تو آباد رہ
دعا دیکی پیر یون گذارش کیا / کہ ہون بندہ کمترین سام کا
نہیں جاتا خواب و آرام تجھہ / نہ عیش و طرب سی کہون کام تجھہ
مجھی چاہئی رات اور روز وجود / نہیں میں طلبگار رباب و سرود
خدنگ و سنان گرز و شمشیر ہون / تن بدسگالان کرون غرق خون
یہ گفتار سن سام شادان ہوا / رخ اوسکا خندہ گلستان ہوا
کہا اب کہ ترتیب جشن طرب / ہوئی بادہ کش بزم عشرت میں سب
ہوا انتظار بادہ جمشید و نور / تو تو الادہ محراب عشرت غرور
نہیں زال اور سام سی کچھ خطر / نہ شاہ جہانگیر کا مجھکو ڈر

جہالی ہی

جہاں میں ہوا اور رستم پہلوان
یہ شمشیر خونریز گرز گران
وہاں پیر کری کو نہ سنگ کشتی
رہی پیر کسی طاقت سیر گشتی
کہ دون زندہ آئین ضحاک آب
ملاوں عدو کو تہ خاک آب
دو اس بادہ کو نئی سستی تہا ساو کام
تہم گنالی اوسیہ تئی زال و سام
سنہ آئی خبر سام کو بعد ازان
کہ بہ زور رستم ہوگئی دشمنان
اودہر کا کیا قصد بہر سام نی
کہ رخصت اندر جاہی آرام نی
لگا رستم و زال کو بنہ دو وہن
کہ مت چہور ہاتہم زنہ داو دین
سنہ یہ کہ اس پن سام فرخ سیر
روانہ ہوا نیر سوی باختر
گئی زال رستم سوی سیستان
کہ تہا وہ حکومت کا اونکی مکان
منوچہر شاہ جہانگیر کا
وہاں مست پیل سپید ایک تہا
اوسنا نا گہاں بہت کوہ ایک شور
سنہ سنکر دوہین رستم پیل زور
لگا پوچہنی وہ کہ کیا ہی فغان
کیا مردمان نی یہ اوس دم بیان
کہ پیل سپید نت تاموز
رہا ہو گیا بند کو توڑ کر
ہیبت خلق کو اوسکی ہیجا زبان
دوان ہر طرف ہی وہ پیل دمان
بہری اس خبر سی جو رستم کی گوش
کیا پہلوانی لبس دوہین جوشن

۱

لیا ہات میں گرز سام دلیر — چلا لوٹی بازار مانند شیر
ولی جا جیون نی کیا ور ہو بند — کہا یوں کہ ای کودک ارجمند
سب بیڑہ ہی اور ہاتہی جیتا — تو ایوان سی بر جن ترا کو تجا
نما نا اور اک منت سخت اگی — لگایا وو ہیں سر پہ وربان کی
کہ فی الفور بیچارہ وربان مرا — گریز نده بیر دہان سی ہر ایک ہوا
عرض فوز کر دو در قفل بند — شتابان ہوا رستم ارجمند
گیا لوٹی پل دو بندہ دلیر — ہوا جا کی نعرہ زنان مثل شیر
جو مارا بزور ایک گرز گران — گرا خاک پر سو وہ پیل دمان
کیا کام آخر جیب اوس فیل کا — تو پید یلیں نوئی ایوان گیا
ہیہ سنک جبر زال جیران ہوا — دلی وہیں مسرور و شادان ہوا
سپاس خداوند جان آفرین — وہ لایا بجا اور خوشی سی وہیں
طلب رستم نامور کو کیا — سر و دست بازو پر بوسا دیا
کہا دیکھ انجی ہیں کچہ عجب — جو ہوں زبان پہ لی جا کی اب
نریمان کا ہی جو سطح ماجرا — بیان اوسکو کرتا ہوں سنی ذرا
کسی طرف ہی ایک کوہ سپند — اور اوس میں کوہ پر ہی حصار بلند

اودن

بحکم فریدون فرخنده خو ۔ نریمان نی گہیرا اپنا اوس قلعه کو
کہیں ایک سنگ گران قلعه سی ۔ نریمان کی سر پر پڑا آنکی
پراگنده ہو دونون ہوا مغز و دل ۔ گئی جان قالب سی اوسکی نکل
یہ رستم سی قصه بیان کرکی سب ۔ کہا زال نی یون کہ ای نور اب
شتابنده ہو سوی کوه سپند ۔ نریمان کا خون لیکی ہو ارجمند
یہ سنکر دونوں رستم نامدار ۔ روانه ہوا جانب کوهسار
یہ خبر پہنچی سوی مازندران ۔ کہ رستم ہوا جانب دژ روان
ہوا سام و نیر و اندیشه مند ۔ مبادا کہ رستم کو پہنچی گزند
وہان جنگ اوسکو ہوا در پیش تہی ۔ ہوا ایک دست موقوف اوسنی کیی
سپاه گران لیکی وه ہمرکاب ۔ لوہک کو نیزه کی پہنچا شتاب
جوانان جنگ آور و بلتن ۔ ہوئی گرد اوس قلعه کی خیمه زن
سه سال اور یکماه تک وہان مقام ۔ رکہا سام نی ہوئی پر نہ انجنه کام
پہر اوہانسی ناچار وه پہلوان ۔ روانه ہوا سوی مازندران
کیا اوسنی رستم کو رخصت اودہر ۔ اور اوسنی کہا یون کہ ای نامور
اکیلا نہیں کاروان کا لباس ۔ اگر قلعه میں جاوی تو لی ہر اس

تو چارہ گری کر سکی کچھ وہاں — سپہ سن کر لگا کہنی وہ پہلوان
کہ کندہ کروں جا کی بیخ حصار — ملاؤں اوسی خاک میں ایکبار
سپہ کینہ کر تا صورت کاروان — ہوا لوی فوج کو وہ رستم زمان
کئی اونٹ محمولہ بار تفنگ — کہ درکار تھا فوج میں لی سپر و تفنگ
بجائی شتربان تھی سب پہلوان — ہر ایک گرد تھا صورت ساربان
لئی تھا بندہ بار تفنگ میں سلاح — کہ یہ بات تھی وہاں قرین صلاح
دروازہ پہنچا بل نامور — خداوند دژ کو یہ پہنچی خبر
کہ آیا ہی اب کاروان تفنگ — وہ بولا کہ لاؤ اوسی یاں تلک
دو میں اگی لی گئی مردمان — گیا قلعہ میں جب کہ وہ کاروان
تو ہر گوشہ سی آئی برنا و پیر — ہوا گرد انبوہ اوسکی کثیر
ہوئی رات جس دم کہ تاریک تر — ہوا اوس وقت وہ رستم نامور
ہوئی مست فوج بہ عزم ستیز — گیا اور برپا کی ایک رستخیز
عقب اوسکی سب پہلوان دلیر — خروشندہ مانند غرندہ شیر
مقابل ہوا کوتوال حصار — ہوئی گرم وہاں آتش کارزار
خبردار ہو قلعہ کی سب سپاہ — ہوئی آگی رزم اور کینہ خواہ

بالکل دگر آذر

یہ شمشیر و گرز و سنان و خدنگ / رہا ہیچ تک گرم بازار جنگ
ہوا کشتہ آخر جو سردار دزد / گریزاں ہوئی سب نگہدار دزد
دلیروں نے تاراج فرکو کیا / غنیمت مال و اسباب و بانسی لیا
عجب طرفہ بردہا تھی اخیاس تھی / کہ دیکھی نہ تھی مردماں نے کبھی
گیا ہر دو وہیں رستم نامدار / سوئی خانہ جلگ ان حصار
جو دیکھا تو ہی سنگ خارا کا گھر / اور آہن کی دیوار ہیں سر بسر
سو اسکی ایک گنبد زرنگار / لعید لطف و خوبی ہی رنگ بہار
لگا کہنے یوں دیکھ کر پہلوان / کہ یہ کار انسان نہیں بیگمان
لکھا نامہ رستم نے پھر زال کو / کہ ای نامدار دلیل تا مجو
کیا فتح میں یہ حصین متین / کہ ہمسر نہیں جسکی چرخ برین
جو ارشاد ہو تو بجالاؤں میں / رہوں اب یہاں یا وہاں آؤں میں
یہ نامہ پڑا زال نے جب تمام / دل اوسکا ہوا خرم شاد کام
یہ پاسخ لکھا ای خردمند پور / رہے چشم بد تجھسی ہر لحظہ دور
کیا تو نے تسخیر حصن متین / ہزار آفرین صد ہزار آفرین
فقط ویکو مری یکلش کیا / روان زبان کو روش کیا

نگاه ایت آب قلعه نوکرجواب — دهانسی تو ینه لطف شتاب
که دیدارکای تری اشتیاق — جدائی بی تری بهشت مکلوقی
تری ببیجی همن استر نزار — متاع گرانمایه لشکرنکی بار
چو بسیجا ینه نامه توده بیلوان — روانه بو اجابت سیستانن
گیازل باصد طرب نیشنولا — بصد شوق اوسکو نعلین لبا
نوا شاد رستم کوده وبلند کر — نثار اوسکی سریر کیا سیم وزر
نوتی سام رستمنی نامه گلنا — رقم مژده فتح نصرت کیا
نبیت تحفه سالته اوسکی سیحی کور — که تنی نغز وپاکزه و جو بنز
عرض سام نی جیب ینه نامه تزلا — تو بند شوق سنی ختم وسریر رکیا
اوسنی اسقدر شادمانی نوی — که بند تازه گویا جوانی نوی
ستاکار نامه بیده رستمنکا جیب — نوی اهل ایران قرین طرب
بر ادل راکک کابینه امیدوار — که ساری نداندیشن اسمع کی جوار
بسوی منوچهر آتا بون بهر — بنه باقی بی قصه شنا ابون بیر

رحلت کردن منوچهر از جهان فانی بملک جاودانی

جو گذری شاهی صد ونبت سال — نو اخترشناسان حساب کمال

بالای بان

لگی کہنے شاہ منوچہر کو ۔۔۔ کہ ای شاہ ور کشور و تاج جو
قریب آئی اب تیری جانے کی دن ۔۔۔ بسر ہوگئی بس خلافت کی دن
سپہ شنکر جہاندار کشور ستا ۔۔۔ طلب کرکی نوذر کو کہنی لگا
کہ ہم ہیں کمر بستہ سوی عدم ۔۔۔ مبارک تجہی تخت و تاج و علم
تو مت چہوڑ یو رسم و آئین و داد ۔۔۔ رعیت کو رکہنا تو آباد و شاد
ہوئی حق پرستی تو رہیو مدام ۔۔۔ نہ غیر از رہ راستی رکہیو کام
جہانیں ہوئی تازہ اب داوری ۔۔۔ ہوئی نام موسی کی پیغمبری
وہ پیدا ہوا ہی خاور زمین ۔۔۔ کیا خلق نی اختیار اوسکا دین
وہی مرسل خاص یزدان پاک ۔۔۔ کیا اوسنی فرعون کو اب ہلاک
تو مت ہوجیو اوسسی برجا سخن ۔۔۔ قبول اوسکی اب کیجیو دین کو
تجہی بس ہی ایک مہم عظیم ۔۔۔ تری اہل توران ہیں باری غنیم
رہ کینہ خواہی سی یو رشنگ ۔۔۔ کری قصد تیری طرف بہر جنگ
تجہی ہات سی اوسکی پہنچی گزند ۔۔۔ تو عاجز ہو بس زیر چرخ بلند
بقصد یزد از رہ سرکشی نہ ۔۔۔ کری جب بد اندیش لشکر کشی
خبر کیجیو سام اور زال کو ۔۔۔ کمک چاہیو اون سی ای تاج جو

بل

یہی نوجوان یعنی فرزند زال | نہیں پہلوان کوئی جس کی مثال
وہ اس خاندان کا ہوا جب مددگار | رہی تا قدر اس کی لیل و نہار
منوچہر کا تھا جب یہ بیان | ملک زادہ نوذر تھا گریہ کنان
بلکہ اوس فریدون شاہ بیمار تھا | نہ کچھ درد تھا اور نہ آزار تھا
لگا کہنے ہوا خسرو سرفراز | گرفتار بیماری جان گداز
نہ جانبر ہوا بد شہ کی نظر | جہان سے سفر کر گیا نامور

نشستن نوذر بر تخت خلافت

منوچہر کی بعد ناکرد و فر | سر تخت نوذر ہوا جلوہ گر
پر یکبار نہ دیسم شاہنشہی | ہوا مسند آرای فرماندہی
ولیکن منوچہر کی رسم پر | نہ قائم رہا خسرو نامور
نہ داد و دہش کی نہ انصاف داد | ہوا اس کی جور و ستم پہ نہاد
ہوئی بند یکسر مروت کی راہ | ہوا بندۂ سیم و زر بادشاہ
لگا لینے جو کچھ کسی سے بے سبب | ہوئی منحرف تب سردار سب
لکھا بادشاہان اطراف کو | کہ آؤ ادھر اور لو یہ ملک تو
ستمگار نے جب کہ دیکھا یہ حال | ہوا دیکھ اپنی پریشان کمال

لکھی نامہ

سوئی سام نامہ کیا ایک رواں — لکھا یہ کہ اے پہلوان جہاں

بجز وقت رحلت کی کرتا تھا یاد — منوچہر شاہ خجستہ نہاد

زباں پر تھا شہ کی یہی بار بار — کہ رکھن خلافت پی سام نواز

ہیں پشت گرمی پی بس سام کی — ہم اوسکی ہیں قوت سی آرام کی

ہوئی سلطنت اندنوں کچھ خراب — یہاں آکو اب تو سنبھالو شتاب

دگر نہ یہ تخت شاہی بد ہیں — بداندیش تو اور ایران زمین

ایدر تو یہ نامہ لکھا اور ادھر — سپہبدگاں بھیجی وہاں خبر

لگی تھی جو نوذر کی بیداد جان — کی سام سی جاکی یک سر بیان

بدلتی ہیں نام گیا شاہ کا — تأسف بہت پہلواں نی کیا

روانہ ہوا زابلستاں سی وہیں — شتاباں ہوا سوی ایران زمین

جو نزدیک پہنچا لی نیک نام — بزرگان ایران گئے پیش سام

گذارش کیا یہ کہ اے نامور — جہاندار نوذر ہی بیدادگر

تو بیٹھ اب سر تخت فرماں دہی — تو رکھ اپنی سر پر کلاہ شہی

گرفتار کر شاہ نوذر کو اب — اطاعت کریں تیری ہم ملکی سب

سپہلار زباں پر لی ارجمند — خدا کی نہ یہ نزدیک ہی پسند

که نوذر نژاد کیان ستی تھا بیان / اوسی قید کی یون شاه جهان
منوچهر کی دخت ہوتی اگر / سر تخت شاهنشہی جلوه گر
کہ بانو ستا بین لئی جا کری / شب و روز کرتا ہین فرمان بری
جو نوذر نی بیشه لیا ظلم کا / تو اپی باندر ری کی اندیشه کا
اوسی باز لاونین اس راه سی / کرون تازه یہان شهنشاهی
ہنو منحرف اوسی تم زینهار / کرو چاکری اوسکی یل دینهار
سپہ لشکر آگاه بس شاه جهان / نہنکا یا سر عجز ہمین بندگان
کہ اشاه سی سنکر دیده بشر / رہا نور کی بہی وہان مہر نجند بہر
سنو اکی احوال تو رشنگ / کہ نوذر ستی کیا تو آکام جنگ

جنگ کرنا افراسیاب پسر پشنگ بادشاه توران با نوذر و فتح پانا اون نی ...

پشنگ ایک مرد نبرد آزما / سپهدار اقلیم توران کا
سر فراز تہا نسل سی تور کی / اوسی جنگ نوذر سی منظور تہی
پر ایک تہا اوسکا افراسیاب / کہ ہیبت سی جسکی تو جاری تہی آب
بل و زور مند و دلیر و جوان / نہ تہا اوسکی ہمسر کوئی پہلوان
پشنگ اوسکی کی نگاه رکه فند / کہ ای پور خوش طالع فرخنده

اودان ہوی

رواں سوئے ایران ہو لشکر سپاہ / نوذر سے اب جاکے ہو کینہ خواہ

شتاباں ہو تا خدمت زکہ اوار / کہ لیتا ہے خون سلم اور تور کا

جو قصہ سنا یہ تو افراسیاب / گیا ہو ملول آشتا پس وہ جو رو و جواب

ہوا میل خاطر سوئے رزم و کین / یہ پاسخ دیا باپ کو بس فرو دین

کہ شائستہ جنگ شیراں ہو ہیں / سزاوار رزم دلیراں ہو ہیں

کروں جاکے سالار ایران سے جنگ / کروں ملک تسخیر سب بے درنگ

یہ سنکر ہوا خرم و شاد وہ / ہوا بند سے غم کی آزادہ وہ

یہ افراسیاب اوس سے بولا دو ہیں / کہ ہر چند نوذر دلاور ہیں

ولیکن منوچہر کی پہلوان / حضور اوس کی حاضر ہیں یکسر کیان

اور ایسے ہیں گردان نیک نام / ہیں ہمسر قارن و زال و سام

نہیں خوب کچھ اندنوں عزم جنگ / یہی مصلحت ہے کہ کیجے درنگ

یہ بولا پشنگ اے خردمند پور / یہ گفتار ہے عقل و دانش سے دور

یہی وقت ہے جلکے لے انتقام / شتابی سے کر کار نوذر تمام

یہ سنکر سپہدار افراسیاب / روانہ ہوا سوئے ایران شتاب

جوانان شمشیر زن سی ہزار / جوانمرد شایستہ کارزار

به شمشیر و گرز و سنان و خدنگ / کمر چست باغلادی توری بهر جنگ
چو گردان سپاه ساتین و دو پهلوان / سپه‌گه کلی‌تی سالار با فر و شان
سپه‌دار گودرز سپه پیچی خبر / کیا شاهنی اینی جهانسی سفر
بیه یشینگ تورانشاه و افراسیاب / که ای بخت بدخواه آبا نخواب
خوشی‌سی دیه بر زو ز پیاله ده زد / بنا و بین اوسکی گجه انده ورد
ایدیر سیبی نوذر یشنگ سپاه / تولغاریم جنگ افراسیاب
گی ساقه نوذر کی مردان کار / سواران جنگی صد و چل هزار
ملکزاده‌نی ناله توتی نهنگ / تلکاپون کرای شاه فرخ بجنگ
سپه گر چه ایرانلیکی بی شمار / ولیکن بیتی گجه خطر زینهار
تک ایدنی شاه زبان سینی بنا / بو ده انی جهانسی سفر گرگیا
کرون مین بزد دلیرانه ایب / کرون غارت ایرانی تنگ گو بسب
مقابل بومین جنگ کرد و نون سپاه / تو تاپیم بوئی پهلوان تینیه خواه
سپه‌دار توران کا ایک پهلوان / که تنها نام اوش گرد کا بازبان
بو ارکی میدان ایچرا آدم جو / کتابون که بوردی حسیبی آرند دی
کری ایکی محبسی ان نکار از / ته تا خیر توران دری زینهار

نگاه

پسر کاوه قارن نام‌ور / که سردار زنگی شها با کر و فر

برادر سپی انی سپه پولاد رویین تن / که ای پهلوان جانکی نو گرزم کین

قباد او پی جوانمرد کانام تنها / نه هرگز علمبگا آرام بتها

کوداست کوکوی میدان گیا / سوار تاریان سپی نبرد آزما

ولی خشت پولادکی آتک ضرب / چو لبای تو دی جان هنگام حرب

قباد دلاور پوزگشته حسب / دوه قارن دلیر جوانمرد وب

سوتی تاریان پیکر آیا سپاه / نو اسپاته بدخواه لی زر مخواه

سپه انبوه ویکپا نو افراسیاب / کوگک کو سپه پیکی پیچان شتاب

سواگرم بازار جنگ و نبرد / کسیکو کسیکانه تنا گچه نی درد

سواخون سپی روی زمین لاله زار / بدانی من و هان سپی‌ئی ای شکار

سواران جنگ آور و کینه‌خواه / دو رویین تنی سوی آوردگاه

سوا جب که حسب رخشنده پیرا نمات / تو قارن لی جنگ افراسیاب

گیا آرای آراسته فوج کو / که یکسر تنی مردان پیکار جو

او دو پشتکا آرای نو زران و هن / سپه پیکی آیا لی رزم و کین

بوی گرم بیکار جنگ آوران / قیامت بوی اک بر پا و هان

سر و سینه نیتا وقف پیکان و تیغ به جان گرامی کامنها گجه‌ده دریغ
هراون بوینی گشته و خسته ذاتن زمین بن گئی سر بسر گلستان
ولی فوج توران بوی چیره دست دل اهل ایران کو بیجی شکست
جهاندار نوذرلی ویکنا بینه جیب که تنکری بو ایدل و چیره نسب
بو آرت عازم کارزارا نکار اینه میدان بین تاجدار
که هرگز بنین اسین گجه قایدلی جو بو گشته ناحق بینه خلق خدا
رکی بی اگر عزت افراسیاب بو اگر مقابل بو میری شتاب
جیبی نصرت و فتح دی کردگار کری پادشاهی ده نیل و نهاد
بینه جنگده افراسیاب دلیر بو ایکی زرمجو شل شیر
بوی تیره دو نوطرفسی دادن بو کار منجه نوک سنان
بان کنجی گنا جو بیم حرف بتی بسنان برسنان ضرب بر بتی
ستیزه کنان توگی سام بر بو ارخم کو بی گجه کارزار گر
غرض جنگ موقوف کردوبناه بهدی رزنگه سی کوبی جو انگاه
کیین سرسی نوذرکی دبیم زر گرا وقت بیکار بنیا خاک بیر
کیانیا بدخواه لی گجه خیال دیکن جهاندار بنیا بزبلال

الدوم نی

ملا دم توکتی نہ کی سرکار کا
دہان سی مہ و بیم لا دیا او بیٹا

تو اے شاہ دلگیر ولی بد دہ گمان
سخن بات کا یاد آیا تو وہین

کیا تھا سو جھڑنی بیہ کہ لاین
تجھی فوج توڑن سی سبھی زیان

سران سینہ تو فراہم کیا
جہاندار نی بیہ سنہ او نسی کہا

کہ بدخواہ کی غالب آئی سپاہ
بیہ تو جیا کہ بو کام آیا تباہ

ظفر ہی دتی ہین آب نظر
کہ نت کی انیاز تو کی نہ سر سبز

اگر بیناگی ہی تو کدہر جا بنی
حفاظت کی خاطر کیان پائی

یقین ہی کہ بیہ دشمنان شریر
تجھی یا لسی لیجاوین کر کی اسیر

بیہ بہتر ہی کشتہ ہون میدان مین
نجاوین اب زندہ زندان مین

جدا ہوی تن سی مری سر اگر
تو قایم رہی ننگ و نام پدر

سران سینہ لی بیہ سنگ کیا
کہ جز جنگ چارا نہین ہی شتابا

ولی اپنی بیٹی کو رخصت کرد
پہان ہوئی ہار سن اب بیج درد

کہ تخم فریدون سی تاک و دو تنا
رہین زندہ ای سرور انجمن

دو فرزند تو طوس و گستہم بی
او ہین لیکی آغوش مین پارتی

کیا شاد نی ہوئی پار بن روان
ہوئی دیدہ زار گوہر فشان

سپه سالار توران کو بنجا بام — که ننگ تنگ اکیانی تمام
براتی بن دور روز پنجی وزنگ — کری مسری اوزرنه تشی خنک
بی جنک موقوف ه دوز دور تک — رهان سکر اسرده زیر فلک
بکر تیسری روز قبت بگاه — کیالوی میدان بیرایان کاشاه
سواران جنگی بین و سار — سوا جلوه کر قلب بین شهسوار
ده سالو زفارن سران سپاه — بیز سو سیتز نده و یکینه خواه
اودور سنا صف آرا ده افراسیاب — که ترکان چین جنکی ننی همرکاب
یکایک هوی ترک چین چیره دست — سپهدار ایران نی کیای شکست
سواران شه سالو میدان تین — ترا تفرقا فوج ایران چین
ده قارن بنی بیان کیی ان سوار — نوی ملک پارس پیادان سوار
فراهم پیابود لشکر زنا — زمیدان چین قایم وه نودرزها
عوض شاه نودر سوا قلعه بند — مخالف لی کیرا حصار بلند
روان سوی پارس تو تا زیان — گرفتار بون تا که شهزادگان
سوا سیدره قارن نامدار — کلی بوتی بایم دهان کارزار
سواجیب که اگاه افراسیاب — تو فوج اوز بنچی کومک کوشتاب

[illegible]

چو کم بوده گیتی فوج گرد حصار | نوید قلعه سنی نوخوز نامدار
بکفل زیبوا توی وادی بجوان | دلی زنبور کینه بنا آسمان
سپهدار توران بیدسنگ جز | تعاقب گواد سنکی کما زود تر
فرو زنده چندم هوا آفتاب | مقابل هوا جا کی افراسیاب
ستیزنده وه بنی هوا نا گریز | هوا آخر کار نوخوز استیز
هوا اسکی آتی گرفتار وهان | هزار و دو و صد او ربی پهلوان
یک گوش جرخ بیداد گر | نه نوخوز رها اوربی کرد فر
جهان بین را لشکر ان نقف شال | بد اقبال کاوسکی آیا زوال
هوا العبد بدان جای افراسیاب | ستیزه فریدون نه جا لبخناب
سپهدار کوبد بیه بیتجی ظفر | که غالب ها فا دین نامور
هوا تا زبان آن گشته هنگام جنگ | گریزان هو بنی فوج سب بید رنگ
هوا زالم سکی افراسیاب | بنیفتاده بکوه سکی هوا اضطراب

رفتن خبر بدان سپاه پهلوانان افراسیاب ... ...
بردی ... زال ... ...

سپهداری به اداد کیا | که ملک ایب کیا جای زال کا

روانہ کئے جو کئی کارزار ‏ سواران جنگ آزما سی ہزار

چو زروان ساسان نامی یلان ‏ گئے بن کے سالار فوج گران

سنی زال نے جیسدم یہ خبر ‏ کہ بدخواہ کا لشکر آیا ادھر

کمر باندھ خواہی سر پایندگی و دھن ‏ ذرہ پوش ہوکر لیا گرز کین

روانہ ہوا سیستان سی شتاب ‏ کہ تا خبر گیتی کہ زنہار تاب

بلایا شاہ محراب نے زال کو ‏ کو بولی متفق تر ہی ای ماجو

ہوے پہلوانان کابلستان ‏ رفیق سپہدار زابلستان

مقابل ہوئی جب سپاہ عدو ‏ تو باہم مبارز ہوئے کینہ جو

چو زروان نی آگے عمود و سپر ‏ لگایا کہ جو وار اس زال پر

شکستہ ہوا مغفر پہلوان ‏ ولیکن نہ کچھ سر کو پہنچا زیان

خروشندہ ہو مثل غرندہ شیر ‏ مقابل ہوا اوسکی زال دلیر

بکسگرز ہو ہو سر بعزرد الکماد ‏ زمین اوسکی خون سی ہوئی خون تر

چو زروان ہوا کشتہ جب وقت جنگ ‏ تو آیا ساساں بید بیدرنگ

ولی حملہ آور ہوا زال جب ‏ نہ ٹہرا ساسان میدان میں تب

گریزان ہوئی اوسکی ساری سپاہ ‏ پراگندہ یکسر خراب و تباہ

تعاقب کنان

تلافی کا ان زال نے بہہ دو من … ہزاروں کی تئیں قتل ترکان چمن
ہوا یہ عجب سنکی اجزا شتاب … گئی ساتھ اوسکی سپاہ گران
ہوا لیکے دو بین کوئی یار بن روان … گئی ساتھ اوسکی سپاہ گران
گیا ارکی یہہ قصد وہ کینہ جو … کہ لاوے نکر طوس و گستہم کو
وہان سے وہ دونون گذران ہوئی … طرف سیستان کی شتابان ہوئی
گیا بسو اینہ خبر سنکی زال … کیا اوسنے اعزاز اونکا کمال
لگی رو دین سیستان مین ہم کیا … رکھو جمع خاطر یہہ اوسنے کہا
وہ کار زن بنا ہمرہ شندگان … سوار اسکی تئین لوز بہی جیلوان
ہوا اون پہ شفقت کمان زال زر … کیا لطف معروف ہر ایک پر
جو بوذر کی پرورد وہی مردمان … ہو آنے لگی ہر طرف سے وہان
فراہم ہوئی بہہ فراوان سپاہ … جوانان رزم اور وکینہ خواہ
ہر ایک کو سلاح و زر و گنج و مال … کیا زال نے دیکے فرخندہ حال
ہر کنا ہا مدار دہلا کرم سے … کیا جو رہم و شاد العظم سے
دلیلی بنی زال کو نسخ ہنا … لگتی ہا جو رنجی ایران کا
اسی طوس و گستہم ہا اوان ہمین … ہمین بادشاہی کی شایان ہہ ہین

سنیں ہیں کیانی جو ہوں بادشاہ
کیان لوی زیبندۂ تاج کلاہ

جو شاہ زبردست تھے سب ہم
سزاوار ہو جسکی تاج و علم

تو کر کی بد اندیش کو پائمال
ابھی ملک ایران سیتی دیجی نکال

جوان ایک تھا عالم شہر کی
سزاوار اورنگ شاہان کی

بلند اقتدار و معلی جناب
ثریا نبائی تھا جسکا افراسیاب

ملکزادہ لعزیرت اوسکا تھا نام
جوانمرد و خوش خلق و شیرین کلام

دو سیتی زال نی ایک نامہ لکہا
سبہ مضمون فرخندہ مرقوم تھا

کہ تھی ہیبت کی فراہم سپاہ
دیکہن سنیں ہی کہ لوی بادشاہ

اگر آدمی بیان تک تجی اپنی بازار
تو اقلیم ایران کا ہو شہنشاہ

بڑی جاکری اہل ایران کرین
بڑی آگی کا رہا یان کرین

بد اندیش ہی وہ جو افراسیاب
لگال اوسکو ایران سیتی ہو دین شتاب

روانہ ہوا بڑہ کی اتنی نامہ کو
سوتی زال لعزیرت تاجو

لکہاری سیتی ایک میں وہ نامور
نہہ جاسی تہا ہو عازم شتہر

خبر سنکی اتنی میں افراسیاب
سپاہ گرد لیکی تہجا شتاب

ملکزادہ کی تاجی اتنی سپاہ
نہ تہی ساتہ اوسکی جو ہو رزم خواہ

کیا الہجوم

کیا لاجرم بس افراسیاب
که بر خاص کی تیغ نه زنهار یافت

برادر نوازی کی تیغ آزرد
گیا بخط بہائی کی رو برو

ولیکن ستم پرور افراسیاب
طرح شعله کی کہا کی بس پیچ و تاب

ہوا سالته بچاره کی گرم گزین
ہیه گفتار لالا زبان پر دو ہمن

که ری زقیامت نه کی توی بین
بجی تخت ایران کی تجکو نوشن

جو دشمن ہیں ان سی موافق ہوا
میرا تو جہان میں منافق ہوا

وبا پاسخ اوسنی که ای تاجور
خدا کی لئی تو نه بہتان کر

میری تاب کیا جو کرون سروری
نہیں مجہکو و جوی بجز چاکری

جفا بیت تہان بکه و مہ بار
برادر نوازی نه کی زنہار

رکہا جور و بیداد ناحق روا
کیا تن سی بچاره کی سر جدا

عجمی سیستان میں آئی پہنچی خبر
ہوا کشته اعزیزت نامور

بیه سنگ بوزال اندو گزین
زیاده ہوا اوس بی دلہین کین

کیا تا مدار و بلوا اوسی طلب
کیا یون لئی کین کمربانده تواب

بزرگ سی خصم کو کنجی
شتاب اونسی نوذر کا خون پہنچی

ولی جامی شاه والا شکوه
دلیر و جوانمرد و دانش گروه

شهنشاه نوذرکی ودونون پسر   همین دانش و عقل سنی پرور
همین پیر سزاوار تاج شهی   همین لایق تخت فرماندهی
بوانکی نسل فریدون سنی گر   کوتی بونی مجلسکو کردیتم خبر
که وه وارث تخت ایران بو   شهنشاه با شوکت و شان بو
کماراللی نی حب بان نیه سخن   توکینی گلی نوبدان کین
منوچهرکی نامت سنی قوت جنگ   بواکسه نه حبسلم پت بدرنگ
ملکزاده طالب اوسکالسه   فراری بولا با دل پر خطر
جزیره کی جانب گریزان بولا   دهان خوف سنی جاکی نهان بولا
عوض نی لپسر انک طالبیت کا   بوالمرد وه دانشور و خوش لقا
ملکزاده رواد پس جران کانی نام   سرلوار شانی نی دوه خود کلام
شنار النی حب که بیه ماجرا   تولون قارن نامور سنی کما
که لی آ جزیره سنی روکونیان   بوادوپس القصه قارن روان

آمدن بادشاه زاده بهمراه قارن در شبستان و نشستن او بر تخت و آوردن افراسیاب را از ایوان

حضور ملکزاده پیجاوه حب   دیار ال کاوسکو با شعار ایت

ابلای ذا

کہا یوں کہ جلدی سوئے سیستان | مہیا ہی اور تنگ شاہی دہان
خوشی ستی وو ہیں ساتہہ فازلی رو | طرف سیستان کی ہوا تیز رو
جب آیا خداوند تاج و سریر | ہوئی گرد سب اوسکی فرمان پذیر
ہوا جلوہ گر تخت شاہی بہ زو | ہوئی ایک جہاں کو خوشی نو بنو
سوئے ملک پارس روانی سپاہ | ہوا اوس ولایت میں آیا وجل شاہ
گیا شاہ بد سوئے افراسیاب | لڑائی کی ہرگز نہ لایا وہ تاب
گیا بھاگ کر خواہ توران میں | تصرف ہوا شہ کا ایران میں
گیا خوار ہوکر جو پور پشنگ | نہ غیرت ہوئی کچہ حضور پشنگ
پشنگ اوسستی بولا کہ ای نابکار | نہ آئی تجہی شرم کچہ زینہار
ترے جی بہائی اعزیزت نامور | ترے پاس حاضر ہوا آنکر
کیا تونی ای وای اوسکو ہلاک | خدا کا نہ ہرگز کیا خوف و باک
رہا تونی رکہا برادر کا خون | کیا فوج ایران نی تجہکو زبون
نہیں کام تیرا میرے رد برد | مرے سامنی سی ہوئیں دور تو
رہی ہیں نہ کچہ قدر افراسیاب | ہوا ناگوار اوسکو آرام و خواب
جہاندار ز خسرو دین پناہ | ہوا جب کہ ایران کا بادشاہ

کیا اوسنی پر روز و شب عدل و داد — جہاں کوں رکھیا خوب آباد و شاد
پل زال زر اور سب پہلواں — شب و روز تھی شاہ کی مدح خواں
جہاں بیچ با اقبال و جاه و جلال — رہا شاہ فرماں روا پنج سال
پہ آخر کوں پہنچا پیام اجل — گئی جان قالب سیتی وسکی نکل

داستان نشستن گرشاسپ بتخت شاہی و آگاہ شدن افراسیاب بعزم تسخیر ایران

ہوا باپ کی بعد گرشاسپ شاه — خداوند اورنگ و تاج و کلاه
ولی تھا پذیرنده رای زال — کہ تھا بادشاه جہاں خورد سال
پشنگ دلاور کوں پہنچی خبر — کہ ایک طفل ایران کا ہی تاجور
پشنگ اپنی دیس میں لگا کہنی تب — کہ تسخیر ایران آساں ہی اب
بصد لطف تعظیم افراسیاب — معاف اوسنی کر کی کیا یوں خطاب
کہ آہنگ کسی سوی ایران تو کر — لی کینہ خواہی تو باندہ اب کمر
سپاه گراں لیکی تو زور پشنگ — تو اوسوی ایران رواں بیدرنگ
بزرگان ایران سیتی کر خبر — لگی زال سیتی کہنی ای نامور
پدر آیا سینہ لیکر افراسیاب — کیا جای اب بیدار کر شتاب
وہ بولا کہ ہیں تو ہو اس طرح تو — ستیزہ کی کار جو بانان گرد

[illegible]

بڑا کر گئی رستم کو ہت سر گروہ — ادو ہر سمجھا یوں ہیں باشکوہ
سپہ سنگ ہوئی شاد سب باجو — کیا سب نی اقبال اس بات کو
لگا گئی رستم سی بیر زال زر — کہ ایران ہو بخش کنا گردن ای پسر
ہوا ایک ور رستم و شوار کا — کہ جیسی گریزان ہو تاب و قرار
ہو کار آزمودہ ہیں ات بلک — کہ ہی باز پروردہ زیر فلک
تجہی کیونکہ سمجون نئی کارزار — ہوئی شیر مردان جنگی سوار
نہیں مصلحت کیا ہی تو کرہ شتاب — ہو بو تجکو منظور کودی جواب
بغرض آزمانا تہا رستم کو زال — کہ ہی پانہیں جنگ کا کچہ خیال
سپہ ہوا تہتن کہ ہون مرد رزم — کرون خیرہ بدخواہ کونی سرعزم
سپہ بازوی پرزور دست دراز — نہیں کچہ طلبگار آرام و ناز
کہ لاوں اگر اسپ کو وقت جنگ — نہ تہری مری آگی سرو پلنگ
سپہ گفتار رستم جو سن زال زر — دعا دی کہ پائم ہو تجکو ظفر
کہا یہ سپہ رستم نی ای پہلوان — مجہی چاہئی گرز و اسپ کلان
حضور ز و سلی لائی و وہیں گرز سام — تہمتن ہو زو بکہ کر شاد کام
دیکہا ئی تہمتن کو سپہ سر بسر — وہان گلہ اسپ تہی جسقدر

رکیا نشت بر ہات جس سب کی　　وہ شستہ پر خم ہو گیا بس منی
ولی ہا و یاں ایک تھی سخت چنگ　　لگا ہات اوسکی تھی جسم پر للاہ رنگ
اوڈر اوسکا تھا ایک تخم بلتن　　ہوا او یکیہ کر اودس پل صف شکن
سیہ جاہا کہ ڈالی کیانی کمند　　کری تا کہ اوس کے گردہ کو پای بند
لگا کھنچی رستم سی یوں کمند ہان　　کمند اسیہ مست ڈالی تی پیلتن
کہ پا دری کہ کی خون خوار تر　　غضبناک ہو پر دہ ازار تر
لگی اسکی ہیں بستر خیر خون　　ہوا دہ نجس پی کری کس نگون
تہتن نی اوس کو ڈالی کمند　　سر رخش لایا و وہیں زیر بند
غضبناک ہو کر وہیں ہادیان　　وداں لگی مانند شیر ژیان
سیہ جاہا جیادی تہتن کا سر　　کہ اتنی ہیں رستم یہی چوں شیر نر
ہواخت کہ میدان ہیں نعرہ زنان　　ز ہیبت اسکی خیرہ ہوئی ہادیان
غرض رخش تھا نام اوس گرد کا　　توانا و زور آور و چست تھا
کمند اوسکی سر پر ہوئی جب کہ بند　　لگا کھنچنی تب پل از خمند
کیا زور اوس رخش نی اسقدر　　کہ رستم کو ہیں لی چلا کھینچ کر
ولیکن تہتن یہی پر زور تھا　　بزور اوسکو قابو میں اپنی لیا

پہ رخش تو

گیار چونکه کوزین بوا پیر سوار / بصد شادکامی بل باغلر

دیر گنج پیر زال نی وا گیا / همین گوگنج فراوان دبا

بشاه گران سایه دیکر شتاب / بروانه گیا سوی افراسیاب

ولیکن بوا مضطرب زال زر / نه اولایاوه تاب فراق پسر

گیا آیت بی بعد دوروز کی / یانا جاکی پس رستم گردسی

بیه کتابت بازر وزر افراسیاب / که رستم بی کودک گیان اوسکرتات

بو مجبیسی کرمی رزم کی آرزو / دده کیا جنری بس مری بروبرد

بوا زال بی بر دیر بیه سال / همین اب بی تسخیر ایران محال

بسبه اوسکی بنی بر دل شادکام / ولی فوج ایران نبی بیدل تمام

بیه بها زال کو سوح شام دلگاه / که ماوان نهایت بی گرباشناه

کونبی جانبی بادشاه دلیر / که بهان جنکی هیبت بو مانند شیر

روانه کبی هر طرف مردمان / کیا زال بی یون هر ایک کستی کهن

نژاد فریدون بسی کوبی اگر / کهین بو نو اکر مجبی دو جبر

کسی بی کیا اکی یون بیان / کهی کوه البرز نیک جوان

فریدون نسب شاه فرخ نهاد / دلیر و جوان نام بی کیقباد

بو اینه خبر ایشدکی دلشاد زال | بو ایدیسی غمکی آزاد او زال
بیله رستمه سی بولاکه ای نامور | کمر باغله اور رخشه زرین کمر
روان بو ستابلی سوی کیقباد | بیله کیده جاکی ای شاه فرخ نهاد
تمنابیه رکتی بن سب پهلوان | که توجلکی بو پادشاه جهان
مددکار دولت معادن بی تخت | میانی تجبکوده تاج و تخت
دو هفته مین بو پیشکوده تا بتک | زیاده بنو دبیر زیر فلک
بیله سننکر دومین ده یل پاشکوه | روانه بوالوی البرز کوه

آمدن کیقباد از کوه البرز همراه رستم در ایران و نشستن بر تخت کیان و با افراسیاب جنگ کردن و فتحیاب بودن

اوزیر کوه البرزسی کیقباد | کین اکی بیها بیها سرو دد شاد
بو رستم اوزکادهان گذر | ده شنیدا ده حیران رها دیکیه کر
لگادین کیمی عجبی جوان | تماشای حسن اوزکر زکر ان
بو ایل خاطرکه بو همنشین | تهیتن کو اوز دی لبی و دهن
که مند پیقدر نو نه جای جوان | اوزیر کرذراسیسی تیبه بنهان
می و نقل بیه دیکیه تیاز نی | وده تزلا هین مجبکو درکاه بی

بای جوان

گرامی جوان مرد فرخ نهاد — مجتی وی نشان نه کیقباد
نیه کینی لگا بهر گرادی تو میان — توادین نامور کا بنی دون نشان
تزئی سایته اکنم دعاقل کرون — مکان تک تجتی اوکی در صل کردن
فرد وسیب سنی رشتم آباد دون — بلابا اوسی انی تک ساگمن
لگا لو جنی بهر که ای پهلوان — بابا تجتی کسنی نیه نام هان
نیه تولا بتن که ای نامور — بدری مرا پهلوان زال زر
کیا مجنکو اوسنی که جا لوی کوه — دنان بی ملکزاده باشکوه
جوانمردی کیقباد او کا نام — اوسی جا کی جلدی نیه سنجا بام
کری پهلوان کی نیه آزرد — که تو شاه ایران بوای نا فجو
نیه شنکره تولا که بین بون قباد — بدر بر بد زنام رتنا بون یاد
تهتن لی سر کو دیا بد جنکا — لجا شرط خدمت کی لاکر کیا
تجتی تخت ایران مبارک مدام — همینه تری بخت نیت و دو بکام
تهتن سی تولا نیه بد نام ور — تجتی شب کو خوران اک آیا نظر
دو بار سفید آئی زیران سی — بیتها با سر تخت ساهی تجتی
دم صبح بید با دل شادمان — لو نتر کوه سی آ کی بیتها بین بیان

ہوا اسطرح کو نیزا اب گذر — بلطف خدا سے یل نامور
یہ کہ کر بہم طوس کی وہاں سے شتاب — گئی پید ہی رستم نے تعبیر خواب
سمجھی تبھی اور بری باب کو — دوباز سفید ای سنہ نامجو
پس اب وہیں تا طوس ایران چلیں — ترے سر پہ ہم تاج شاہی رکھیں
غرض طوس ایران کو بس شاد و شاد — روانہ ہوئی رستم و کیقباد
فلون و دلاور یل نامدار — طرف سے تھا گرساسپ کی راہدار
یہ سرحد میں پہنچی جب ایران کی — ہوا سدّ رہ آنکی وہ تنہی
تنتن فلون کی مقابل ہوا — ہوئی رزم و پرخاش بالکل نوا
فلون نی کیا نیزہ اوس پر روان — کہ سینہ ہو رستم کا وقف سنان
دوہی نیزہ رستم نی بس چین کر — فلون کی جو مارا دو عین سینہ پر
ہو کشتہ فلون دلاور توا — گریزندہ یکدست لشکر ہوا
بصد شادمانی وہ دونوں جوان — ہوئی پیشتر اوس مکاں سے روان
رہیں تھی نہان دشت میں شام تک — روان شب کو ہوتی تھی زیر فلک
غرض رفتہ رفتہ وہ پہنچی وہاں — یل نامور زال زر تھا جہاں
اوسی اوسنی یکہفتہ پنہاں رکھا — بشغل می ناب شادان رکھا

فی یل

نوبتی یکدل ایچی من پیر و جوان　　توبیدر زال نی بر در رستم و نیهان
قباد و للادر کو با کرز و فر　　سر تخت شاهی کیا جلوه گر
کیا قصد ییدی سوری افراسیاب　　بوری پهلوان شاه کی بمرکاب
جو نیکدیلسی نیک مقابل تورا　　سوری رزم برا ایکب ایل تورا
ایدیرسیسی تو قارن یل نامدار　　کیا توری میدان ایچی کار زار
اودیرسی سپاهیلاس آیا اودوین　　تورا ساسته قارن کی بس گرم کین
سپاهیلاس یکسیر تو اغرق خون　　زمین بیر گرا ایسیسی سرنگون
ودوین زال سیسی رستم نوجوان　　پیه تولادرا ایی پهلوان جهان
ایریی ودیسن ایی جاودی میدانیا　　کروین تورا دشمن تو ایلک انمیان
بکاروین کراتگی افراسیاب　　هری ساسته تو رزم اورسیاب
نه کز قصد جنگ ایوسیسی تولادیه زال　　مقابل جوا وشکی توکسلی مجال
اگر سالمی آوی افراسیاب　　تو بیدر زهره شیر بیر تودی آب
تنین سیه تولا خطر تکیه ایتیش　　اوشیسی ایبسسی الادین زرین
بیله بر کر کیا سوری میدان دلیر　　تورا نعره زن جاکی مانند شیر
کیابوین نه ایی ترکب افراسیاب　　مقابل تو مجسی تو آکر شتاب

اوسی ویلہ کر مرداں ستی دوین — لگا کہنی سالار ترکاں چین
تبا دبوئی کون سیہ نوجوان — سیہ شنکر کیا مرداں نی ہان
کہی پور زال اور رستم ہی نام — رکہی ہات بین اپنی ہی گرز سام
مقابل تہمتن کی آمادہ ترک — زبان بر نہ گفتار لاتا بہ جنگ
کہ ای طفل آیا جو تو بہر جنگ — تو کیا اقبال سنان و خدنگ
دراز و ر ستنجہ ولیلاؤں میں — اپنی بانہہ کر تجہکو بیجاؤں میں
تہمتن نی سی گرز کوں کہ دیا — ہوا لی براق اوسی جنگ آزما
کہا ترک نی تو ہر چند یر — رہا او دہن قایم یل نامور
کمر بند اوسکا تنگ تین سنچی — اوٹہا کر تہمتن نی بس زین ہی
سیہ جاں کہ سیجای شاد شاد — ستانی حضور شہ کیقباد
لگا توٹ لیکن دوال کمر — دہ چینت کر او دہن گرز تراگان تیر
بندہاتی میں آ سیجی اوسکی سوار — تو آگرم ہنگامہ کارزار
اندبر ستی ہی او دہن بوعزماں شاہ — کو تک کو تہمتن کی بہیجی سپاہ
ہزار و صد و شصت جنگی یلاں — ہوئی کشتہ ہا ہو لشتی رستم کی وہاں
گریزاں ہوی ترک و سالار ترک — ہوی سرد گرمی بازار ترک

در ... اگرزان نوعی

ادھر آب جیحون سے تور پشنگ ・ گیا خستہ خاطر خصوص از پشنگ
لگا رونے فریاد یوں باپ سے ・ کہ پہلے ہی کہتا تھا میں آپ سے
کہ ایران سے تم نہ کیجے مصاف ・ بچی کسی ایں بات سے بس معاف
ہوا کیقباد اب وہاں تاجدار ・ وہ ہی مرد جنگ آور و پرسوار
بہت یوں تو ایران میں پہلوان ・ ولی نسبت سے سام کی اک جوان
عجب صاحب زور پیدا ہوا ・ نہ ہم بچہ شیر اوس کا ہوا
بل پیلتن رستم اوس کا ہی نام ・ زبون اوس سے ہی لشکر ہمارا تمام
بیاں اوسکی قوت کا میں کیا کروں ・ کہ بس زور و اوسکی کیا کہیے یوں
جدا اوسکی یکبارگی زین سے ・ کمر لی جلد تھا مجھی کین سے
کمربند میرا جو ٹوٹا وہیں ・ تو میں ہات سے اوسکی چھوٹا وہیں
ہوا لیکن ابتر ایسی پدر ・ ولی اب گذشتہ کو مت یاد کر
ہے سوی مصلحت آشتی تو ہم ・ ہوں کینہ جو کیقباد اور ہم
کہی یہ حقیقت جو پیش پشنگ ・ تو یک نامہ اوس نے لکھا بیدرنگ
کیا دیکے ویسہ کو نامہ روان ・ سوئی کیقباد بستہ خسروان

صلح کردن کیقباد و پشنگ با همدگر

حضور جہاندار دل بستہ گیا — سپہدار توران کا نامہ دیا

پڑھا اُس کو جب شاہ نے سر بسر — یہ اوس میں لکھا تھا کہ ای تاجور

اگر تور نے خون ایرج کیا — منوچہر نے اوسکا بدلا لیا

ہوا پھر اودہر عازم افراسیاب — تحمل کی تھی اوسکو ہرگز نہ تاب

لیا اوسنے بدلا پس نوذری — نکالی غرض اپنی جی کی بری

ہوا تور طالب پہ کینہ خواہ — کیا فوج توران کو اوسنے تباہ

اور اب دوسری بار آن کی شتاب — گیا فوج لیکر جو افراسیاب

تو رستم نے اوسکو کیا ہے زبوں — گرایا ہے خاک مذلت نگوں

بہت ہمسر کینہ خواہی تو نے — بہت فوج کی بس تباہی تو نے

یہ بہتر ہے اب آشتی کیجئے — نہ کینہ کو اب دل میں رہ دیجئے

کہ ہم تم رہیں غیر کجرو زنہار — رہا دور ہیں یک جدی ای شہریار

موافق فریدون کی تقسیم کی — رہیں کتخدا اپنی اقلیم کی

کریں تازہ پیمان و عہد استوار — نہ لشکر کشی پھر کریں زینہار

غرض اب جیحون ہی درمیان — رہیں ہم ادہر اودہر تم رہو حکمران

یہ پاسخ لکھا شاہ نے پیدومن — کہ ہرگز نہیں ہمسری آغاز کین

اودر کی

ادو بھی ہوئی ابتدا ظلم کی | ولیکن خدا نی سزا انکو دی
ہمن عہد و پیمان یہ تم استوار | تمہاری ہمن بات کا اعتبار
بس اب تو اگر ہو وہی قول و قسم | تو ہوئے صلح پر راضی البتہ ہم
لگا کہنے رستم کہ ای تاجدار | نہ کر صلح اور آشتی زینہار
لیا گرز نی ہمری او سکو دیون | ملا ان عدو کو تہ خاک و خون
بیہ سنکر وہ شاہ نے نامجو | طلب کر کی محراب اور زال کو
بیہ بولا ہمارا جو ہو مشورا | کرو مجکو آگاہ اوسی فرا
بیہ بولی وہ شاہ قوی جنگ سیا | کہ ہی صلح بہتر سنہا جنگ سیا
غرض شاہ نی بات او بوجھی | سپہدار توران سی بہر صلح کی
دیا رستم و زال کو گنج زر | عنایت کی خلعت ہر یک بہر
لیا یون لکہائی رستم نامجو | بری جشن کا ایک بہی بار ہو
لکہہ ملک توران ہے دون زینہار | کرو لگا فرزند تیرا جاہ و وقار
نہ ہفت اقلیم کی لعداد تا | روانہ کئی جا بجا پہلوان
وہ لائی تصرف میں ملک وسیع | ہوئی سب کی شاہان عالم مطیع
بہت باد ازون نی بہر شاد | ہوا راکیا سکہ کیقباد

بعد کامیابی و فتح و ظفر | گیا بویی یارسین شه دادگر
بیله وادو دوشن شاه نیکی دهان | که اول خلق تا خاطر شادمان
بوئی مدح خوان شه کیقباد | فریدون تو برگز کیا بیر یاد
مرا بو پرسش شاه گیتی پناه | جهانین خداوند تاج و کلاه
بیله بو جهانا شنه تو بلبارگی | که آخر بوئی ابنی رب بندگی
شه دادگر کی تیتی فرزند جار | اوشین آنکدین شاه فرخ تبار
طلب ترکی بولدا کاوس کی | عزیز و بمنا را تدا نبایی بی
بیله بو وی خداوند تاج و سریر | ربوتم شب و روز فرمان پذیر
مغاوین بو ارسکی شام و سحر | که فتنه نه تر تا بو یار دگر
ده بولی که هم ای شه نامدار | اطاعت یسی بنیدین پند سپار
کی ار و زکی بعد بند ناگمان | بو ارسو ملک عدم شه روان

داستان نشستن کاوس بخت خداوندی

بوئی بدجت دیده کیقباد | تو بید شاه کاوس فرخ نهاد
خداوند اورنگ و افسر بو ار | جهان پرور و عدل گستر بو ار
نگاکرلی بو ادو دوشن روز و شب | نگارینی مشغول عیش و طرب

تو الیک ارز

ہوا ایک شہ زندہ حاضر ولیکن — کہی اوس نی تعریف مازندران
کہ اب تب و یوانی بیت خوش گوار — سدا فصل گل ہی ہمیشہ بہار
سو شنکر کیا قصد مازندران — وزیرون سی بولا یہ شاہ جہان
کہ ہرگز نہیں اب تجھی میل رزم — ہوا دل طلبگار میدان رزم
مبادا اگر میں ہون آرام گیر — تو ہر نا ہو ملک و تاج و سریر
فریدون و ضحاک و جمشید سی — نہیں کم ہی کچھ یہ زور و قوت تجھی
مشقت سی لازم ہی اونکی میان — نہ قائم رہی افسر و ملک و مال
یہ جمعین ہی کشورستانی کرون — ہر ایک ملک میں حکمرانی کرون
سنو تسخیر کرتی ہی مازندران — اڑون سکہ و خطبہ اپنا وہان
یہ کہتا رہا خاقان آفاق گیر — ہوئی سنکی حیران وزیر و امیر
بگفتار سی بولی کہ ای نامنگ — ولی جیتنی کسی لگانون ترا ایک
فریدون و جمشید عالی وقار — منوچہر شاہنشہ نامور
رکہیں بادشاہی خوب افسونگری — اطاعت میں تہی اونکی دیو و پری
برابر تو زور و قوت دہ شاہنشہان — نہ خاطر میں ائی سوئی مازندران
نہیں ہی مناسب عزیمت اودہر — کہ آتی نہیں کامیابی نظر

وہ گرشاسپ گستہم و طوس جوان | وہ گودرز اور گیو نامی یلان
وہاں تھی ولی تھی نہ طاقت کسی | کہ رستہ کو روکیں باز اس عزم شہ کا
ہوئی یکدل اس بات پر گرد سب | کیا چاہیئی زال کو یہان طلب
وہیں زال کو ایک نامہ لکھا | رقم اوسمیں احوال سارا کیا
سنیجی نی بادہ کی وہ نامور | روانہ ہوا سیستان سی اندر
یہ سنکر تعجب ہوا شاہ کو | کہ یہ حکم آیا ہی کیون نا بجو
یلان سی جہاندار کشورستا | یہ بولا کہ اب جاو تم پیشوا
لگا جانی جب زال سی پہلوان | یہ اوس سی کہا زال نی یہ زبان
کہ تم اور رستم چلی شہ کی حضور | رکھیں شاہ کو اس ارادہ سی دور
جب آئی حضور شہ نامور | لگا کرنی تعریف شہ زال زر
کہ جب تا شہنشاہ داد ودہش | نہ یکسا کہیں اور شاہی نہیں
ہمیشہ تو شاہا جہانگیر ہو | ولایت ستان تیری شمشیر ہو
شہنشہ نی گفتار لطف و کرم | لگی سنسنی زال سنتو وہ سیم
وہ دونون رستم زال کی پوچھی خبر | وہ بولا دعا گو ہی شام و سحر
کہا اوسسی بہر ذکر مازندران | یہ سنکر کہا شاہ نی یون کہ ہان

ارادہ مرا

ارادہ میرا او سطرف ہی درست   کمر بانگ گیری یہ باندی ہی چست

گیا زال نی عرض ای تاجور   بیہ شنکر خبر ین بنی آیا اید ہر

رکھون تا کہ اس عزم سی جنگ کو باز   فذا لسوح ای خسرو سرفراز

فریدون جمشید لی پیشتر   کیا تہا ارادا کہ جادو ہی او دیر

شناخت کری جانہ دیو سار   طلسم در جادو دی وہان ہنسار

گیا تب تیغ لوہی آر بند ران   حذر تو ہی کر ای شہ خسروان

بہ تسخیر ہوا دور شیر سی   نہ ہات آوی افسون نہ تدبیر کی

لگی لینی بید سب سران سپاہ   کہ ہم من تری بندہ بیکھو راہ

سنی عرض ای شاہ عالیجناب   ہنس بہ آواز افرین صواب

سنو پانچ و پاشاہ نی زال کو   کہ ای گرد دانا و فرخندہ خو

فریدون سی افزون ہی مرا حشم   منوچہر و جم سی ہین توبیش و کم

خدا ہی مرا یار اور دستگیر   کرون جا کی دیون کو فرمان پذیر

طلسم اس افسون کو توڑون تمام   سر بد سگالان کو پیوڑون تمام

برا ئی زال اور رستم سیلان   طرف سی پری بیان رنو جو کران

نگاہین بید ہنسی یوہ بکو راہ   کہ ہم بندہ ہین اور تو بادشاہ

بدلسوزی ای شاه کشورستان جو کچھ عرض کرنا تھا ہمنی کیا

مجھی کیجی رخصت سوی سیستان کری حکم اپنی کوئی اور بیان

معاون ہیں اور کار سو لگا مدام مددگار و یاور رہیں سو لگا مدام

غرض شاه سی ہو سوی سیستان رخص ہوا پہلوان جہان

رفتن کاوس برای تسخیر مازندران و گرفتار شدن بدست دیوان

بل نامور ایک سالار و تھا اد سی شاه کاوس نی یون کہا

کہ سونا مجی تی ہی ترت تختگاه توں کی آگی سو بخشی جو کچھ خواه

تو پیدا ہوا دل ہو رستم کو سیجو خبر معاون تری ہی سو فرنگی اگر

بنه گیر کر جاندار کشورستان روانہ ہوا سوی مازندران

گیا [illegible] سنگ [illegible] یلان جنگ آور و جنگی سوار

بعوان شاه [illegible] نامور گیا گیو [illegible]

جب آئی جد ملک مازندران تو دیکھ [illegible] جنگجو پہلوان

[illegible] کو [illegible] گیا مکان [illegible] گیا

گو [illegible] ستیز تو [illegible] تیغ تیز

گیا تھا [illegible] کنان بہت مال و زر [illegible] آباد [illegible]

الکستان

گلستان نسیمی وه نشید لجہ کم ییتا
زن و مرد خوش منظر و خوش لقا

ہوا شاہ مازندران تی علیجہ بند
کہ حالت تھی فوج شہ ارجمند

دیوانہ لگیا ہو گئی بند نا آمید
کسی دیو کو سو نہی دیو سپید

گیا یوں کہ اب جان سیں تنگ ہوں
گیا شاہ ایران بی محبکو زبون

دگر نہ جان بر تو بیتان تک تن
ستانی مرد کر تو الہی اہرمن

دہ لایا بیت شکر دیو سار
ییہ سنکر شتابان ہوا نا انکار

ہوئی قتل ایران کی سارتی سپاہ
ہوا آنکہ بنا دسی کنیہ خواہ

دہ تو دو زر نستیم اور طوس بی
ولی گیو لمدر شاہ کا عیش بی

پراگندہ دل اور حیران ہوئی
گرفتار چنگال دیوان بوئی

کہ آئی ہو آخرین بیان کی بچی
لہا دیو آکر تنگ بی شاہ سی

ییہ سنکر گیا شاہ بی فرمان
بہشت جنت کی سیر مازندران

ولی تیتی اور نک جانا کیا
وزیروں نی مجبکو کیا نیع سنا

ہیں جارہ تقدیر سی رہنما
ہوا ہیر میں آخر بیان آگی خوار

نگہبان تہی بارہ ہزار اہرمن
جہان قید تہا شہ مازندرن

جو سلیمان خبر گرفتار ہوئی کاوس شاہ مازندران میں ...

رستم برائی مخلصی بادشاہ بطرف مازندران از راه هفت خوان

بوقت سحر جب سوی سیستان | کیا شاہ زادن نے جشنی تک پہلوان
کہ سنجا وہی تا زال زر کو خبر | بلا اوس پہلوانوں کی میان لشکر
بیان زال سیتی ماجرا سب کیا | طرف سب سی دیکھا وہیں کی نگاہ
کہا او سو وقت میں اے پیل بتن | نہ لایا ہو حافظ ہیں ترا سخن
تو باقی سنا مینی آخر کو آہ | ہوئی کشتہ یکدست سارے سپاہ
ہوئی زندہ باقی جو میدان خندق | سو میں قید کی پنجہ اہرمن
سنیا پیغام لی کہ کئی جب جہ | تو دو لگر ہو ویں سنو زال زر
سنہ رستم سیتی بولا صد افسوس ہی | کہ والی ہمارا ہو کاوس ہی
سو ہو قید اور نیم مئی و جام سی | گذارش شب و روز آرام سی
سنہ ہی وقت یا سی وائی او کا | کہ حق نی بخشی زور بازو و پا
نہ ہرگز ہی مجبکو اب تاب جنگ | کنگر ہوئی سستت بازو چنگ
تو ہمت کو اب کام فرما شتاب | سوتی سنہ ناز خندق حاسبان
قلم نی قضا کی سنی فتح بلند | لکھی تیری نام ای پیل ارجمند
خوشی سیتی بولا پیل نامجو پس | کہ ہی جنگ دیوان مری آرزو

دلی دوری

ولی دوری راہ سی ہی خطر / کہ وہاں مری جانی تلک ہی بدر
کہیں بدسگالان ناپاک تو / مبادا کہ ضائع کرین شاہ کو
یہ سنکر کیا زال نی یون بیان / کہ نزدیکتر ہی یہ رہ ہفتخوان
ولی راہ مین ہی بلائی عظیم / نہ اک منزل اوسکی ہی بی خوف و بیم
گر اس راہ سی جاوی ای پہلوان / تو ہر سات دن مین تو پہنچی وہان
تہمتن یہ بولا خطر کچہ نہین / بتائید حق زیر چرخ برین
کرون دفع مین ہر بلا کو شتاب / طلسم اور جادوستان کو خراب
کرون قتل وہان لشکر دیو کو / چہڑاون کاوس اور گیو کو
یہ کہہ کر ہوا رخش پر جب سوار / دعا زال نی دی کہ ای پیل و نہار
تو ہو کامیاب ای یل نامور / رہی ہمعنان تیری فتح و ظفر
بوقت وداع یل نوجوان / ہوئی خوب رودابہ گریہ کنان
لگی کہنی درد جدائی ہی مجہی / ستاوی تو کیا فایدہ ہو تجہی
تہمتن نی مان کو یہ پاسخ دیا / کہ زندان مین ہین بندگان خدا
اب اونکی چہڑانی کو جاتا ہون مین / بفتح و ظفر یہان پہر آتا ہون مین
غرض ہو کی رخصت چلی ہفتخوان / شتابان ہوا رستم پہلوان

نہ ساتہ اپنی کوئی لیا زینہار   فقط رخش تنہا اور دہ شہسوار

احوال منزل اول از راہ ہفتخوان

ہوا گام فرسا بیابان میں   سر شام پہنچا نیستان میں

کیا صید ایک گور تو وہاں شتاب   نکال آگ وہیں اوس کی کیا کباب

دیا چھوڑ صحرا میں پھر رخش کو   گیا خواب میں وو بیل تا بجو

نیستان میں تہا ایک شیر ژیان   طرف رخش کی دوڑ آیا دوان

لگا دوڑ سوئی خنگ مائل ہوا   بزبر وہاں کی مقابل ہوا

اوسہا شیر کی سر پہ ماری دو دست   جبا کر کیا اوسکو دانتوں سیتی پست

بہت آخر ہوا شیر خستگی زبون   روان اوس کی تن سیتی نکلا جو خون

ہوا جب بیدار رودہ شیر نر   تو حیران نہایت ہوا دیکہ کر

لگا رخش سیتی ہو کی یوں خشمناک   کہ تجکو اگر شیر کرتا ہلاک

تو لی کون چلتا سلاح و سلب   پڑالی کیا تہا یہ توں غضب

اگر پھر ہو کوئی بلا آشکار   تو ہوتا مقابل نہ ہو زینہار

تو بیدار ہو شتابی کرنا مجہی   شتابی خبردار کرنا مجہی

احوال منزل دویم از راہ ہفتخوان

[illegible]

ہوا ابر رخشندہ جب جلوہ گر ۔۔۔ تو رستم روانہ ہوا پیشتر
نظر چاہ و چشمہ نہ آیا کہیں ۔۔۔ ہوا تشنہ پانی نہ پایا کہیں
خدا سے تہمتن نے کی التجا ۔۔۔ کہ مت رکھ تو بندون پہ تشنگی روا
ناگاہ ہوا ایک آہو وہاں ۔۔۔ کہ آیا تہمتن کی آگی دوان
پھر آہستہ کرنے لگا وہ خرام ۔۔۔ یہ سمجھا وہیں رستم تشنہ کام
کہ بی شک یہی بخشش کردگار ۔۔۔ یہ دیکھ اوسکی دلکو پھر آیا قرار
ہوا پیرو دنبال آہو روان ۔۔۔ تو پہنچا سر چشمہ وہ پہلوان
سپاس خداوند لایا بجا ۔۔۔ اوتر رخش سے اوسنے پانی پیا
کیا گورکو تیر سے پھر شکار ۔۔۔ اور آتش بھی کی سنگ سے آشکار
بنا دل کی ہوس تاکہ کیا کباب ۔۔۔ ہوا پھر وہیں گرم آرام و خواب
گئی جب گذر نصف شب تب وہاں ۔۔۔ ہوا ظاہر ایک اژدہا ناگہاں
کہ تھا سی گز وہ درازی میں تہا ۔۔۔ غضبناک تھا قہر تھا بد بلا
ہوا رخش گرم خروش و فغان ۔۔۔ کہ بیدار ہو خواب سے پہلوان
ہوا وہ تو بیدار پر اژدہا ۔۔۔ نہاں وہیں زیر زمین ہو گیا
خفا رخش سے ہو کی بولا وہ یون ۔۔۔ کہ ناحق کیا مجھکو بیدار کیون

ببه کره تهمتن دووین سوگیا … بیراتنی مین تکلاوده ی اژدها
کیا رخش لی بیرجو دکمه او سکونور … توجاگا دووین رستم پل زور
دلی بیردووین اژدهای بلید … بزیر زمین بو گیا تا پدید
نه آیا نظر گجیه جیب وراس جیب … کیا رخش برادسی خشم و غضب
که توی دوباره جگایا مجبی … خوش آیانه آرام سرا مجنی
اگر بیدبوی بجنسی لسی خطا … نوسه تن سنی تری کرون مین جدا
بیاده توی شید مازندران … روان بکی بون تیغ و گرز گران
گیا خواب مین جیب پل ارجمند … تو تکلا دووین اژدهای بلند
بوابین رستم کی استاده رخش … بواجان فشانی لی آماده رخش
جد بر آوی تنها اژدهای سیاه … اودر رخش بوناهناس شد راه
دو جیب متصل اگیا ناگهان … بوات خروشان و حمله کنان
بیراتنی مین بیدار رستم بوا … دووین گرم بیکار رستم بوا
تهمتن لی بیر کتیح کرا یک تیغ … دلیری سنی تاری دووین بکر ریغ
ولیکن نه هرگز بونی کارگر … فوی اژدها کی خرا دوست بر
ببه جا ها کری زخم دیگر رها … که تا بووی پاره تن اژدها

بیراتی بی

پھر آخر میں آیا سوئے پہلوان
دہن کر کے وا اژدہائے دمان

دم اژدہا کم نہ آتش سے تھا
وہ ناچار سوئے عقب ہٹ گیا

جو دیکھا کہ رستم پہ ہے وقت تنگ
کیا کام کیا رخش نے بے درنگ

کہ دانتوں میں پکڑا اوسے زور کر
پھر اوس اژدہا نے اوٹھایا نہ سر

تہمتن نے ایک تیغ ماری وہیں
ہوئی خون سے اوسکی رنگین زمیں

ہوا کشتہ جب اژدہائے دمان
تو لایا بجا شکر حق پہلوان

احوال منزل سوم ٣ از راہ ہفتخوان

روانہ ہوا واں سے پھر صبحگاہ
درازی درپیش اوس روز راہ

سر شام پہنچا وہ یک چشمہ پر
کہ سبزہ بھی تھا خوب واں تازہ تر

ہوا جب کہ رستم تہ خلوت گزیں
تب آئی وہاں ایک زن مہ جبیں

صراحی تھی ہات میں اوسکی تہی
نہ تنہا صراحی کہ طنبور بھی

بہت خوب تھا اوسکی بر میں لباس
غرض تھی اگر وہ رستم کی پاس

تہمتن نے اوسکو بغل میں لیا
اور ایک جام مے اوس سے لیکر پیا

پھر احوال رستم نے پوچھا تمام
لگی کہنے تب یوں بت لالہ فام

کہ ہوں میں زن صالح و حق پرست
مجھے دے وہ خداوند بالا دست

بیابان مین شجاوی هی نعل و می | بو کچه جای بیابان تو بو بود هی
ترنم سرا ببر بوئی نازنین | تو از تشنگی رشتم شربت قرین
بیابان تک وه مخطوط و خورم بوا | که بیر نغمه سنج آب رشتم توا
نه جانانه بیه زن ئی الک سحرکار | تو از راز پنهان نه کچه آشکار
بوئی وه بی مستغفر حال حب | زبان بروده لالا و گوئی من جند رب
شناخت که نام جهان آفرین | تو ابتره رنگ رخ نازنین
تهمتن بیت بیه تو آشکار | کی ساحره کوئی یاد و پسار
کیاو وین او سکو اسیر کمند | غضبناک بو بیه پل ارجمند
بیه بولاکه توکون هی سیح تا | زن ساحره بوئی بیه او شی کیا
قلم تیغ سی گرگی بیه او نگار | گیا خواب مین وه پل نامور

احوال منزل چهارم از راه هفتخوان

جو دیانسی بو اصبحدم ره نورد | تو بیجا عجب وقت مین شیر مرد
که بو ناهتا خورشید کم جلوه گر | اندبیر از ی شتاو پان بشیره
وه طی کر گیا راه تاریک کو | سر چشمه بیجا پل تا بجو
گیا خواب مین وقت شب پیلوان | ت آیا و پان و شنبان ناگهان

ائی ایک

هڕی ویک چوب آنگی بانو بر   هو او وین بندار ده ناپور
لگاهی رستم سی بون ستبان   که اولاد گرد دلاور جوان
بیان کای حاکم برای دلیر   که جنگی مقابل هنو تره شیر
تصرف بین ای چند فرسخ زمین   برندی کا بی بیان گذر زمین
تو بوجان سی شیر آبا گر   گریزنده بو بیان سی آب زود تر
دگرنه جو اولاد جای گا   تو بیده ای جانی هین با لگا
مجی تخته برآبای رحم ای جوان   که ضایع کین تو بو دی بیان
بیه شنک نهتن فی بو خشمگین   نگرکان او سکی او کیاری دو بین
طبانچا جرا اسنه بیه بیدرا سقدر   که مبی دو وندان جڑی سر بسر
گیا دشیبان تا بس اولاد کی   کیا حال سی جاکی وفف او سی
ده مشغول صدا فکنی تها کین   بیه شنگ سیه نیک آبا دوبین
او سی دیگه کر رخش بر بو سوار   مقابل بو رستم تا بدار
بیه بولاد رستم سی کینی لگا   مجی نک تا نام تیر ای کیا
که ای نام مار رنجاوی تو بیان   بیه گفتار شنگ بل نوجوان
لگاکنی بون نام مرای ابر   قوی زور بون ختل بل و بر زبر

دلیر و لڑکا زبر اودھم آئے تو
سنیں گر کہیں وہ مہری نام کو

پہر اولاد نو لا تیا نبیہ مجتبی
کہ آیا ہی تو کو نسی راہ سی

نبیہ نو لا ووہیں رستم نامور
رہ ہفتخوان سی ہی آیا اندر

بہ نیروی بازو و فضل خدا
سہ منزل ہی کی دفع ہر سہ بلا

چہارم بہ منزل جو ورشین ہی
تو پنہان نہ در رہ ای بداندیش ہائی

نیزی تن سی بی اب خدا اثر کرون
کہ تیغ یلدست لشکر کرون

مناجت کی اولاد نی نبیہ کلام
تو بس اوڑ گئی ہوش اوسکی تمام

کیا خوف دہشت نی ولیکن اثر
نہ ہرگز پڑا تاب بہ بستر

نوازون سی نو لاکہ یکبار کی
کرد حملہ دوڑا کی اب بارگی

وہ جنگ آوران کھینچ کر تیغ کش
تو کی رستم گوائی وہ ہیں

کوئی پہلوان بستر خواب سی تہا
اوسی پہلی رستم نی کشتہ کیا

کیا قتل کرنی خشت وار اس بہر
نہ آیا کوئی پہلوان بابن بہر

سپاہ مخالف گریزان ہوئی
بیابان ہی یکسر پریشان ہوئی

کیا بہر نہ آرام رستم نی وہان
ہوا اوسکی دنبال وہ ہیں روان

وہ اولاد بہی بیر فراری ہوا
وہ ہیں دشت پیمائی آواری ہوا

وہ جابجا

دوہ جا نا ہتا گابی اندر کہ او دبر — غرض شل روباہ ہتا حیلہ گر

ہوا گرچہ عاجز بل نا بدار — ولیکن بجھوڑا او دسی نہ نہار

ہیچ اوسکی تر وبک ڈالی کمند — لیا کہج او لادو کو گرگی نبند

دتی با بند و بات اوسکی بہرا ستوار — ہیدا ٹنگ جنسمہ کی باس بکڑ قرار

نہج نسی دیا بائندہ او لادو کو — ہوا استراحت کنان تا جو

احوال منزل پنجم از زاد ہفتخوان

ہوئی صبح تا بندہ جب آشکار — تو بولا اسے اولادسی نامدار

کہ دیو سفید اور کاؤس شاہ — ہوئی تھی بزرم آور دلنیہ جواہ

دوہ احوال کر تو مفصل بیان — لکی اوسنی القصہ سب داستان

سنیہ رستم نی جا جا دو دین بیر تیغ — کہ اولاد کو ہچی زیر تیغ

لعبد عجز اوسنی کیا اوبن بیان — کہ مت قتل کر مجکو اے پہلوان

کرون میں تسب ورد زعفران برتنی — کرون راست دن جلد مت وجا کرتنی

لگا کہنی رستم کہ کاؤس شاہ — مقید جہان ہی بحال تباہ

وہاں تک اگر لی چلی تو ہجی — تو گشتہ ازدن ہین نہ ہرگز بجی

تبادی تو گر جای دیو سفید — تو برآدی بری بھی دلکی امید

پذیرا کیا اوسنی اس بات کو — بہ ظاہر کیا یہ کہ ای نامجو
مکان ایک ہی درمیان دو کوہ — دہان ہی شاہ کا دیو گردون شکوہ
گرفتاری اودر سر کوہسار — نگہبان ہین دیو بارہ ہزار
دیا حجت زندان کا اوسکی نشان — ثبت اوس پر ہین تین نو امیر ہان
رہا دو ہین اولاد کو یہ کہا — ولی قول اور عہد و پیمان لیا
کہاں دون نگراب تنہائی تو کر — مراعات بچہ پر کرون نیشتر
دہ نولا کہ نزدیک ہی دو مکان — جہان قیدی ہی بادشاہ جہان
دو ہی شہد مازندران کی ہی راہ — کہ ہی دیو زادان کی آرامگاہ
اور ایک دست بر کوہ ہی درمیان — کہ سنگ گران سنگرہ ہین جہان
اور اوس دست دسی شہر تک ہا سوار — سواران خلجی ہین نہصد ہزار
سوار اسکی اجی پہلوان جہان — ہزار و دو صد پیل جنگی ہین وہان
سراپا ہی تو سنگ و آہن اگر — گذار اوس مکان تک سی ہی دشوار تر
بہ گفتار سنگ تو اخندہ زن — لگا کہنی اولاد سی بیلتن
کہ تو زاہیر ہوا گر دہان تلک — تو ہان دیکھنا بد کہ زیر فلک
گردن یہی ہین کسطرح سبکو بلاک — ملاناہون کیونکر تہ خون درخاک

توان نالہ

ہوا ساتھ اولاد کی ہمرہ روان — یل پیلتن رستم پہلوان
جہاں تک تعلق تھا اولاد کا — مقابل نہ آئی کوئی وہاں بلا
غرض تک شب و روز رہ سپرد — ہوا دشت میں بیخطر رہ نورد
کہیں نصف شب قلۂ کوہ پر — تہمتن کو ناگاہ آیا نظر
کہ آتش ہی افروختہ جا بجا — جو پوچھا تو اولاد نی یوں کہا
کہ دروازۂ شہر مازندران — یہی ہی کہ آتش ہی روشن جہاں
وہ دیو سپید اور بہی دیو سب — سکونت گزیں ہیں وہاں روز و شب
فروزندہ ہر دیو نی آگ کی — کہ دستور اونکا ہی ہر شب یہی
یہ سنکر ہوا وہ مسرت قرین — ہوا دشت میں پہر سکونت گزین
کہا اب تو ہی شہر نزدیک تر — روان یہاں سی ہم ہونگی وقت سحر
درخت ایک تھا اوسی اولاد کو — دیا باندہ اور سو رہا نامجو
ہم گرچہ تھا عہد اور اختلاط — ولی راہ میں شرط ہی احتیاط

احوال منزل ششم از راہ ہفتخوان

دم صبح اولاد کو ساتھ لی — روانہ ہوا رستم اوس دشت سی
ولی بہی کمند اوسکی گردن میں تہ — وہ رہبر تہا پیش پیل ارجمند

بہ اولاد پولاد کہ انی نامور
یہ منزل تھی پرخوف و بیم و خطر

نگہباں ہیں از رنگ بید ازرنگ
ہیں جن سے انسان کو تاب جنگ

نہ اندیشہ رستم نی ہرگز کیا
جہاں دیو ارژنگ تہا وہاں گیا

دلیرانہ جا کر کیا جب غریو
تو خیمہ سے نکلا وہ ارژنگ دیو

تہمتن کی ماری کمر بین دو دست
کہ تا پہلوان کو کری وو ہی شکست

تہمتن نی ہات اوسکی رکہ کتف پر
پکڑ دوسری ہات سی اوسکا سر

اوسی خاک پر سر فکندہ کیا
سر دیو ناپاک کندہ کیا

جہاں لور دیو کو نکلی تہی انجمن
دیا پہینک وہاں پس سر اہرمن

ہوی بید گر ترندہ سب دیو زاد
ہوا وہاں سی رستم روان شاد شاد

سر کوہ جہ دم کہ رکہا قدم
ہوا وہاں توقف کنان ایکدم

روانہ ہوا پہر یل ارجمند
غرض کر کی طی راہ پست و بلند

جہاں شاہ ایران گرفتار تہا
وہاں سا تہا اولاد کی وہ گیا

موکل وہاں خواب غفلت میں تہی
بغل گیر سلطان ہوا گرد ہی

شہنشہ نی پوچہا جو احوال راہ
تو رستم نی یکسر کہا پیش شاہ

گرفتار زنجیر کا جو شب تہا
تہمتن نی اوسدم ازاد کیا

دالان

کہ اک دست توڑی وہ بند گراں | کہ آتی ہیں جا کی وہاں پاسباں
لیا گیر رستم کو بس آنکر | ولی پہلواں کو نہ تھا کچھ خطر
جو سردار تھا قوم کا بد دیو | مقابل ہوا دو ہیں کر کی غریو
وہ بولا کہ میں نے بفضل خدا | کیا تن سے ارژنگ کی سر جدا
کسیکو بھی ہمیں نہ یارائے جنگ | گریزاں ہوئی دیو سب بد رنگ
خدا نے دیا اسقدر مجھکو زور | کہ دیووں کو سمجھوں ہوں مانند مور
میری ہات سے ہی مرگ دیو سپید | ہیں آیا ہی دشمن کر کی امید
کروں قتل اوس دیو ناپاک کو | نہ جان اپنی دی ہو کی نور رنجو
اطاعت میری کرو اب اختیار | کہ ہر جا سے بہتر ہیں زنہار
اگر جنگ کی دشمن سے کچھ ہو ہیں | تو سر تیر اور تیغ بران کی تیں
ہوا و تو فرمان پر اوستاد ہیں | کہ پیدا ہوئی ہیبت تیغ کین
کیا اور دیوان ناپاک کو | کہ منت آویشن پل ناچو
گرفتار تھی جتنی ایرانیاں | اونہیں لا کی حاضر کیا بند وہاں
لگا کہنی رستم بہ ایرمن | کہ دیو سپید ای یل پیلتن
ہوا کشتہ گر ہاتھ سے تیری وہاں | تو فرمان بری ہم کریں سب یہاں

نپٹ ہو روان اوس مکان سیتی ہوا | اور ایک دیو سامنے اوسکی دہاسنی ہوا
بیابان مین تہا وقت شب رہ سپر | وہ اولاد اور دیو تہا راہبر
نپٹ ایک لشکر نظر دور سیتی | کہ افزون ملخ سیتی تہا اد مور سیتی
سبہ اولاد سیتی تو جہنی وہ لگا | کہ یہہ فوج کسکی ہی مجہکو بتا
وہ بولا کہ ہی فوج دیو سپید | شہنشاہا ہوا اسکی اور ایک نوید
کہ نکلی ہی جب چرخ پر آفتاب | تو ہر دیو ہوتا ہی بید گرم خواب
گر اوس وقت تو اوسنی جو کینہ خواہ | تو ہوئیگا تو مظفر بفضل اله
ہوئی بات اولاد کی دلپذیر | ہوا رات کو رستم آرام گیر

احوال منزل ہفتم از راہ ہفتخوان

سحر جب خورشید تابان ہوا | پیلتن تب شتابان ہوا
جہان لشکر دیو تہا وہان گیا | کوئی خواب مین کوئی بیدار تہا
تہمتن کرسیتی دومن کہینچ تیغ | لگا قتل کرنی اونہن بیدریغ
ہوئی بیخبر دار کند سپید دیو | گیا گرد رستم کو کرنی غریو
جب اوس تہا تیغ زن پہلوان | ہوا تا مقابل کو ان تند و بان
رہی جب نہ تہا را تاب ستیز | تو بی دو ہا سنی دیو دونی راہ گریز

بہرا با دہ

پرآباده بل باجل بر آمید — کوکی خانه وجای ودیو سپید

پراز جادوان تهاده یکسر مکان — نهانام کوروسنی کانت ن

ودوی دیو ربر نوا را بر — بل بلین کووهان لی گیا

کوکی غار تاریکلره تنها وهان — که دیو سپید سعین نهاجهان

بکفل غارسنی وه مقابل نوا — سوکی رستم گرد بابل نوا

اوسنی ویکنه کرستم نوانحوت — بنسه لی گیا کوی یزدان پاک

دلیری کسی بیدلیکی نام خدا — کیا زخم شمشیر اوین بیرزبا

بوکی خسته اوین زخم کشتی ازان دو — دلی حور گرا اوسنی کی عزو

بعلین لبالی رستم کودواب — نگا زور گرلی وه خانه خراب

جوان فی بی اوسدم کنا خوف زور — ولیرانه بانم کیا جوف زور

ادیم دلنیس اکتا تنها دیو سپید — که بون جانسی آج بن نا امید

ایدبر بون کبی تنا بل نا نجو — که اب دیکی جان بر کونکه بو

غرض همدیگر بوب کشتی بوبی — ایدبرا اور او و برسی ورزشی توی

سیم بو کی جابر بوکی بیر خدا — خدا نو کی بکدم توقف کیا

زمین بر بکایک برنی تو نظر — تو ویکیه زمین تو نسی رستم لی تر

یقین ہے بڑا زخم کاری لگا ‏ ‏ بڑا دل توی رستم گرد کا
اوٹھاتا بگرز گراں دیو کو ‏ ‏ دیا پٹک بہر خاک پر دیو کو
کیا دو بین خنجر سے اوسکو ہلاک ‏ ‏ لگا لا جگر دل کیا اوسکو چاک
نکلے کی خوں رستم نے بہر روی غار ‏ ‏ تو کشتہ نہ نہبت پائی وہاں دیو سار
یہ بوجھا اونن قتل کشتی کیا ‏ ‏ جواب اوسکو اولاد نی یہ دیا
کہ باخاں دیو سپید لعین ‏ ‏ برابک کی تنی وابستہ جان حزین
ہوا کشتہ جب وہ تو سب مر گئی ‏ ‏ جہنم میں ساتھ اوسکی یکسر گئی
یہ کہکر کیا پہر کہ ای نامدار ‏ ‏ کہ یہ انعام کا ہون میں امیدوار
تہمتن نے یہ ولد کو بخشی الجوان ‏ ‏ کردن حاکم کشور مازندران
بہر اولاد کو وہ جگر دیو کا ‏ ‏ دل پہلوان نی نوالہ کیا
وہ دو بین پہر وہاں سی بہر اوشاد ‏ ‏ گیا پیش کاوس فرخ نہاد
دیا مژدہ فتح جب شاہ کو ‏ ‏ ہوا شاد اس مژدہ سے نامجو
لگا کہنی یوں شاہ باداد و دین ‏ ‏ کہ ای مرحبا آفرین آفرین

بازگشتن جلوس فرمودن کاوس بہ تخت شاد کردن او بہ شاہ مازندران نامسکو

جو سردار و دیو و لکھا نہابد نام ‏ ‏ ہوا دو مطیع شہ ذوالکرام

وہ لائیا

وہ لایا وہاں ایک اورنگ زر
ہوا اوسپہ کاؤس کی جلوہ گر

وہ گودرز و گستہم اور طوس و گیو
وہ گرگین و بہرام اور رحیل دیو

ہوئی ایستادہ جب یہ سب
کمر بستہ جوں بندگان با ادب

زلِ نام ور رستم پہلوان
سرِ کرسئی زر تہا جلوہ کناں

سرِ نو ہوئی محفل انبساط
مہیا ہوا ساز و برگ نشاط

رہا سات دن تک یہ عیش و طرب
رہی روز و شب اہل عیش سب

سوی شاہ مازندران بعد ازان
کیا شاہ نی لکہہ کی نامہ روان

فرستادہ کا نام فرہاد تہا
غرض نامہ شاہ وہ لی گیا

دیا شاہ مازندران کو شتاب
کہا یوں کہ لکہہ دیجی اسکا جواب

سنی یہ جادوان نی پرہا کر کی دل
لکہا یہ تہا کہ ایک گرد زور آزما

روان ہوکی ایران سی آئی یہاں
قوی زور میں مثل شیر ژیان

دلیر و جوانمرد رستم ہی نام
ہزبر افگنی ہی سدا اوسکا کام

وہ دیو سپید اور ارژنگ دیو
جہانمیں تہا قوت کا جنکی غریو

ہوئی ساتھ رستم کی جب گرم جنگ
تو دونوں ہوئی کشتہ بے درنگ

کہاں ہی تجہی رزم کی اوسکی تاب
تو حاضر ہو اب اوسکی یہاں بشتاب

ہمیں ملک اپنا حوالہ تو کر — تجھی خواہش جو ہی کچھ بھی اگر
تری حق میں بہتر ہی فرمان بری — دگرنہ ہی دشوار ہی جان بری
نہ مضمون پڑھا جب تو ہو کر خفا — شہ جادوان نی نہ پاسخ دیا
کہ دیو سپید اور ارژنگ گر — ہوئی کشتہ تو یہاں ہوا کیا ضرر
ہزاروں ہیں دیوان بیکار جو — قوی بازو و کینہ ور تند خو
سوا انکی ہیں پاس میری شہا — ہزار و دو صد پیل جنگ آزما
تو یاران ہی یک رستم گرد پر — یہاں ہیں ہزاروں ہی یل نامور
ازاد اکرون گر تو فرصت دون — بس اکیلا میں تسخیر ایران کرون
تری ساتھ یہی پڑا کیا کیا — کہ زندان میں تجھکو زندہ رکھا
رہائی تری ہو گئی ناگہان — غنیمت سمجھ اسکو اب بیگمان
تو جا سیدھی سوئی ایران زمین — نہ ہرگز مری ساتھ ہو گرم کین
کرونگا تجھی قید گر اب کی بار — تو جیتا نہ چھوڑونگا ہر زینہار
فرستادہ لیکر جواب پیام — پھر آیا حضور شہ ذو الکرام
سنا اور دیکھا تھا جو کچھ وہاں — کیا پیش کاؤس کی سب بیان
پڑا کر میں شاہ فرخندہ خو — لگا کہنی تب رستم نامجو

تجھی نام کو

مجھی نامہ لکھ دیجی اکی بار — کہ تا جادوین وہان فرستادہ وار
یہ سنکر ہوا خورم و شاد شاہ — ہوا بند سی غم کی آزاد شاہ
تبہی ان کی تعریف کرنی لگا — پھر اوسنی برقم وہ مین نامہ کیا
لکھا یون کہ بیہودہ گوی تو چھوڑ — ہماری اطاعت سی ات منہ نہ موڑ
نہین تری ان کسی ڈرتی ہین ہم — تجھی پہر خبردار کرتی ہین ہم
سمجھہ کر توی عاقل و ہوش مین — نہ پرخاش زنہار رکھتہ مین لا
اگر اکی حاضر ہو یہان ایکبار — ترا ملک تجھہ پر رہی برقرار
وگرنہ مجھی خوب سمجھی زبان — نہ تی پہر نہ تو اور نہ مازندران
ہوی مہر کاوش جب نامہ پر — روان تب ہوا رستم نامور
حضور سپہدار مازندران — کہا جاکی یون مردمان سی یہان
کہ آیای پیدا ای شتہ نامور — فرستاد اک اور آیا کروفر
قد و جسم تھی مثل جبل بلند — رکھی تھی وہ پاس اپنی تیغ کمند
قوی ہیکل ایک سب تھی زبردان — عجب شان وشوکت کا تھی وہ جوان
سر جادوان تھی وہ مین ہشیار — روانہ کئی گرد زور آزما
ملی بلتن تھی ادہین دیکھہ کر — ادھر کیا اور وہان ایک تھا ور شجر

اوسی دیکھی جولان طرح نیزہ کی — جو نزدیک پہنچا تو چھوڑا ابھی
بہت گرد اوسکی تلی دب گئی — یہہ دیکھا تو حیرت مین تب بہ گئی
اسوار وہین کہنی لگی یون بہم — کہ دیکھلا وین پنجہ و زور اپنا بہم
کیا ایک نی پنجہ اپنا دراز — ہوا خندہ زن رستم سرفراز
تہمتن نی کیا خوب پنجہ کیا — کہ ہم پنجہ کا دست رنجہ کیا
جدا ہوگئین اوسکی رگہای دست — ہوا مرد زور آزما دون شکست
وہ بیتاب و بیخود ہوا اسقدر — کہ بس گر پڑا اسپ سی خاک پر
خبر سنکی یہہ شاہ مازندران — یہہ سمجھا کہ رستم یہی ہی جوان
کلانور اک گرد پر زور تہا — اوسی شاہ مازندران نی کہا
کہ تو بہی اوسی زخمی و خستہ کر — دل و پنجہ کو اوسکی شکستہ کر
کلانور آیا غضبناک ہو — لگا کہنی یون رستم گرد کو
ذرا مجھسی ہم پنجہ ہوای جوان — کہ دیکھون مین تیرا بہی زور توان
مقابل ہو وین ہنس تہمتن ہوا — کلانور سی پنجہ افگن ہوا
اوسی بہی کیا ایکدم مین توان — کیا اوسکی سرپنجہ کو غرق خون
حضور خداوند آیا وہ مرد — پراگندہ خاطر گرفتار درد

دیکھایا

دلبا یا اوسی وت آو تخته — که رک اور باخن تنی سب رخینه
کیا ہند که سپتر نیش کار زار — ره آتشی کر تو اب اختیار
کلا نیو رلی حیب کیا به بیان — تو ابر غضب شاه مازندران
کیا ہند طلب رستم گرد تو — گیا حب حضور اوسکی ده نا مجو
نگاکنی تب شاه مازندران — که توی نمر رستم پہلوان
بیه شنکد و باوسنی پاسخ وہن — که رستم کا ہون جاکر شکمزین
بیه لیه کرده نامه جواله کنا — ده تیره کر تو ابر نیات جفا
تیتن بیه بولا که لکی جواب — لکھا پاسخ نامه اوسنی شتاب
که بیان تحتسی بی دعوی بسری — نہو ہمسی جو بای فرمان بری
ہمارا تو ہو پاک فرمان پذیر — که قایم ربی ملک و تاج و سریر
نر رکون نی بری نجا ہا کبہو — که تا تو ہی مازندران للدون
تو ابر انداز ه سی قدم — نه بیر اپنی جان بر دار که رنجم
تبتن نی یون ذمت حضرت کیا — که کاوئن کی کر اطاعت شبها
نربادری ابنا وسیم و تخت — روانه ہوا که کی دستوار سخت
حضور شہنشاه کاؤس جب — ده آیا تو ہولا نزوہی طرب

کراب کبحی آراسته ساز جنگ روان اولدی لوقی سی بدرنگ

مصاف کردن شاه کاوس پادشاه مازندران وکشته شدن مازندران از دست رستم پهلوان و فتح یافتن پادشاه کشورستان

ایدی برسی جهاندار کشورستان اودبرسی سپهدار مازندران
صف آرا اولدی جاکی میدان ایچن تواحشر برپا نیه ایک آیین
لوی دیو بای دهان نهنگ لو آکی رستم تنی جو بای جنگ
لکاجنکه ایک زخم وکی سنان زهی دیوکی بیهده قالب من جان
نه جادوان بی کیا فوج کو که یکبارکی آب توحله گرو
لواکرم هنگامه کشت و خون لوی خون سی بیسر زمین لاله گون
لوالوق اور کوس کاسه خروش که یکسر ریشان لوامغز دوش
لواکرکر غبار زمین کیا تا سپهر شعشف جرخ برین
دروت بگ نیم حلمه آذر لوی هزار دون تن یکدم من بی کروئی
به یکسر دکرز و سنان و خدنگ رها کرم کیفیتت بازار جنگ
لواز رستم درخشنده حب نیه اکی وغا شاه ایران نی
که بارسی بی بمعرکت لو طغر زبون لودی دیوان بیدادگر

ادی بنوفل

ودوین عیب‌سی پیریه‌ای بدا   که‌ی ظفر بری بفضل خدا
بیه شنگ شهنشاه فتح شاد   گیالوی مادر وکنه شاد شاد
گیاحله آورپوساری سپاه   کروفوج مازندران کوباه
تهمتن لوی شاه مازندران   شاهان لوا ئیل پل و ماهان
گردی ادسلی اگی تنی پلان مست   گیاگرز سپی اینی ریک تونشت
کشاده لوی راه چپ سرلیر   گیاراست بت رستم نامور
رهاهات سپی گرز اوسدم توار   طلسگار نیزه ده رستم توار
ودوین گیو نیزه دهان لی گیا   تهمتن کوجا کر حواله گیا
پل بیتن نیکرا دس نیزه کو   شنه جادودن سپی تواز زم چو
دوی نیزه مارا کمربند بر   رالیک طرفه آنا تماسا نظر
که قوت سپی جادوی لی هنگام جنگ   شنه جادودان جن گیا شکل سنگ
چو دیاده کوه گران سنگ راه   نو حیران رها رستم کینه خواه
سیج کرد وین شاه کاوس وهان   بیه بولاکه ای رستم پهلوان
نوا کیاچوی تخت درمانده تو   ده بولاکه ای فرخنده خو
مری ساهنه چپ یکی گرز گران   توا زرم چو شاه مازندران

تو مٹی کیا زخم نیزہ رہا
اور اوسدم سے دلمیں گمان سبہی تہا

کہ اس زخم سے کچہ کی اب خوف تن
ہوا شاہ مازندران سرنگون

ولیکن سے حائل ہوا ایک کوہ
میان تخت ضربت میں ہی اک گروہ

لگا کہنے یہ بادشاہ جہان
کہ جتنے ہیں ایران کی زور آوران

اوٹہا لاوین اس کوہ کو زود تر
سبہ سنکر وہ زور آوران سربسر

لگی زور کرنی ولیکن وہ کوہ
ہلا بہی نہ وہان سے ہوی سب ستوہ

بہر آخر کو وہ رستم پہلوان
اوٹہا لی چلا وہانسے کوہ گران

پس پشت تہی وہ دلیران تمام
خروش و خرم و آفرین خوان تمام

خوشی سے سر رستم نامدار
ہیبت گوہر و زر کیا وہان نثار

غرض لے لی رکہا وہ کوہ گران
سپاہ نے بہ نامور تہی جہان

خروشان ہو جون شیر دی شنگ
تہمتن نے بولا کہ ہان بدرنگ

نکل اے نجاجو ان سنگ سے
رہائی نہیں اب سبہی خاک کی

دگر نہ ابہی یکی تیغ و تیر
کرون ٹکڑی اس کوہ کو زود تر

سبہ آواز سنکر سے جادو ان
جو نکلا تو کاوس شاہ جہان

لگا کہنے کچہ دیمن لادو نہ باک
ہلا و آب اسکو نہ خون دہ جان

دو بی زن ہم

دو من کہے کر یہ تہمتن فی تیغ / کیا پارہ پارہ اوسی بے دریغ
جو کشتہ ہوا شاہ مازندران / نرمنت نری فوج کی درمیان
گریزان ہوئی مردم و اہرمن / پریشان ہوئی زیر چرخ کہن
بہ فیروزی و فتح شاہ جہان / ہوا او اجل شہر مازندران
شہ جاودان کا جو تہا تختگاہ / ہوا جلوہ گاہ شہنشہ دین پناہ
ہوئی مردم شہر و دیوان تمام / پرستار شاہنشہ ذوالاکرام
بہت ہات آیا ہون مال و گنج / ہوا دو رکید ست بیدرد و بی رنج
سپاس عنایات لطف خدا / جہاندار کاوس لایا بجا
جب اوس فتح کی شاہ کو شکل ہوا / ہوئی بخشش و جود و بازل ہوا
دربی بہا خلعت پر گہر / زر و ملک و اسپان بازین زر
کنیز و غلامان زرین لباس / بصد بہجت و شفقت بیقیاس
تہمتن کو دیئی کر کیا سرفراز / ہوا پہلو انگا فزون امتیاز
بید لولاد کو پاشاہ و طرب / حضور جہاندار کی کی طلب
کیا عوض رستم کی ای پادشاہ / ہمہ لولاد ہی بندہ نیکخواہ
بہت اسی کی خدمت و چاکری / ہمہ ہی لائق عزت و برتری

هو

حکومت میانی نی ایسی دیکچی جهانین سرفراز آب کیچی
شهنشاه نی خرم و شاد تنها زر و تی عنایات اولادکو
کیا حاکم شهر مازندران فرزندی گودین اوسکی نوقیر دوشان
وه گستهم اور طوس عالی وقار وه گودرز اور گیو جنگی سوار
بیه جنگی تیغی گردان جنگ آزما زر و ملک اونکو عنایت کیا

مراجعت فرمودن کاوس از مازندران بصوب ایران و لشکر کشیدن بسوی هاوران و خواستن دختر شاه هاوزان را

بآیند اقبال و فیروزی بخت جو مازندران بسی لیا باج و تخت
تو پهر سوی ایران بفتح و ظفر روانه بوا خسرو نامور
هوی ایک عالم کو بیه آگهی که با شوکت و فر شاهنشهی
خدیو جهانگیر کاوس کی بلند اقتدار و زبردستی کی
کیا جنسی تسخیر مازندران بوا خیل دیوان پر ان حکمران
هوی ترکسان شکی اندیشه مند مبادا که ناگاه بیشتی گزند
بهت بادشاهان گردن فراز هوی گام فرسائی راه نیاز
ره آینی زر و گوهر و طوق تاج حضور اسکی بیجا رسم خراج

الغرض

اطاعت سے جسکی نہ باندھی کمر / تو اوسکی ولایت کو سمجھا خزر
ہیبت کہ جوان شہ نی سیدہی گئی / مغلق ہلک توران کی اکثر لئی
ولیکن ہوا شاہ ہاماوران / مطیع جہاندار کشورستان
نمایاں ہوئی اوسکی جب سرکشی / قبولی شاہ نی اوسکی پیشکشی
کیا اسقدر پہلوانوں نی تنگ / کہ ہرگز رہی سرنہ یارای جنگ
وہ رکہتا تہا اک جفت سودابہ نام / صنوبر قد و گلرخ و لالہ فام
جہاندار اوسکا ہوا خواستگار / نہ الفت اوسنی کیا زینہار
بندہا عقد باہم برسم شہا / ہوا شاہ کاوس پر مہربان
رکہا ملک ہاماوران برقرار / مراعات کی اوسنی بیشمار
پیام سپہدار ہاماوران / یہ آیا حضور شہ خسروان
کہ از لطف آپ قلعہ میں آئی / یہاں تک قدم رنجہ فرمائی
قبول آپ میری مہمانی کرو / میری حال پر مہربانی کرو
کیا شہ نی اقبال اس بات کو / ولیکن وہ دلدار فرخندہ خو
یہ بولی کہ ای خسرو نامدار / مری بات کا کیجیے ہمیں اعتبار
وہ کم بخت ظالم بتہ کار ہی / برای دغا باز و مکار ہی

بهانه غرض قلعه گه دربان — که هرگز نهیں خوب جانا وهان
کیا منع بو وار نی جنیں بادر — نه مانا ولی شاه نی زینهار

رفتن کیکاوس بطریق مهمانی خوردن بخانهٔ شاه هاماوران و در آنجا گرفتار شدن و به اطلاع این خبر آمدن افراسیاب از توران و تسخیر کردن ایران

بو جاگاکی مهمان بنزه کامگار — گی ساهیده اوسکی کی نامدار
وهاں ساهیده ون رونق افزا رها — نه وسواس و اندیشه هرگز کیا
تماشای سالار هاماوران — برآئی که آیا وه شاه جهان
شب و روز خدمت میں حاضر رها — جو کچه شرط خدمتی ادا انجا
کیون کیاکه خدمت سی خرسند کیا — نشینه کو حیله سی غافل کیا
کیا قید بیر شاه کاوس کو — کیا بند گودرز او رطوس کو
تو اعجب گرفتار کاوس شاه — تورانی جوتی طرفی ایران سپاه
سنه شنگ سپهدار افراسیاب — سپه لی توران سی شتابان شتاب
تصرف کیا اسی ایران زمین — کیا ملک تسخیر ایک آن میں
بزرگان ایران نی بیر زینهار — اطاعت بکی ترک کی اختیار

کیا بسند

گئی زابلستان میں رستم کی پاس | شکستہ دل و پر غم و بیحواس
کیا جاکی احوال سارا بیان | کری جاکی تدبیر کچھ پہلوان
سنا جب کہ رستم نی یہ ماجرا | تو یون شاہ ہاماوران کو لکھا
سنا ہوگا احوال مازندران | کہ بزور بازو کی میری وہان
ہوا شاہ مازندران بی ہلاک | ملی و دو سرکش بہ خون و خاک
تمہیں بھی لازم کہ کاؤس کو | بہ اعزاز و اکرام یہان بھیجدو
وگرنہ سواران زابلستان | بکھو دینگی ہاماوران کان تن
لکھا اوسنی پاسخ کہ کاؤس کی | نہایت ہی دشوار اب مخلصی
اگر تو بھی اوکفا میدان میں | تو ہوگا گرفتار اک آن میں

جنگ کشیدن رستم بسوی شاہ ہاماوران و فتحیاب بودن در رزمگاہ
و مخلصی یافتن کیکاوس و بقیہ و فرزدری روانہ شدن بصوب ایران

پڑہا جب کہ نامہ کا اپنی جواب | تو بس زابلستان سی جون موج آب
روانہ ہوا سوئی ہاماوران | لیا ساتھ اپنی لشکر گران
مخالف نی بھی جمع لشکر کیا | سپہ مصر و بربر کو بادر کیا
غرض سہ سپاہ گران پر سہ شاہ | ہتین بسکہ اگر ہوئی کینہ خواہ

کیا پہلوان نے مبارز طلب — کہ جی جائے جس کا مقابل ہو اب
ہوا دو نہیں پر ایک کی پیدا خطر — کیا زخم سے اوسکی سب نے حذر
ہوا شاہ ہاماوران پر غضب — گئے پہلوانوں نے ناچار سب
کیا قصد رستم سے پیکار کا — ولی جب کہ رستم نے حملہ کیا
سراسیمہ دو پہن گریزان ہوئے — یلان سب کشور پریشان ہوئے
پھر آیا نہ میدان میں ایک سوار — مقابل نہ کوئی ہوا زینہار
جو دیکھا کہ بیدل ہے ساری سپاہ — تو غیرت سے پھر مصر و بربر کے شاہ
گئے سامنے پہلوانی کے دلیر — مقابل ہوا وہ بھی مانند شیر
سوئی تارک شہر و مصریان — لگا گرز رستم کے جیدم روان
بجا کردہ ضرب اوسکی بہا کا دہن — ولی بخت بد سے ہنا چار زمین
تہمتن نے پھر اوسپہ ڈالی کمند — ہوا الغرض وہ گرفتار بند
شتابی سے زینت زین سے جدا — اوسے مردمان کی حوالہ کیا
سیہ لی پھر حملہ آور ہوا — شتابان کوئی فوج بربر ہوا
گریزان سواران بربر ہوئے — نہ تک لحظہ وہاں رزم آور ہوئے
تباہ و پراگندہ لشکر ہوا — گرفتار پھر شاہ بربر ہوا

تمنا ہوا

نه تنها بو اول شاه بربر اسیر | چهل هزاران نوکری و سنکگر

نوکری شاه کاوس کی مخلصی | چیقدی هندسی طوس و گودرز بی

جهاندار کاوس اکر دی فرز | نوالحخت شاهی به بهر جلوه گر

سپاه شه کشور الصید آرزو | نوکری هر کاب [illegible] تاجور

تفرقت بن آیا بیت مال و نهب | عزمی بهر [illegible] تفنج و ظفر

روان کوی ایران اولا بادشاه | زیاده [illegible] لاکه [illegible] سپاه

جنک بیان آمدن شاه کاوس و افراسیاب و شکست
خورده رفتن افراسیاب بصوب توران و فتح یافتن کاوس

چو آیا جهاندار عالیجناب | سپه یکی بنجابت افراسیاب

صف جنک آراسته دلهان بوکی | جهانین قیامت نمایان بوکی

سپهدار توران پی یرون کبا | که ای پهلوانان جنک آزما

بکرا ای رستم کوکر کو بر مرد | کری قتیل باکه وقت نبرد

کردن [illegible] تاج و افسر اوی | بولالسکی [illegible] خنجر [illegible]

بنه سنکی کرد میدانین | کی اوردی [illegible] ایلکین

بیدآیا کوی رستم افراسیاب | ولکن نه هرکز بولا کامیاب

اینمس کی [illegible] ایران
بولاد [illegible] ایران

بل بیتن یکی گرز گران | ہوا حیب کہ میدان میں حلہ نشان
تو سالار توران ہراسان ہوا | سر اسپ و ہان سی گریزان ہوا
دلیرون نی پھر کیج گرتیغ کین | ہزارون کی قتل ترکان ہین
ہوئی کشتہ تورانیان بیحد ہلاک | کہ کشتو کی پشتی ہوئی تا فلک
گیا لوی توران سپاہ و سپاہ | ہوا شاہ کاوس کی فتحیاب
ہوا ملک ایران میں بند و بست | ہوئی ترکستان جہان خوب پست
ہوئی شہ کی محکوم دیو و پری | لگی کرنی جون بندگان چاکری
مکانہای نادر بزیر فلک | بنائی بپشت کوہ البرز تک
کہ دین اوس مکانون کی ناکو نعیب | کہ ہنار مکان زر و یا قوت کا
ہوا اسکی ہرجا تی شیشی لگی | جہاندار کاوس کی حکم سی
غرض دیو فرمانش پادشاہ | سر انجام کرتی تھی شام و پگاہ
ولیکن ہنگ الگی تہی تمام | وہ ناچار اس فکر مین تہی مدام
کہ شہ کو سطح کیچی ہلاک | جہان بین رہی ناکہ یخوف و باک
بہ ابلیس نی ایکدن یون کہا | کہ ہنس شہنشاہ کشور کشا
کرو شہ کی ترغیب سیر فلک | کرو شہ کو لی راہ تم یک بیک

ناؤن لمنی

تا اوّن ہمیں بیچ میں الیا ہنر ◦ کہ زنہار جانی نہ ہر یو تاجور
یہ ابلیس سنگی وو رجیم دیو ◦ گیا پس وو ہیں بیٹھن کیہان خدیو
کیا عرض ای بادشاہ جہان ◦ توہی خسرو خسروان زمان
ولی حیف ہی یہ کہ راز فلک ◦ نہیں تجھکو معلوم کچہ آج تلک
کواکب کی گردش کا بہی زنہار ◦ نہیں تجہ پر احوال کچہ آشکار
اگر تو ہو عازم سوئی آسمان ◦ تو ظاہر ہو یکدست راز نہان
سنی بات جب دیو گمراہ کی ◦ تو گم ہوئی عقل یہ شاہ کی
یہ کہنی لگا او سی یہ تاجور ◦ کہ تو لی چلی گر مجھی چرخ پر
تو میں تجھکو انعام دوں بیشمار ◦ زیادہ کروں عزت و افتخار
وہ بولا کہ تدبیر اسکی کروں ◦ سر چرخ پر اسکو لیجلوں

رفتن کاوس بروی ہوا بقصد آسمان بفریب بازی رجیم دیو و افتادن در بیشہ چین و باز آوردن سرداران کاوس را بہ تختگاہ ایران

گیا پس ابلیس وو رجیم دیو ◦ کہا یوں کہ راجی ہی کیہان خدیو
ولی اسکی تدبیر فرمائی ◦ کہ گردوں پہ یک طرح سی جائی
بتائی وو ہیں اوسنی تدبیر ایک ◦ کہ نزدیک ابلیس کی ہی وہ نیک

گیا پیر حضور شہ نامدار　　عقاب اوسنی منگوائی چنگل سی چار
کہلایا اونہیں گوشت شام و سحر　　قوی زور اونکی ہوئی بال و پر
اونہیں ساتہہ مردم کی جو گز گیا　　لگی زور پہ اونکو فاقا دیا
رکہی ران تیز لکی ایک نیزہ پر　　کیا ایک تیار پہ تخت زر
عقابون کو باندہا سر تخت سی　　کہا پیر نے شاہ قوی بخت سی
دکہائی ہمی اب اس تخت پر　　ہوا جلوہ گر خسرو نامور
مگر قصد ہی شاہ سیر آسمان　　کہ موزرم آور بہ تیر و کمان
اوڑی تخت کو لیکی چارون عقاب　　ہوئی گوشت پرواز کی بس شتاب
جہان تک اونمیں زور پرواز تہا　　ہوئی اوج گیر ابر وہی ہوا
نہ ہرگز رہی تاب پرواز جب　　بسر خاک ہیں گر پڑا تخت تب
گرا بیچ صحن میں وہ تاجدار　　گزند اوسکو پہنچا نہ کچہ زینہار
کہ پکڑی ہوئی شاہ قوی بخت کو　　غرض دست میں خسرو تاجو
چہل روز غمگین و خستہ رہا　　پراگندہ و دل شکستہ رہا
شب و روز رہتا تہا وہ زار زار　　خدائی کیا رحم انجام کار
بشارت ہوئی خواب میں شاہ کو　　کہ رکہہ جمع خاطر تو ای تاجو

دبراون

وزیروں نے القصہ کی جستجو — روانہ کئے دیو ہر چار سوئے
کئی آگئے دیوؤں نے پھر یہ خبر — کہ ہے بستہ یمن میں وہ نامور
روانہ ہوئے پھر سران سپاہ — شہنشہ کو لائے سوئے تختگاہ
ہوا جلوہ گر شاہ جب تخت پر — تو گودرز و رستم نے وہاں آنکر
ملامت بہت کی افسوس ہائے — ہوئی گم تیری یکقلم عقل و رائے
ستم ہے کہ ہر بار اے بادشاہ — تو دیتا ہے بدخواہ کو تختگاہ
ہوا تو گرفتار خواری سے بار — ولیکن نہ سمجھا ذرا زینہار
نہ خوب کیا تجھ سے کار زمین — کیا ہے جو قصد سپہر برین
یہ سنکے شہنشہ پشیمان ہوا — خجالت سے سر در گریبان ہوا
لگا عذر کرنے وہ شاہ جہان — لیا شغل داد و دہش بعد ازان
کیا اسکے عدل و کرم صبح و شام — شہنشہ سے راضی ہوئے خاص و عام
سب تاجداران تھا کیہان خدیو — پرستار تھے اوسکے انسان و دیو
جہاں میں کوئی شاہ گیتی پناہ — نہ ہرگز ہوا مثل کاؤس شاہ
ولی ہر یمن اب شدہ ہو نہا اگر — تو ہے بس اگر بستہ نامور
کمر باندھتا جادوان بندہ وار — شب و روز ہوتا وہ خدمتگزار

الٰہی سدا شاہ خلائق پناہ | رہے اس جہاں میں بتاج و کلاہ
سمند قلم کی میں پیرون عنان | لکھوں اگی سہراب کی داستان

داستان تولد شدن سہراب

کہیں کہدین رستم نامدار | گیا دشت میں جو برای شکار
ہوا سیر اک گور کی کھا کباب | گیا پیر وہاں اوسنی آرام خواب
کسی سمت سی اگئی ناگہان | سواران ترکان عیار وہان
تو ان نے ہوئی رخش ڈالی کمند | لیا گردن رخش کو زیر بند
لئی جب کہ نزدیک اوس رخش کی پا | تو اوسنی لگد اور دندان سنی
کئی خستہ کیں کشتہ اک آن میں | رہائی ہوئی پر نہ پیدا انہیں
پکڑ لی گئی ترک وہاں سی اوسی | گیا جفت اک مادیاں سی اوسی
ہوا جب کہ بیدار وہ نامجو | نہ دیکھا کہیں دشت میں رخش کو
وہ لیتا ہوا بند سر اسپ کا | پیادہ سوئی سمنگان گیا
جو شاہ سمنگان کو پہنچی خبر | کہ آیا بیابان رستم نامور
تو وہ بھی پیادہ گیا پیشوا | تہنیت سی جا کر یہ اوسنی کہا
تری ہم ہیں فرمان بر و نکو خواہ | خدا ہی ہماری سخن کا گواہ

بایوان ام

ایدھر اب قدم رنجہ لیو نکر کیا
تبہ رستم نی تیغ سی ناچ دیا

میرا رخش لائی تیری مرو مان
سنے لی رسب کا مجکو سمجھا بیان

جہان ہو دی وہان سی تو لا رخش کو
کہ آفت سیان کوئی تجہ پا نہو

وہ بولا کہ اتنا نہ گبرا نہی
نہ تیری کو نیں کام فرمائی

رکم ہنجی میری ایوان میں شب
بسر کیجی شب بعیش و طرب

رکہو جمع خاطر کہ رخش آ لگا
سحر لگی پاس آجا لگا

یہ گفتار سنکر وہ شادان ہوا
سمنگان کی سلطان کا مہمان ہوا

مہیا کیا شہ نی جنگ و رباب
شراب مصفا و نقل و کباب

بس بزد وہ سی رات کو ناگہان
نمایان ہوئی یک بت دلستان

سمن بر گل اندام شمشاد قد
پری چہرہ مہ طلعتی و خورشید خد

جو دیکہی وہ دلدار اینہ بدو
تو حیران رہا رستم نامجو

سنہ تو چارہ تو کون ہی کیا ہی نام
لگی کہنی تب یوں بت لالہ فام

کہ شاہ سمنگان کی دختر ہوں نا
پریچہرہ و ماہ پیکر ہوں میں

میرا نام تہمینہ ہی اپنی جوانی
ہی تجہ سون پری امروہا مجہسی بیان

ولی تیری عزت سی دیوانی ہوں میں
فراق و صعود دیکہ سی بیگانہ ہوں میں

نوکی د الله شکر تری خوبان — خدای سی کتاب عید بنی که هان
کسیکی نئون خفت تری بنوا — تمنای دل نئی نبه صبح و شا
کی نئی نعمت بنی نبه مردان — که لاکی تری زخش کوب میان
بجالای من شکر الطاف رب — نه وار د نو اس معانی نو رب
نبه شکر تری باین آئی دهقان — کردن تا حقیقت مفصل بیان
عرض حسب که خورشید جلوه گر — مری بابت سی مری درخواست کر
د ده جای بی محبتی نا ده تجی — زنگا نه انگا اوس بابت سی
نبه لیکه کره رخصت نجوی دستان — نواحش حیث رستم بیلوان
نحو موند شاه بی کر طلب — نیتن نی بیجا بیه نعام جیب
تو لاکر نجا شرط اتن ود تن — تهمن کو د می نشه نی ده یار تن
تو ادسی هنجوان تگنب خوان — نجی جالمه ده بت دستان
کوئی مهره سام بر نیان کا تبا — سو رستم نی او سکو جو الدکیا
کیا یون که ای دلبر سپید — اگر تو دی تجبتی تو الد سیر
تو نبه مهره تو او سکی بازو نبه بانده — اگر تو دی دختر تو گیسو نه بانده
بان گیجی حاجت مدد کتا — که تو بابن عسکی بفضل خدا

داد او

توروسکی مقابل نه پیل و نه شیر — ده بو منزل سام نریمان دلیر
طلب رخش ایلا بکیا بعد ازان — سوار اولسه بو کربو ایبر روان
جدائی سی تهمینه گریان بوئی — بیت اولسکی خاطر پریشان بوئی
غرض بیله منی گئی حیث گذر — تو یدا بولا نازنین سی پسر
جسم و قوی پنجه مانند سام — ارکیا شاه لی اوسکا سهراب نام
ده یلماه نظر وبینن یکساله تیا — رخ خوب شنکر گل و لاله تیا
بسساله بو لعب که وه شیر خوار — لگا بیدلی میدانین سیل و سنار
توابا لیجوذن تن سال آغار حیث — نوکی اوسنی بیدگوی چوگان طلب جو
تواحیب که ده ساله وه بلتن — لگی ورزتی رزوان شمشیر زن
تهمتن نی زابل بسی تهمینه گو — سه یاقوت سیحی بنی او و لعل دو
طلب توکی تنی سه نازنین سی خبر — که دخت تولد بوی یا پسر
ولیکن نت دستان نی وهی ن — الکیا تیا که پیدا بوئی دخت بیان
غرض اگی تهمینه سی انک روز — لگا کنی ده کودک دلفروز
سه بر کوئی بو جیحی بیان صبح و شام — که ترا ید زکون بی کیایی نام
کیون کیا من اونکو تا دین کیا — سه شنکر بجنره لی بون لیا

ترا باپ ہی رستم پہلوان — بلی پیلتن گرد کشور ستان
دلیران و گردان اوس کی زمین — کوئی زینہار اوسکا ہمسر نہیں
ہوئی بعد ازان دوست نامہ جان — تا گوہی سام و نریمان و زال
سنا جب کہ سہراب نی یون سخن — تو پہر یون لگا کہنی وہ پیلتن
کہ سچ کون کسیکو حضور پدر — کہ سنتا ہی وو دونون طرف کی خبر
وہ بولی کہ ای نور فرخ خصال — نہ لانا تو یہ زینہار دل بیچ خیال
ترا نام سنکر جو رستم تجی — بلاوی تو پہر رنج و غم ہی تجی
سوار اسکی وہ سام افراسیاب — کیا جسکو رستم نی آکر خراب
رکہی ہی تیری باپ سی بغض و کین — یقین ہی کہ تجکو وہ چہوڑی نہیں
عوض ہی یہ بہتر کہ تو زینہار — نہ کر باپ کی نام کو آشکار
تو انسے وہ کودک ارجمند — سپہ لوا ہیں باپ سے وہ پسند
رکہون میں نہ پوشیدہ نام پدر — نہیں مجہکو ہرگز کسیکا خطر
سواران ترکان و مردان کار — فراہم کرون لشکر بیشمار
سر انکی دم میں یون تخت کاوس کا — مٹا دون میں نام و نشان طوس کا
ہمتن کو بٹھلاؤن میں تخت پر — کرون اوسکو ایران کا تاجور

اودن لقد

گرون قصد ایدر سوی افراسیاب　　سر تخت تون اوکا جای شتاب
چو رستم پدر بودی اورین پدر　　نه دنیا بین گوزی زهی تاجور
بریجیده مانند ابر بهار　　بیه گفتار رستنگ بوی اشکبار
بلگی کینی سهراب سنی ای پسر　　تو بند خدا سنه ارادا نه کر
بو الزم سهراب بر شعله تن　　گناه سب اوشنی طلب بعد ازان
ویلیای اوسنی گلر نشتر نام　　که چسنین بر ایک سب تنها بر گام
سبند اوسکو بکن نه آبا کوی　　سوار بی لی للرن نه باباکوی
سرزنشهات اوسنی جنگی زکیا　　سکلم اوس هنوز گما زین زنگا
بوانچه رخش جب روز رو　　تو شاوان بوا وه بل ناجو
که ده ناده با چشت شانیه تنها　　قوی بور ده جالاک و بالیه تنها
سوار اوسنه بوکر بل بشر زاد　　نهایت بوا ولیس مسرور شاد

بوداینه شنیدن سهراب برای جنگ کاوس سوی ایران و در آنجای زا فتح کردن قلعه سفید د
خبر یافتن کاوس ازین ماجرا و در رستم را طلبیده آمدن از زابل و رسیدن رستم با فوج گران

جوان مردنی قصد ایدیق گیا　　مهیا ازای کاسایان گیا
نزده یوس مردان جنگ آوران　　فراهم کیلدی تنگ بیکر ازان

لگا کہنے پیران کہ اب ہے ہجوم　　کرون شاہ کاوس سے جلکی رزم

سر تخت کاوس رستم کو دون　　سپہدار اقلیم ایران کرون

ہوئی متفق اوسکی تورانیان　　لگی کرنی اغوا اوسی یہ زبان

کہ ہم اتفاقی کو حاضر ہیں سب　　بجھو نیکی کاوس کو زندہ اب

بلکہ سنہ شنکر توران شاہ افراسیاب　　بدا اوسنی سہ پیغام سپہسالار

کہ بدخواہ ہیں زاری کاوس شاہ　　سبہی آزر و کیچی اور بسلو تباہ

کمر باندہ کر کینہ خواہی حسیب　　کیا قصد ایران تو تونی درشت

تو میں ہون رفیق اب ترا ای جوان　　کرون تیری شامل سپاہ گران

روانہ کیا فوج کو پیر ایدر　　کئی اوسمین سرکردہ دو نامور

سنو نام کا اونکی مجھسی بیان　　کہ ہومان تہا ایک دوسرا بارمان

سپہ افراسیاب نی اونسی کہی لگا　　کہ رہنا ذرا دہیان اس بات کا

کہ سہراب رستم سی واقف ہنو　　تہتمن نہ پہچانی سہراب کو

پدر سی پسر اور پسر سی پدر　　ہنون زینہار آشنا ہمدگر

کرو چند کوشش تہ صبح و شام　　کہ سہراب رستم ہون جنگ آزما

قوی از دو سہراب ہی اور دلیر　　یقین ہی کری پیہ تہمتن کو زیر

دو فن دعا

بو وقت ایچره سهراب نامجو — اگر بودی گشته تو سهراب گو
کیشی جیلاسی کیچوتم بلاک — اسینی بلانا به خون و خاک
چو کنته بوندودن بیه جنگی سوار — بی‌یر کیشی طاقت کارزار
نه دیشوار تسخیر ایران توبید — بلاک بد ابدلین آسان توبید
بو افوج کی اوسنی لی دور وزنج — روانه کیا بنین سهراب گنج
سپاه گردن تیکلی ده قوجوان — بو الوی اقلیم ایران روان
کوی راه مین قلعه بها استوار — هجیر دلاور نهادانی قلعه‌دار
اکیلا تیکل کر مقابل بوار — سوتی جنگ سهراب بال بوار
مبارز کیا جب که اوسنی طلب — کیاسانی اوسکی سهراب تب
بیه سهراب نی اوسنی بوجا کراهن — تیزنام کیانی تبا انجوان
دیا اوسنی باتخ که بوشن نه بحر — قوی بازو و زورمند و دلیر
کرون سرکو نب تن سینی جی جدا — بیه کیه کیا رحم هنز ده رها
ثبت زور اوسنی کیا بن سینی — بلا بزنه سهراب ایک زین سب
دلیری اسی سهراب نی لعدارد — روان رکی بیلومین اوسکی سنان
اوهاژنسی ئیکا ووپن خاک پر — اوسنی لی کیا بند گرفتار کر

وہاں گژدہم اک بیتا پہلوان — اور اوسکی تھی اک دختر دلستان
بوڑہ پہلوانی مین تھی بی نظیر — ہنرمند و دانا شجاع و دلیر
جہان مین تہا گردآفرید اوسکا نام — ہنر جنگ کی یاد اوسکی تھی تمام
شناخت کہ گرد دلاور ہجیر — ہوا وقت پیکار زندہ اسیر
توباندہ مردان شمشیر زن — لباس ہنر و اوسنی کر زیب تن
شتابی سے ہو باد پا پر سوار — دلیرانہ آئی لی کارزار
خروشان ہوئی جب کہ وہ شیر نر — تو سہراب حیران رہا دیکہ کر
گمان لی کیا زن نی سرمارد — ہوا یا کوئی طفل رخشان جو
غرض ہوئی سہراب سے ہمسر زن — ہوئی جوں نگہ اپنی ناوک فگن
لگی بحطا جہوڑنی تیر جب — سپر لیلی سہراب نی منہ پہ تب
سنان سے اوٹہایا اوسے زین سے — سر خاک پٹکا رہ کین سے
ولی وحشت سی کہینچ کر تیغ کین — دو نیم کیا نیزہ کو بس وہیں
سوار اسپ ہو کی پہر دلربا — ہوئی قتل مردان برزم آزما
دلیری پہ اوسکی جب آئی نظر — تو میدان مین سہراب نی اودہر
اسیر کمند اوس پری کو کیا — سر زین سی پہر ہوئی وہ جدا

اوتہو ناک نی

گرا خود تارک سی بر خاک پر | پریشان ہوئی سر بسر لوی سر
درخشاں ہوا جب رُخ مہ جبین | تو سُدھ اب عاشق ہوا بس فروتن
کیا دوستاں نی بہت سدھ اب بی | کہ ہوند سی گرہ بائی تجی
تو میں دون تجھی گنج زر بیشمار | کہ اس قلعہ میں نی مرا اختیار
رہا دوسکو سُدھ اب نی بہر کیا | ولی عہد و پیمان محکم لیا
گئی قلعہ میں جب کہ وہ نازنین | پدر اور برادر سنی او سی فروتن
جو کچھ ماجرا تھا کیا سب بیان | ہی مصلحت بی نہ کی دو ہمان
کرانی تو زمین رہنما ہیں حرب | گریزان ہوئی الغرض قطب
ہوا جب کہ خورشید جلوہ کنان | تو آواز مردم نہ آئی وہان
سنائی سی نورا در قلعہ کو | گیا قلعہ میں بہر ... با مجو
نہ پایا نہیں مردمان کا نشان | نہ دیکھی نہ وہ دختر دلستان
تو سنبر ریت کا دل ہوا بیقرار | ہوئی خاطر آشفتہ جون لیقشہ زار
ایدلر تنہا یہ سدوش فتح و ظفر | او دیر کر دیم قلعہ سی بیباک گر
گیا پیش گلدستہ ... گردون وقار | کیا یون کہ ای خسرو تاجدار
جوان ایک آیا ہی توران سی | مشابہ ہی سام و نریمان سی

تماشا یہ ہی عمر میں خورد ہی — کم از چار دہ سال وہ گرد ہی

ولی تس میں ہی جوان دلیر — قوی بازو و جسپ مانند شیر

مقابل ہو جب کد وسکی بجبر — تو دہ لی گیا و وہیں کر کی اسیر

گیا یسا منی جب کہ گرد آفرید — تو تس پہ بنی ہی فتح سی نا امید

سیر ات مصلحت ہی کہ ای شہریار — تو غافل نہو جلد کر فکر کار

[illegible] سنگ ہو ات شاہ زندہ [illegible] — تہتن کو نامہ لکھا ہی وہیں

کہ ای پہلوان رستم پہلوان — یل نامور گرد کشورستان

تو ہی زابلی [illegible] نگاہی پناہ — قوی سر گروہ سران سپاہ

عدو سوز ہی تیر ہی تیغ ستان — جہانگیر ہی تیرا گرز گران

تو جلدی سیح زابلستان تی — کہ آیا ہی ایک گرد توران تی

دلیر و قوی [illegible] نام — زبون اوسکی ہیں پہلوانان تمام

[illegible] — بیابان [illegible] اوسکی ایک [illegible]

سوا تیری ای پہلوان جہان — نہیں کوئی اوسکی مقابل بیان

ہوا نامہ تیار جب سر بسر — دیا گیو کو شاہ نی مہر کر

ہو آگیو نامہ کو لیکر روان — بفرمان شہ سوی زابلستان

وہاں جاکی

وہاں جا کے رستم کو نامہ دیا / وہ حیران ہوا جب کہ نامہ پڑھا
یہ پوچھا کہ اے گیو کر یہ بیان / کہ کس شکل و صورت کا ہے وہ جوان
وہ بولا کہ کہتے ہیں یوں خاص و عام / کہ ترکیب و شکل اوسکی ہے مثل سام
یہ دل میں لگا کہنے وہ پہلتن / کہ جائے تھا میں سمنگان میں زن
تولد ہوا ہووے اوسسے پسر / کہ تھی حاملہ مجھسے وہ سیمبر
وہ ہے طفل شاید کہ ہو یہ جوان / جسے سام ہند کہتے ہیں جہان
یہ پھر سوچ کرنے لگا نامور / کہ دختر ہوئی وہاں یہ آئی خبر
دروغ اوسکی ماں کیونکہ کہتی نہان / بھلا بس لئے مجھسے رکھتی نہان
یہی سن کے کہنے لگا پھر یہ گیو / کہ ہے اسطرح حکم کیہان خدیو
کہ چلو روان ہو کے یہانسے شتاب / حضور شہنشاہ عالیجناب
وہ بولا کہ کیا اضطراب اسقدر / ذرا بادہ لعلگوں نوش کر
یہ کہکر کیا جشن ترتیب یہان / رہی سات دن تک وہ شادی کنان
یہ پھر گیو نے روز سیوم کہا / کہ اے پہلوان ہنر آزما
نہیں اب ہے لازم توقف یہان / بجا لائیے حکم شاہ جہان
یہ بولا وہ ہنس رستم نامدار / نہ کر خوف و اندیشہ لحظہ زینہار

نہیں کوئی پہنچی مری زور کو | یہ ہی تاب کس کی مقابل جو ہو
کہ اونکا جب زخمش کو جاکی وہان | رہیگا نہ سہراب کا بد نشان
غنیمت ہی یہ صحبت ہند گر | کہ ہی آخر کار غلبا ز دہر
رہی لوگ دو روز بزم طرب | خوشی سی رہی یاد کس روز و شب
ہوا جب کہ رفتہ دم جلوہ گر | تو بیرہ ہی بستان سی باکر و فر
روانہ ہوا رستم پہلوان | گئی ساتھ اوسکی سپاہ گران
زوارہ جو اوسکا برادر تھا جو تو | اوسی لی گیا ساتھ اپنی وہ گرد
غرض ہوگئی منزل بمنزل رودبت | گیا جنس کا وہ حسب پہلوان
تو ذوہن و شاہنشہ زابور | ہوا خشمگین رستم و گیو بہر
کہا طوس سی یون از روی غضب | کہ دو نون کو تو دار پر کھینچ اب
کہ ازما توقف وہان کیون کیا | میرا حکم لائی نہ ہرگز بجا
رہی دست تہا طوس ہرچند بر | کیا رستم نامور سی جو چند
ہوا بر غضب طوس پر شہ نامدار | کیا خلد بیجا ہیں لوگی دلدہ
پیدا اوسنی کوئی رستم سرفراز | کیا الحرم نامحق لایا غار ساز
تہمتن لی جتیکا وہیں اوسکا بت | خرد و شتند بہ ہو کی خوبن کا مست

بسم لوالدہای

بیه بولاکه ی کون سا با مور / جو لیجالی کیجی مجبی دار بر
سجنا نین کون کاوس بی / میری اگی کیا جیز بیه طوس بی
مجی خر خداوند یزدان پاک / نین ی کیقباد ز خوف ها
مخاطب بوآید سوی شهریار / بیه تندی سسی بولادیل با ملار
بنوگرم مانند شعله تورب / که تیغا بده ی شهابیه غضب
توشنداید کو کنج اب دار پیر / بر اندیشن کو خسته و خوار کیر
بیه کاری ب تونی کی حضیاز / تو شاهی کی لایق نین زینهار
کردن آتش خشم کو تیز گر / تو عشق سسی بی کمتری بیدنا جوز
دلیران گردن کش دنا جو / بیه گیتی تنی محبتسی بصد آزار و
که سر بر کوابی تاج شهی / زرد ملک ایران بین فرماندهی
ولکین نه اقبال بینی کیبا / که جز بندکی لجهه اراد اینه نیتا
بدر اجوکر تا این تاج شهی / بیهجی نه بجنکو کلاده شهی
سنزای سری تونی جو کجیه کیبا / بجانی روا تونی جو کجیه زکیبا
بیه کیه کیر دوین زحشن بزانو بوار / روان کوی زابل بوز نامدار
جو آزاده بوکز کیبا پهلوان / تو بندل بوری دوین بیردوان

پیه احوال گودرز سی پیدر کیا — ده شنگل حضور نشسته کیا
کها اوسنی یون شاه کاوس کو — که پیه کیا کیا ای شه نامجو
تو رستم کو آزرده خاطر کیا — پیه زنهار رنجکو بنا پیت ته تها
پشیمان هوا شاه گیتی ستان — لگا کینی گودرز سی یون که هان
توقف نکر اب شتابی سی جا — دلاسا تو کر کی تهمتن کو لا
هوا وهان سی گودرز هو بن روان — تهمتن سی جا کر کها پیه بیان
پیه طاری اور رنجکو معلوم هی — که کا طاری هی دانش سی کاوس کی
تمیز اوسکی ای پهلوان لجه ملک — جو آوی زبان پر کچهی پس هووی ت
پشیمان هو بیدخود بخود بادشاه — سر نوکری عهد تو عذر خواه
تو هووی گا آزرده سی اگر — تبه توکی زیرا بهان سر بسر
کهی هی یی گزدیم پر زمان — که شهراب هی وه دلاور جوان
کوئی پهلوان جکی همسر نهین — کوئی گرد اوسکی توئی زمین
خدا کی لئی ای یل نامور — تو ایرانیون پر ذرا رحم کر
که پشت و پناه دلیران هی تو — نگهدار اقلیم ایران هی تو
سمند عزیمت کی پهیر اب عنان — تو هرگز نجا سوی زابلستان

دلاور نهی

دگر نه بون گردان توران دلیر / دلیری کری آگی مانند شیر
زبان پر بولوکون کی یه یه سخن / که یک طفل سی رستم پیلتن
پیمان یک براسان و ترسان بوا / که بی جنگ یاران سی گریزان بوا
یه سنکر دو بین رستم پهلوان / یه آیا حضور شه خسروان
اوٹها تخت سی شاه تعظیم کو / کهاید که ای رستم نامجو
بنه تندی و گرمی ہی مہری زشت / نهین چهوتی مجهسی یه خوی زشت
بلایا بخشی اس لیی ہمی پہلوان / که بون چاره جو بخشسی ای پهلوان
بتر او دیر آیا توا با گودرز / توا تند بید بخشنه یه لی اعتبار
توا تو جو آزرده ای شیر دل / تو بید مین پشیمان توا اور خجل
توا رستم گرد بهی عذرخواه / که بند از بون ترا هین ای بادشاه
چو یکجه حکم بو دی نو لاؤن بجا / شهنشه نی ارشاد نیٹون کیا
ترین آج ترتیب بزم طرب / لبر ہم رہن عیش و عشرت سی سب
سحر پہان سی لیکه سپاه گران / بوئی دشمن کینه جو پر روان
درخشان ہوا جب که مہر منیر / تو کاؤس سلطان آفاق گیر

رفتن شاه کاؤس و رستم با جمع گردان و لشکر بیکران بعزم جنگ سهراب متصل قلعه مین

دلیران ایران کو کر کے طلب بیٹھ یہ بولا کہ تابع ہو رستم کے سب
چلا بہمن با سپاہ گران ہوا رستمی سہراب وہاں سے روان
چنانچہ گذرنے لگے چند روز نہاں ہو گیا مہر گیتی فروز
جو پہنچا وہ نزدیک حصن متین تو لشکر ہوا واں اقامت گزین
گیا پیر وہاں شاہ کاوس بھی گئے گیو گودرز اور طوس بھی
جو سہراب نے قلعے سے کی نگاہ تو دیکھا کہ ہے بیکران یہ سپاہ
یہ ہومان سے کہنے لگا دیکھ تو کہے کس قدر لشکر جنگ جو
جو یہ کثرت فوج آئی نظر تو ہومان کے ہوش اڑ گئے سر بسر
یہ سہراب بولا پریشان نہ ہو کروں قتل اک دم میں سب فوج کو
کھنچا پھر سراپردہ پیش حصار بفرمان سہراب عالی تبار
گیا دوش سراپردہ میں رات کو خبر کے لئے رستم نامجو
نظر سے وہ مردم کی ہو کر نہان لگا کرنے دریافت احوال وہاں
جو دیکھا تو سہراب ہے تخت پر جمے پاس بیٹھے ہیں سب نامور
مہیا ہے بزم نشاط و طرب خوشی سے مئے لعل پیتے ہیں سب
کوئی بزم میں زندہ تھا پہلوان پڑی اوس پر اسکی نظر ناگہاں

اولیا دوتی

اوٹھا دوں اور اگی رد برد   لگا پوچھنی یوں کہ ہی کون تو
تہتن نی ایک مست مارا جو سخت   تو کشتہ ہوا زندہ خفتہ بخت
گیا وہاں سی پیدا رستم نامور   اور ایک شخص ناگاہ آیا ادہر
جو دیکھا تو افتادہ ہی ایک جوان   کہ ہرگز نہیں اوسکی قالب میں جان
کوئی دیکھنی کو جو لایا چراغ   تو زندہ کا وہاں کشتہ پایا چراغ
یہ سہراب تو کون سی کہنی لگا   کوئی آگی جاسوس کا دیس کا
تو دیکھی و کہلا گیا اب بیان   خبر لی گیا اگر بیگمان
عوض زندہ کا صبحدم جا کی یوں   کروں ایک لشکر میں غرق خون
نہ چھوڑوں سحر زندہ کاوس کو   ملا دوں نہ خاک و خون طوس کو
زباں پر نہ لا رکی ایدہر یہ سخن   اودہر شاہ سی رستم پیلتن
یہ کہتا کہ ای بادشاہ جہان   کروں کیا میں سہراب کا اب بیان
جوان قوی ہیکل و زور مند   قد اوسکا ہی مانند نخل بلند
تکلف نہیں اس میں کچھ زینہار   بعینہ ہی ہم شکل سام سوار
یہ جائی ہی اب چرخ فیروزہ رنگ   کہ باہم پدر اور پسر سی ہو جنگ
سنی اور دیکھی بہت رزم و بزم   ہی اب سنی سہراب و رستم کی رزم

جنگ رستم و سہراب روز اول

بسر چرخ مہر جہاں تاب نی — کیا جب کہ جلوا تو سہراب نی
سب آراستہ اپنا لشکر کیا — بیہ ہومان سی اور بارمان سی کہا
کہ ہم بھی نہ تاخیر کو راہ دو — اگر دو اپنی آراستہ فوج کو
ہجیر دلاور کو بلا کر طلب — کہا گر کہی راست تو بخشی اب
تو بخشوں رہائی تجہی بند سی — وہ بولا دوں میں اوس تنومند جی
دروغ اگی مردم کی ہی بی فروغ — بھلا کس لئی کوئی بولی دروغ
ہجیر اور سہراب بل بند دو نو — گئی وہاں سی بالای حصن متین
بیہ سہراب کہنی لگا ای ہجیر — بلندی سراپردہ کرو ون نظر
بیہ کسکا ہی جلدی بتا مجہکو تو — کہ ہاتی بہت جسکی ہیں روبرو
وہ بولا کہ ای گرد با عز و جاہ — بیہ ہی شاہ کاوس کی بارگاہ
ہوئی راست کسکا ہی خیمہ کہا — وہ بولا کہ بیہ خیمہ ہی طوس کا
کہا بند سراپردہ لالہ رنگ — بیہ کسکا ہی مجہکو بتا بی درنگ
وہ بولا کہ گودرز جنگ آزما — خداوند ہی خیمہ زرشخ کا
کہا پہر بیہ سہراب نی بعد ازاں — سراپردہ سبز کسکا ہی ہاں

کہ ای

گڑا ہی جہان گاؤ ہانی درفش — کہ ہی بلعل سرخ و زرد و بنفش
سوا اُسکی خود تخت کاؤس کی — رکھا ایک سراپردہ میں تخت ہی
اگرچہ تہا واقف دلاور ہجیر — کہاں خیمہ رستم شیر گیر
ولی دل میں اندیشہ اوسنی کیا — مبادا کہ یہ ترک جنگ آزما
سُنی نام رستم کا او ناگہان — کری جنگ و یہ جان اپنی جانی وہان
وہ عاقل ہو اور گشتہ ہووی کہیں — قیامت ہو برپا بروی زمین
یہی مصلحت ہی کہ اب زینہار — نہ بتلاؤں نام یل نامدار
کہا یوں کہ خاقان چین نی نیا — سپہ دیکھی بہیجا ہی اک پہلوان
کہ ہو یاوری شاہ کاؤس کی — یہ اوسکا سراپردہ سبز ہی
وہ بولا کہ اس گُرد کا نام کیا — کہا نام اسکا نہیں جانتا
کہا دل میں اوسنی کہ ہاں نی وہاں — نہ پایا نشان رستم کا جو کچھ نشان
وہ سب دیکھتا یوں ولی ہی عجب — کہ ظاہر کیا اوسنی کچھ اور اب
کہا پہر فراغوش سی کر نگاہ — کہ کس نامور کی ہی یہ بارگاہ
یہ تھی اوسنی سہراب سی پہر کہا — کہ یہ خیمہ ہی چین کی نا گرد کا
کہا پہر یہ سہراب نی ہی کہاں — سراپردہ رستم پہلوان

نہ سنگ دیا پانچ اوسنی وو دھنا / کہ وو ہ زابلستان سنی آیا ہیں
کیا ہے نیہ اوسنی رہ لطف سنی / کہ بلانشان شتاب تجی
تو بو قید سنی تا کہ جلدی رہا / کرون تجکون یہ مصروف لطف و عطا
جواب اوسنی اوسکو دیا ہے دوجی / جو سیلی کیا ہے تہا کیا ہے دو ہی
تو اہد وہ قید اوز کیا ہی ہا بجر / ہنین نیہ تیری بات تجکو دلپذیر
اگر جان کی خیر چاہی ہی تو / تو کہہ راستی اب میری او برو
ہمن کا خیمہ ہی تو بکر / تو زنہار اب مجھ سنی پنہان نہ کر
کرون ورنہ تن سنی تیری سر جدا / کرون قید سنی تجکو رہا
کیا اوسنی ہے دو سنی الغرض آفتاب / دلا یا زبان پر ہی گفتار خطاب
کہ یہ کیا ہی ہندی و قہر و غضب / عبث ہی تیری یہ ساتہ میرے کہ اب
ہمن کی مجھکو خبر کچہ نہیں / تو کھینچی ہی کیوں اس طرح تیغ کین
بھی جیسن ہی تو بیانہ ہی کیا / میری تن سنی کیون کسی سر جدا
ہیں نیہ کر لگاتی سید بون بجر / کہ رستم ہی مرد شجاع و دلیر
تن او سکا ہی مثل نادر ورخت / زبر دست و چست و توانا و سخت
ہزاران دیوان و فیل و پلنگ / مقابل ہوون اوسکی ہنگام جنگ

کمال اسی

کیا سنگی شیرابنی ایجوین — کمان توتی دیکھی ہین خاک اوپر ان
جہانبین ہین ایسی خداوند بوز — کہ رستم کو سمجھی ہین ناہند موز
ہوا عمر دہ دہ بل نو جوان — کہ رستم کا ہرگز نہ پایان ان
بلندی سی اوسکی فرود اگر — زرہ اور جوشن کہان زیب بر
گیا نیزہ و گرز و تیغ و خدنگ — نشانان ہوا کوئی میدان جنگ
جو ہر قلب مین شاہ کاوس تہا — او وہر جا کی شہزادی یون کہا
عوض زندہ کی راہ کیا ہی قسم — کردن کشتہ کاوس کو صید ہم
سواران ایران کو میدان ین — تہ تیغ کہوتی ہین ایک آئین
اگر ہاس نام اور غیرت ہی جی — تو اگر مقابل ہو کاوس کی
سوار اسکی ہو وی جیسی عزم جنگ — ہنروار نا مجتبی ہو بدرنگ
سپہ کہہ لگا گنجی انتظار — کہ آتا ہی اب کون سا نامدار
ولیکن نہ نکلا کوئی نامور — کہ تنہا دلیس ہر یک کی خوف خطر
کوئی ہیبت اوسکی ہو اہم نبرد — ہوا ہر جو شندہ وہ شیر مرد
کہ شاہوں کو غیرت ذرا جا کی — نہ تنگ ابوران سی ڈرا جاتی
جو آرا ہی جو رزم سی دل تنہا — تو کیون نام کاوس انیاز کہا

سیه آوازکاووس نی دوی دوسن — که ای نامداران ایران زمین
کوئی جلد رستم سی چاکر بو — که یار زمین نی کیسی گرد و کو
جوان ترک سی جاکی بو کینه خواه — براسان و جانغ نی کسر سپاه
دوان طوس بنس تهمتن کیا — تهمتن سی بنه باجر اسب کیا
کیا تها بیه رستم نی اوسدن قرار — که بیلی کرد و لگانه یمن کار زار
کوئی اور جار کوئی رزمگاه — بر انداختس سی آنج بو کینه خواه
مبادا جوبست پهلوان بولدی بون — تو بهدبین بر دار آزما او سی بون
ولی طوس نی خشب کیا به بیان — تو نا چار بهد رستم پهلوان
یمن گرز زره رخشس بر بو نوآز — کیا بو تی میدان نی کار زار
سیه شهدرب بولاکه تندکسی نم — ستیز بنده بون جنگی بلسو بهم
کمان تهمتن نی اچها جلو — کی حب که بکبو وه بیکار جو
تو شهدرب نی بون کیا الجوان — یمن ی کسیکو به تاب و توان
جو مجبسی مقابل بو میدان یمن — کرد و لگا بجنی قتل اکیت آیین
سیه شنگ و دیو رستم نامدار — لگا کیتی ای کودک خام کار
نه کرشنجی اب بخته کاروسی نو — نه خنگ آوردن سی بو چابش جو

دونی

دوېم یون زالدوریل ناڅو
له دوی سپید سینه کار نو

ګاګ بېیه یکدم د هنګام جنګ
په جان بر بوتي تحجبسي سرو بلنګ

دوه کښي ګواښنګي بیه داستان
که شاید توي د رستم پهلوان

دوه ټولا که زنهار رستم هنین
مېن اوسکا یون اتک جا ګر ګرتین

بیه شنګ اوسی بابین افرودن بوځي
هم جنګ بېرز نیز ګردون توي

بوځي یکي نېزه سپېنز ګنان
لګي جلني باهم سنان رښتان

هوار زخم توي نه ودان کارګر
ده نیزه شکسته توي نیز لر

دلیرون لي بېن کیځ ګر تېغ تیز
ګاګرم بازار کین وستیز

هم ضرب برضرت نني پیر تېغ
شکسته توي آخر کار تېغ

لیا بانت مېن نید عمود ګران
لړي اسقدر بردو جنګ آوران

که جران ر باد ګښه جځنج ګود
توي آخېنښ ګنج سراسر عمود

توي باره باره زره یکقلم
زبا لحیه نه زنهار ګنوروین قدم

عرق مېن توان سراپا بدن
توي خنګ بلید ست ګام ودومین

جدګانه بېر دور استاده تو
ده شمدا اب اوز رستم ناڅو

دوزار است زبا ګی کبه لي دم
دلیکن نه ګینه توادل سي کم

تھیں بھی دیھیں کنی لگا ۔ کہ اس قدرت و قوت و زور کا
نہ زنہار دیکھیا جہاں میں لشر ۔ نہ ہرگز کوئی دیو آیا نظر
بہت اٹھی میں شہزادے کی یوں کہا ۔ کہ ترے دکھاں سی تو خنگ آزما
بھئم دو دمن لنگ کہاں و حد تنگ ۔ دلیران جگی لگی کرنی جنگ
ہوئی دم میں ترکش تھی سب سر ۔ ہوا پر نہ یک تیر ہی کارگر
ٹکر گر کمر بند گر بعد ازان ۔ لگی روز کرنی وہ دیو نو جوان
کیا پیلی رستم کی زور اسقدر ۔ کہ وہ روز کرتا اگر کوہ پر
تو ہوتا جبل کو زمیں سی ہلا ۔ ولیکن نہ شہزادے زمیں سی ہلا
کیا زور او سنی بہی ہر چند پر ۔ نہ ہرگز ہلا رستم نامور
او سی جب ور شہزادے نے بند و بست ۔ لیا ہات میں گرز از روی کین
جو مارا تھن کی بالای سر ۔ تو زنجیر ہوا تار یک نامور
بیہ نہ سک لگا بہی شہزادے بیہ ۔ کہ ہی غنگی تحتہ میں لحتہ تاب بہی
نتیں بیہ بولا ہو ادن تمام ۔ قریب اگا اپی ہون ناوغ سلام
تو رکہہ جمع خاطر کہ وقت لگاہ ۔ تری سا ستہ ہوں اگی ہر نگاہ
دہ شہزادے بیہ بلی گہ دا اگرا فی ۔ سوئی سنگ شاہ زادہ دوڑان

نتی ادو در

تہمتن اودہر کھینچ کر تیغ کین
شتابان ہوا لوی ترکان دین

ہوں گیا کہ ایکدم مین بیابان وہان
ہزاروں ہوئی قتل پیر و جوان

سپہ رستم کی یہ دیکھین آیا و دہین
مبادا کہ سہراب آزردی کین

کہین شاہ سی جا کی یو رزمجو
وہ غیرت سی ضایع کری آبرو

شتابی لگا دوڑنی موڑ کی عنان
لگا آگی سہراب سی یون کہان

تو جنگ دلیران سی واقف نہین
عبث ہی یہ بیباکی و بغض کین

ذرا صبر کر شب کو آج ای جوان
سحر ہوئی اور میرا گرز گران

ہوا اونکی گر آب ہی تو ہان جنگ
تو ہی تو مقابل میری بیدرنگ

اوی بھی ہو تبی رزم کی بات پھر
گیا اپنی لشکر مین سہراب پھر

وہان سی وہ سہراب جس دم گیا
سراپردہ مین اپنی رستم گیا

تہمتن کو شہ نی کیا جب طلب
جب آیا تو پوچھا وہ احوال سب

وہ بولا کہ ای شاہ فرخ خصال
لڑائی دلاور ہی یہ خورد سال

تن اپنا بچائی اس سی بھی سخت تر
کہ گرز و سنان اور تیغ و تبر

اثر او سی کرتی نہین زینہار
مجھی اوس سی اندیشہ ہی بار بار

نکلتی او سی پھر کی نہی گیا
کرےگا ظفر یاب تجکو خدا

شهنشه سنی رخصت ایتمز ایکن / نه واره سنی چاکر اوله بو سخن

که رستم ایدر جنگ خوار وستان / ولی اول سکوی زور وقوت کمال

خدا جانی کیا بخش آدمی بحر / زهی بخت گر بیعزن بو ظفر

مباد اگر کشته بون دقت رزم / تونیدر رزم کار سنی کتمه عزم

سوی زال نک کو بیجا یو / خیال اولدر عالمین نه کیجه بلدیو

زمان بار سنی کینه جاکر نیجی / نه واده جو کیجه جانی تعذیر تی

عبث زارزی وآه وشور نکا / بسیار جارده کنا عجب آدمی قصتا

زواره سی جیب کیم مکامنه سخن / لقا گرمی گریه بیل بلیغ

کبار کی زاری وبا کرد گار / تیزی بون کرزم کامن ایدوبلد

تو بد خواه بر کر مجمی فتنه‌تاب / یدانیدیش معلوب بو دی ستات

ایدر بلیش کانیه احوال نهان / رود رخالی بشهد ایب جنگ تا

سپه بوبان نسی بولد کرای نکرد / عجب پهلوان بی مرام برد

قوی بازد وبخت جنگال بی / لعینه وه رستم کی تمثال بی

ده یا یا برن اولسین سرابان بن / میری نان لی چوکیجه لی تی عنان

کمان بی مجمی همه میرای بیدر / جهان پهلوان رستم نامور

بر الهام

یہ سہراب کو دوستی پاسخ دیا — کہ رستم کو ہوں خوب پہچانتا
تہمتن کی ہم شکل ہے یہ جوان — لقادر کی صورت بھی ہے جسن بان
ولیکن یہ رستم نہیں زینہار — یقین جان تو لیکی یل نامدار
وہ سمجھا کہ یہ راست گفتار ہے — ہمارا ہوا خواہ و غمخوار ہے

جنگ سہراب با رستم روز دوم

ہوا مہر تاباں جو پر تو فگن — تو سہراب اور رستم بیلتن
ہیں گرز و زرہ رخش پر ہو سوار — گئے سوی میدان لیے کارزار
ولی نرم سہراب کا دل ہوا — سوی الفت و مہر مایل ہوا
تہمتن سی کہنے لگا صلح جو — کہا وو یہ سن کر کہ ای تند خو
مصمم کیا تونی اب دلمین کیا — ارادا لڑائی کا یا صلح کا
یہ بہتر ہے ہم تم ہوں بزم خواہ — کریں آشتی اور شام و پگاہ
ہم محفل آرا و مونس ہوں — بچنگ و می و مطرب گوش ہوں
کریں عہد و پیمان محکم بہم — پشیمان ہوں اب کینہ خواہی سی ہم
تو یکسو تو با اور تو ہی جوان — بیابان انگند و ستیزہ کمان
میری دشمنی ہدایوی بتری ہم — ہو کینہ چو تو ہی زیر سپہر

نشانی جو لجہ جا ہی ہی عنان   دلی نام تیرا ہی مجھ سیتی نہان
کسی نی تیا یا ہمن نہ نہار   تو گر نام گو اپنی رب آشکار
تو شاید کہ ہی نیرال زرکا بہ   یلاں ہمن رستم نامور
سیس صلح پر چند شاد ہو جوان   پر اپن نہ نہار رستم پہلوان
کہی تیا بہ وہمن یل یلتن   ہمن طفل کا اعتبار پر سخن
نہ بہ تایج دبا سید کہ شن الجوان   ہمن ہین بہی کودک نو گری جوان
بہت مہی دیکھا فراز و نشیب   نہ کر مجھ سیتی گفتار مکر و فریب
کرماندہ نیت ہوں سی دیر   کہ سرگرم کشتی ہمن اب ہمد گر
جو دیکھا کہ رستم ہی اب گرم کین   تو ناچار سہراب فولاد وین
تو مایل ہوا سوی کشتی اگر   تو ہاں تن ہمن ہی کشتی کو جان دو بر
ہمن جا تا بہ کہ مجتبا جوان   جری ہات سیتی لشتہ تو ہی میان
لگی کہ دو دو نون یل نامدار   لگی کرنی کشتی کی فن آشکار
کیا زور رستم نی وہان جی سی ہمن   کیا آگی سہراب نی لجہ و تہ ہمن
ہوا وہ جو دستندہ چون مست   کیا زور سیتی او سنی رستم کو پست
جو کیجا لگر کر کمر بند کو   تو سینلا نہ بہر رستم تا بجو

ابنی کسی ہم

زمین سے ہم نسبت رستم ہوئی
خرابی بہ جرح بہ زخم ہوئی

گرا خاک پر جب بل نا تور
تو سہراب بیٹھا ووہیں سینہ پر

لیا کھیچ ہور خنجر آبگون
یہ چاہا کہ اوسکو کری غرق خون

کیا حیلہ او سوقت رستم نی ہاں
لگا کہنی سہراب سی ای جوان

ہیان کی ہیہ آئین ہیں زینہار
کری زیر جسکو کوئی ایکبار

تو پہر گو کری اوسکی تن سی جدا
مگر ہو دگر بار زور آزما

اوسی قوت و زور سی اللہ دی ہر
کری بعد سی قتل ہر دو دلیر

یہ سنکر وہ اوسکی اوٹھا سینہ سی
غرض ہات اوٹھایا ووہیں کینہ سی

گیا بند وہ سہراب فرخ نہاد
طرف اپنی لشکر کی خندان و شاد

کہا جب کہ ہومان سی یہ ماجرا
کیا اونی افسوس اور یون کہا

کہ عیاری و مکر سی کینہ خواہ
رہا ہو گیا ہات سی تیری آہ

نہ دیکھا تہا گاہی فراز و نشیب
تو اک طفل تہا تو نی کہا فریب

نہ دام ایا تہا شیر زیان
دیا چہوڑ تو نی کیا قید ہان

ہوی جسکی سی بیہودی خوبی کمال
رہا تنی تری اوسنی بی مجال

بل پہران نی گہا لیا ہی غم
گرد لگا اوسکی زہر ہیہ صبحدم

گیا جب کہ رستم سوئی خیمہ گاہ — رہا شب کو زاری کناں تا پگاہ
دعا مانگنی اوس نی کہ اے پاخدا — وہی زور دی مجکو پہلی تو تہا
اوسی ایند این تہا زور اسقدر — زمین چاک ہوتی تہی ہر گام پر
وہ عاجز ہوئیت ونت رفتار تہا — زمین پر خرام اوسکا دشوار تہا
ہوا تب ات این بات کا خواستگار — کہ مجکو زور کم ہووی یا کردگار
ہوئی تہی مناجات اسکی قبول — مراد اسکی وہ وہین ہوئی تہی حصول
غرض کر کی شب زاری و انکسار — ہوا زور بخشش کا پہر خواستگار
خدا نی پذیرا کی اسکی دعا — وہی زور اسکو کیا پہر عطا

جنگ رستم با سہراب روز سیوم و کشتہ شدن سہراب از دست رستم

سحر دیکہ کر قوت و زور تن — ہوا شادمان پہلوان زمن
سپاس عنایات پروردگار — بجا لا کی اور رخش پر ہو سوار
گیا شاد و خرم سوئی رزمگاہ — ہوا جا کی سہراب سی کینہ خواہ
پہر سہراب نخوت سی کہنی لگا — کہ چنگال سی میری ہو کر رہا
تو پہر آج آیا سوئی کارزار — عزیز ری نہی شاید ہین جان زار
نہیں تیہ پولاد کہ جب تک ہی جان — پہری سا تہہ ہو نگا ستیزہ کناں

دو دلی نی

وہ کرنی لگی پہر درستی بہم — ہوئی بازی زور و کشتی بہم
بہم خوب اودر آزمائی ہوئی — پہ سہراب کو پہر رہائی ہوئی
کمر ار کمربند سہراب کا — زمین سیتی لیا پلٹنی اوٹھا
پٹک کر زمین پر اوسی پہر وہیں — سر سینہ بیٹھا وہ از روی کین
پہ سوچا کہ یہ گرز و در نہا — جو پہر اودہٹہ لڑا تو تعجب ہی کیا
غرض کھینچ کر خنجر آبدار — کیا سینہ و دل کو اوسکی فگار
وہ خستہ جگر کھینچ کر ایک آہ — یہ بولا کہ تہی بخت میری سیاہ
بیابان میں جو آیا تو یہ تہی مراد — کہ دیدار سی باپ کی ہوئیں شاد
تمنای دل کچہ نہ حاصل ہوئی — ہلاک عدم جان واصل ہوئی
جو دریا میں اب ہووی مسکن گزین — تو یا جاوی بالای چرخ برین
مرا باپ تجہکو نہ چہوڑیگا ہان — کریگا ہلاک آنکی ای جوان
کیا نام کیا اوسنی پوچہا کیا — کہ ہی نام رستم مری باپ کا
مری ماں بہی ہی جسکی عز و جاہ — کہ ہی باپ جسکا سمنگان کا شاہ
جب اوس خستہ تن سی سنا یہ سخن — تو غمگین ہوا زور رستم بہتن
گرا ہو کی بیہوش بس خاک پر — جب آیا ذرا ہوش تب نالہ کر

نگاکنی اوتسی توکر بیه بیان ... نزی پاس رستم کالبای تان
که بین بین سیه تخت رستم نون آه ... جهان جنگی انکنوین بوی سیاه
بیه سنبرانت نی شنکی بانیخ دبا ... که صد حیف ای گرو لکنورتا
بیشت گرتم القت بیراول بوا ... ولی تو ایدبر گجبه ندبایل بوار
نشانی تو دیکیه ات زره گرکی وا ... که مدرای بازو بیه میسی بندها
بین زخم سسی ات بیه کالت تجنی ... جو کوبون زره اوزرد کیادن تجنی
ددمهرا بو دنکیا زره گرکی وا ... تو رستم نی بیدر نبور دناله کیا
بیه بولاکه ای جانت بکناه ... توکشته بولهات سسی مینی آه
بسر کوکسی نی بی نازا هنی ... هنی بیه تو اجور برگز کیهق
بجنور کفا زنیار مجبکو بیه غم ... زنو نگا گرفتار رنج والم
بیی اب ی بیترکه بوینن بلا ... کرون ایی سینه کو خنجر سی جا
بیه شنهزات ولا که کنا قایدرا ... هنن جابوه زنهار رنش قصنا
نزستا تا شندات بسمل بودر ... کدا هی بنشت دیرسی نی بوار
جو دیکیا که رخش پل نامدار ... ایدبر رستم گرد بیتا لوخه گر
تو سیحنی بی دبین بیرو جوان ... که کشته بوا رستم پهلوان

دین بقلم

وہیں یکقلم اور لگی سنکنے تن — اوٹھا ایک لشکر میں شور و حزن
گئی یہ خبر پیش شاہ زمان — کہ رستم سے خالی ہوا اب جہان
کیا حکم شہ نے کہ یکبارگی — اردو پر جاؤ دوڑ اکبارگی
سوئی رزمگہ جا کی لاؤ خبر — مبادا ہوا کشتہ رستم اگر
تو کی جاوے تدبیر کچھ اوس بیان — کہ اب نہیں اب کوئی پہلوان
جو شہزادے سے ہووے پر کینہ خواہ — نہیں تاب رکھتی یہ سرکش سپاہ
سواران لشکر گئی جب اودہر — تو دیکھا کہ رستم پڑا خاک پر
کری ہی فغان اور بیتاب ہی — تڑپتا پڑا وہان ہین شہزادے ہی
بہت جانا کہ زخمی ہیں دونوں جوان — لگا زخم کاری ہوئی ناتوان
اوٹھا کر سر رستم نامور — لگی پوچھنی سب کہ کیا ہی خبر
زرہ پارہ اور چاک کر پیرہن — لگا کہنی یون رستم پیلتن
ہوا ہاتھ سے میری ایسا ستم — رہیگا قیامت تلک مجھکا غم
مری روی و سر پر پڑی ہی خاک — پسر تو کیا میں نے ناحق ہلاک
یہ کہہ کر جو ہین کھینچ خنجر لیا — کہ تن سے کری اپنی گردن جدا
پکڑ ہاتھ ان سب نے رستم کا ہات — لگی رونی گردان فرخ صفات

زوارہ نے پارہ گریبان کیا
کیا پیدا سہراب سے ثانی حال
جگر پر مرے زخم کاری لگا
بل نین کی سراپا نشان
ہجر سینہ تخت سے بارہا
مجھے نام رستم بتایا نہین
مقابل مرے جب کہ رستم ہوا
نکیا اسنے بھی نام اپنا نہان
کوئی کیا کرے کسکا ہی اختیار
پسر کی اجل باپ کی ہات تھی
یہ احوال سنکر ہوئی نوحہ گر
لگی کوٹنے سینہ و سر دہان
یہ سہراب و لختہ نے پیدا کیا
نہ تم گریہ و نالہ اتنا کرو
ببل تکو اپنا کیا ہی خون

غم و درد سے شور و افغان کیا
وہ تولا کی درد مجھکو کمال
نہین کچھ برو باہی از شست کا
مرے ہان نے مجھسے کچھ نہی عیان
جو تو جہان تو پوشیدہ اوسنے کیا
رکیا ہا ہی غافل جتایا نہین
تو ترسان حال اسنے روم تولا
کیا مرے آگے نہ ہرگز عیان
نہین چارہ تقدیر سے زینہار
ازل سے یہ تہری ہوئی بات تھی
زوارہ ایدہر اودہر رستم اودہر
کیا دیدہ تر سے دریا روان
کسیکو نہین ہی جہان مین بقا
ذرا صبر کو دین اب زارہ دو
دلی اپنا بس ایک کہا یہ ہو ن

کہ اپنا اب

که زنهار ای رستم ارجمند ‏ ‏ ‏ نه سنجادی لشکر تومری گزند
سنو چاله ترکون سسی بیر کینه خواه ‏ ‏ ‏ نه کنجی توری کلک توران سپاه
که مولدی میر ایلک توران هی ‏ ‏ ‏ میرانجای بازی و میدان نی
اگر زنده در تیغ او بر یک بر ‏ ‏ ‏ مراعات کرتا بن شام و سحر
پدر بعد میری مدارا کری ‏ ‏ ‏ تلطف مدام آشکارا کری
جگرخسته لی جو تکجه اوسدم کتا ‏ ‏ ‏ هتن فی بکس بذیرا کتا
کتا پهدیبه رستم فی گودرز گو ‏ ‏ ‏ که جاکر حصور رسنه تا نجو
جوی خاص تر توسدار و ده لد ‏ ‏ ‏ کرا اوسسی جاره توشهراب کا
وو بن اگی بیش سسته بادار ‏ ‏ ‏ توزتو شدار و کاوده توانگلر
تکاپنی ششکر سیه سا چهان ‏ ‏ ‏ منتهای ده توشدار و بیان
که جنسی توشهراب بیر بدر شت ‏ ‏ ‏ توانا و زور او رجاق و حسب
برای بیر مرد خجسته صفات ‏ ‏ ‏ تجنی باد اوبس روزکی تکجه باب
که گیا کیا مجنی تا بلدیم کیا ‏ ‏ ‏ زبان بر جو آیا توا وسدم کتا
کیا سرکشی سسی نه بایس ادب ‏ ‏ ‏ ره و رسم دی بابت کسی اوسسی شب
سخنهای دشوار کینه کر گیا ‏ ‏ ‏ اوسسی قید کوی نه بیان کر سکا

ہوا اسکی سہراب لی گفتگو سنی تو نی اور خوب واقف ہی تو
کہی تہا وہ مردم سی دم یہی کہ رستم کو دون تخت و تاج شہی
سمجہہ اپنی دل مین کہ فرزند ہی جہان مین تو مرد جہان دیدہ ہی
عجب انسی دلاوری دو پہلوان ہی پہر یہہ اورنگ وافسر کیان
شناخت یہہ گودرز لی یہہ سخن گیا یہہ وہ سن کر بل بلن
کہایون کہ تو ہی بد شہریار بیان تُنا کرون تجہہ پہ ہی آشکار
تہین یہہ سنکر ہوا دردمند گیا آب پہ شن سٹہ از جند
محل مین تہا وہ سدم شہ با مور بر آمد ہوا جب یہہ پہنچی خبر
کہ سہراب کا کام آخر ہوا نشان مہت گیا نام آخر ہوا
ہوا سنگی رستم با وہ دوان گیا نعش پر اوسکی زاری کنان
فغان کر کی کہتا تہا یہہ دردمند مری ہات واجب مین کی قلم
جگر گوشہ کو اپنی مری ہوا جہان مین بہلا قتل کسنی کیا
سنی جب یہہ بات اسکی تب کیا ہی جو لجہہ دُہ کہی سو نہ یہجا کہی
عرض رکہہ تابوت مین نعش کو گیا لوی خیمہ بل تا مجو
وہ خیمہ اور اسباب تہا جسقدر جلا کر کیا خاک بس سر بسر

الولی اوکی

سنی اوسکی باتیں یہ مرد جوان / خروشان و گریان و نالہ کنان

گیا شاہ کاؤس رستم کنی ہاں / جو دیکھا تو ہی وہ بہت ہجو این

کیا سخت ماتم ہی اور قہر و درد / ولی کچھ نہیں چارہ ای نیکمرد

ہر ایک کو ہی آخر یہی رہگذر / کوئی دیر جاوی ہی کوئی زودتر

تجھہ اب تو دانا و ہشیار ہی / شکیبائی و صبر در کار ہی

کیا عرض رستم نی ای تاجدار / ہوا لیکو ہوا کچھ نہیں اختیار

ولی یہ وصیت ہی سہراب کی / کہ ترکوں پہ کیجو نہ شہ سرکشی

یہی عرض کرتا ہوں اب بار بار / بہ لطف و کرم کا ہوں امیدوار

کہ توران کی حرمت رکھو تم نگاہ / ہٹو دی پراگندہ اوسکی سپاہ

کرو رخصت اوسکو بہ عز و وقار / یہ سنکر لگا کہنی یوں شہریار

ہوا اب جو تجھکو یہ رنج و الم / تو خیر ہی یہ دلکو ترا درد و غم

مدبر الکیا مینی تیرا سخن / تمہی پاس خاطر ہی ای تہمتن

کزین تجھہ سی اب ترک کو سرکشی / زدن میں نہ زنہار ننگ کشتی

زوارہ سی رستم نی پہر یوں کہا / کہ جیحون تلک ساتھ توران کی جا

زوارہ گیا ساتھ ہی بی خطر / گیا آب جیحون سی توران گذر

روانہ شدن کاؤس بسوی ایران بتختگاہ خویش و رفتن رستم مع تابوت سہراب در سیستان و در آنجا آمدن تہمینہ مادر سہراب دختر شاہ سمنگان

به اقبال و دولت سوئی تختگاہ — روانہ ہوا شاہ گیتی پناہ
ادہر نامور رستم پہلوان — گیا ہو کی رخصت سوئی سیستان
غرض لیکی تابوت سہراب کا — پراگندہ دل شہر میں جب گیا
سیہ پوش ہو زال سبہا وہاں — ہوا ساتہ تابوت کی ہمروان
خروشان و گریان گئی گرد تک — قیامت سی تہی برپا سر زیر فلک
وہ رودابہ رستم کی ماں اسقدر — ہوئی دیکہہ تابوت کو نوحہ گر
بکہرا وہاں شور محشر ہوا — غضب ایک روئی زمین پر ہوا
کیا دفن لاشہ کو زیر خاک — دل ہر دو زن کا ہوا دردناک
گئی جب یہ سوئی سمنگان خبر — تو تہمینہ کو غم ہوا اسقدر
کہ آتش فروزان جگر کی افروختہ — گری آگ میں با دل سوختہ
لباس اپنی مردم نی نہید دور کر — ولیکن جلی سر بسر موئی سر
تن نازنین بہی ہوا داغ داغ — جہان اوسکی نظروں مین تہا بی چراغ
لگی تاب سینی کہنی ہای ناجو — کیا قتل رستم نی سہراب کو

لگی پیٹنان

ہوئی سیستاں میں کہیں جلد ہی سپاہ
تہمتن سے جلکر تو تو کینہ خواہ

کہا اوسنے ای دختر نازنین
سنہ اپنی رستم کی ہمسر ہین

دیا شاہ نے جب اوسے یہ جواب
تو نہر و نہیں کہا کر بہت بیچ و تاب

گئی آپ تہمینہ لیکر سپاہ
ہوئی سیستاں با دل کینہ خواہ

قریب آنکر اوسنے ایک سیوان
روانہ کیا اور کہا اون کہ ہاں

تہمتن سے جاکر تو کہہ یہ سخن
کہ تہمینہ آپہنچی آئی یلتن

وہ لائی ہی ساتھ اپنی فوج گران
دلیران گردان جنگ آوران

رکھی ہی یہی دلمین اب عزم جزم
کری سرکو تیری قلم وقت رزم

فرستادہ پیش تہمتن گیا
سنا یہ جو اوسنے تو یکسر کہا

یہ سنکر سراسیمہ رستم ہوا
لبیان بہت دلمین نادم ہوا

دو دن ساتھ لی زال و رودابہ کو
گیا سوی تہمینہ وہ ماجو

سراپردہ مین اوسکی پہنچے یہ جب
تغافل آئی تہمینہ پردہ سے تب

تغافلگر و دو دن ہوئی ہمدگر
کہا تو نے سہراب کو یاد کر

کنار زال نے سوی خانہ چلو
شبستان کو رشک گلستان کرو

لگی کہنے تہمینہ ای نیکمرد
مری دلکو رستم نے پہنچائی درد

مری آگی رستم کو لاد شتاب / کہا جیسی بون ایسی کہہ کو جواب
میں اوسی بہہ کو جیون نہ لگی تو / کہاں تہ کیون تونی فرزند کو
گیا بس تہمینہ جب بہلوان / تو کہہ اوسنی بہہ خنجر جانستان
بہہ جانا کہ رستم کا جیری شکم / کری غرق خون اوسکو بی درد و غم
تمر ہاتہ اوسکا لیا زال نی / بہہ تہمینہ مسی بہہ کہا زال نی
کہ تقدیر پر کچہ نہیں اختیار / نہیں چارہ بس قضا زینہار
عدم مسی جو بیہ تا ہو سہراب کا / تو کر رستم و زال گا بسر خدا
عوض خوب سمجھا کی دہ تا ہو زر / گئی لیکی تہمینہ کو اپنی گہر
دہ تہمینہ اور رستم نامدار / سہم وہان لگی رہنی لیل و نہار
ہوئی حاملہ پہر دہ رشک قمر / تو العقد بہہ نہ ماہ بیدا پسر
قوی بازو و گلرخ و لالہ فام / تہمتن نی رکہا فرامرز نام
سپرد ایک دایہ کو وہ مہیں کیا / لگا پرورش پانی دہ مہ لقا
دہ تہمینہ رہتی تہی غمگین مدام / تصور تہا سہراب کا صبح و شام
دل اوسکا تہا نالان مرہ جو مکان / گہی آہ کرتی تہی گاہی فغان
بس مرگ سہراب دہ مہ جبان / رہی زندہ با رنج و غم ایکسال

تم لی ابای

نہ غم تھی رہائی ہوئی زینہار
وہ دیکھی مجھی جان اپنی انجام کار

یہ قصا تو بن کر چکا سب بیان
سیاوش کی اگی سنو داستان

داستان تولد شدن بادشاہ زادہ سیاوش و بیان سرگذشت آن

کوئی بخت ور ہور دو لشکرشا
کہ نزدیک دریائی جیحون کی تھا

گئی ایکدن وہان برائی شکار
ہم طوس اور گیو جنگی سوار

پڑی ناگہان ایک دختر نظر
پری پیکر و ماہوش و سیمبر

لبان اور زلفان تماشا بہ شب
کرشمہ ستم آن غمزہ غضب

یہ پوچھا جو انون نی ای مہ لقا
توی کون تیری حقیقت ہی کیا

بتا یا تب وہ یہ کہنی لگی
کہ دختر ہون میں شاہ بلغار کی

کہ گرسیوز اوسکا جہانبین ہی نام
گرد نسل فریدون تمسی ہی دو الکرام

مجہی جانی ہی بہت تاجوز
ولیکن یہ خاطی تہا میرا پدر

کہ تو روز زمین کاہی جو بادشاہ
نہنگ وار ہور خدا وند جاہ

مرا باندی ساتہ اوسکی عقد نکاح
نہ زنہار بہائی مجہی یہ صلاح

کہ بہی سنا زشت خوی نہنگ
نہ کچہہ زشت جز زشت روی نہنگ

کیا مجہسی جب ذکر اس بات کا
تو بس صاف انکار میں نی کیا

خفا ہو کے تب شہ نے مارا مجھے | نہ ہرگز ہوا یہ گوارا مجھے
نکل گھر سے اور اسپ پر ہو سوار | شتابی سے لی میں نے راہ فرار
گذر آب جیحون سے آئی ادہر | گیا اسپ پر ماندگی تھی اثر
غرض جب کہ رفتار سے رہ گیا | تو پیدل راہ میں چھوڑ اسکو دیا
پیادہ ہوئی چند فرسخ رواں | ہوئی آ لگی اس دشت میں اب یہاں
وہ دونوں جوان تو شہ مائل ہوئی | خدنگ نگہ کی وہ گھایل ہوئی
ہوئی خواستگار تب شمشیر | لگی کرنی پرخاش وہاں بیدگر
بہم بعد پرخاش پایا قرار | کہ لی چلئی شہ نشیں شہ نامدار
جنہی ہمکو دی جعفر نامجو | وہ لی شوق سی اوس کی چہرہ کو
گئی لیکی جب شہ نشیں کاوس شاہ | ہوا شاہ دیوانہ رشک ماہ
کسیکو نہ زنہار شہ نی دیا | پری چہرہ کو پاس اپنی رکھا
بندھا عقد باہم بآئین و دین | ہوئی حاملہ پہر وہ زہرہ جبین
گئی نہ مہینی جب اوس پر گذر | تو پیدا ہوا نور رشک قمر
نظر کی طالع شہزادہ کی | منجم شتابی سی کہنی لگی
کہ ای شاہ اسکی زبان من بخت | ہو اسکی علمیں خداوند تخت

بسماوی ذلی

سیاوش رکھا نام شہزادہ کا — لگا پرورش پانے وہ مہ لقا
ولیکن دل شاد تھا پر ملال — نہ تھا تربیت کا کچھ اسکی خیال
ہیں اندنوں رستم آیا وہاں — لگا کہنے ای خسرو خسروان
اسے زابلستان میں لیجاؤنگا — ہنر ہائے شاہانہ سکھلاؤنگا
کہا شاہ نے دو میں اسکو سپرد — غرض لے گیا زابلستان میں گرد
ہنر پروران کے حوالہ کیا — ہوئے بہرہ معروف صبح و مسا
طریق ہنر و شکار و ادب — ہنر ہای شاہانہ سکھلای سب
سیاوش جہاں میں ہوا بے نظیر — ہنرمند و دانا شجاع و دلیر
سیاوش نے رستم کو بولا یکروز — کہا یوں کہ ای رستم نیکروز
مجھے ہے تمنای شام و سحر — کہ حاصل کروں پایبوس پدر
تہیہ شتابی کر اسباب جاہ — زر و نعمت و اسپ و فیل و سپاہ
کیا عرض شہزادہ سے یوں کہ اب — روان کیجئے جانب شاہ با طرب
وہ بولا کہ تحفہ بہت ہیں جا لگا — تہمتن نے یہ پاس خاطر کیا
گیا ساتھ شہزادہ کے آپ بھی — حضور شہنشاہ با صد خوشی
اوسے لے گئے پیش والا کے تب — ہوا دیکھ کر شہ قرین طرب

بہت لطف مصروف اوسپر کیا — سیاوش کی خاطر کو خوشتر کیا
ہنر پر حسب اوسکی جو تہی آگہی — تو رستم کو بہی آفرین خوب کی
حضور اپنی پہر شہ نی تا ہفت سال — رکہا اوسکو مشغول کسب کمال
یہ دلچاہی شاہنشہ دہر کا — کہ ملک اوسکو دی ماورالنہر کا
بجاہ و حشم جو کی شایانسی روان — سیاوش رہی حکمرانی وہان
کہ اتنی مین جو دایہ مہ جبین — جہاندار کی زوجہ او نین
یہ کہنی لگی شاہ کاوس سی — کہ ای شاہ یہ آرزو ہی مجہی
سیاوش کو اک دختر خواندہ دون — اوسی کتخدا ساتہہ اوسکی کرون
جہاندار بولا کہ بہتر ہی پر — سیاوش کو اونی کرای سپہر
طلب اوسنی شہزادہ کو جب کیا — تو پردہ سی لیکر اجازت گیا
سیاوش پہ عاشق تہی سودہ بین — سیاوش گیا جب تو اوسنی دو بین
مگر تنگ آغوش مین لیکی تہی — وہ سمجہا کہ ہی الفت مادری
ہوئی گرم مہر اوسسی جب وہ پری — لگی اوسکی بوسہ لگی ذوق سی
لگی دختر خواندہ زہرہ جبین — کہ ہی نسل سی ماہ و شاہو کی تین
اونہین وہان طلب کرکی ماجرہ ہین — سیاوش سی سودابہ کہنی لگی

ذرا دیکہو ان

ہوا موبدان سے یہ مجکو عیان — تری تخم سے ایک سبزہ جوان
خداوند ہو بخت و دیہیم کا — شہنشاہ ہو ہفت اقلیم کا
یہ سنکر تمنا ہوئی یہ مجھے — کہ وہ میری دختر کی ہو بطن سے
یہ دختر جو حاضر ہیں تیرے حضور — کہ ہیں حسن میں رشک غلمان و حور
تو ان میں سے کر ایک کو اب قبول — تمنائے دل تاکہ ہووے حصول
دیا سنکے خاموش وہ نامدار — نہ پاسخ دیا شرم سے زینہار
کیا یہ بھی اندیشہ دل میں وہین — کہ یہ بات حقیقی مری کچہ نہین
یہ کیا ذکر جو مہر و شفقت کرے — تعجب نہین گر عداوت کرے
ہوا اسکی کتنی ہین ہی سحر ساز — جدا ان سے بہتر ہے اور احتراز
وہ کہتی تھی تک کھول اپنی زبان — یہ دل تنگ و لب بستہ تھا غنچہ سان
وہ سمجھی کہ ہے اسکو شرم و حجاب — جو دنیا میں بات کا کچہ جواب
کیا اسکو رخصت انہیں کی رہے — سنا دین سے جب یہ حکایت کہی
ہوئی منقضی مدت ہفت سال — کہ عاشق ہو نین بچہ پرامی مجال
تو ہر لا شتابی سے اب کام دل — کہ حاصل مجھے ہووے آرام دل
مجھے بعد کا ڈر ہے بس نوز ستان — گردون ہگی مین فرمان روائی جہان

سپاه جهاندار کاوس کی — سراسر مری تابع حکم ہی
فریب اوسنی ہر چند اوسکو دئی — لب اپنی نہ شہزادہ نی وا کئی
جہکائی ہوئی سر کو وہ نامدار — یہ چاہی تنہائی وہانسی راہ فرار
اوٹہا جب تو سودابہ نی یہ رنگ — لیا تو نہ یہ ہیچ کر کر بہن تنگ
یہ سوچا ملکزادہ نامدار — کہ تندی و سختی کروں گر یہ اگر
مبادا غضب کر کو جاہی یہ — بلا کوئی سر پر مری لائی یہ
نہ دیکھا کوئی چارہ جز انقیاد — یہ ناچار بولا وہ فرخ نہاد
لی عقد دختر جو تو نی کہا — یہ البتہ مینی پذیرا کیا
ولیکن نہ کیجہ اور کچہ یہ آرزو — ادب ہی تیرا مجہکو مادر ہی تو
سیاوش نی یہ بات جس دم کہی — تو خاطر ہوئی جمع سودابہ کی
گیا اوسکو رخصت بلطف و طرب — گیا پہر کہ کاوس سی وقت شب
کہ دختر کو میری پذیرا کیا — ملکزادہ نامور نی شہا
ہوا شاد خورم شہ ذوالکرام — دیا اوسکو اسباب شادی تمام
سیاوش کو پہر اوسنی زر و گہر — یہ پیغام بہجا کہ ای نامور
زر و گوہر و نعمت بیکران — تری واسطہ شہ سی لائی یہان

الوالی

سوا اسکی اسباب شادی جدا / تکلف سی میں مہیا کیا

یہ سب نعمت اور دختر رشک ماہ / تجھی دونگی اب آنکی کر نگاہ

نہ آیا وہ شہزادہ کامگار / گئی پھر حضور شہ نامدار

کہا جاکی ای شاہ روی زمین / سیاوش میری یان آیا نہیں

شہنشہ نی اوسکو تفقد کیا / ملکزادہ ناچار پھر وہان گیا

وہ لائی زبان پر سخنہای ویتن / کہا مجھ پہ ہی عشق میں تیری تن

جوانی پہ میری خدارا کر نگاہ / نہ منہ موڑ زنہار ای رشک ماہ

تو ہمخواب ہو مجھسی دل شاد کر / مجھی ہجر سی غم کی آزاد کر

یہ سنکر لگا کہنی وہ نامدار / توقع یہ مجھسی نہ کر زینہار

تو ہی ماں ہی شاہ کشور کشا / بھلا کس طرح مجھسی ہو یہ خطا

نہ کر ذکر مجھسی کہتا ہون صاف / کہ اس کام سی تو مجھی رکھ معاف

کیا شاہزادہ نی انکار جب / وہ سودابہ فتنہ انگیز تب

اوٹھی تخت سی ہو کی پر خشم و کین / سیاوش کی دامن کو پکڑا وہیں

سیاوش وہان سی شتابان ہوا / وہ دامن چھڑا کر گریزان ہوا

لگی کہنی سودابہ کر کی فغان / بلا کیا تیری سر پہ لاتی ہون ہان

غرض فتنہ ایک اوسنے برپا کیا | کہ یکبارگی شور و غوغا کیا

کیا پارہ پارہ گریبان کو | کیا چاک چاک اپنے دامان کو

خراشیدہ ناخن سے رخ کو کیا | پریشان کیے بال سر تا بہ پا

گریزاں ہوئی اوسکی شہزادے سے وہاں | لگیں کرنے غوغا و شور و فغاں

یہ سنکر گیا خسرو نامور | یہ احوال سودابہ کا دیکھ کر

لگا پوچھنے کہ حقیقت ہے کیا | رہ مکر سے اوسنے ظاہر کیا

کہ شاہا سیاوش نے یہاں آکے | پچھاڑا مجھے زور سے کھینچ کے

کیا یہ ارادہ کہ بے خوف و باک | کرے میرے دامان عصمت کو چاک

بہ خواری اوس سے ہوئی میں رہا | مرا پاک عصیاں سے دامن رہا

سنا جب یہ قصہ ہوا پر غضب | سیاوش کو شہ نے کیا پھر طلب

کہا یوں کہ اب راز کر آشکار | نہ کہنا بجز راستی زینہار

کیا اوسنے احوال سارا بیان | وہ راز نہفتہ کیا سب عیاں

یہ بولی وہ سودابہ حیلہ گر | کہ باطل ہے گفتار یہ سر بسر

لگا سوچنے اونکی ہر بات کو | نہ تھا باور خسرو نامجو

معطر تھی پوشاک سودابہ کی | سیاوش کا جامہ تھا بو سے تہی

اونہ

ہوا شاہ سودا سے پر خشمگین
کیا خوار اوس حیلہ گر کو وہیں

اگرچہ یہ منظور تھا اسکو تیغ
کرے سر کو اوسکے جدا بیدریغ

ولیکن یہ اندیشہ دل میں کیا
کہ ہر زد ہی بات سودا کا

مبادا کہ برپا کرے کچھ فساد
خلل ملک میں ڈالدے وہ بدنہاد

سوا اسکے تھا مبتلا اوسکا شاہ
کہ تھی حسن میں غیرت مہر و ماہ

شبستان میں شہ کی کوئی نازنین
نہ تھی مثل سودا کے یہ مہ جبین

محبت غرور تھی اوسکی فرزند کی
غرض اسلئے درگذر اوسنے کی

یہ سودا سے شاہ نے عہد کیا
سیاوش کو دیکھا تو تھی بیخطا

تو خاموش ہو راز کو رکھ نہاں
نہو خوار عالم میں کرکے فغاں

نہ سمجھی ولی لیکن وہ حیلہ ساز
نہ آئی ذرا بھی بدی سے باز

پئی اسکے لگی تھی صبح و مسا
سیاوش کو پہنچائے عقوبت سدا

ولی بات اسکی شہ نامدار
نہ سنتا نہ کرتا تھا کچھ زینہار

اسی فکر میں تھی وہ بیشرم ناپاک
کسی حیلہ سے کیجیے اسکو ہلاک

ہوئی ناگہاں حاملہ ایک زن
ہوئی خوش وہ ظالم یہ سنکر سخن

حضور اپنی کر کی طلب زود تر
کیا شاد دیکر اوسے سیم و زر

لگی کہنے بیداد اوس سے وہ کینہ جو
کہ اس حال کو کر دی اسقاط تو

کنیزان کو تو مری اوس دم خبر
کریں نالہ غوغا وہاں سر بسر

نہ نامو رکھتی سیان سے حبیب
سیاوش کا تو لیجیو نام بیت

ہم خفتہ تھی اکیلی میں رات کو
وہ سودا یہ اور خنجر و نام جو

کنیزان لگا کے خروشان ہوئیں
وہ گرم فریاد و افغان ہوئیں

ہوا سنکی بیدار فرمان روا
سنیہ جو چرچا کہ یہ شور غوغا ہے کیا

کنیزوں نے کاوس سے یون کہا
فلانی حرم کی جو تیری شہا

ہوئی اوس سے بیداد و مردہ پسر
گیا شہ نی لڑکو اونھیں زود تر

وہ رکھہ طشت میں لی گیسی شتاب
گیا شاہ حیرت میں کرکی نگاہ

حیرت نے سے پوچھا حقیقت جو تھا
یہ کم بخت نی یہ گذارش کیا

یہ بچی سیاوش کی ہیں بچہ نسلی
کہ ہمخواب اوس سے کیا تھا مجھی

یہ شور دار بے نی سنکی سہی کیا
مری بات کا بھیجو یا ورنہ تھا

ولی فعل دیکھا سیاوش کا اب
کہ کیا کام اس نی کیا ہی غضب

شہنشاہ بیدار ہو کی باہر گیا
طلب اہل تنجیم کو وہاں کیا

دیکھائی اونھیں بیر دو مردہ پسر
کیا اونکی طالع پہ کرکی نظر

باسطرلاب

بیہ ظاہر کرد کسکی مین تخم سی — خبر راز پنہا سی بخت دو جی
دو مین طالع وقت کو دیکہ کر — لگی غور کرنی وو علام و سحر
بعد لگفتنہ ای شہنبد یار — یہ تخم لبان سی نہین زینہار
کیا راز پنہان لی ناپاک زن — عیان سر بسر پیش شاہ دو من
جو اختر شناسان نی ظاہر کیا — وہ بودابہ سی جاکی شہ نی کہا
وہ بولی کہ ای شاہ جوہر شناس — نہین سی ورتی مین اختر شناس
نہین راست گفتار یہ زینہار — نہین اسکی کچہ بات کا اعتبار
سیاوش کو دجب ہی وینی سزا — سزاوار ہی قتل اہل خطا
رہا تنگی خاموش کاوس شاہ — کہ بیچارہ شہزادہ تہا بیگناہ
پڑا اندیشن از بسکہ سودابہ پی — شہ نہ ناموس سی یہ کہنی لگی
حمایت تو کرتا ہی بیٹی کی اب — ستم کی ستم ہی غضب ہی غضب
کیا اور کرتا ہی مجہکو خراب — یہ لڑکا لیا زیر قابل شتاب
کیا اون کہ مرتی ہوئی مین لگی — تو اتخت ناچار تب شاہ در
یہ ٹہرا کہ شہزادہ تا دلار — پری آگ کی درمیان ایکبار
اگر ہی گنہگار جل جایگا — دگرنہ نہ ایذا ذرا پایگا

پڑی آتش افروختہ جب دہان ‌ ‌ ‌ لگا کہنی تب شاہ سیتی جوان
خطا کیا ہی ای شاہ فرخ خصال ‌ ‌ ‌ نہیں راستی کو ہی ہرگز زوال
خدای نگہبان میرا ہر زمان ‌ ‌ ‌ کہ ہی واقف آشکار و نہان
خداوند غفار کو یاد کر ‌ ‌ ‌ سیاوش گیا آگ میں بی خطر
نہ پہنچا ضرر کچہ اوسی زینہار ‌ ‌ ‌ سلامت وہ نکلا بہ انجام کار
سیاوش کون شہ نی بغلین لیا ‌ ‌ ‌ سر و چشم پر اوسکی بوسہ دیا
ہوا سخت سودابہ پر خشمناک ‌ ‌ ‌ کیا یوں کہ اسکو کرون اب ہلاک
ولیکن شفاعت سیاوش نی کی ‌ ‌ ‌ بہانا ہی چاہی تہا کاوس نی
سر خون سیتی گذرا وہ شاہ ‌ ‌ ‌ عوض دوستی کی خجلت کی نگاہ

رفتن بادشاہ زادہ سیاوش برای جنگ افراسیاب و بلخ را فتح کردن

وہ سودابہ از بسکہ بدکیش تہی ‌ ‌ ‌ سیاوش کی ناحق بداندیش تہی
ملکزادہ کی قتل کا قصد تہا ‌ ‌ ‌ ہمیشہ تدبیر تہی اوسکو صبح و مسا
خطرناک رہتا تہا وہ نابدار ‌ ‌ ‌ دعا مانگتا تہا ہمیشہ لیل و نہار
کہ یا حضرت ایزد ذو الجلال ‌ ‌ ‌ شتابی کہیں یہان سی یہ جاوی نکل
ہمیشہ خداوند تون ناگہان ‌ ‌ ‌ کہ توران سی یا لشکر بیکران

ایدر بهر بو اعلام افراسیاب / بنه گوندر جهاندار عالیجناب
بو خشمناک ایدر کینی نگاه / که ای نامداران جنگ آزما
بد اندیش ترکان نخوت شعار / بنی عهد و پیمان بر استوار
گهی صلح جو اولدی گهی کینه خواه / بنه دکندی بنی دشمن خیال تباه
دسیسه ایله گزلیجه بنگ ایکی بار / گوردن اونکو آوازه مقبل و خوار
سیاوش نی کاوسی ایلدی تباه / که ای شاه شاهان کشورستا
مجهنی بنجی ایکی افراسیاب / گوردن حالی اونکو تباه و خراب
بنه مقصود بها اولسه اینی تابی / که دوری بو اب خصم بند اولمسی
کیاشه نی بخجیکو کیهان بنی بنه تابت / چو شهری وراثنش افراسیاب
زبردستی بی نجیتسی ده ایکی اون / قوی جنگ هن اوسکی بنده سلطان
بنه بهتری هن آب لنگ سناد / بد اندیش سی حالی بوون محوله
ده بولا کراد اوشی بنه کمتر بو بنیش / شهر لور قوت بین همسر بو بنیش
بنه لشکری زیبای جنگ آزما / سنه افوج توران بر غالب بنا
حضور شهنشاه جور شناس / گلاید بهتیق لی بنه التماس
که همراه شهزاده نامدار / مجهنی کنجی رخصت ای شهریار

کہ آداب تصدیق ہرگز نہ آت | رہوں نہ آرام و عیش طرب
ملکزادہ اور بندہ کافی نہیں | لی جنگ ترکان نخوت نشان
اوبین الغرض دیکھی سامان جنگ | روانہ کیا شاہ نی بیدرنگ
وہ شہزادہ اور رستم نامور | دلیری سی پہنچی وریخ پر
وہاں کا جو تھا حکمران تارمان | ہوا آمادہ کینہ خواہی وہان
ہوئی فوج ایران جو گرم ستیز | تو لیں فوجیں لی اوسنی راہ گریز
نہ ہرگز رہی طاقت کارزار | ہوا جا کی محصور انجام کار
یہ سنکر ہوئی بلخ بھیجا شتاب | سنبہ بلکی داماد افراسیاب
دلاور تھا گرشیوز اسکا نام | ہوا دیکھکہ کر تازیان شادکام
بہم متفق ہوکی بیدرنگ | ہوئی شاہزادہ سی خواہان جنگ
رہا خوب دو روز تک کشت و خون | کیا فوج ایران نی اونکو زبون
رہی رزم کی جب نہ تاب و توان | تو ناچار گرشیوز تازیان
گریزان ہو جیحون سی گذری شتاب | گی خستہ دل پیش افراسیاب
ہوا بلخ مین دخل شہزادہ کا | یہ شہزادہ نی بند آزاد کیا
کہ ہو کر روان بلخ سی بیشتر | گذر آب جیحون سی با کروفر

بسمدا دوزن

سپهدار توران سسی یوز رزم جو — گری اولکی لشکر تولکسه تباه

سزان سپهنی بیه اوشنی گیبا — که جلدی کومست کام فرماد زا

تولکیه شاه کو نامه آتی نامدار — وه کیجو لکلی چو بختی شنید یار

سیاوشنی قوم نامه گیبا — بلکهاینه که ای شاه کشورستا

گیبا حاکم بلخ گیباکی شکست — اوزر ربا بو بلخ مین بند و بست

گذرجاودن جیحون سسی گرچم بو — سپهدار توران سسی توغون رزم جو

ککباشاه کاووش نی بیه جواب — که نی تحت بقارد افراسیاب

اگر وه به جیحون سسی آیا زندر — تو برگز اودیر کازرادانه کر

سیاوش بیغرمان شاه جهان — هنچ ابلخ مین بیر توقف کمان

فرستادن افراسیاب گرسیوز را داماد خودرا با تحفه و هدایا نزد سیاوش

جبان تیا سپهدار توران هان — گی جبت که گرسیوز و بار بان

گذارش نیا اوسنی احوال جنگ — بیه شنگر اوزرا اوسکی چهره رنگ

کیا خواب مین شب بو افراسیاب — تونا گاه آیا نظر ایک خواب

بوا ایجلن سسی جنگی گرم فغان — شتاجب تو گرسیوز آیا دهان

سنه توجها که ای خسرو نامور — بجنی خواب مین اب بر اکیا نظر

[illegible]

جو یکبارگی تو خروشاں ہوا
ہراساں ہوا او دل پریشاں ہوا

یہ کہنے لگا او سی افراسیاب
کہ اس وقت دیکھا ہی میں ایسا خواب

کہ اک دشت میں لشکر و ساز میں
مری فوج بھی تھی وہاں او زمیں

عقاباں ہوا پر دو ہیں ایک باز
ہوا ارخ سی ایران کی آشکار

وو دو ہیں باد صرصر ہو پیدا ہوئی
ہیرا دستیں سی اک فوج پیدا ہوئی

کیا میری اس لشکر کو دستی ہلاک
ملایا ہر اک کو ہنہ خون و خاک

بڑھی کی مجھی لی گئی مرد ہاں
شہنشاہ کاؤس کی تھا جہاں

جواں اک خورشید رو رشک ماہ
بٹھایا تھا نزدیک کاؤس شاہ

دو نیم اور اک تیغ کر دستی میں تیغ
کیا چاک پہلو میرا بے دریغ

ہوا دل کو او نو قت از بس کہ درد
خروشاں ہوا ہوں میں ای نیک مرد

لگا کہنے واماد افراسیاب
کہ بر عکس ہوتی ہی تعبیر خواب

نہ دیکھیں ذرا خوف و اندیشہ کر
مبشر تجھی ہو کی فتح و ظفر

یہ تعبیر او سکو نہ آئی پسند
گیا دل سی ہرگز نہ خوف و گزند

ملک او سنی دانشوروں کیا
مفصل کیا ماجرا خواب کا

ہوی سنکی خاموش دانشوراں
کہ تھا دیکھیں ہر ایک کی خوف جاں

دلی بدلی

ولی ایک نی عہد و پیمان کیا
سپہدار توران سیتی یون کیا

کہ ہرگز نہ کر قصد پیکار تو
سیاوش سیتی اے شاہ ہو صلح جو

وگرنہ خرابی بڑی ہے نظر
مبادا کہ ہو جادی نوع دگر

پسند آئی گفتار رخشندہ شناس
عطا کی اوسیتی نعمت بیقیاس

روان پھر کیا اوسیتی داماد کو
سوتی بادشہ زادہ تا نجو

فقط جو نامہ اوسکی حوالہ دیتا
مخالف بی انواع وہ لی گیا

گیا جبکہ گرسیوز تا نجو
سیاوش او شادو من نظم کو

دہ تحفہ دئی او زنامہ دیا
لی اسیتی اودستی کی التجا

سیاوش ہوا دیکہ کر شادمان
ہر ایک بزم آراستہ کی دہان

ہوئی محفل آرا بعیش و طرب
گئی جب گذر الغرض نصف شب

او شاہ و ہمن دارا و افراسیاب
ہوا جاکی سرگرم آرام و خواب

سیاوش نی رستم کی ہے یون کہا
ارے پہلوان مصلحت ہی کیا

ہوا اسیتی خواہ ز افراسیاب
تہمتن نی سنکر دیا یہ جواب

کہ بدخواہ عاجز ہوا جب کمال
کیا اسیتی کابت اوسیتی نوال

ولی سخت مکارہ ہی بدنہاد
نہین اوسکی کچہ ہے قول اعتماد

فرستاده کو دکجی بیسه جواب که گردان دخوشان افراسیاب
چنین هم ایتی بو ده اوشی بیان بر رسم اگر و بیان بن جادوان
تعلق بی الدیلان کی جو گنجینه گلیو که اوسی بنی ابدست پرواز بو
همین استطح صلح منظور ایدی وگرنه زره اتشی دفع دردی
بحر عجب که گرشنو را اوبان کیار وشنی مرگو زخاطر عیان
بیه احوال لکه اوسی قاصد شتاب روانه کیایش افراسیاب
کیاشاه توران بی سنجه قول بوتی آرزوی ولی ست حصول
بخارا و خوارزم اوز جاج بیتی سمرقند و سنجان کنی ست بتی
عزیزان دخوشان فرح تار دلیران دگردان عالی فخار
همین بی جنگا یا بام متا روان بیش شهزادا او نکو کیا
کیاآب لیک سینه سوی گنگ نتا خبر کی گنجینه هرگز درنگ
بو اشادو شهزاده بادرر همین کو بیجا سوی شهر یار
بلکن صلح کانه کو احوال سب کی تحفه توران کی ارسال شب
سنی بی خبر شاه بی بشیتر که بدخواه بو خوارت ابا خطر
تدوری بولسی جنکی بوش و تن بنت د بین او سکی ای خوف ترس

سوار ایکی اختر شناسان بنی | کیا شاہ کاوس سی تنہا بہی

کہ تیرا معاون ہی پروردگار | ظفرمند ہوگا تو ای شہریار

نہ ہوئی افواج افراسیاب | وہ ہوگا گرفتار رنج و عذاب

حضور نشستہ چو رستم کیا | کیا سب بیان ماجرا جنگ کا

لگا کہنی تب پادشاہ جہان | نہیں صلح منظور ای پہلوان

سنہ یہ جد رستم پہلوان نی کہا | کہ ای جنگ سی صلح بہتر شہا

کہا اسنی تم عذر رکہتی ہو گر | تو میں اور کو بہیجتا ہون اودہر

تہمتن نی آزردہ ہوکر کہا | کہ حاضر رہو لگا میں یہان خسروا

روانہ کیا طوس کو بیدشتاب | جہاندار نی سوی افراسیاب

کہا جلد جا مل توقف درنگ | بکہیو فرا ہو جیو گرم جنگ

سیاوش کو یہ ایک نامہ لکہا | کہ توران سون کر تو یہان بیگی آ

آزردہ شدن بادشاہزادہ سیاوش از کیکاوس و رفتن نزد افراسیاب و پیش آمدن
آمدن افراسیاب بتعظیم و تواضع و دادن دختر خود بشاہزادہ سیاوش ملک ختن بخشیدن

پڑہا نامہ جب کہ سیاوش نی | ہوا دل پریشان و آزردہ تب

سران سپہ کو بلا کر کہا | کہو سوچ کر مصلحت اب ہی کیا

دیا سب نے پاسخ کہ بہتر یہی ... کہ لاوے بجا حکم کاؤس کی
وہ بولا کہ خویشان افراسیاب ... جو وہاں جا کے ہیں تو شاہ عالیجناب
کرے قتل ہر ایک کو بے یقین ... کہ دلمیں بہ اوسکے ہے بغض و کین
مرے عہد و پیمان کا ہے اعتبار ... نہ کوئی کریگا یہاں زینہار
سوا اسکے ہووے نہ بے کینہ جو ... مرے دشمن جان ہیں پشت جو
خدا جانے کیا ظالم نابکار ... مرے سر پہ لاوے بلا ایکبار
نظر آوے جب یہ اگر نہ و ضرر ... تو پہر جاوں کیونکر حضور پدر
یہ دلمیں تھی پیران چھوڑ کر سپاہ ... سپہدار توران کی ہو اب تباہ
یہ سنکر سیاوش ہوئے اندوہگین ... یہ گودرز بہرام بولے وہین
نہیں مصلحت یہ قرین صواب ... کہ بدخواہ ہیں تیرے افراسیاب
سمجھ اے ملکزادہ نامجو ... کہ ہرگز نہیں اعتماد عدو
دیا شاہزادے نے پہر یہ جواب ... کرے گر مجہی قتل افراسیاب
تو بہتر ہے اوس سے کہ میں زینہار ... رہوں میں حضور پدر خوار و زار
یہ کہکر وہیں ایک نامہ لکھا ... سوئے شاہ توران روانہ کیا
لکھا یوں کہ اے خسرو نامور ... مرا باپ راضی نہیں جنگ پر

لڑی

عوض میری بھیجا اید طوس کو | کہ ہو تم سی آپ آکی رزم جو
میرا عہد و پیمان ہی استوار | اگر سر بھی جاوی تو وہان زینہار
نہ پہیرون مین سر عہد و پیمان کی گاہ | رکہون راہ و رسم مروت نگاہ
غرض تجہہ سی شاہ کاوس تہی | نہین ہی مجہی کام تجہہ طوس سی
یہی قصد اب پیر چرخ برین | نہین دور جا کی ہوتن ملک گزین
نہ پہنچی جہان ہات کاوس کا | رہون امن سی ہان مین صبح و مسا
بتادو مجہی کوئی ایسا مکان | کہ جا کر دون مین اقامت وہان
تمہاری عزیزان و خویشان کو اب | کیا مین نی رخصت بعیش و طرب
گنا ہندہ کی حرمت مین از اسباب | ملکانا دہ کا دشمنی بہر بیہہ جواب
کہ مجہکو سمجہہ عہد و پیمان مین سست | تری ساتہہ ہی صلح مین درست
ولی ہی دو ہین کینہ کاوس سی | وہی جنگ و پرخاش ہی طوس کی
کہان طوس کو تاب ای نیکمرد | کہ ہو اسکی مجہہ سی اب ہم نبرد
جو منظور رکہہ کی تو پاس وفا | ہوا میری خاطر عہد رستی جدا
تو مین کیا تجہکو رہنما ہی سر | محبت کردن مین بطور پدر
کرون ملک فرمان بری تیری ونہب | تو از شوق سی ہان بصد طرب

تو جو چاهی تجهکو ده اقلیم دون / زر و گنج و اورنگ و سیم دون
تجهی بعد کاوس بیداد گر / کرون تنگ ایران کا تا بجور
یه نامه پڑها شاهزاده نی جب / بوا بید سی غم کی آزار دست
وو دین عزم توران مصمم کیا / اور ایک نامه کاوس کو یه لکها
کرون عرض کیا هی یه تجهه بر عیان / که پهلی توا هی شاه کشورستان
کیا منہم تجهکو سودا یه نی / کیا بر غضب تجهکو سودا یه نی
یه خاک که تجهکو کری تو هلاک / خدا کا نه هرگز کیا تو نی پاک
ستاره شناسون نی جو کچه کها / وه زنهار تو نی نه باور کیا
کیا آخر آتش مین یه خاک تاز / ولیکن یه الطاف پروردگار
سلامت رها کچه نه تنها ضرر / کیا تجهکو فتح بید انگز
سپهدار تورون کو عاجز کیا / زر و افسر و ملک اوسی لیا
تجهی لی تو تی آشتی بیان بهم / ولی تو نه راضی توا هی ستم
عوض مهر کی تو هوا خشمگین / توقع مجهی تجهسی اب کچه نهین
هوا حیف ناچار مجبور آه / سوی خانه خصم لیتا هون راه
تو هی سرنوشت اپنی وه هو نگاه / هی اب لکها کلک تقدیر کا

ده ناز لوهی

وہ نامہ ہوئی خسرو نام جو | رواں کر چکا جب تو بہرام کو
طلب کرکی بولا وہ خورشید جاہ | کہ ہے کشور تخت و گنج و سپاہ
تیری اب حوالے ہی طوس آوی جب | تو کر دیجو اوسکی تفویض سب
یہ کہکر ملکزادہ نامدار | روانہ ہوا لیکی مقصد سوار
وہ دریای جیحون سی گذرا شتاب | گیا الغرض سوی افراسیاب
یہ نزدیکتر شہر کی جب گیا | خوشی سی وہ آیا وہیں پیشوا
اودہر شاہ اور شاہزادہ ایدہر | پیادہ ہوئی دور سی دیکھہ کر
گیا یکسر آراستہ شہر کو | بہ آئین دلخواہ و طرز نکو
در شہر سی تا در شہریار | ہوا سر بہ شہزادہ کی زرنثار
سپادین سی بولا یہ افراسیاب | تجھی دیکھہ کر مین ہوا کامیاب
کیا تونی توران کو گلستان | ہوئی تیری آنی سی رونق یہان
سپہدار نی پہر بہ آئین نیک | کیا جشن شاہانہ ترتیب ایک
دف و بربط و شاہد و جام می | مہیا ہی عشرت کی ہر ایک شی
تواضع مدارا و تعظیم سے | برسم پسندیدہ تکریم سے
ملکزادہ کا پہر ہوا مدح خوان | کہ مجھسی معزز ہی تو ای جوان

توئی پور پور شه کیقباد   جوانمرد و دانا و فرخ نهاد
نکو رو ئی و خوش خلق و پاکیزه خو   خفای سنو عاقل و راست گو
میسر نفاخر کاناپان نچولا   که تحتیا ملکزاده میهان بولا
سنی حیب پیسه گفتار لطف و کرم   بواشاو شهزاده جم حشم
جیکاکر اد ب سی سراتکنار   بواوه پرستنده شهد یار
غرض تریب ورو ز تهاتین شاه   فزون تر سیاوش کا افراز جاه
کوئی با مدار ایک وطان دینه تها   سیاوش سنی بگرد زاوسنی کیا
که توی چل وجان افراسیاب   بواحیب سی میهان افراسیاب
بنهت تجبه یری مهربانی شاه   دفور تخت نی شام و بگاه
پیی اب ای بقرون رائی زرین   که ای شهد مین بوکی مسکن گزین
توبو کنخدای ملکزاده اب   بسر کر بعیش و طرب روز و شب
بفضل خدا بعد کاوس شاه   توی وارث تخت و تاج و کلاه
ده هستی سی حیب جادی بوی خدم   توبو شاه ایران بجاه و حشم
بیان نی ای نزدیک ایران زمین   به زنهار جا دور دست اب کین
جوو یسه نی شهزاده سی یه کیا   تواوسنی خوشنی سی ندیرا کیا

ترازی

جزیرہ کی تھی دختر گلعذار — کہ گلشن شہر تھا نام رشک بہار
اوسی ویسے تی بادل سیر صفا — کیا شاہ نے شہزادہ کی کتخدا
جو دیکھا رخ دلبر سیمبر — ہوا خوش ملکزادہ نامور
لگا کہنے شاہ نے اوسکی من راز شاد — نہ کرتا تھا کاوش کوں گاہی یاد
کسی نی سیاوش سی یہہ بھید کہا — کہ شاہ نے اور کی کیون ہوا کتخدا
فرنگیس نی دخت افراسیاب — کہ جیکا زحل کی حضور آفتاب
تو تو تھا گرا وسمین دخت کا خواستگار — تو دیتا خوشی سی بخشی شہریار
سیاوش نی یہہ بولا کہ اب کیا گیا — دگر بارہ شاہ نے اوسکی کرن کتخدا
یہہ ہی رسم شاہان عالی وقار — کہ زن جاہی تون سبی ین جا
طلب کر کی پنہ موبد خاص شاہ — لگا کہنی اوسسی وہ خورشید جاہ
کہ مصر دعا نی خسرو نامور — مری نی پرورش میں نہال ہنر
عجب کیا جو دی اپنی دختر مجی — کہ ہی سب سی رتبہ تو برتر مجی
کہا جا کی موبد نی سلطان کی پاس — بدیا کیا شہ نی یہہ التماس
حضور سیاوش پیر آیا دو ہین — وہ مژدہ خوشی کا سنایا دو ہین
ہوا شاد شہزادہ نامور — کیا جا کی گلشن سی یون کہ گر

تری ہو اجازت تو ای دلربا | فرنگیس کی ساتھ ہوں کتخدا
دیا سن کے گلشندنی یہ جواب | کہ راضی ہوں میں کچھ نہیں اب شتاب
یہ بہتر ہی نیکو ہی ای نامجو | کہ تو شاہ توران کا داماد ہو
لیا ان کو ان نی پیلسن و نیاز | فرنگیس کی ہو گئی خدمتگزار
یہ کہہ کر خوشی سی وہ گلرو شتاب | سوی خانۂ شاہ افراسیاب
گئی تھی لئی اسباب شادی تمام | فرنگیس کی ان ہوئی شاد کام
ہوئی جا لگی گلشند خدمت کنان | ہوا او خوشی بر ایک شادان وہان
پیرانی طرف کا بھی اسباب سب | بصد شادمانی و عیش و طرب
فرنگیس کی ہاں بھی ہو بنا او سبھی | ہوا خواہ دختر کا سمجھا او سبھی
رہا سات دن جشن شاہانہ وہاں | بصد حشمت و جاہ و توقیر و شان
کیا کتخدا رسم و آئین سبی | فرنگیس کو ساتھ شہزاد کی
دُر و لعل و فیلان و اسپان و زر | جہیز اوسکو وہاں سی ملا اس قدر
کہ جسکا نہیں ہو سکی ہی بیان | ہوا اسکی ہو کر بہشت شادمان
دیا تھا نی اوسکو و یار ختن | کیا لطف سی شہریار ختن
سُنی جب کہ کاؤس کی ہی خبر | کہ وہ بادشہ زادہ نامور

گیا جب کہ پیش افراسیاب — ہوا شاہ کی دل کو اک اضطراب
ہوا اسے پسر کی جدائی کا درد — کہ ہر دم لگا کھینچنی آہ سرد
خفا ہو کے تب سے سوئے سیستان — روانہ ہوا رستم پہلوان
سپہدار توران سے پرخاش کا — ارادہ جو کاؤس کی دل میں تھا
رکیا شہ نے موقوف اور طوس کو — بلایا یوں کہ پیر آ تو دی ناجو

رفتن بادشاہ زادہ سیاوش در ختن و بسبب ناسازگاری آب و ہوا برزمینی بطرف دریای گنگ آمدن و قلعہ سنگین و مکانات عجیب آنجا ساختن و چند روز بعد بسخن گرسیوز داماد کلان افراسیاب از طرف او و جلانیدن و کشتہ شدن سیاوش بفرمان او

سیاوش ملکزادہ نامجو — مرخص سپہدار توران سے ہو
فرنگیس کو لیکی با فر و شان — گیا سوی شہر ختن شادمان
ہوا جب کہ رونق فزای ختن — نہ ہرگز خوش آئی ہوائی ختن
یعنی مردمان کو کیا جا بجا — کہ ہو دی جہاں خوب آب و ہوا
خرد و کہ مسکن گزین جا کی ہو — ہو آرام و عیش و طرب وان زبون
لب گنگ اک جای عجب ہی — ملکزادہ کو آگئی وہ بھلی
کہ ہی اک مکان مثل باغ جنان — ملکزادہ نی کی سکونت وہان

بنا وہاں کیا ایک حصن متین
حضور اوسکی تہا جنت خرم برین

بنائی درون حصار بلند
مکانہای دلچسپ و خاطر پسند

ہر ایک جا تہی انواع نقش و نگار
بصد رنگ واں جلوہ گر تہی بہار

کیومرث و جمشید فرخ نہاد
فریدون منوچہر اور کیقباد

شہنشاہ کاوس عالیجناب
لہنگ و سپیدار افراسیاب

زیان و ہم رستم و سام و زال
بہ نقشی تہی گردان ماضی و حال

ہلکی سبکی صورت تہی واں
تہا ہر مکاں غیرت گلستاں

سنی شاہ توران نی جو یہ خبر
تو پہنچی وہاں اور اہل ہنر

ہوا اسکی بیحاسبت نال و تیغ
حضور ملکزادہ بی درد و دریغ

ہر چیدہ گلشن زرنگ بہار
کہ تہی جل سی وقت عزم ختن

جشن

سیاوش ملکزادہ اتو اٹہی
گیا چہوڑ تہا باپ کی گہر اوسکی

ہوا اند نوں اوسی سید اسیر
کہ تہا جس میں رشک ہمش قمر

سپید از توران ہوا شاد کام
رکہا بہر خوشی سی فرود اوسکا نام

و گر دیتی طفل کی ہات کو جعفران
لگا اور بچہ کا اوسکی نشان

حضور سیاوش روانہ کیا
مخالف ہیبت ہنسی اسکی ہوا

کہا کی

گیا لیکی گھر شیوہ زن الماند ار — بحکم شہنشاہ توران بو باز

سنا دشمن سے رکھتا تھا وہ بغض و کین — یہ جانی تھا کم بخت بد او و لین

کہ شہزادہ رہ وہی تراس شاہ ن سے — بکل حاوی اقلیم توران سے

ولی کینہ سینہ میں پوشیدہ تھا — بظاہر تھا بدراہ شہزادہ کا

گیا تہنیت نامہ وہ لیکی جب — ہوا شاہزادہ قرین طرب

سعت ساتہ اوسکی بدراہ گیا — نہ آیا ولی در تہلکہ بیہوا

بزرگی وجودی کا اوس بے وہان — نہ لایا بجا جہ تر یا نشان

یہ بات اوسکی دل پر گران آئی ہے — زیادہ ہوا بعض و کین و حسد

دکہ رخصت نامہ کا لیکے جواب — گیا پیان سے جب نشن فراسباب

تو ظاہر کیا یون کہ ای تاجدار — سنا دشمن سے غافل نہو زینہار

نہیں وہ سنا دشمن تو تھا پیشتر — یہان کیا کرو اوسکا نہیں کر دغر

ودماغ اوسکا نخوت سے بکسر بہرا — نہ کی میری تعظیم ہرگز ذرا

فراہم سپہ کی اب اوسنی سپاہ — دہ دلین رکہی ہی خیال بلاہ

اطاعت سی تیری نہیں اوسکو کام — مجھی تو جتبائی کہ ہان صبح و شام

کری ملک توران میں برپا فساد — خبردار ای شاہ والا نژاد

سخنہای باطل کو افراسیاب / سمجھ راستی کہا کی بیچ و تاب
دو دن ایکی ولیکن یہ لایا خیال / کہ شہزادہ کو یہاں سیتی دیجی نکال
لگا کہنی یوں شاہ توران زمین / کروں اوسکو ضایع تو لازم نہیں
یہ لاوی جو کوئی اپنی حضور / بدی منصفی سیتی ہی سایہ اوسکی دور
مناسب یہی ہی اور بہتر یہ ہی / کہ بھیجو اوسی شخص کا دیس کی
سنی جب یہ گفتار افراسیاب / تو کم بخت نی بید دیا یہ جواب
کہ دیکھا سیاوش نی توران دیار / سب احوال یہاں کا ہوا آشکار
یقین ہی کہ رستم کو لاوی یہاں / کری ملک تسخیر سب بیگمان
یہی مصلحت ای بنیاد ارجمند / کہ رکھی سیاوش کو اب کر کی بند
بہانہ سیتی اوسکو طلب کیجی / نہ تا پھر کو راہ اب وہ لیجی
یہ سنکر لگا کہنی افراسیاب / کہ بس سیاوش تو بیحد جا شتاب
ولاسا اوسی دیکی اب لا یہاں / غرض ایکی نامہ ہوا دہ روان
سیاوش کو نامہ دیا جاکی جب / کہا بدگہ اوسنی یہ با صد طرب
کہ بس شہنشاہ والا جناب / سرو چشم سیتی جاوں لگا ہیں شتاب
یہ سنکر وہ گرشیوز بدنہاد / یہ سوچا کہ گر یہ گرامی نژاد

اودانی

روانہ ہو بھیجی شتابی وہاں ... تو باطل مری بات ہو بیگماں
قریب اک طرح اوسنی وو دین کیا ... یہ شہزادہ نامور سنی کیا
کہ جانا مناسب نہیں اب وہاں ... وہ بولا کہ کیا واسطہ کر بیاں
وہ جاسوس ہا جگہ نہ پاسخ دیا ... قسم ویکی شہزادی نی یہہ کیا
زبان تک سخن کو ذرا لائی ... حقیقت ہی کیا مجھسی قربانی
سیاوش کو اوسنی دیا یہہ جواب ... کہی بدگمان مجھسی از اسباب
تو ہی ای ملکزادہ یا بجز ... مری جان سی اور دل سی عزیز
نہیں جانتا زیر چرخ بلند ... کہ پہنچی تری جان کو کچہ گزند
سیاوش نی سنکر یہہ پاسخ دیا ... کہ سلطان والا مجھکو کیا
نہیں ہی مجھی یہہ گمان زینہار ... کہ مجہ پر کری کچہ ستم شہریار
یہہ سنکر وہ بد کیش کہنی لگا ... کہ اعزیز تو ہی کا راوزر وتا
کیا کس طرح اوسکو تہ نی ہلاک ... خدا کار یہ ہرگز کیا وفا دیا
فراہم کیا تو نی لشکر جو تیار ق ... شہنشاہ توران ہوا بدگمان
ارادا یہہ اوسنی مصمم کیا ... کہ پہنچی تجہی زیر تیغ جفا
کیا میں نی یہہ راز تجہسی عیان ... ملی اپنی و لیکن تو رکہیو نہاں

دە بولاکە بون بر سپهر روسبتی
غلط شاه سنی ی گمان بدری

لگانی گرسیوز بد نهاد
که ای نامدار گرامی نژاد

نه کر حیل تو هی اگر هوشیاد
وهن هین بلاکی نه جا زینهار

سیاوش نی بو بوطر حسنی کنا
که دیوار سن هرگز ایمن نی ذودا

سهی مصلحت هی که جاوون وهان
بجا الدون فرمان شاه جهان

ولی اوسنی رهایت کوزد کیا
که تنها و نیم جان و شهزاده کا

عوض نعتر رفته سه یاپای تیر ار
که هان کلبی عذر آنکا ایلباد

فریب حدو وهان نوا کار گر
ایلها نامه شهزاده نی ززو ذر

که ای نامور پادشاه جهان
نهی آزرو نهی که حاضر بون وهان

ولیکن فرنگیس رنجور هی
بو ناچار سه نده معذور هی

ذرا بهی شفا بوتو باختم سر
قدمبوس حاصل کرون انگر

ده گرسیوز بد بر کینه جو
روانه بوا وهان سنی لی نامه کو

حضور شهنشاه توران دیار
جو تهجا توبولا که ای شهریار

سیاوش ملکزاده معزور هی
دماغ او سکا رب محشن سی مغروری

دلیل اوسنی جنگو کیا هی سخت
که یعنی بتهایا مجی ذیر تخت

ازگا

نه هرگز برا نامه کو اکیبار　　نه بیرا سخن لیکه و شنار هنبار
کیباوین که هرگز نجادین و هان　　توجای گری بادشه بیگناهن
بشنی شاه توران نی بیه تاج　　بوئی مشتعل آتش قهر سب
گیاو سطرف شاه بیک شباه　　که تا شاهزاده سی بوکینه خواه
سیاوش نی جسدم شنی بیه جز　　توگفتار گرشیوز حیله گر
بوی رات نزدیک دوستکی تمام　　لگاکتی شهزاده ذو الارام
که جاتا بین گرشس افراسیاب　　توبی نیک بختی قتل گزماث شتاب
فرنگیس بی شنگی گریان بوی　　کمال دوسکی خاطر پریشان بوی
سیاوش سی لیلی کرای نامدار　　گریزان بولاب بوئی ایران دیار
کهاوسی قریبی چل ای دلربا　　فرنگیس نی بیدبیه تا شیخ دیا
که اب بج مامه مجنی چل بی　　گرونکی مین نیونگر سیلاد راه طی
مجنی جیحوز کریان روانه توبو　　سلامت تو تیجاده عرض جان کو
بوزاران جنگ آزما یکیزلار　　لئی ساینه اور دهان سی و نامدار
روانه بولور کیا بیه سخن　　که بیدا بیر بوگر ایی سیمتن
توکیخسرو ادیش طفل کاری نیو نام　　اوسی دیکه گر زنتیو تو شاد کام

سپہ لشکر شاہ افراسیاب مقابل سیاوش کی پہنچا شتاب
ہوا بس وہ دونون گرم بازار جنگ ہوا کار منجر بہ تیغ و خدنگ
ہوئی سر بسر قتل ایرانیان رہا ایک تن بھی نہ زندہ وہان
سیاوش کو بھی اسپ آخر کیا سپہدار توران نی بیدبون کیا
شجاع و دلیر و قوی ہی یہ مرد دلیری و مردانگی مین ہی فرد
سیاوش کی نزدیک جو آئی گا تو بس جان کو اپنی دی جائی گا
یہی مصلحت ہی کہ تیر سپاہ کری تیر کا اوسکو آماجگاہ
سپہ نی کیا رحم اور یون کہا سیاوش ہی ای تاجور بیخطا
بہلا کس لئی قتل یہان کیجئی مگر زندہ اسکو پکڑ لیجئی
ہجوم آخرش لا کی مرد دلیر سیاوش کو بس لی گئی کر اسیر
جو بہر قتل کا حکم شہ نی کیا تو یون پہلوان پیلسم نی کہا
کہ شہزادون کی قتل مین زینہار نہین چاہئی جلدی ای شہریار
روان ہو گئی پیر وہان سی افراسیاب مکان پر سیاوش کی آیا شتاب
ہوا دیکہ حیران وہ ساری مکان کہ تہی تلقلم غیرت گلستان
فرنگیش آئی حضور پدر پراگندہ گیسوی و خستہ جگر

آدنان

خروشاں گریباں و تن چاک چاک | لگی کہنے یوں با دل دردناک
کہ ایران سے آگے اے پادشاہ | سیاوش تیرے پاس آیا پناہ
کیا قصد کیوں اسکے اب قتل کا | ستم بے خطا پر کیا یوں روا
نہ کر خستہ و زار مجھکو تو ہاں | برائی خدا بخش اسکی تو جان
کہ دنیا کا ہرگز نہیں اعتبار | نہ دم کا بھروسا ہے کچہ زینہار
سمجھ بات کو اور مت کر وہ کام | کہ نفریں کرے خلق تجھ پر مدام
ابھی رستم و زال ہیں زندہ بھی | سر تخت قائم ہے کاؤس کی
ہوئی گرچہ زاری کناں رنگ ماہ | ولی بر سر رحم آیا نہ شاہ
نہ خاطر میں لایا ذرا اوسکی بات | اوٹھا مارنے خوں سیاوش سے ہات
فرنگیس آخر ہوئی نا امید | گیا اس شب تیرہ روز سپید
حضور سیاوش گئی ماہ رو | کہ دیدار آخر کی تھی آرزو
لپٹ کہنے لگی ہو کے زاری کناں | کہ آیا وطن چھوڑ کر تو یہاں
رکھا تجھکو شہ نے مثال پسر | اوسے تو نے سمجھا بجائے پدر
خدا جانے کیا شہ پہ آئی بلا | جو اب عہد و پیماں سے یوں پھر گیا
تیری خون پر ہے باندھی کمر | خدا کا نہ ہرگز کیا کچہ خطر

مجیبی باب سلمی بیرین یتی بل منید — که غم سسی بین لرزدن یوزن تا نه ید
خدا تری مشکل کوردتان ن کرای — ول بدسگالان برسلن کرای
عرض و وسری بو ایکی پهلوان — بحکم سپهدار آیا و دها ن
سیاوشن کوسیدن یمینی کیبا — سیاوش یه ول بلسم کا جلا
گیالسا هنه اوسکی وده کرید کناون — سیاوش بو ایدمنا جاب تو کیا
که بیدا کر ای داور بدار ف کمو — میری تحم لکی ایکی فرخ سیه
دلیرو جوانمرد و جو بایخت تمام — کهلی دشمنون سسی میرا انتقام
بیدا ایکی طرفت قاتلی لی لا بکر لیما — کیا تن سسی شندا ولی سسر جدا
کیا سر کو آو تحته بید شتاب — بحکم سپهدار افراسیاب
بیدران خون اوکگا زمین بد کیا — یوبکی خون سسی و عید و وطن یک کیا
بر سیاوشان اوس کیا کای نام — او شیا لای بکرد اورسی عالم تمام
زنگیس کریان و نالش کنان — سیاوشکی مشهد برانکی دردان
سپهدار توران کوده دردمند — لگی کرلی بنفرین بانک بلند
ده گرسیور او کوقت حاضر دیهان — سپهدار اوسی ینه تولا که نان
شتابی فرنگیس کو باندە کمر — قولکر ضرب تو سلان ترب سقدر

ترحل ولکا

که حل اوسقاگر جای پس بلگان — نه تخم سیاوش کا ربوی نشان

چو حاضر ایتی اوسن بزم بین نامور — بوتی ولیبن تقدیم کتان سربسر

نه طاقت ایکی تنها کوری نا مجو — که یانع بو اسن امرسنی شاه کو

گیا شنگی بیراق ولنه شتاب — که تنها دایه بنا اوز اسیاب

سه بولاکه ای سرور انجمن — روا رکه نه ایده بیچاره زن

که مردی سنی بیه بابت بن دوری — کین نی نه هرگز بنه دستوری

چو کوی کری وخت بربید ستم — کری خلق تقدیم اوسلی دمبدم

فرنگیس خواهان افسر نشین — طلبکار اوز تک بر زر نشین

شنیت کو یلی باسنجاط اگر — تو بیچی فرنگیس تو مرنی گر

کبا شاه نی بوت که بیچا اسنی — تیزی ور سطه منی نجا اسیجی

ولی اسی بدا بو جیدم لسیر — تولا نامیری باسن ای نامور

جوشنه نی کیها تو بذیرا کیا — فرنگیس کو انی گندلی گیا

بو شاه برطار آخر بیه راز — که بدبخت گرشیوز گنه ساز

هو افتنه اگر ارزوی نکین — سیاوش کی تقصیرنی کچه بنین

بیان هو اخسرو نامدار — گردشه کی نظرون سنی وه نالکار

تولد شدن کیخسرو

فرنگیس بیچارہ خستہ جگر — رہی تھی دل آرام پیران کے گھر

جو نو ماہ گذری تو پیدا ایک پور — تولد ہوا رشک جشن من سنگ چہر

رکھا نام کیخسرو اوس طفل کا — بہت اندیشہ پیران نے دل مین کیا

کہ ایسا نہو گر سنے شاہ جہان — تو ضائع کرے طفل کو بیگمان

تو لیگا عوض یشتین افراسیاب — بیابان مین کودک کو بہنچا شتاب

گئی دایہ اور چند خدمتگذار — کہ تا پرورش پاوے وہ شیر خوار

اوسی بعد رجعت شاہ افراسیاب — گیا خواب مین شب تو دیکھا یہ خواب

لیے شمع اک شخص آتا ہے وہان — سیاوش ہے مثل اوسکی روان

لیے ہاتھ مین تیغ الماس کار — یہ کہتا ہے وہ خسرو نامدار

کہ بیدار ہو خواب سے تو وبر — سعادت پر ایام کی کر نظر

شب جشن ہے اور روز طرب — کہ پیدا ہوا شاہ کیخسرو اب

ہوا خوف پیدا جو دیکھا یہ خواب — اوٹھا کانپتا شاہ افراسیاب

طلب شہ نے پیران کو وونہین کیا — جو حاضر ہوا وہ تو اوس سے کہا

کہ ہے بیاہ مجھکو ہو پیدا ہوا — فرنگیس سے جو بچہ پیدا ہوا

کہا اوسنی

کیا اوسی اقرار ثابت یوں کہا — کہ اوس طفل کو رب نی دی یا ہی اماں

لگانی وہ ای شہ تا بجو — بیاباں میں بیکو او یا طفل کو

لیے سنگ لگانی اور اسباب — کہ بیاباں کیوں نہ لایا و یا یہ جواب

ہوا خوف و اندیشہ بوسیدم نجی — کہ ضائع کری تو مبادا اوسنی

ہوا ایک تو تجتسی بیدی ظلم آہ — سیاوش کو کشتہ کیا بیگناہ

اودا ایسی دوسری تاج اس طفل کو — کری قتل گر ای شہ تا بجو

تو ان اپنو بیہد کہ آدمی بلا — تو ہووی گرفتار قہر خدا

عوض اس خطا سی میں لایا نہیں — اوسی لاکی تجھکو دکھانا نہیں

میری بیٹری جاہوں شام و پگاہ — کہ ہوں میں تیرا بندہ نیکخواہ

سیاوش کو جب سی کیا تہا ہلاک — رہی تہا دل تاجور خوفناک

وہ دیکھی تہا خواب پریشان مدام — پراگندہ خاطر تہا ہر صبح و شام

سنی بات پیران ویسہ کی جب — رہا وہ سپہدار خاموش جب

نہ لایا زبان پر سخن کو ذرا — نہ پوچھا بہر اوس طفل کا ماجرا

وہ پروردہ ہو کر بیاباں میں جب — ہوا وو شش برس کا از الطاف رب

تو پیران ویسہ نی بہیجی وہاں — ہنرمند و زاہد کار آگہان

کریں تربت پہ تا شام و سحر — سہلیاں اوسی الغرض سب بسر

وہ پیران کہ تہا تہ کا مختار کار — لگا ایک دن کہنی ای شہریار

سنا دیتی کی فرزند کو مردہ تا — بیابان میں ڈال آئی تہی تاکہ وہان

نہ زندہ رہی کودک شیرخوار — نہ گردن پہ تیری ہو تا خون زنہار

ولیکن بہیو بیچی خراب تہی — کہ اوس دشت سی ایک چوپان اوسی

خوشی سی اوٹہا لی گیا اپنی گہر — کیا اوسکو پرورد و مثل پسر

کہ لوک کہتی ہیں دیوانہ ہی — بشعور و خرد سی وہ بیگانہ ہی

سیہ پیران سی لابہ اور اضطراب — کہ دیکہوں میں اوسکو بلا تو شتاب

دو تین شخص کہنچکر ذو الاکرام — سیہ پیران و سیہ لی بہیجا پیام

کہ دیوانہ بن کر تو بیابان آیکو — زبان پر پریشان سخن لا تو

غرض لیکی دشت سی مردمان — اوسی با لباس شبانی وہان

کیا آ تاجور کو سلام اوسنی جب — ہوا کچہ سپہدار شرمندہ تب

لگا پوچہنی اوسی کچہہ شہریار — وہ پاسخ لگا دینی دیوانہ وار

کہا اونی کچہہ طفل نی کچہہ کہا — سوال اور تہا وہاں جواب اور تہا

سنی گفتگو طفل کی اوسنی جب — سپہدار ہنسکر لگا کہنی تب

کہ ای طفل

کہ یہ طفل دیوانہ ہی بیگمان — یہ بولا وہ پیران ویسہ کہ ہان

جو کوئی بیابان بیچ پروردہ ہی — نہ کودن ہو کوئی اسی سنا مجھ

کہا سن نی یہ طفل دیوانہ دراز — نہیں ہی کسی کام کا زینہار

نہیں لجہہ بد ذہنک کا رستی در — نہیں کینہ جوئی کا ہرگز خطر

جو جاؤ تو لیجا کی اس طفل کو — فرنگیس کی آپ حوالہ کرو

سیاوش کا ہی ساختہ جو مکان — جہان ہی مزار سیاوش وہان

یہ کہہ دو کہ مسکن گزین جا کی تو — رکھی ہاں اپ اپنی فرزند کو

سنی جب یہ گفتار افراسیاب — تو پیران ویسہ نی اوسکو شتاب

حوالہ کیا ہیں فرنگیس کی — کیا گھر تسی پیر اپنی رخصت اوسی

فرنگیس جس دم کہ پہنچی وہاں — تو ویران پایا وہ شہر و مکان

ملکزادہ کی مشہد پاک پر — جو دیکھا تو زر دیدہ ہی اک شجر

فرنگیس و کیخسرو مہ جبین — ہوئی اوسکی سایہ میں مسکن گزین

خبر یافتن کاوس از کشته شدن سیاوش و رفتن رستم با فوج گران بطلب کینہ جوئی
و با افراسیاب جنگ کردن و فتحیاب بودن و خراب ساختن ملک افراسیاب هفت سال و بر گردیدن بایران

سنی شاہ کاوس نی یہ خبر — کہ ترکون نی کاٹا سیاوش کا سر

ہوا شہ کی دلگیر واندوہ گین — کسیکو روانہ کیا بہر دو من
کہ رستم کو زابل سی لی آوی یہان — یہہ سنتی ہی وو رستم پہلوان
روانہ ہو زابل سی آیا شتاب — حضور جہاندار کیوان جناب
سپاہ دین کا اوسکو ہوا یہہ الم — کہ قاصر ہی جسکی بیان سی قلم
یہہ بولا کہ ہی تا ای شہ نامدار — اوسی خوف ہو دا یہہ نابکار
گیا دین سبب سی وہیان سی نکل — گیا بلخ سی یعنی ہوئی اجل
کیا شہ نی ہو دا یہہ کم بخت ہی — مرا دل یہہ تنگ اوسی اب بخت ہی
وُہ بولا کہ ای شاہ آفاق گیر — تو اسکا بہلا کیون ہی فرمان پذیر
جو کوئی کہ ہو سر در انجمن — یہہ لازم نہین ہو جو تجکوں زن
یہہ بدکیش ہی سخت بیداد گر — کروں تن سی اسکی جدا جاکی سر
رہا سنکی خاموش شاہ جہان — گیا بد سیستان مین وُہ پہلوان
کیا قتل وہان دو سی ہو دا یہہ گو — یہہ بولا فرادہ شہ نامجو
تہتن لگا کہنی یہہ بعد ازان — کہ ای شاہ شاہنشہان جہان
کرو قصد اب سوی افراسیاب — قیامت کروں جاکی بر پا شتاب
یہہ کہکر وُہ دین با سپاہ گران — روان سوی توران ہوا پہلوان

دلیران و گردان ایران دلیر
گئی ہو کے رستم نامدار

ہنر و گہر اور بلد و جولان
سبھی تشنہ خون تورانیان

وہ پہنچی جو سرحد میں توران کی
مقابل ہوا ایک گرد و لکی

کہ اوس گرد کا نام آرزو تھا
وہ یعنی کہ حاکم تھا سنجاف کا

دلی وقت پیکار کی وہ جوان
ہوا قید ہستی کی آزار وہ ہان

یہ جب شاہ توران کو پہنچی خبر
دی شہزادہ ایک سرخہ ناموَر

عزیز دل شاہ افراسیاب
لئی جنگ و پیکار آیا شتاب

فرامرز پور تہمتن دو وہیں
مقابل ہوا اوسکی آرزو کی کین

کہ رزم سرخہ کو کرکی اسیر
حضور پدر لی گیا وہ دلیر

لگا کہنی طوس سی کہہ وہ ناموَر
کہ قتل سیاوش اسی نے کیا کر

لیا طوس نی خنجر تیز جب
یہ کہنی لگا طوس سی سرخہ تب

کہ تھا شاہزادہ کا میں دوستدار
بہت اوسکی غم سی ہوا اشکبار

تصدق سی شہزادہ کی روح کی
مجھی بخش اور در گذر خون سی

سنا رحم آیا وہ طوس ... دلیر
یہ بولا کہ ای رستم شیرگیر

کڑی ہی یہ التجا و زاری بیان
کی تو ای جان سی دون امان

یہ بولا یہ سنکر خدا کی قسم — جہاندار کشور کشا کی قسم
نہ ہرگز کروں رحم ای پہلوان — کروں قتل ترکوں کو با اون جہان
شتاب اسکی تن سی کرو سر جدا — یہ سنکر اونسی فوج اوسی کیا
دو بین یہ سر سرخرو سپاہ — روانہ کیا پیش کاوس شاہ
شہنشہ نی دروازہ پر قلعہ کی — لٹکا اوسکو آویختہ کینہ سی
گئی جب خبر پیش افراسیاب — کیا گریہ اونسی مثال سحاب
غرض اوس شہنشہ کو تھا دو پسر — ہوا غم سی اوسکو بہت نوحہ گر
غرض لیکی پہ لشکر بیحساب — روانہ ہوا شاہ افراسیاب
شتابی سی پہنچا لی کارزار — ہوئی پہلوانان ایران دوچار
دو لشکر مقابل ہوئی جب وہان — ہوا گرد سی مہر تابان نہان
برادر جو پیران کا تھا پیلسم — وہ بولا کہ ای شاہ کیوان علم
کروں خاک میں ساتھ رستم کی جنگ — کروں غرق خون اوسکو ان بد رنگ
کہا شاہ نی یوں کہ گر ایسا ہو — تری ہات سی رستم نا بچو
تو میں مملکت نصف بخشوں تجھی — اور اک دختر مہ جبین دوں تجھی
یہ پیران نی سنکر گذارش کیا — کہ رستم ہی گرد نیزہ آزما

ال لم

اگرچہ ہتہ دو سکی کری کارزار   تو جانبر ہتو بلسم بنیار

کہا شاہ نی بلسم ہی جوان   دلیر و قوی بازو پہلوان

یقین ہی کہ یہ پہلوان دلیر   کری وقت پیکار رستم کو زیر

براق اپنی یہ بلسم کو تمام   وہی آو ایک تو توسن تیز گام

عنایات کیا اور کہا یہ کہ حق   ہتن سی کر جا کی جنگ ابحق

وو ہی بلسم گری میدان گیا   یہ گردان ایران سی اوس کہا

کہ وو رستم پیلتن ہی کہان   جسی لوگ کہتی ہتن سنر ہان

یہ سنکر وو بہن گیو جنگی سوار   گیا لو ہی میدان لی کارزار

یہ بولا کہ تک ترک سپی اگر   نہ ہرگز لڑی رستم نامور

یہ کہہ کر وو بہن گیو لی بیدریغ   یہ جانا کہ کہنچی اوسی زیر تیغ

خروشان ہو آتی میں جون پیل مست   ہوا گرگین ترک چالاک دست

کرین کیا گیو کی نیزہ بند   کہ زین سی جدا ہو پلی ارجمند

ہوا گیو جنگی یہ جب تنگ تنگ   دو گیو فرامرز بد رنگ

گیا کر کی تیغ بران علم   کہا نیزہ کو بلسم کی قلم

ہر اوس ترک نی کہیج کر تیغ کین   لیا نیزہ خواہی نا کو زخمی و من

بونی جنکده زخمی فرامرز گیو / توپیچا تهمتن بپی کرکی غریو
بنه بولدی آکاه تیناجکو غالب / دده رستم بکی آتا خبردار دب
بنه سنکدوبن کرکی عطف عنان / دده ایلیا یوکی رستم پهلوان
تهمتن سسی کنی بکا بلبسم / بنه کی تنرا مردی که تم اودر نم
کرین جنک میدان بن اودر نشار / نه تدرین میان ابته دونون نوار
تهمتن بنه بولدی که زیر فلک / نه جای کبی بینی نه کرز کومک
کنا بیر بنه دو تون سسی بن جاوم / نه وقت نه ایت در میان للاو نم
بنه کیر کر بو اترک سسی اکرم کین / اودر اوبن ترک نی تیغ اری دوبن
شکسته بوی لنک کی بش خود بر / بو الک بیرور در رستم کا نسر
کنا دیمین رستم نی الیا بولد / نه ترکون سسی ویکنا کوبی زینهار
بنه ترک دلاوری جالاک ست / بورا بادیر زور جوق پیل مست
کمربندین بلسم کی دو من / کیا بند بیره کو آز روبی کین
اوتنا کراد سی زمین بی جون ترکاه / کیا جانب قلب توران سپاه
سر خاک بدخواه کی دال کر / خروشان بوار رستم نامور
کنا یون کرای شاه توران و یار / بنه بی پهلوان بشکو دو قابر

ایلچی

الہی بخش اب دخت و تاج و سریر — کہ یہ مصلحت ہی بہت دلپذیر
نہ امید دخت و زر و ملک و گنج — یلان کو کرتا ہی پامال و رنج
سپاہوں کی جانوں پر کیا وہ جفا — ات اورون سی تو کیا کرینگا وفا
یہ کہکر سخنہای دشوار سخت — بہرا دہان سی وہ گرد فیروز بخت
نہ رستم سی کوئی مقابل ہوا — کہ تک سینہ کا زہرہ دل ہوا
سر چرخ روز دگر آفتاب — جو نکلا تو بولا یہ افراسیاب
کہ ای نامداران توران دیار — لکو کون آج جنگی سوار
مقابل تہمتن کی ہووی نگاہان — رہی سنکی خاموش سب پہلوان
سپہدار پیر بکرز کہا — سرزن سپہ نی یہ پاسخ دیا
کہ تنہا بہ رسم اتک یل نامدار — تو زنار ہر زور و جنگی سوار
ہو وسی جیت کی رستم نامدکاہ — او ہزارن سی لیکا ہووی قلبگاہ
کسی تاب پیر کون اپنا ہی مرد — کری جو تہمتن سی جا کر نبرد
ہمارا ہووی قتل منظور اگر — نو یہ دیگا کوئی نہ زنہار سر
پیادہ ہات سی آئی ہر یک کو — نو کر قتل ای خسرو نامجو
دلی ہم سی ہوگا نہ یہ زینہار — جو اوس سی دلا سی کرین کارزار

کیبا پهلوانونی حبیب لیه بحن — توعلگین بوا سروری انجمن
کیبا آتب باجار سیز قصد جنگ — گیالوی میدان غرض بیدرنگ
کیبا شاه نی دهان بابانک بلند — که ای پهلوان رستم ارجمند
تو دیب مجلسی بو ایکی هم نبرد — هیه سنگ بوا خنده زن شیر مرد
کیبا جاکی توون شاه تورانسی رب — سیاوش کا کینه بالطاف رب
بیبه لیه کر گیالوی میدان شتاب — مقابل بوا اوسکی افراسیاب
هوتی بارسشن نیزه سیلی وهان — لگی جلنی باهم سنان بعد از ان
سپهدار نی نیزه آکیب آگز — جو مار اسر رستم تا هوز
توجا بیتجی جرم کمرتک سنان — رهاخیرسی لیک جسم جوان
تهتن نی بیز نیزه مار ستناب — لگا بر سر اسب افراسیاب
بیبه بنبالی ادسدم موتی سبک کو — که بس کر ترا ذره تسه کینه جو
سیه جای تنبا بهر رستم ارجمند — کمربند بین کرکی نیزه کو بند
زمین تسنی سنهدار کو آلی اوچا — که دومین خاک کوتاهان گنا
غرض ترک نی رحشت کی تورانی — دلیری سی بارایا جو گزر انگز
بو اذ جنس لدن ضرب سی درد منده — برهالیک قایم یلن ارجمند

بیلن

لگی ہاتھ رخصت نو افراسیاب / ہوا وار اور گھوڑی پہ ہو کر شتاب

گرزان ہوا چھوڑ میدان کو / بچالی گیا اپنی وہ جان کو

چلا راتہ پیر رستم پہلوان / ہوا لوی توران جو جلد کنان

تو توران نی لی وہان سی راہ فرار / گیا اوسکی دنبال وہ نامدار

فقط بیچ لشکر رستم نامور / ہتن کی شامل ہوا اگر

نہ توران تو بیچ رہی تاب جنگ / فراری ہوئی سر بسر بیدرنگ

ستہ فرسنگ جون اژدہای دمان / گئی فوج ایران تعاقب کنان

غرض اسقدر ترک کشتہ ہوئی / کہ پشتون کی تا چرخ پستہ ہوئی

ہوئی فوج رستم ظفریاب جب / ہوا شاہ توران کو اندیشہ تب

کہ شہزادہ کیخسرو نامجو / پڑی ہات رستم کی ایسا نہو

روانہ کئی بس وہ بیس مرد ہان / کہ تا شاہزادہ کو لی آوین یہان

گئی لوگ اور اوسکو للئی شتاب / حضور سپیدار افراسیاب

دیا تا تو ران سی شہ نی کہا / کہان رکھی اوسی یہہ بانح دنا

رکھو اوسکو دریای چین سی اور / کہ ہرگز نہین ہی وہان کچہ خطر

دیا بیچ شہزادہ کو بند وہان / کہ تا کوئی اوسکا نہ پاوی نشان

سپهدار توران بگرگی پناه
تهمتن ترا ملک توران کا شاه

بهشت ملک تسلیم اوسنی کیا
بهشت اگنج اور تخت و افسر لیا

سران سپه‌کی نگاهبان بند
تو نکر توی وه سپه سر بسر

کیا قتل برکون کو بس جا بجا
نهنک ترکی مان خبر عیب زنا

جو لیا کوی نام افراسیاب
تو رستم اوسنی قتل کرنا شتاب

تهمتن بصید فرو جاه و جلال
زنا ملک توران بین تا هفت سال

روانه کیا لشکر بیحساب
نه دنبال سلطان افراسیاب

تهمتن نی بهر قصد ایران کیا
طلب کرکی تب گیو کو یون کها

که ای گیو لا کر کی لیت جستجو
تو کیخسرو نام پروانه کو

غرض گیو کو رکی رخصت گرد
فرامرز کو ملک کی سبز و

بوا لوتی ایران ده هانسی روش
شگفته دل و خورم و شاد باقی

زر و مال و سیان بلا زین نذر
غلامان ترکت اور گنج گهر

گیا لیکی جب شیش کاوس شاه
بهت خوش هوا شاه گیتی پناه

رفتن گیو ... کیخسرو ... تا کیخسرو را یافتن ... رجعت کردن ...
... ورود ... کردن و فتح ... کاوس ...

ازل ایاور بی

بلا نامور کیو جنگی سوار   لیو موردہ رستم نامدار
شتابی سی سندباد نیز ہراکی زمین   روانہ ہوا لیوی دریای چین
کسیکو نہ ساتہ اپنی وہ لی گیا   فقط آپ تنہا کہ سندباد تنہا
ہر ایک جا سی لیتا ہوا رہبر   ہوا جادہ پیمال نامور
ہر ایک سی تہا پرسان بہ شیریں زبان   نشان ملکزادہ جم نشان
نشان اوسکا کوئی بتاتا نہ تہا   مکان اوسکا ہرگز وہ پاتا نہ تہا
ہر ایک راہ پر کو وہ جنگی جوان   کری قطع تنہا دشت کی درمیان
نہ پہنچا ہی تا کوئی جا کر کہین   جزیرہ سا اللہ پہ نور زمین
روان ہو گیا کو جب بعد ازان   پہ کوہ زر ہلی خوران دیکہا دو تن   بیابان
کہ مسکن و کان بہی تہا ہی نام   ملکزادہ تیخیر و ذو الکرام
یہہ دیکہا تو جیدا وسنی وقت سحر   روانہ کئی چند مردم اودہر
کہ تا گو کی جا کی ہوون رہنما   ہرین ساتہ اب بی لگی صبح و مسا
تہا دین اوسی اوس جزیرہ کا نام   جہان بی دو شہزادہ ذو الاکرام
شتابان ہوئی زیر چرخ برین   نہ تکین بلا گو اوذلکو کہین
اوہ تہا تا ہوا محنت و رنج و درد   شب و روز تہا گو صحرا نورد

جورتسس گورگوبونشتس بی تیحرم گور — بجای نلک تماد وهان آب تور
نه نواب رسکوبت نه آرام بتا — بابان بوردبی اسی یس کام بتا
کیاگیو وربای چین سبی گذر — نه مقصد کاپرات آبا گذر
کسین خسرو تامور کالستان — نه باتا تو عاجز بتوار پیلوان
لکاکبی اخوبسن کرکی کمال — کنی رانگان محنت بتقت بسال
خیال اگیا دبین بیبه ایکبار — که بیدجلی ارب کوتی ایران دیار
ولی مردمی نی اجازت نه دی — عیانی بی زنبار رخصت نه دبی
کیاگونی بیبخ بیبر اختیاد — رکنا سر توبی وادبی وگوبیار
دوچار اکی جاکر بوتی جیند کبس — لکاکیک بوبی اکر همنفس
نگی بوجبی گوبسی ای جوان — تو سرگشته بوربی اکیلا بیان
نه ترکی زبان کیدنی بورن کیا — مجبی توق بی بیشتر جیدکا
کیادراه کوکم شکار افکان — بیابان بین دگیا تا گهان
ولی بیبه کوهیان بتمار را گذر — گذر سی تو اجاکی تم گذر
کیاگیو سبی بیبه ادنبون نی بیان — نه یران کی هم بین فرستادگان
خبرلبی خسروکی جاقی بین هم — فلانی جلکه بی ده فرخ سیم

سناهر نجی

سنا یہہ سخن جب تو وہ شیر مرد — ہوا اونکی ہمراہ جادہ نورد

نمایاں ہوئی رجعت رفتہ جو شام — تو کی کیا رہروان نی مقام

لگی دن سی جو گیو کو خواب تھا — اوسی خواب وہان رات کو آگیا

ہوئی گیو سی کچھ وہ اندیشہ مند — کہ آیا ہو اسکی پہنچی گزند

اوسی خواب مین ابر مین چھوڑ کر — وہان سی وہ غایب ہوئی سر بسر

وہ جاگا تو اوسکو نہ پایا وہان — ولی خسرو نامور کا نشان

کیا بہتا جو دریافت اوسنی اودہر — روانہ ہوا گیو وقت سحر

ہی اک چشمہ پر جا کی پہنچا تو وہان — یہہ دیکھا کہ بیٹھا ہی اک نوجوان

گل تازہ کا طرہ سر پر ہی اک — کف دست پر اوسکی ساغر ہی اک

عیان ہی جبین سی شکوہ شہی — نمایان ہی یکدست فر مہی

کیا اپنی دل مین اوسی دیکہ کر — کہ شاید ہی یہہ خسرو نامور

وہیں گیو نی کرکی اوسکو سلام — گذارش کیا یون کہ ای ذوالاکرام

مگر ہی سیاوش کا فرزند تو — جہاندار کیخسرو نامجو

یہہ سنکر کہا اوس جوان نی وہ تن — کہ ای پہلوان مجہکو یون ہی یقین

کہی گیو کو گودرز کا تو پسر — یہہ سنکر وہ بس جست زین سی اوتر

دنیا گوربی سرکو ایچی خنکا — اوبسی زمین توسن حاصل کنا
لگاکی سبروه یل نکب نو — که ای باوسته زنوده نا مجو
مجیمی قوتی سبحان کنونکر لیا — لب ادس نو جوان بی هیچ دیا
هری باب کالیک ایوان هی — که خولی سی زنک کلکستان هی
همچنین صورت پهلوان تمام — تا با مجیمی بان فی بزنک گانام
هم رستم و طوس و گودرز همان — جوادین تو سیجان تون یگان
ولی کسطح توتی جانما مجیمی — گوزنام معلوم تیونکر مجیمی
ده تولا که ای خسرو خسروان — شکلو و کیانی هی بخشی عیان
بری نشان سی بیه تو تشکار — کبی توی کیخسرو نا مدار را
بر ایک اوربی عرض نی خسروا — که بازدکو دینی فرزا کنجی و دا
نشان کیان ناپدید وارکو — نشقی گزین خاطر زار نو
مقر سیه بووی تمبا انک فن — سر بازوتی خسرو ون کیان
که تمابعنی ارث کی و کیقباد — دلیل و رستی نسل نژاد
سخن شنکلی خسروفی نیه گوکا — دوین بازو دانا بر بنه کیا
بزنیه تو اجب که بازوی شاه — نا پان گولوده نشان سیاه

برو تکنا و

یہ دیکھیا تو شاداں ہوا پہلوان / اوٹ سی ہوا او وہیں سجدہ کناں
سپہدار ایران و توران کا / بیاں با برا او سبکی اگی گیا
کیا او سکو کیوڑی یہ اپنی بولد / جلو میں ہوا گیو فرخ نہاد
قرین طرب ہات سی ہو کی روان / جہان نی فرنگیس آئی وہاں
فرستادہ ایران کی او ہیں خیمہ پر / لگی جب تو پائی او ہوں نی خبر
کہ ایک گرد اقلیم ایران کا / بیاں سی ملک زادہ کو لی گیا
ہوئی جب مقصد سوں وہ کامیاب / تو ہیں ہد لگی لوئی بیران نشات
فرستادہ گو فوزہ کی بہی گوہین / لگی بہر کیتی گیو بابا ہین
عوض گیو دھسرو قرین طرب / لگی جب فرنگیس کی ہاہیں بیت
دہ لوگی کہ باخبر کیچی نہ بیاں / ابہی ہو جتی ہوئی بیژن بروان
مبادا کہیں مرد ہان حسود / خبر کی سنجیں بیاں منزل درود
بیاں سی ہی نزدیک ایک مرغزار / کہ ہے سیاں سلطان توران دیار
وہاں ہیں اور ایک کرہ بہرام نام / بہت تند ہور بہی تیز گام
سیاوش کی گلہ کا ہی وہ سمند / او سی جا کی لاای بل ارجمند
یہ سنگ گیا گیو جنگی جوان / سوی چراگاہ ہے سیاں دوان

جو وہیں گرگی للہیا اسیر کمند / نہ تنہا وہ اسپ اور تھی ایک سمند
تو از اون بہ ہو گرد ہان سی تہی / فرنگیس و کیخسرو و گیو بہی
روانہ ہوئی سوئی ایران دیار / ہوئی ساتھ تائید پروردگار
سنہ پیران کو سنکر تہا اضطراب / کہ شاید تنہا وہ بیٹھیں افراسیاب
روانہ کیا اوسنی گلباد کو / بہ دنبال کیخسرو نامجو
بہ صد لشکی ساتھ اپنی مردون کار / گیا گرگی پلنگ شقاوت شعار
اودہر جو راہ مین تہا وہ بیدار بخت / کہ پہنچا ایدہر وہ نگونسار بخت
اوسنی دیکہہ کر گیو جنگی سوار / ہوا آگی آمادہ کارزار
گہ گرز اور گہ نیزہ گہ تیغ تیز / بیابان مین برپا کی ایک رستخیز — تیز
سنی تہی یہ لشکر شناسون سی بات / کہ ہو دیگا کیخسرو خوش صفات
جہان تاجور بادشاہ عظیم / بتائید فضل خدائی کریم
رہیگا یہ محفوظ آفات سی / غرض جمع خاطر تہی اس بات سی
وہ گرد دلاور یل شیرزاد / کہ رکہتا تہا اس قول پر اعتماد
ہر ایک گہوڑی کو دوڑاتی تہا / نہ برگشتہ کو خاطر مین کچہہ لاتی تہا
جو میدان مین صلوت کاش ہوئی / سراسیمہ لشکر گریزان ہوئی

پیرانی فا

سپه گیو جنگی به فتح ظفر — گیا شش کیخسرو ناموز

کیا جنگ کا ماجرا سب بیان — مو اشنکی خسرو تاسف کنان

کیا گیو سی شازاده لی یون — کیا مجلکو بدرار تمرتی نه کیون

ده تولا نه تیتا یه گوادا مجی — جو بی چین که تا جگا کس بجی

بدو سی شنیا تیزی قبال لی — مخالفت کی سب فوج پامال نی

مو انشادمان خسرو پاک دین — کیا مرحبا صد هزار آفرین

سوی راه لی راده و هاسی روان — ده کیا یا جوکیه ویات آیا جهان

گیاجب نه گلناد بیران کی پاس — عیان اوسکی چهره سی تها بیم و یاس

کیا گیو کا جاتی احوال جنگ — ملامت کی اوسنی اوسی بیدرنگ

که تک بیلودن سی بر این هر دو شان — گریزان موی تین کو بیلوان فن

ده گلناد کیتا تیا یه یاز یار — بنی شام و رستم سی کم و فر بولار

ولیکن نه بیران کو تیا کچه یقین — مو اشکی سینه ماجرا خشمگین

سپه یکی توران سی بزرگ آن — مو الرب بیران تولت یه متوالی

فرمتش رشک یه و اقتاب — نه رکتی تیی ز تیار بلغو لی تاب

سپیدار بیران — که زرد و ز جلیا تیا یکصد کروه

تفحص قیلان جایی تیشه‌دین تاپان | ملکزاده منزل گزین بیتا حبان

زر اول تیشه‌دا او سعادتلار بیتین | تجزی دست دگردین کس ویلین

جره تیغ خسرو دگر توتی تیغ دهان | که تیشه‌جی دورین جایی توز زیانین

نیامان بولادور سیمی حیث قلم | توتوجی فرنمیشن فرخ سیم

که پیران ولیه اب آبا ایدر ر | هیچ تاکه بیجای بانید کر

حکایاتی دین خسرو مکنو کو | بو نی حیث که بندزاده نامجو

توکینی لقا خسرو نامدار | که ای پهلوان گیو مین ایلی باز

شیرنده اوفولیج توران سیمی تون | تن خیل ترکان کادین عزم جون

ده بولاکه ای شاه فرخ خصال | توی نو جوان تلک بی باد شاده

ایسی توی بیکار دیکی نهین | بیاد الخبه اشتیب تیشه‌جی نین

میرمی تن بین نی حیث تلک جان زار | سپه شاهان ابنین توکری کار زار

کهاید بنده خسرو نی ای شیر مرد | کرد لقا مدد تیری وقت نبرد

ایدر توی تنها او ور کینه خواه | زبلی یی بیت سالته ایتی سپاه

بنه شیلک دیا گونی بنده خراب | که ای تاجدار تریا جناب

تیغی نی ماند مینی کمین | مدد وقت بیکار جایی نهین

ازلکم بیلی

خوردسال

نہ رستم سے بھی زنہار کمتر ہوں میں ۔ ہنر اور قوت میں ہمسر ہوں میں
بہت اوس نے ہان آزمایا مجھی ۔ برابر عوض اپنی پایا نہ مجھی
اور اپنی مجھی دختر مہ جمال ۔ تہمتن نے دی بہو کی شادیان کمال
ہمین گیو گرد تو بھی سے زور کی ۔ تہمتن کی بھی شاید منسوب تھی
لگا کہنی بیدگو فرخندہ خو ۔ کہ رکھہ جمع خاطر تو اپنی نا جو
میرا خالق مدد مہ زار ہی ۔ اور اقبال شاہی مددگار ہی
بلندی پہ اگر تہا نشا تو دیکہ ۔ سر کاٹ کرتا ہوں کیا کیا تو دیکہ
یہہ کہہ کر وو من گو جنگی سوار ۔ گیا تو سی میدان لی کارزار
بہن سی لگا کہنی وہ پہلوان ۔ کہ تو کون ہی ٹک بتا ہی جوان
دیا ناہیچ روستی کہ ہون نن بس ۔ بسر فراز گردان نیل دو بلبتن
تو ہی گو آیا ہی ایران و سی ۔ جو ری لی چلا ہشیہ کو توران سی
یہہ مونہ دیکہ تو کرکی کمان چالگا ۔ بیابان سی تو جانی ہی نا لگا
یہہ کہہ کر اودہایا جو گرز گران ۔ تو لایا سر پہ وہ پہلوان
نہ گرز لگی ضرب گرز گران اسقدر ۔ روان خون ہوا اس بن مونہی بر
نہ ہر گز ہلا گیو مرد دلیر ۔ رہا ثبت تو سن پہ قائم وہ شیر

بسر جوں کر لگی نیزہ دو ہیں — وہ یارا دلاوراں نی آنکہ روہی کین
کہ جوشن سبھی کر کی لشکر کی گذر گئے — ہوئی کالبد بستان کارگر
ہوا غرق خوں میں سراپا بدن — ہوئی بس تہ خاک جاگی نشین
وہ پیراں دلیہ بیر آیا دکن میں — لگا کئی گو سبھی کئی آرزو ہی کین
کہ توں ہی میری فتح گو دی شکست — کیا سر بلندوں کو بلند نت پست
دیکیں خبردار اب ای جوان — کہ ہیں آن سنجا بہ گرز و سنان
تری سنو یہ لاتا ہوں کیا کیا بلا — تہ خاک تو یا خوں تجکو بلا
فرہ پارہ اور چاک ہو بر میں — جوش اوسلی سیناوں تجکو نفق
دیا اوس جوانمردی نی یہ جواب — ودی کو نہیں ای ترک خانہ خراب
کہاں بر دو زن کو تیری جیسی — کڈلی گیا تہا بدہ کیبن سسی
تری تاب کیا ہی جو میدان میں تو — میری سا تہہ ہوا گی جنگجو
جہاں میں نجبر رستم سخن پیر مرد — نہیں ہی کوئی یہی مرا ہم نبرد
نہیں کو دیکھا تو نی بہی ہاں — کہ تنہا کئی بار دہ پہلوان
کیا کشتہ و خستہ گرانگی — ہزاروں ہوا رونکو تہ زان کی
ادراب تجکو تیری میدان میں — تہ تیغ کہیجوں میں ایک آن میں

ورینہ ای

چو زنده ری کوئی کین فوج سی
تو مت کتو ہر مرد میدان بجی

گرفتار کی ہیں رای نا بکار
بجی پہلوان تو ری ایران دیار

وہان سی ہر اک ین ہین نا گزر فر
جہاندار خسرو کو لشکر ایدہر

بر توران رہی سہر نہ افراسیاب
کردن ملک توران کو لشکر حراب

بیہ گفتار جنگی نیل نا مور
تو اشنکی ہیران ولیکا دل پر خطر

تو اتنا امید اپنی وجان سی
لگا گنی اوس مرد میدان سی

کہ جا در گذر تجتی سی اب منی کی
رہائی تجی ہات سی اپنی دی

وہ بولا کہ تو لی نو جھوڑا مجی
دیکہین ہین کب جھوڑتا ہون تجی

بیہ کہ کر دہین گیو جنگی جوان
تو الوی بدخواہ حملہ کنان

دہ بیران گرزان تو اہد رنگ
کہ دیکی نہ زنہار یاراپی جنگ

دوہین بیر ولاور دنی ہنسلی کمند
ہوی جائی گردن ہین بیران کی بند

ہوی ترک اوسو فت حملہ کنان
لگی جلنی وہان تیر و تیغ و سنان

دلی اوس جوانمردکی جسم پر
کوئی زخم ہوتا نہ تہا کارگر

بیہ وکہو دلیری گرد بلند
کہ اک ہات سی تنہا تہا کمند

اور اک ہات سی اوسکی ہر دم وہان
جہیت دراس پی قریب گرز گران

ده پیران کو للایا وهان کیچ کر | جهان شاه ملکزاده نا موزر
کمندا وسلکی دیهات مین خوان | گیا پیدا بی خنگ توران بان
مقابل نه آیا کوئی زینهار | بوی جا بدیبای دیبت فراز
ظفر پایا بوزیر چرخ بلند | گیا پیش خسرو پل ارجمند
کیا عرض ای خسرو نامجو | کرو قتل پیران بدکیش کو
بصد عجز پیران شا زاری کیا | ده للایا تیا عذر خطا بر زبان
زروی عنایات شفقت ده مین | لگا کینی نون خسرو پاک دین
که ای گو نیه ترک تی دوستدار | مخالف نمار اهین زینهار
فرنگیس نی نبی کیا تون کره | نیه اینا تکو فواه هی بیگمان
زکیا انسی فرزند کو یان لی گر | بد اندیش سبی تا نه پیچی جزر
نجو بی دهان پیچ کر ودانه کو | کیا پرورش این گرز نایه کو
نشت روز خاطر تنی خدمتگذار | لگی خدمت خسرو نامدار
رها هلو پیران نی خون سبی کیا | سزا نیط کوئی کی للایا بجا
دگرنه سبی شاه توران زمین | کیا جای شاه قتل آرزوی کین
تو بزرگ تر که خون اسکا روا | که بی بیه سزاوار لطف عطا

اگبد

اگر بعد صد نیکی کی اے پہلوان / ہوئی یک خطا اسی صادر یہان
تو ہرگز شمار اس خطا کا نہین / نگہ اسکی طرف سی نہ کر دیں کین
عوض اسکی جان بخشی اب ہی ضرور / یہ گنجی تو لطف و کرم سی ہی دور
گودرز نی سن بر اوس پہلوانی کیا / یہ کہنا کہ ہے یا میں قسم خسروا
کہ گلگون کردن جو تھی اسکی زمین / لگا کھینچ تب خنجر ہاک فرین
بہ یک ہات خنجر نہ گستاخ کر / تو اب گوش کو اسکی سوراخ کر
جو تھی ذرا تیز خنجر سی خون / تو بند سکان خاک ہو لالہ گون
رہا کر اسی بند سی بعد ازان / کہ تا ہووی سیہ سوی توران روان
عوض گونی او سطح سی کیا / کہ جس طرح خسرو نی فرمان دیا
رہا ہو کی پیران وی نہ شتاب / وہان سی گیا پیش افراسیاب
حقیقت جو کچھ تھی سو یکسر کہی / ہوئی شاہ توران کو جب آگہی
تو غم سی ہوئین اوسکی آنکھین پر آب / لگا کرنی افسوس افراسیاب
گئی مردان سوی جیحون دوان / گیا حکم یون ہر گذرہا ن کو وہان
کرا ہی سغل کی ایک تن دیر دو / جو ہر آوین تم قتل ان کو کر آد
سپہدار توران بھی ہمراہ ان / نہ آب اودر فوج بیکار روان

بوا گرم بلغ سینہ کینہ جو — تو آرب او دور خوج لگا ہو دن
وہ جلتا تہا ہر روز سینہ صندوہ — لگی شانہ تو را نون کا گروہ
ولی ہر زبان فضل و لطف خدا — مدد گار تہا خیر و نیکو کا
گئی رفتہ رفتہ وہ جیب کتاب بہ — تو صحون بہ طغیانی آیا نظر
گیا گور دو بین گذربان کی پاس — گذربان لگا لنی گفتار پاس
کہا یون سندی تیہی ناہجا گر — تو کشتی مین جا خوف سی مینہ کر
بیہ سنکر لگا کہنی وہ بہلوان — سندگم تو کئی راہ مین ناگہان
گذربان لی پاسخ دیا بیہ کہ خیر — لگی گی نہ کشتی سندگی بغیر
نکرتم بیہ ابت سینہ مجہکو دہ — گذر بیر بیان سلی تجو لی کر رہ
کہا گو فی نہیں کہ بیہ نوجوان — ہمارا خداوند زادہ ہی ہان
نہ وہ لگا بیہ گوہرا تجہی زینہار — ہمارا نہین اسپہ لجبہ اخیتار
گذربان لی یون کہا ای عزیز — ہوا لہ میری کیجی بیہ کنیز
بیہ سنکر کہا گو فی یون ہان — کہ دلکی بیہ ہی تا در بند ہان
کہا بیہ گذربان لی بند گو یکی — کہ دوتا جو زر اشی ییند مجہی
بیہ ادوسی بیہ اوس بیلوان نی کہا — نہ دیکہا بیہ افسر کہ ہی لی بہا

لو دلی

بولا سنکی یہ یہ نشانی جب — نہ ایلچی نی کچھی زنہار کہا
وہ بولا کہ اپنی زرہ دو مجھی — یہ بولا کہ یہ تو نہ دونگا تجھی
ولی ایو چند یہ زرہ بیچی — نہ ہشت اپنی زرہ کی نے کچھی
گذربان نے کہنی لگا ای عزیز — طلب کرکی مین نے جو یہ چار چیز
کہ ان مین سے دو لی ہے تم ایک بچی — نہ پیپان سے تو زاد نیو گا کچی
لگا کہنی یہ گو تم نے دو لیان — کہ کہلا تم نتی یہ گرز شہ کی ونہان
ولیکن گذربان ہوا شد سخت — لگا کہنی یہ بت گو فرو تخت
کہ تا چار دریا مین آئی ہیں ہم — گذر پیپان سے پایاب جاتی ہیں ہم
وہ سمجھا یہ بیہودہ گفتار ہی — کسی طرح نہیں تا لب زنہار ہی
جو ایلچی طرف ویرا سے چاوی گذر — کہ ایلچی جیتے ترغا نوں کو خطر
پیراستہ خسرو سے وہ پہلوان — یہ بولا کہ ای خسرو خسروان
توقف نہیں پیپان مناسب ہی اب — کہ ترکون کا لشکر بڑا ہی غضب
مبادا کہیں شاہ افراسیاب — پیپان کرکی یلغار پہنچی شتاب
فریدون تو لایا تھا پیپان گاو جب — وہ جیحون سے گذرا تھا پایاب تب
پیرا خبر لایا دستور اعظم — فریدون بفضل خدای کریم

نگاور کو دیب تو بہی دریا میں ڈال ‏ ‏ کہ فضل خدا سی مبارک ہی فال
سنی گیو سی جب نہ خسرو نی بات ‏ ‏ تو غیرت میں آیا وہ فرخ صفات
لیا اوسنی جیحون میں گہوڑا دوان ‏ ‏ فرنگیس اور گیو بہی بعد ازان
گذر کر گئی وہان سی پایاب بس ‏ ‏ کہ تہا ان تہا ہمدم و ہم نفس
گذربان تعجب میں تہی سر بسر ‏ ‏ ہوئی لوگ حیرت زدہ دیکہ کر
سراتی میں سیجا دو دن مثل آب ‏ ‏ کیا آہ یہ جیحون کی کر دی شتاب
فرنگیس و کیخسرو و گیو اکو ‏ ‏ جو دیکہا شتابان تو وہ گیتہ جو
سیہ فولا گذربان سی کشتی منگا ‏ ‏ اوترنی کا تہ بی ارادہ کیا
لگا کہنی سوہان کہ ای بادشاہ ‏ ‏ یہ تہی ساہتہ آئی یکبک کم سپاہ
تو مزگر مجہا بیان سی وہیلی بادشاہ ‏ ‏ کہ ہی فرخ ایرانیان بیشمار
نگہبان تو وہ ملک توران کا ‏ ‏ تو کر قصد از خلیم ایران کا
عرض یہ کہا شاہ توران زمین ‏ ‏ لقیند برخ و غم لوہی توران و دین
فرنگیس و کیخسرو و گیو جب ‏ ‏ قلمرو میں ایران کی آئی تب
نجالائی وہ شکر ایزد وہان ‏ ‏ ہوئی بیشتر سیر وہان سی روان
کیا ان زمیندار کی طلب ‏ ‏ رقم کی ایک نامہ با صد طرب

اوانہ کیا

روانه کیا سوی کاوس شاه | هوا شاد بد چهره کیوان کلاه
جز از طوس و گرگین و گودرز گو | کیا جای کی تخم نستوای گرد
گوی نستواهر سه نام آوران | گی او زبی سانته و الاسران
جهاندار بی باب شاه و نوی | شتابی سپی آورانش نشسته کی
چو آید و کیخسرو نامدار | نوا دیدنش کز چشم تر شد ببار
رو تخت سی بر نغلین لیا | ز روجشم براو سکی نوساوما
ده لا با بجا رسم عجز و نیاز | ادب سپی حصور نشسته بسر فراز
طلب کگی بیدار بک او زنک زر | لگالی خسرو سپی بسته با جوز
کز این تخت بر نشسته ای کامگار | ده بها نو شادان شو آنا جدار
نه تنها هوا خوش نشسته بلی نظر | هوی شاد و خرم امیر و وزیر

کمربستن و سران ایران باطاعت کیخسرو و فرمان کاوس و برو نابستن طوس و بابا
فریبرز در ساختن و با گودرز و طوس نزاع و کینه در میان آمدن و بعضد
بیکار شکست کشیدن و با فرمان آمدن کاوس و فرستادن فریبرز و کیخسرو را
برای تسخیر دژ بهمن و برگشته آمدن فریبرز ناکام و تباه
شدن شکستن دژ فتح کردن کیخسرو دژ بهمن را بعون الله تعالی

دلیران گودرز و والا سران   وه جنگی تنی گردن فرازان وهان
بیه اوسی نگاهی وه شید یار   که ای نامداران ایران دیار
بیه خسرو که بور پیتری هزار   چلا گونه نوز بهتر هی میرا
تم اسلی اطاعت کرد اختیار   خوشی سی بحکم شه نامدار
بوی دودمن خسرو کی فرمان پذیر   بوا طوس کی سب صغیر و کبیر
سبی مغز دلی عقل جو طوس تنها   فرهنگ زرسی جاکی گنهی نگا
زتو تنها کاوس کاهی لسه   سز زوار و سیم و اوزنگ زر
اطاعت جو خسرو کی تیری حضور   گردن من توهی عقل و دانش سی دور
نیت ادسی اعزاز اکرام کر   خوشی سی دیا طوس کو گنج زر
سر جنج خورشید رخشنده جیب   هوا جلوه گر دوسری روز رت
کیا جشن گودرز نی اپنی گهر   رکها ایک مرصع وهان تخت زر
سر تخت کیخسرو نامدار   هوا زوق افزا به جاه و وقار
بزرگان ایران گئی سب وهان   بقربان کاوس شاه جهان
ولی طوس بیعقل و بی دین و داد   نه آیا تو گودرز فرخ نهاد
سپه گنی نگا گوسی ای جوان   تو دت طوس کو جاکی لی ایهان

گیو جب

کیا گو حسب طوس نو لانیہ بیت   تمسخر کری ہی نیز آیات رب
یہ خسرو کی اگی مین ہرگز جہلون   نہ اوس جبغلی کی اطاعت کرون
وُہ ہی عقل و ہوش و خوش خوئی ہی   ہنین ہی سزاوار تاج و شہی
نوا ہی گو ہیان کا اوسکو بلایا عبث   ہیں رنج اوسکی خاطر اوٹہایا عبث
فریبرز فرزند کاوس کا   ہنی ہی دلیری و فہم و فرہنگ کا
دلاور جوان و قوی چنگ ہی   سزاوار دیہیم و اورنگ ہی
کرون مین اب اوسکی پرستندگی   بجا لاؤن رسم و رہ بندگی
یہہ گفتار سن گو فرخندہ خو   یہہ بولا کہ کیخسرو نامجو
بہ تدبیر و فرزانگی فرد ہی   دلیر و شجاع و جوانمرد ہی
ناخوان تہا رحید وہ پہلوان   دلی طوس پر دم تہا نفرین کنان
غرض ہوکی آشفتہ و خشمگین   حضور پدر گیو کہ آیا دوبین
کیا طوس کا ماجرا سب بیان   غضبناک تہا سنکر ہوا پہلوان
بزرگان سبی گو ڈُزر کہنی لگا   بنا دُن جہان سبی نشان طوس کا
یہہ کہہ کر گیا سب پر ہو سوار   ہوی طوس جنگی تنی کا قرار
دلیران کہ باشوکت و جاہ تہی   وہی دو ہزار اوسکی ہمراہ تہی

نوکت

سراپرده‌یه ایتدی تنها درست / غرض این جشمسی کسی گیاهوی دست

کیاطوسی ایتدی سنانی بدرنگ / بورادران خلقی ایتدی بدجنگ

رکی ساتنه تنها کاویانی درفش / که تنها فتح ایتدی ده نشانی درفش

مقابل بوئین جنگ ایده‌نون سپاه / لکالستی بت طوس زرین کلاه

جو بو گرم بازار پیکار میان / تولستی تشنه بو فوج ایرانیان

هین لحجه‌سنی ایتدی هرگز تنبو فایدا / مگر شاه توران کا بو مدعا

بهم دیلکه کر جنگجوی شتاب / کری قصد ایران ایدر افراسیاب

بایم اوستنی سنجاسته گودرزکو / که پیکار موقوف ایلدم ازکو

خبر شاه کاوس کو کنجی / کی شاه جو لحجه ده شق ایچی

جو سنجی ستنه نامور کو خبر / که گودرز ایت حده گیاطوس ...

تو شخا بنه فرمان جهاندارگا / که ای کرد گودرز جنگ آزما

ستنه کنجی ارکس ایلدی طوسی / خرابی یه کیدن توی ماندی کمر

منابنت ایتدی یون لورسیه‌ی صلاح / که تو او طوس آدی بیان ایلی اصلاح

گیدی طوس و گودرز بیان کسی بهم / حضور جهاندار کیوران علم

کیاطوس نی عرض بوین پیش شاه / که بوندن جانکزد بنده بارگاه

قول الزمانی

جو ہر سر شاہی سبی آبا تو ہیان — فریبرز ہو بادشاہِ جہان
کہ ہی پورِ شاہِ خلایق پناہ — وہ ہی وارثِ تخت و تاج و کلاہ
بزرہ کو شاہی حضور لسپر — ہنین سبھی زینہار رای تا جور
یہ سنکر وہ گودرز کہنی لگا — سیاوش ہین پور تیہا شاہ کا
تو ورگشتہ ناحق وہ بیچارہ آہ — مناسب یہی ہی کہ کاوس شاہ
کری روح کو اب سیاوش کی شاد — نہ دی ہات سی رسم و آئین داد
کری یعنی خسرو کو اب بادشاہ — کہ ہی وہ سزاوار تاج و کلاہ
لسان فریدون فرخ خصال — لگادر کو دریای جیحون مین ڈال
دلیرانہ آمادہ عالی تبار — کیا کچھ نہ خوف و خطر زینہار
فریبرز کو ہی یہ طاقت کہان — کہان یہ دلیری یہ جرأت کہان
دلیران [illegible] داد گر — ہوئی تاج خسرو ز نامور
تو کیون جیل کو کار فرما ذرا — مگر تجہکو ای طوس سودا ہوا
یہ سچ ہی کہ نوذر کا ہی پور تو — تو دیوانہ ہی اور رہ تبا شد خو
کیا طوس نی یون کہ ای تیرہ بخت — تو کہتا ہی کیا اب سخنہای سخت
ہوا جبکہ گستاخ [illegible] ہی عضب — مگر آپ کو تو گیا بہول [illegible]

ترا باپ تھا مفلس و ناتوان غریب ایک آہنگر اصفہان

نہ سردار زادہ نہ فرزند شاہ نہ زنہار تھا صاحب عز و جاہ

ہماری جو کی بندگی اختیار ہوا تب وہ سالار عالی وقار

دیا ہو ہیں گودرز نے یہ جواب کہ خاموش اے طوس خانہ خراب

تو سن گوش جان سے کہ زنہار ہیں تجھکو آگے ہی سے ہے عار

کہ خوبی لشکر کی ہے مردانگی ہنرمند خلق و فرزانگی

میرا باپ تھا کاوہ نیکمرد تہور میں یکتا دلیری میں فرد

کیا عہد ضحاک کا اوسنے چاک نہ لایا ذرا دل میں کچھ خوف باک

فروزندہ کاویانی درفش وہ کاوہ ہے اے طوس زرینہ کفش

کہ جسکا پسر میں ہوں جنگی سوار میرا تیر و نیزہ ہے جوشن گذار

نہ طاقت کمان اور تیری تاب کیا جو تو سا نہ ہے میری تو جنگ آزما

کہا طوس نے اے سرافراز نیز نہ گفتار تیری ہے بس دلپذیر

اگر تو ہے مرد شجاع و دلیر تو میں ہوں شجاعت کے بیشہ کا شیر

گران کوہ شان گریزا گرز ہے مری تیغ سے آب البرز ہے

ہوے تیر جوشن سے تیرا گذار سنان میری توڑے جبل کا جگر

لڑی جب

ہوئی جب کہ باہم یہ گفتار سخت لگا کہنے تب شاہ فیروز بخت

کہا حق بہم کینہ آور ہو تو نہ بولو زیادہ بس اب چپ رہو

یہ تو گودرز بولا کہ کیجے طلب فریبرز و خسرو کو پاس اپنے اب

جسے دیکھیے لائق سروری سزاوار و شائستۂ برتری

ولیعہد شاہا اوسے کیجیے بلندی و جاہ و زرشد دیجیے

لگا کہنے شاہنشہ نامجو کہ دونوں ہیں یکساں مرے روبرو

اودن میں جو ہے بلند ایک کا تو ہے دوسرا ہووے مجھسے خفا

میں اب اور کرتا ہوں تدبیر ایک کہ خشنود راضی ہو جس سے ہر ایک

یہ کہہ کر کیا شہ نے اونکو طلب وے جب آئے وہاں یہ کہا اونسے تب

بلند ایک قریں ہے پی لی عدیل سر کوہ نزدیک دریای نیل

کہ جلتی ہے آتش وہاں سے مدام اور اوس قلعہ میں دیو دنگای مقام

کرے فتح جو ہو مبارک وہ ہیں اوسے پادشاہی ہے ایران زمین

کہی جب یہ گفتار کاوس نے کہا تب کہ گودرز اور طوس نے

کہ اور اوسی تدبیر بہتر نہیں یہ سنکر فریبرز لایا وہیں

مجھے پہلے اے بادشہ حکم ہو کہ جاکر کروں فتح اوس قلعہ کو

فریبرز کوں شہ نی رخصت کیا | سپہ لیکی طوس اوسکی ہمرہ گیا
دہ سنجی جو نزدیک حصن متین | تو دیکی زمین سر بسر آتشین
ہوا ہر دم ودیل آتش فشان | ہوئی کو خیمہ وہان پشت پیلوان
کیا گشت یکہفتہ گرد حصار | نزدیک کیا جوب لیل ونہار
دکیہن در ذرہ بہ آیا نظر | ہوئی فوج تنگی بتہ سر بسر
فریبرز اور طوس ہو تفتہ جان | پید آئی حضور شہ خسروان
شنفتہ لی بید اوسکی یاکرد فر | کیا گو بہ خسرو کو رخصت اودر
سپاہ گران لیکی سنجی وہ جیب | کسی نی ملکزادہ کو وقت شب
باخولت یہ اسم اعظم دیا | خدائی عرض رحم لوس پر کیا
ہو لعب کہ بیدار دہ نام جو | رقم کی کاغذ پر اوس اسم کو
لگاکی یون پیلوان سی کہ ہان | سر نیزہ اپ باندہ کرای جوان
تو رکہ اوسکو دیوار پر قلعہ کی | کہ کار مشکل ہو آسان ابہی
جو کچہ اوسکو خسرو نی فرمان دیا | وہی کو جنگی نی اوسدم کیا
وہ کاغذ رکہا جیب کہ دیوار پر | ہوا ظاہر ایک زہر نار یکسر
بلند ایک ہوئی بانگ اوسدم وہان | کہ جیسی سی رعد کا ہو فغان

نگونوا ب

شکستہ ہوا سب وو جادو ہی سخت
لگا کی ہت خسرو نیکبخت

کہ یکبارگی تیر باراں کرد
توقف کو اب راہ ہرگز نہ دو

لگی ہونی پر بارش تیر دشمن
ہزاروں ہوئی ہو نخچیر وہاں

نمایاں ہوئی روشنی دمبدم
ہوئی رفع وہاں تیرگی یکقلم

در روز نمایاں ہوا تب وو دن
گیا قلعہ میں خسرو پاک دین

ہوا قلعہ تسخیر با گنج و زر
ہوئی ہم قرین اگی فتح و ظفر

نیا ایک خسروی گنبذ کیا
کہ رفعت سی وو ہمسر چرخ تھا

وہاں سی سپہدار عالیجناب
گیا جانب ملک افراسیاب

کیا فتح اوس ملک کو بھی وو دن
بفضل خدائی جہان آفرین

پہر ایک سال کی بعد خسرو گیا
حضور شہنشاہ کشور کشا

ہوا شاہ کاوس خوش دیکھ کر
لگا کی انمی خسرو نامور

سپہر خلافت کا نیر ہی تو
سزاوار اورنگ و افسر ہی تو

بر تخت نشاندن کاوس خسرو را و ممتاز نمود شہنشاہ حق

جہاندار کاوس فیروز بخت
جو سمجھا کہ خسرو کو زیبای تخت

بٹھایا جہاندار نی تخت پر
رکھا سر پہ خسرو کی دیہیم زر

کیا حکم هر بنده که نامدار … اطاعت کری ایلکی ییل و نهار
سپه قهرمان دیا خیت کاوس نی … توتوبن فریبرز ادر طوس نی
اطاعت سنی خسرو کی بیر زر سر … لگی چاکری کرلی شام و سحر
سپهدار کیخسرو خویش نهاد … همیشه بنا مصروف انصاف و داد
بهشت اوسنی راضی جهان شکر تمام … رعیت نی الوده و شاد کام
یلی نامور رستم زال زر … بوئی شاد و خورم سپه شکر خبر
و توبین بادل خورم و شادمان … بوئی سیستان سی ایدر کو روان
جو نزدیک پهنچی نوا صد طرب … گئی پیتورئی کو سرور زنب
حیت لائی وه دو تون یل نامدار … اوشبا تخت سی خسرو بختیار
وه اداب تسلیم لائی بجا … تهتن کوتبه نی نعل بین لیا
کیا یون سیاوش کا تو دار یجی … بار انزرگ ی گرانمایه ای
مددگار میرا بو شام و سحر … که تو حاکی ترگون نی کین پدر
بهم ملکی دو تون بوئی اشکبار … سپه کینی لگا رستم نامدار
که تون تین پیو انده کمترین … توئی شاه شاهان روی زمین
هو زال سنی پید بنبلکر شاه … لگا کرنی شفقت جهانگیر شاه

ثنی نی

تہمتن نی خسرو کو تحفی دیی / بہت پیشکش لعل و گوہر گی
گئی پنجس گا دیس روز دگر / ہم خسرو و رستم و زال زر
کیا شاہ نی جشن ترتیب ایک / نہ آئین فرخندہ و طرز نیک
وزیروں و امیراں دستور دگاں / لگی سب بکاں ایراں دہاں
سپہ خسرو سپی کینی لگا تا جلد / کہ ہی تجکو مطلوب کیتی یزد
دوم بولا کہ کیں یو رجب تلک / نہ لوں شاہ تو داں سی بن حرب تلک
نہیں تجکو رستاں کی آرام و خواب / نہ ہرگز شکستے جو دادی نہ تاب
نہ مسرور ہی تخت و افسر کی سوں / نہ شاداں ہے زر و گنج و گوہر کی سوں
ملیا سہراب و رستم سی شہ نی کیا / کہ اپی سلیماں ہے کشور کشا
کرو گی بد و اس کی تم وقت جنگ / سپہ رستم نی تاریخ دیا بد رنگ
سنہا بہتر ملک افراسیاب / کیا میں جکار تباہ و خراب
او داب پیر سپہدار والا گہر / خدیو جہاں خسرو نامور
کری قصد تسخیر توراں کا جب / کرو فن کو تیغ جاں فشانی ہی سب
فرستد جو گودرز اور طوس و گیو / سپہ جیتی تہی گرداں گیہاں خدیو
سنتشنہ نی زال یک سی یوں کہا / کہو تم اراد تمہارا ہی کیا

سبہ شنکر لگا کئی پہلوان | کہ حاضر تھے ہم جانفشانی کوں ہاں
لیانے تھے بہ عوض لشکر تمام | تبابا دلیراں کا خسرو کو نام

روانہ شدن گنجیہ و ابراہیم بیگ زمان برای تسخیر ولایت تو ولان

جو سالار ایران تھے ابدروی کین | کیا قصد تسخیر توران زمین
کیا دو تی ترتیب فوج کو | بہ آئین و ترتیب و طرز نکو
قریب بیس ہزار کو باطمطرہ زدہ جوان | کہ تھی آخر یا بلد سکی سب پہلوان
کیانے تھی سرکردہ فوج جن | گیا سب بہ وہ طوس فرخندہ کیش
جو ابر جو گوہر زر عالی و آغاز | اول باتو گیو ہنگی ہو راز
ہنرہ لیسر نکی ہفتاد و شست | جو زبلن گرین جمن سی دشمن کی مست
مقرر ہوئی جانب دشت راس | بحکم شہنشاہ جوں شناس
ود گستہم تباہی ہو تباطوس کا | ادسی دست جیب کو مقرر کیا
جو میلاد کی تھی نبرہ پسر | ہوئی سنانتہ گستہم کی سر بسر
نرا و تنگ ولاور سی ہاں | ہنر دار نامی وسہ پہلوان
ہزار ہر گرز ز ولاور سی ہی | ہجا سی جوان بانسا دو خوتی
صد و پنج تن تخم گو لادسی | کہ یکدست با قوت و زور تھی

ہوا راوی

مقرر ہوئی طلب بن بکلم — بفرمان کاوس انجم حشم
جو بیژن که فرزند تھا گیو کا — او سی شاہ کاوس نی یون کہا
کہ ای پہلوان بیژن جنگجو — نہ ہو تا جدا گاہ خسرو سی تو
ہمیشہ تھی جیقدر ناموز پہلوان — رہا ایک ساتھ رکھتا تھا فوج گران
غرض ہو گئی رخصت شہنشاہ کی — معین و مساعد زمانہ ہوا
نہتی نجی لیک سپاہ گران — گیا ہمرہ خسرو خسروان

رخصت کردن کیخسرو فریبرز را از راه و یکدیگر طرف توران و رفتن طوس از راه کلات جرم و کشته شدن فرود پسر سیاوش که از بطن فلک شد بود از دست مردان طوس و رسیدن پیران ویسه و شبخون زدن بر لشکر طوس

سپہدار کیخسرو پاک دین — گیا جب کہ وہ ملک توران زمین
فریبرز کی تب سپہ کی لگا — ہوئی دست چپ ایلچی لشکر کو جا
رفاقت میں اب تری ای نامجو — مقرر کیا گیو و گودرز کو
تو کرنا تو اس ملک یکسر خراب — کہ تھا سب بتخت افراسیاب
ولیکن سیاوش کا ہی ایک پسر — فرود جوانمرد فرخ سیر
کلات و جرم میں ہی مسکن گزین — بنا پای ایک دوستی حصن متین

کہ ہمیشہ ہمراہ خسرو کی ہو
ملک کی انتظام ادوار کو

وہاں وجل مست کیخو زنہار | کہ میرا برادر ہے وہ نامدار
ہراول کو یہ بخشا دی ہے دلیر | گری اور جانب سی لشکر گودرز
یہ سمجھا کی طوس ہے فریبرز کو | نہیں بات کہنا گیو و گودرز کو
روانہ ہوا خسرو کامگار | ہوئی راست بارش تم نامدار
فریبرز مرد شجاع و دلیر | روان ہوئی صحرا ہوا مثل شیر
ولی طوس کو تھی کلات ہو حرم | شتابان ہوا با فراوان حشم
گیا متصل شہر طوس جب | یہ سمجھا فرود جوانمرد بت
کہ سپاہ پیر جانب آتی طوس | نہ غم و غا فوج لایا ہی طوس
تعلق قلعہ سی ہی وہ نامدار | ہوا سد راہ طوس کا آنکر
سپہ ہنگ کیا طوس نی دیکھکر | کہ بیش فرود اب شتابان تو ہو
ملنا کہ خالی اوسی کہ جانب ہی | تیری ساتھ یہ زنہار ہرگز نہیں
تو ہٹ جا سر راہ سی الحذر | کہ ہو جنیو بیان سی لشکر رواں
سنہ گفتار شہر ... کیا | جو پیغام شاہ تو معطل کہا
نہ ہرگز کیا اوسی کچھ اعتبار | نہ آیا سر آشتی زینہار
ہوا زنولی ساتہ سر گرم جنگ | کیا دیو کو کشتہ وہاں بیدرنگ

فی دیو باد

غرض ریو داماد تھا طوس کا — کیا طوس نے غم سے اوسکی بکا
پسر کو جو تھا اپنے بھیجا اودہر — کہ لاوے فرود دلاور کا سر
پسر طوس کا بھی ہوا کشتہ وہان — سپہ سے نکلا ہوا طوس گریہ کنان
گیا طوس پھر آپ ہو کر سوار — سپہ لیکے یکسر لیے کارزار
ولیکن مقابل نہ آیا فرود — نہ یکبار کی تاب لایا فرود
شتابی سے بس چڑھ گیا کوہ پر — گیا واں سے پھر قلعہ میں دوڑ کر
لیا طوس نے گھیر اوس قلعہ کو — ہوا آگے تلوار زن رزم جو
فرود دلاور کا خالو وہ تھا — سوار دلیر و نبرد آزما
کیا طوس نے اوسکو آخر زبون — ہوئی فوج تلوار کی غرق خون
گریزان ہوا وہان سے وہ پہلوان — گیا بھاگ کر قلعہ کی درمیان
نکل قلعہ سے پھر فرود دلیر — مقابل ہوا طوس کی مثل شیر
جو شبدیز پر طوس کی وقت جنگ — فرود دلاور نے مارا خدنگ
تو کشتہ ہوا بادپا طوس کا — گیا پھر تو جوں گیو بہر وغا
لگا اسپ پر گیو کی ایک تیر — پیادہ ہوا پہلوان دلیر
پسر گیو کا بیژن پہلوان — گیا سامنے اسکی گھوڑا دوان

کیا گیو نے یوں کہ آگے نہ جا / بہ بیژن نے او سو تب تیغ دیا
کہ جب تک نہ اسکو کردن غرق خون / قسم ہے کہ ہرگز نہ یاں ستی پھروں
بہ کہہ کر شتابان ہوا وہ دلیر / بہر اتنی میں آیا او دوڑ سی جوں شیر
گیا لشکر اوس تیر بے اسپ کو / پیادہ ہوا بیژن جنگ جو
ولیکن نہ بدلا ہوا زینہار / پکارا یہ او تند دم کہ ای نامدار
تو یک لحظہ تا ہیر کر اور درنگ / کہ ہے ساتھ تیرے تمنای جنگ
فرود دلاور نے از روی کین / خدنگ ایک لیا اور مارا او دوں
گیا پہلوان کی سپر سی گذر / ہوا بند جوشن میں تیر اندر
جہاں تھا سوار دلاور فرود / سبہ بیژن نے پہنچا وہاں مثل دود
ولے ہی ستی نیزہ کو جولان دیا / فرود دلاور کو زخمی کیا
گیا قلعہ میں ہو کی زخمی جوان / لگا کہنے تب بیژن پہلوان
کہ یک تن پیادہ ستی پہا گا شتاب / اقامت کی لایا تو ہرگز نہ تاب
نہ آیا تجھے شرم لجنہ زینہار / دریغ ای جوانمرد جنگی سوار
مقابل نہ آیا نہ کوئی جوان / گیا قلعہ ستی پھر یاران وہاں
سوار سکی پتھلی پشت خارہ سنگ / ہوا خستہ بیژن میدان جنگ

پس کو جب مہر روشن کیا — ہوئی ختم بات وہاں سے بڑن گیا

لگا کہنے یوں طوس کہا کر قسم — کہ حملہ کناں ہوگی کل صبحدم

کروں فتح اس قلعہ کو بیگماں — نہ چھوڑوں کسیکو بھی زندہ یہاں

پڑی جو ہاں گلشہر کو وقت شب — یہ آیا نظر خواب یعنی کہ اب

لگی آگ اس قلعہ میں ناگہاں — ہوئی سوختہ سر بسر مرد وہاں

ہوئی خواب سے جب کہ بیدار بت — پدر سے کہا قصہ خواب سب

لگا کہنے گلشہر سے یوں فرود — کہ ہرگز مچی زیر چرخ کبود

نہیں غم بچہ اے مادر مہرباں — کہ ہی سبکو آخر فنا بیگماں

اگر میں بھی کشتہ ہوں مثل پدر — تو کیا رہ نہیں قضا و قدر

ہوا جلوہ گر مہر تابندہ جب — سپہ نکلی طوس جوانمرد تب

ہوا حملہ آور سوئی حصار — دلیری لگی کرنی مردان کار

در و درز شکستہ ہوا اور وہیں — گئی وزمیں سب کھچ کر تیغ کین

بگڑ نیزہ اوس دم فرود دلیر — ہوا رزم ساز آگی مانند شیر

دلیرانہ بیژن جنگجو — ہوا اوس جوانمرد کی روبرو

فرود دلاور نی ازروی کین — رہا اک کیا زخم دو سپر دو میں

اثر کچھ نہ جوشن میں ہرگز کیا
گیا توڑ نیزہ بحکم قضا

وگر بار سے جای تہا وہ جوان
کہ بیژن کو زیر گرز گران

ولیکن کمیں گاہ سے بے دریغ
رہام دلاور نی ماری جو تیغ

تو کشتہ ہوا مرد جنگی فرود
فغان ایک اوٹھا زیر چرخ کبود

کہ ای وای افسوس مثل پدر
جوانی میں کشتہ ہوا یہ پسر

عوض اوسکی ہان توڑی ائی دہان
ہوئی اوسکی ماتم میں نالہ کنان

پدر اپنا سکلم کری صبح سی چاک
کیا اوسکو روشنی و دین ہلاک

وہان اگی بہرام نی طوس کو
کیا اوسکی نفرین کہ ای تندخو

سبہ ہیچی ضربہای خسرو کو جب
خدا جانی کیا بخت پر آوی غضب

ہوا طوس کو زیر چرخ کبود
فراوان غم تورد و درد و فرود

وہان سی لشکر ہوکت اور گریز
کیا طوس نی کوچ بیدر بستیز

ہر ایک راہ مین اوپر آیا حصار
جوان ایک بلاشان تہا وہان قلعہ دار

بکفل کر بلاشان ہوا گرم کین
کیا کشتہ بیژن نی اوسکو وہین

روان وہان سی لشکر ہوا ستیز
سپہ سالار توران نی لشکر جز

ترادہ کو بیجا پی کار زار
سو از اوسکی ہمراہ تہی سی ہزار

عقبی ادون ہا

عوض مرد وتندکه مقابل بولدی　　دلیران نی جنگ ابل بولدی

نژاده بیه بولاجوی کوبجی مرد　　توزودی میرا ازگی هم نبرد

گیا سامنی ینزش پیلوان　　نوالگا دمنجر به تیغ و سنان

بیدالیک گرز بنزن نی بارکدیس　　ری جنگ کی لجیه نه دسکو بوبن

نژاده گراانب سینی تو چدرا　　ریشان توامنو بدخواه دیکا

بیه جای تهانیزن نه ینکی کمند　　زری تا که بدخواه کو بوسینی بند

زراتنی من کبوتر ون توگری وقرون　　توراران توزانیان آتی جیحون

نژاده کوده لسنی وبتالی گیا　　لقا دربراوسکو بتالی لگی

گیو

ولیکن نه بیر جنگ کی لدتی بات　　لگی لنبالگ کربنش افراسیاب

هموادهان سیمی بیزان ویتنه بیرد　　لبی جنگ وسرجاش ایرانیان

توزران ترکان لیی جل تراو　　نبرد آریانان ومردان کار

لوئی کانه بودلی تورانیان　　که تنگ بتابرا تون کا دهان

خطه گموسی لسکه میران کو بتها　　تو ناچار قصد سیب خون کیا

عرض مست دیدوسن وجادل لگی سیب　　دلیران ایران زنیش وقت سیب

که بیران سیه لیکی آیا دهان　　هزار دن کی قتل ایرانیان

خطرناک و بدل بری سپاه — روانه ہوا طوس بند صبحگاه

فریبرز کی اگی سابل ہنوز — فریبرز کا ہر الم و دل سوز

کیا نامه خسرو نامور — نام فریبرز عالی گہر

بلکہا بیانکی طوس بقطو ور — نه لایا بجا حلم بینه بالکار

لہوتی بکلاب و جہم بنه کیا — مری بنای کو قتل ناحق کیا

عوض طوس کو قید کر تحلو — خطای سزا اسکو اب او بکیو

فرمان کیخسرو نامور — فریبرزنی طوس کو باندہ کر

کیا بحث دشنام دری بنیاد — کیا انجمن بین ذلیل اور خوار

زکیا دوسکو زندان بین شام نگاه — تو اب سالار و لشکر سپاه

بلکاند پیران کو نامه که لپا — شب خون بین کارزار جنگ اکور

اگرچه خوانند و تو ابند تک — دیروزکی آسانی بد جنگ

فریبرز کا جب که نامه پڑہا — تو پیران ہی اوسکو بداینج لکہا

کرنگی ہم بعد یکماه جنگ — مہیای بیان گرز و تیغ و خدنگ

عوض جب کیا ایک مہلت بتگ — دو دن کی مقابل بجری اکر

جنگ کردن فریبرز با لشکر پیران شکست خورده آمدن نزد کیخسرو

[illegible]

اِدھر نامداران ایران زمین / اُدھر لشکر ترک جویائی کین
صف آرا ہوئی آ کے ہر دو سو / دلیران جنگ آور و کینہ جو
صف آرا ہوئی آ کے ہر دو سو / ہوا خانۂ آتشی سوختہ
مبارز لگے چاہنے کینہ خواہ / ہوئی گرم پیکار یکسر سپاہ
گئے گیو و بیژن جو میدان مین / تو برپا ہوا حشر اک آن مین
ہوا جس طرف گیو ناوک فگن / ہزاروں ہی کشتہ ہوئے پیلتن
نبرد آزما بیژن پہلوان / جدھر کو گیا لیکے تیغ و سنان
ہوئے قتل ترکان اودھر بیشمار / بیابان ہوا خون سے لالہ زار
ولی اور جانب سے تورانیان / جہان تنگ فریبرز پر کی وہان
ہوئے حملہ آور سوئے قلبگاہ / کیا آگے ایرانیون کو تباہ
دلیران ہوئے کشتہ ہنگام جنگ / فریبرز پر وہان ہوا وقت تنگ
ہوا جب فریبرز جنگی ستوہ / گیا وہ وہین میدان سے بالای کوہ
ہٹا جائے ہامون سے گودرز بھی / کہ گودرز کی فوج مغلوب تھی
ولیکن وہین گیو مرد دلیر / لگا کہنے یون ای سردار شیر
توہی صاحب گرز و تیغ و خدنگ / جہان مین بہت تونی کی ہی جنگ

نہ چھڑ لگا پیران کی گرز و برو
رہیگی پہلا خاک پہر آبرو

تماشا میرا دیکہ وقت وغا
یہ پیران ولیہ تو ہی چیز کیا

اگر کوہ ہووی تو کندہ کرون
سر سربلندان فکندہ کرون

کرون قتل لشکر کو ایک آن مین
نہ چھوڑون مین یک ترک سے آن مین

پہر اتنی گستہم آیا وہان
ہوا متفق آکی جنگی جوان

یہ گودرز گستہم جنگی بہم
لگی کرنی میدان مین کہا کر قسم

کہ مرجائی گرکی رب کارزار
نہ منہ موڑتی جنگ سے زینہار

قدم العرض گرگی محکم وہان
ہوئی گرم پیکار جنگ آوران

یہ پیران سے گودرز کہنی لگا
کہ تو اب فریبرز کی پاس جا

یہ کہ اوسی سمجہایان اکو
درفش اپنا یا بہیج ای نامجو

یہ بیژن نی جب جاکی اوسی کہا
فریبرز نی تب یہ پاسخ دیا

پہلا کس طرحسی مین آون وہان
کہ غالب ہین اسوقت تورانیان

مناسب نہین یہ بہی ای نامور
کہ بہیجون اپنا درفش اپ اودہر

فریبرز نی یہ کہا اوسی جب
ہوا بیژن جنگجو پر غضب

علمدار کو قتل کرکی وہان
علم لیکی آیا وہ جنگی جوان

کردن کیا

کرون کیابان ماجرا ای ستیز — کہ برپا ہتا ایک دست بن رستخیز
سر و حلق گردان جنگ آزما — بازوم خنجر و تیغ بہتا
روان خون تہا مانند دریای آب — سر پہلوانان تہی مثل حباب
جوان نسل کاؤس و گشتہم کی — ہیبت وقت بیکار ماری گئی
رہا زندہ گودرز با ہشت تن — ہوئی کشتہ ہفتاد شمشیر زن
دہ خویشان پیران و افراسیاب — ہزار و دو صد مرد والا خطاب
ہوئی کشتہ میدان ہنگام جنگ — زمین خون سی تبیر ہوئی لالہ رنگ
سوا اسکی ترکان و ایرانیان — ہوئی کشتہ جتنی کرون کیابیان
رہی لیک توران کی غالب سپاہ — ہوئی فوج ایران سراسر تباہ
ہوئی خیمہ ترکان گئی شاد دل — ہوا بند سی غم کی آزاد دل
ہوا اسکی خوش شاہ افراسیاب — زر و ہی عنایات بیشانی انساب
لئی سروران خلعت پر گہر — برائی سپہ شاہ نی گنج زر
روانہ کیا اور یہ نامہ لکہا — ترا کام تمنی کیا مرحبا
براس فتح پر ہرف قانع نہو — فرادین اپنی سپہ تم فوج لو
کہ کیخسرو و رستم پہلوان — ابہی برلیکی آوین کی فوج گران

بلاد او میں خاک ایچرین اگر — تو بیر این جهان ایچره فتح و ظفر
شب و روز بزم کامرانی کرو — به عیش و طرب زندگانی کرد
نو تشی سیبه بیران بی باشخ ایلکیا — که خسرو کا اور رستم گرد کا
جهان ایچره بزرگون نشانی زینهار — به اقبال شاهنشه نامدار
او دبیر ترک خونخوار تیغی شاد کام — ایدیر اهل ایران تیغی غمگین مدام
غرض جنگ لشکر بولا با بیال — نه بیزرت با دل بیر ملال
شتابی توان توکی ایچجاوهان — که کیخسرو نامور شاه جهان
نه تنها بنا بشاهی لشکر کا غم — بو او سکو مرگ برادر کا غم
کباوون که فیل پدر بی گناه — فرود ولاوری اولاکشته آه
کی دون تک ای سنی ماتم ارکیا — شب و روز انگیزوکو بیرتیم ارکیا
بزرگان ایران و رستم بهم — گی اور کیا ای شه با علم
شکیب و صبوری تو کر اختیار — که چاره قضا سی نهین زینهار
بیه که یوگ سی بید او شاها او سنی — به بزم عشرت شاها او سنی
چیراباد و بین قید سنی لوس کو — لگاکی بید خسرو تا جو
کرا ای رستم پهلوان جانستان — لی جنگ بیران خانه خراب

تینی بی

ہتن نے وو ہیں نذیرا کیا / ولے طوس خسرو سیتی کئی لگا
کہ مجکو اجازت ہو ہندہ اکی بار / کرون جا کی پیران سیتی کارزار
بلاؤن ہمن اوسکو تہ خاک و خون / تلافی تقصیر سابق کرون
ہیبہ سنکر تو تی رستم ہلتن / لگا کہنی سرور انجمن
دوہ بولا کہ کافی ہی طوس دلیر / کہ لگا نیہ پیران وبیہ کو زیر
اوسی وو ہین خسرو نی رخصت کیا / ہوا حکم گودرز کو تو بہی جا

رسیدن طوس بار دیگر مقابل پیران و جنگ کردن رودو لشکر و باریدن برف و باران برلشکر طوس از سحر جادوگری و زبون شدن فوج ایران و محاصره کردن پیران و پناه بردن طوس بکوه هماون

سنہ یکی بہ طوس جنگی جوان / ہوا سوی پیران و بیہ روان
گیا آ کی یلغار نزدیک جب / مقابل ہوا آ کی پیران بہی تب
ہیم بردو لشکر ہوی گرم جنگ / رہی سات دن جنگ گرز و خدنگ
ہوا آٹھوان روز جب آشکار / تو میدان ہومان دلاور سوار
جدا ہو کی لشکر سیتی آ نی گیا / کیا ہم نبردان کی سر کو جدا
بہت گرد ایران ہوی کشتہ جب / کیا طوس نی قصد پیکار تب
کیا وو ہین گودرز نی طوس کو / توقف ذرا کر تو ای نامجو

کہا گیو سی پیر کہ ای شیر مرد / تو ہو ہاں کا ہو جا کی اب ہم نبرد
گیا گیو دوڑا کی شبدیز کو / ہوا اب ستہ ہو ہاں کی پیکار جو
لئی گرز ہنا گاہ تیغ و سنان / لڑی خوب باہم وہ دو نوجوان
نہ کوئی ہوا کامران زینہار / گئی پیر کو دی بشکر انجام کار
دلیروں نی پہر تیر باران کیا / بہت پہلوانوں کو بیجان کیا
وہاں ساحر ایک شخص پرزور تہا / کہ بازور تہا نام اوس شخص کا
لگا کہنی پیران کہ اب زود تر / بیابان میں تو جا قلعہ کوہ پر
وہاں جا کے جادو اپنا تو کر اے جوان / کہ ہو بارش برف و باران وہاں
ولی لجبہ یہ ترکوں کو پہنچی ضرر / نہ ہووین ابر زنیان سر بسر
یہ سنکر سر قلعہ کو ہشیار / دہ ساحر ہوا جا کی مشغول کار
ہوا ابر تیرہ نمایاں وہاں / ہوئی بارش برف و باران وہین
نہ گرتا تہا ایک قطرہ بہی اور طرف / ہوئی سختی لشکر مین ابرا کی برف
ہر ایک جوشن کردی سی تہا کانپتا / ہوئی سب کی بیکار وہاں سینہ و پا
پہر اتنی مین پیران ویسہ وہاں / ہوئی حملہ آور نہ فوج گران
بہت قتل ایرانیوں کو کیا / ضرر برف سی کچہ نہ پہنچا ذرا

ایک جانی

ہر ایک جا تھی برف اور جاری تھا خون — سواران ایران پڑی تھی نگون
بصد زاری و عجز پیر و جوان — لگی مانگنی یہ دعا بر زبان
الٰہی تو کر فضل و احسان شتاب — کہ تا دور ہو برف و باران شتاب
قرین اجابت ہوئی یہ دعا — کرم تونے بیچارگان پر کیا
ہوئی غیب سے مرد فرخ سیر — رہام دلاور تو آیا نظر
کہ انگشت سے وہ خجستہ شعار — کری تھی اشارا سوئی کوہسار
یہ دیکھا تو لشکر سے وہ تن اوتر — پیادہ گیا قلعۂ کوہ پر
وہ ساحر تھا ازبسکہ مشغول کار — نہ تھی کچھ خبر اوسکو وہان زینہار
جوانمردنی جاکی از روی کین — پس پشت ہات اوسکی باندھی وہین
کہا یہ اوسی کہ ہان زود تر — تو اب برف و باران کو اب دور کر
تو افسون جادو وہ خانہ خراب — ہوی دور وہ برف باری شتاب
اوتر کوہ سے بعد گیا پیش طوس — اوسی قتل آکر کیا پیش طوس
ہوا دن تمام اور دونون سپاہ — گئین رزمگہ سے سوی خیمہ گاہ
پہر آیا سحر ہو کی پیران سوار — ہوا آکی آمادہ کارزار
ولی تھی نہ تاب اقامت یہان — کہ کم تھی بہت فوج ایرانیان

زبون ہو کی ناچار ہوئی عقب — وہ لرتی ہوئی ہٹتی آئی تہی سب
غرض با دل پر غم و اضطراب — گئی ہوئی کوہ ہماون شتاب
حصار ایک تہا کوہ پر استوار — گیا زخمی و خستہ نی وہان قرار
سر دامن کوہ طوس دلیر — ہوا لیکی لشکر کو آرام گیر
ودان ائی ترکان بیکار جو — کیا آکی محصور وہان طوس کو
بہت بیر ان نسی ہومان نی ادہم کیا — کہ محصور کرنی نسی کیا فایدا
سر راہ مسدود مت کیجئی — جدہر جاوین جانی انہین دیجئی
پسند ائی اوسکو نہ یہہ گفتگو — کہ تہا بسر کینہ وہ کینہ جو
نہیں تہی قلعہ مین غلہ و آب تہا — نپٹ تہا سامان ہر ایک قسم کا
خوشی سی دلیران ایران دیار — اوسی صرف کرتی تہی لیل و نہار
بداندیش سی با سنان و خدنگ — دلیرانہ کرتی تہی ہر روز جنگ

رسیدن رستم ایزاد طوس در قلعه کوه هماون و از انطرف آمدن کاموس کشانی و خاقان چین با لشکر گران برای کومک پیران و جنگ نمایان آمدن کشته شدن اشکبوس و کاموس از دست رستم

سنی خسرو نامور نی خبر — کہ محصور ہی طوس والا گہر
تہمتن کو کر کی طلب یون کہا — کہ یاور ہو تو جا کی اب طوس کا

بہ لشکر

یہ سنکر وہ بن رستم پہلوان ۔۔۔ ہوا سوی کوہ ہامون رواں
گیا زابلی یلغار نزدیک جب ۔۔۔ ہوا خرم و شادمان طوس تب
یہ گودرز سے طوس کہنے لگا ۔۔۔ کہ آیا تہمتن تو جا پیشوا
شتابی سے اوسنے بغرض خوشی ۔۔۔ تہمتن سے جاکر ملاقات کی
جو گزرا ماجرا تھا کیا سب بیان ۔۔۔ کہا پہر کہ ای پہلوان جہان
تو ایرانیوں کا ہی پشت و پناہ ۔۔۔ یہاں تو نہ آتا تو ہوتی ہم تباہ
وہ بولا کہ خاطر کو اب شاد رکھ ۔۔۔ غم و فکر سے دل کو آزاد رکھ
یہ آئی ہیں سوی وتر پہلوان ۔۔۔ در وتر تک طوس جنگی جوان
تہمتن کو لینے کو آیا وہیں ۔۔۔ ملا جب تو یہ عذر لایا وہیں
رہا میں حفاظت کو ورکی یہاں ۔۔۔ نہ تک آسکا پیشتر ای جوان
بہت اوسکی رستم نے دلجوئی کی ۔۔۔ لگی قلعہ میں پہر نوبت خوشی
تہمتن سر تخت بیٹھا وہاں ۔۔۔ یمین و یسار اوسکی سب پہلوان
یلان سرفراز ایران دیار ۔۔۔ یہ بولے کہ ای رستم نامدار
ہوئی زندگی تیری آنی سی ہاں ۔۔۔ وگرنہ نہ تہی ہمکو امید جان
ہر ایک کی تسلی تہمتن نے کی ۔۔۔ ہوئی اوسکی آنی سی سب کو خوشی

خبر لائے پیران کی لشکر کی اب — گرے ہیں پایان آگی احوال سب
لکہا اوسنے شاہنشاہ توران کو — کہ گرگی زبون فوج ایران کو
کیا ہے محصور ای بادشاہ — ہر ایک فوز میں لی ہی اونون نی پناہ
کہ کوہ ہاون ہے وہ حصار — نہیں تاب جنگ اونہیں زینہار
جو فوج اودر بہیجو تو اونکو شتاب — کرون میں ہلاک و اسیر و خراب
سپہدار توران نی دو پہلوان — گئی کوہ ہاون پر دوان
جوانمرد کاموس و سنگل دلیر — دلیری کی بیشہ میں غرندہ شیر
سرافراز گردان چین و ختن — توانا و پیل افکن و پیلتن
سوا اسکی خاقان چین کو لکہا — کہ پیران کی امداد کو خسروا
روانہ تو کر اودر بہی تجہ سپاہ — کرے تاکہ ایرانیون کو تباہ
بہم بس کہ دونون میں اخلاص تہا — کیا پاس خاقان نی اخلاص کا
نہ تنہا کی فوج ترکان چین — روانہ ہوا آپ خاقان چین
نہیں تہ سے پہلی یہ پہنچی وہان — کہ توران میان خیمہ زن تہی جہان
شتابی سے پیران کی شامل ہوئی — لئی جنگ بر خاش یکدل ہوئی
غرض گئی جب رستم پہلوان — ہوا شامل فوج ایرانیان

دونی لشکر

وہیں پس کا موس پیران گیا | تناور ان ہوا رستم گرد کا
کہ رستم نے ایسا ہو زور دلیر | مقابل ہیں جنگی غرندہ شیر
یہہ کہنے لگا ہو کے وہ گرم و تند | کہ آگے میرے تیغ اوس کی ہے کند
تو کرتا ہے تعریف کیون اسقدر | مرے سامنے آوے میدان میں گر
تو بس لاؤن رستم کا دم ناک میں | ملاؤن میں سب رستمی خاک میں
جو میدان وہ ڈر کے جاوے میں تن | کرون دست کو سر بسر بحر خون
یہہ گفتار سنکر ہوا شاد دل | ہوا غم سے پیران کا آزاد دل
گیا پھر وہیں پیش خاقان چین | کہا اوس سے اے شاہ روی زمین
توہی پہلوان نگہدار توران ہے | توہی اب یہہ وکار یاری رسان
سحر کے تئین گرم بازار جنگ | کرون قافیہ فوج ایران کا تنگ
تو ہو قلب میں با سپاہ گران | رہے تا توی پشت جنگ آوران
لگا کہنے پیران سے خاقان چین | لئے رزم یکدل ہیں ترکان چین
یہہ سنکر ہوا وہ قرین طرب | گیا اپنے ڈیرہ میں ہنگام شب
ہوا مہر رخشندہ جب جلوہ گر | دلیرون نے کینہ پہ باندھی کمر
لڑے ہو کے پیران خاقان بہم | ادہر رستم و طوس انجم حشم

ہوئی لشکر آرا بہ قصد وغا گیا تا بہ فلک پر فغان بوق کا
خروشان ہوئے نای ترکی وہان ہوئے گرم پیکار جنگ آوران
وہ انبوہ لشکر جب آیا نظر گیا سوچ مین رستم نامور
ولی یاد دل مین خدا کو کیا ذرا دی نہ اندیشہ کو دل مین جا
نکل خیل ترکان سے اک کینہ خواہ شتابان ہوا سوئے ناوردگاہ
کہ تھا اشکبوس اوس دلاور کا نام دلیر و جوانمرد مشہور عام
گیا پاس سے رہام جنگی سوار ہوا جا کے آمادۂ کارزار
لگی کرنے وہ تیر بازی وہان نہ لیکن ہوئی کارگر کچھ سنان
جوانمرد جنگی نے از روی کین سر ترک پر گرز مارا وہین
ہوئی کارگر گرز کی بھی نہ ضرب سپر اوس ترک جنگی نے ہنگام حرب
اوٹھا گرز مارا جو بالائے سر تو اوس وقت رہام نے لی سپر
ولی اسقدر گرز کاری لگا کہ ٹوٹی سپر سر کو خستہ کیا
گیا جب کہ گرز گرانی ستوہ گیا وہان سے رہام سپر سوئے کوہ
جو زخمی ہوا رہام یل بید گیا تو اوس ترک نے سینہ آزاد کیا
طرف اپنے لشکر کی موڑی عنان کہ آئے مین وہان رستم پہلوان

توالفرہ ان

تو الغره زن جاکی مانند شیر — لگاکنی ادیب ترکسینی نون دلیر
کتزاره کی بیچا تیراهم برزد — مقابل بوپیرکر اگری تو مرد
تیراسکونیش نبرد آزما — توی پلتن تیر باران کیا
دلی اتتی هیبت پلتن — که لرزنده تناد بیت ناوک فکن
نه یک تیر برگز تو ر کارگر — کمان ایکی رستم نی پیر زور دیر
رها تیر جیب توی دشمن کیا — مه و مهرنی تب کبابی حبا
توارو سکی سینه به کیا کارگر — گیا مهره پشت سینی بی گذر
توارسکوسس الغرض دهان هلاک — لار جسم او سکایه خون و خاک
وه کشته تو اجیب یو مردم دوین — او تهالی گیی بیس خاقان چین
لعزمان خاقان چین بدرنگ — لگالاجو سینه بی اوسکی خدنگ
تو دیلباکه بی غرق خون تابه بر — تورنا دهیرت زده دیکه کر
بیه بولاکه چو رستم پلتن — ندیلباکوبی همی ناوک فکن
توبی گرد پران کبی تناد رست — که رستم بی مرد تواناد جیست
هنی اپنی لشکرمین بی کوبی مرد — که رستم هسی میدان بین یوم برد
خطرسنی به آیا کوبی نامود — مقابل تهتن کبی بار دیگر

نه بانم بوا کوتی بید کینه خواه   گی هردو لشکر لوی خیمه گاه
کیارات کوس بی آرام و خواب   سحرگاه که کلاچو بید آفتاب
نو میدان مین گردان بیکار جو   صف آرا بوی آنگی هردو لو
لگالی لشکری خاقان چین   گرای نامداران و ترکان چین
لوکون آچ جنگ آز نا   عوض اشکوس جو انمرد کا
نهتن سی لیاهی آزردی کین   کیا شنکی کاموس نی نیه دوین
که رستم سی گرناون مین جای جنگ   نیه که کرشتاهان بوا بدرنگ
کیا دیب کوتوی میدان روان   دلیرانه جا گر لکارزار که تاون
شتابان بوای رستم نامدار   مری ساتیه تیرانگی کارزار
نهتن کاشاگرد ابوای یل   که لی جنگ اشکو نه برقی تیکل
دلیرانه آیا بوی رزمگاه   بوا کی کاموس سنی کینه خواه
کیانزک بی جب که نیزا روان   تو ادوای جنگی نی دی و دوین جان
دوان کرکی میدانین بیدر خش کو   بوا نعره زن رستم جنگ جو
لگالی رستم سی وه پهلوان   مجبی مست سنجه اشکوس ایجوان
دروون مین نه سرگرتری لوزسی   کرون آچ نجکو زبون زور سنی

نه پولادی بید

وہ تولا کہ جب صید آوے نظر | تو کیونکر نہ غریدہ ہو شیر نر
دلیری سے کاموس نے پھر کمند | رہا کی ہوئی رستم ارجمند
تہمتن شتابی جو راسر گیا | ہوا اوس سے وابستہ سر رخش کا
گلے میں تہمتن نے پھر وہ کمند | ہوئی رخش کی سرین جو آگے بند
گیا زور کاموس پر رستم نے جب | شکستہ ہوئی درمیان سے وہ تب
ہوا الگ کاموس زین سے جدا | ولی اوس نے پھر یہ ارادہ کیا
کہ شبدیز پر اپنی ہو کر سوار | تہمتن سے ہووے آئل کارزار
کہ اتنے میں رستم نے پھینکی کمند | ہوئی سرین کاموس کی جاکے بند
دوہیں اسپ کاموس کا تھی سوار | شتابان ہوا لوٹی راہ فرار
ہوا جب کہ وہ ترک جنگی اسیر | کسان نے کیا رستم شیر گیر
کیا قتل کاموس کو پھر دومن | سواران ایران نے ارزوی کین
ہوئی تنگ ترک سے ننگ نواز | ہوا پھر نہ آمادہ کارزار
سنو آگے خاقان رستم کی جنگ | ذرا دیکھو دور زمانہ کا رنگ

جنگ رستم با خاقان چین و گرفتار آمدن خاقان و گریختہ رفتن توران و چینان و فتحیاب بودن رستم

ہوا جب کہ کاموس جنگی ہلاک | دلیران چینی ہوا سہمناک

لگاکنی خاقان سپی ای ناور   سپه انی بدل بوی سر بسر
سپه بتری عطف عنان کیجی   بوی خانه لشکر روان کیجی
بین تاب بیکار رستم بنین   کهاسنکی خاقان لی کجه غم بنین
گرون تا صبح اد بکو اسیر کمند   تو بدل بنوای پل بوشمند
بیدرا آتی بین الک گرد خلکس نام   سپه کنی لگاای بنه ذو الکرام
بنین لی بسنه کو بنگام جنگ   گرون بین سحرگه نشان خدنگ
لگاکنی خاقان گرای جنگو   گرون قتل رستم کو میدان بین تو
تو بخشون بین سیم و زر بیشمار   بهشت دون بخنی گوهر شاهوار
غرض خلکس گرد زور ذگر   دلیرانه میدان بین آنگر
لگارا که ای رستم سرفراز   مری ساتنه بو انگی زرم ساز
لگار رستم گرد خنداکن کمان   کیا تجهکو لائی ای اب موت یهان
گرون بنسل کاموس تجهکو بلاک   زمین کو کردن جسم سنی تری تاک
جوانمرد خلکس نی لید کمان   کیا تیر بوی تهتن روان
بود یکباکه تیر جوشن گذار   سپر سر بر الاها و دوبن نامدار
دلیکن بنبر سپی گذر بد زنگ   بوا بند جوشن بین جا کر خدنگ

قلماقی

علم کرکی شمشیر کو بعد ازان — تہمتن ہوا اوس پی حملس دوان
ده بیت سی اوسکی گزران ہوا — عقب اوسکی رستم شتابان ہوا
پہنچ کر تہمتن نی یکبار سی — جو کھینچی کمر کر دم مار سی
تو خلکس ہوا اسپ زین سی جدا — اوسی قتل رستم نی وہین کیا
سپہ ترکی تب تیغ برہنہ بکف — لیان تیر بر زبان ہر طرف
نہ رستم سی کوئی مقابل ہوا — کوئی ہرگز نہ مایل ہوا

جنگ

دلی بعد دیر آگی ہومان دہان — لگا کہنی رستم کی ای پہلوان
نہ زنہار ترکون کو برباد کر — وصیت تو سہراب کی یاد کر
وہ دیتا تہا وقت دم وہ انہین — کہ ہونا نہ ترکون سی تو گرم کین
سپہ سنک تہمتن نی پاسخ دیا — سمجہ اس سخن کو تو کچہ ہی دغا
نہ کرتی سیاوش کو کرتی ہلاک — تو ہوتا مرا سینہ کینہ سی پاک
سیاوش تہا سہراب سی بی عزیز — بجای جو ہوتا تہی گرم ستیز
دہ ہولا کہ ای رستم ذی شعور — کسی طرح کین سیاوش ہو دور
لگا کہنی رستم کہ پیران پہان — اگر آوی تو راز دل ہو عیان
سپہ سنک دوش پشن پیران گیا — سپہ ہومان نی پیران کی جا کہا

تهمتن نی یحکلو کیای طلب — توجاباسن اوشکی بیه بیتری آت
وده بیلی گیانش خاقان چین — کیانون که ای شاه ترکان چین
بلاتانی اب رستم پهلوان — چو بوردی اجازت توجادین ویان
اوسی منع خاقان چین نی کیا — خردمند تومان سسی بیرون کیا
تو کیون بیش رستم گیا تنها بکر — تری ولیس بی اوسی خوف و خطر
کیاسنکی تومان نی ای شاه چین — تهمتن سسی بیکار لازم ایمس
کیمان تابتی لشکر شاه کو — که بوسانه رستم کی بیکار جو
چو صحرا و دریا بیر بو گرم جنگ — مقابل توتون اوشکی شیر و پلنگ
تهمتن بی پیل افکن و پیلتن — سوار جهانگیر و لشکر شکن
نیوزرم ساز توسی افراسیاب — که البرز توبام سسی جیکی آب
بیه شینکر بولتند خاقان چین — کیادور تومان کوه دامنسی بیون
دگرباره پیران به عجز و نیاز — تکاکنی توتون ای شه سرافراز
سخن بیلی رستم کاسن تیجی — چو بکجه بیرو منظور سو کیجی
بیت جابلوسی چو پیران نی کی — توجانی کی دی شه تی بروانکی
کیاباس رستم کی دوربا بولا — بیت دیمس اندیشه کرتا بولا

والله اعلم

ہوا رستم گُرد کا مدح خوان کہا اوس نے پیران نے یون بعد از ان
کہ کیخسرو نام بردار کا ہے یہ مخلص نہین ہے بندۂ باوفا
نسبت کی ہی نہین برجستہ کی فراوان ہین ہان مہر ہی حق بندگی
رہا قتل سے اوسکو نہین کیا جو کچھ ہے شرط خدمت بہی لا یا بجا
ہے یہ سنگ لگا کئی وہ بیلس کہ خالی نہین صدق سے یہ سخن
ولیکن وہ دور ہے ہی آئی نا بجو اسیر بلا اس سبب سے ہی تو
کہا پیر سے پیران نے ای نامدار کرون توران ہین اب کچھ سے عہد استوار
کہ فرمان بری سے نہ پھرون ہین کبہی رہون تابع حکم شاہان وشہر
تو گر صلح موقوف کر عزم جنگ نہ کر اسقدر فوج توران کو تنگ
وہ بولا کہ ای مرد فرخ نہاد تیری بات کا ہی مجہی اعتماد
کیا کچھ کو اسو استطی بیان طلب میری بات سن کو نہین جان ہمہی تو اب
جو ہے آرزو ہی ہم صلح تو تو گر شیوہ مفسد دیر کو
جو الہ کری میری افراسیاب زر و مال ہین دی مجہی بیحساب
کہ کیخسرو مامور کی حضور روانہ کرون تیر تو بر تیش دور
جو خسرو کری سر کو اوسکی جدا تو خالی ہو کینہ سی دل شاہ کا

بوتیه جانبای تیری شاه سی / همین صلح منظور هرگز مجی
ولی باسین خاطری تیرا ضرور / پذیرای صلح هنی ورنه دور
تهمتن سنی حضرت پیران کیبا / بیه احوال خاقان سی ظاهر کیبا
بتنا حیکه خاقان نی احوال سب / لگاگی گردان حین سی پیه تب
که ای نامداران لکو تم شتاب / تهمتن کی بی بات کا کیا جواب
کیا عرض سنکل نی ای شهریار / همین صلح منظور بیان زینهار
بلاسی بجی کی گشته و دچار گرد / بفضل خدا بیاق بهن نبیار گرد
یقین بی که کوبی بل کینه جو / زلیگار نون رستم گرد کو
جو بیه بات سنکل نی اسه سنی کی / تو سب نامداران نی تایید کی
بیه سنگر جو سی لگا کنی شاه / که بهتری بیه جنگ کنجی نگاه
ولی و لیکن سران کی تبا هیچ زبان / نه دو تنا تنها رستم بات کا کجه جواب
ده تنها تنا خاموش تهی عقل و هنگ / که مجلس کا او نوقت تها او رنگ
عرض سنکل کرد روز دیگر / دلیرانه بوکر سوار اسب پیر
گیا بوی میدان بوالغره زن / لیکار دکه ای رستم پیلتن
رکیون برین بخشی تنهای جنگ / کیا سنکلی ده گرد بو للد خدنگ

رکمی نهی لو

کمر میں مخالف کی اژدر کی کمیں | کیا بند رستم نی نیزہ دو ہیں
اوٹھا کر گرایا وسی خاک پر | کیا چاہی تہا پید قلم اوسکا سر
وہ اوسدم کر باوہ گریزان ہوا | ہوئی لشکر چین شتابان ہوا
ہوا اوسکی دنبال رستم روان | ولی اوکی لشکر چنبان ن
مسلّح وہان سبی اوسی لی گیا | یہ سنکل نی خاقان سی جا کر کہا
کہ رستم کی آگی ہین سب گرد پست | بجای اوسی لئی کر بل مست
دلیری مین یکتا ہی وہ شیر مرد | نہین کوئی اوسکا یہان ہم نبرد
یہ سنکر ہوا شاہ چین پر غضب | لگا کہنی یون کیا ہوا تجہکو اب
عبث تہی وہ سنکر بین اوکی گزاف | یہ ظاہر ہوا یا وہ گوئی نو صاف
وہ بولا مری ساتہہ کر ہو سپاہ | تو بیدجا کی رستم سی ہون کینہ خواہ
شہ چین نی سنکل کو انجام کار | سواران جنگی دئی شش ہزار
دگر بارہ سنکل بہ قصد وغا | ہوئی رزمگہ لیکی لشکر گیا
ہوئی گرد رستم کی یکسر سوار | ہوا گرم ہنگامہ کارزار
ولیکن نہ رستم کو تہا کچہ بہی غم | ہلک تیغ وہ نیزہ کرتا قلم
لئی بید دلیران یکبار جو | ادہر سی بہی رستم کی امداد کو

دلیروں سستی کی لگا پہلوان — کہ اس جنگ سستی یہاں نیں کچہ بیان
ہوا اگلی اپنو دستی یم ناک — رد و کوشش و جہد بیخوف و باک
نہ گرز گران اپ ستیزہ گرد — سپر جیناں ریزہ ریزہ کرد
ہیں گونگد گنون مین کہ پیکار تی — قیامت وہاں ایک پدیدار تی
بہانی ہتی یون ضرب گرز گران — کہ جیسے حسّی تنک آہنگران
ہوا سادہ دارا د کاوس کا — تہمتن سستی اگر نبرد آزما
خروشان ہوئی ضرب گرز گران — کہ سادہ نی دی سادہ نوحی سستی جان
مقابل ہوا اگلی پیر کاکل — ولی اسستی غافل کہ آیا زوال
لگا گرز جو ایک بالائی سر — تو بس ہوئی بیدم گرا خاک پر
دہن سستی نکلتا تہا رستم کی کف — لگی کشتہ صدہا گیا جس طرف
دہ سنکل کہ تہا گرد جنگ آزما — تہمتن کی ہاتہون سستی مار گیا
تہمتن کو ارزنگ تہا جوشش کین — ہوا حلہ آور ہوئی شاہ چین
ہواران ایرانیاں جنگ زیاد — لگی ہمرہ رستم نامدار
جہان پہلوان رستم کینہ خواہ — گیا جب کہ نزدیک قلب سپاہ
ہوئی فوج خاقان کی حملہ کنان — قیامت ہوئی ایک برپا وہان

تو اودہر کابلی

ہوا اوس لشکر کی اسقدر کشت و خون | کہ حیرت میں تھا چرخ فیروزہ گون
سواران چین لشکر کشتہ ہوئے | تو صحرا میں کشتوں کی پشتے ہوئے
جو رستم کی دیکھی دلیری وہان | تو خاقان چین کو ہوا خوف جان
پیام اوس نے بھیجا کہ ای نامور | نہو کرم پیکار بس صلح کر
یہ سنکر لگا کہنے وہ نامجو | جو خاقان کو ہی صلح کی آرزو
تو پیل سپید اور دیہیم زر | مرصع وہ اور تنک گنج و گہر
یہان بھیج دے آپ کے ہی یہ تمام | سزاوار نخچیر و دو الکرام
غضبناک سنکر ہوا شاہ چین | سبب سے یہ بولا کہ از روی کین
کرو تیر باران ہوئی پیلوان | دلیرانہ ہو گرم پیکار یان
ہوئی بارش تیر ہر چند پر | تہمتن کا ہر کام تھا بیشتر
پہنچ کر جو رستم نے پھینکی کمند | تو خاقان کی سر میں ہوئی جا کی بند
گرا خاک قبل کسی پر شاہ چین | لیا باندھ ایرانیوں نے وہین
زدہ و کشت اوس دم ہوئی اسقدر | کہ صحرا ہوا بحر خون سر بسر
غرض لشکر چین گریزان ہوا | سوی کشور چین شتابان ہوا
خزینہ چین کا اسباب و زر وہان جو تھا | سواران ایران نے غارت کیا

هنین ایکی و تیره تبی دور چرخ | همیشه سی مشنوری جور چرخ
زمانه کاردم بی رنک دکر | کیمی شام بی اور کیمی بی سحر
نه بیل دینه اورنک زرکار تنها | نه تنه حین باده کرفتار تنها
ادینسی طوس کی باسی سلدی کن | دلیردن تنسی تهتز رستم پهلوان
بیه تولا کر ترکون کو جانی نه فرخ | تورتس کرکی نرجار تو کر تو
دلیکن جو نزدیک تنها وقت شام | تو اجاکی آتو ده تشلک تمام
گزیران بوی نب کی توران بان | نه هرکز رها و نهان کسو کان نان

روانه شدن رستم از کوه بهاون برای جنگ با سیاک و رسیدن افراسیاب دیو دوندن شاه چین بمقابله رستم و زیمت یافتن و ظفر یافتن رستم پهلوان در فتح دیو فرورین امر احبت نمودن رستم آمدن بحضور کیخسرو

بوی صبح تابنده چپ آشکار | توکوتی نه ترکون کا دیلها بوار
سینه سی لکاکی رستم که داه | تتن توران کو آرام کاه
توران توران کو دست ملی | یابان تنسی لی رنج و غم راه لی
مست سلاکی جیف توران بیان ق | ربی خواب غفلت بین ایران
بیه که کرکیا مال مغرور نه که | روان بیش کیخسرو نامجو

ده یل

دہ پیل سپید اور دہ تخت عاج — فراوان زر و گوہر و گنج و تاج
کیا پیشکش اس نے داور کے حضور — فرامرز رستم کا فرخندہ نور
ہوا شاد کیخسرو نامدار — شگفتہ ہوا دل برنگ بہار
فرامرز کو خلعت زر دیا — اسے مورد لطف جہان کیا
تہمتن کو بھی خلعت سیم و گہر — دیے بے عنایات با گنج و زر
پھر طوس و گودرز و گیو و رہام — کہاں تک میں لوں پہلوانوں کا نام
دہ جنگی تھے گردان جنگ آزما — ہر ایک کی لی خلعت بے بہا
روانہ کیا ان کو با شاد و خوشی — نہ خلعت فقط گوہر و گنج بھی
ہوا عازم بیشہ بعد ازان — یل شیر دل رستم پہلوان
روانہ ہوا سوئے افراسیاب — گئی تا کہ اسکو تباہ و خراب
حضور سپہدار توران دیار — کیا جا کے پیران نے یوں انکسار
کہ ان لشکری نے بدست کیا شکست — کیا سربلند ان کو رستم نے پست
نہ جیتی کو میدان میں زور برد — پکڑ لے گیا رستم شیر مرد
ہوا یہ الم سن کے افراسیاب — بہت دل کو اسکے ہوا اضطراب
کیا نامداروں کو اسنے طلب — کہا یوں کہ ہاں مصلحت کیا ہے اب

تکی کونی کردان جنک آزما   کونکل چین سی باجی طلب ایلاسنها
زنیمجها بین مرد میدان تکز   اگر حکم بولدی تواب بودر بر
کرین رستم کردسی جاکی جنک   تلادین او سی خاک بین بیز رنگ
ده تولاکه رستم ی لشکر شکن   توانا و زور آور و پیلتن
سیست جنک بین ازمایا او سی   کسی چیزبین کم بابا او تسی
خدنک و سنان گرز تیغ و تبر   بدن بیر نه او سکی بوجیه کارگر
غرض قتل بدخواه و تنوار ری   تنین سنبل ییه کام زنهاری
سرایک نامه شاه چین کونکلها   طلب بدرا امداد او سکو کیا
چین سپهدار فولاد وند   دلیر و نبرد آور و زورمند
چین سی روان بولکی سنجاب   بو آنا ایل شاه افراسیاب
بیم شاه توران و فولاد وند   بولی لشکر رستم ارجمند
ستناپان بوری پادشاه کران   دلیرانه رزم و جنگی چوان
سمتن بیی رزو رتیاره بورزد   توقف نه کرپاتیاده شیر مرد
کتین راه مین ایک اتا حصار   که دیهان کرد کافور تیا قلعه دلد
ده رستم ی اکر بوکیته خواه   عدم کی ملی دوزمین لی او تسی

وہ حصن متین فتح جیدم ہوا
روان بن بستر وہان سی رستم ہوا

سپہدار توران کی جب مستطل
ہوا خیمہ زن جاکی وہ شیر دل

تو سالار ترکان سی پولادوند
لگا کہنی یون ای شہ ارجمند

جو شب گذری اور صبح ہوا آشکار
کرون جاکی رستم سی مین کارزار

غرض دوسری روز وقت پگاہ
دلیرانہ آیا سوی رزمگاہ

مبارز طلب آگی جب گیا
نی جنگ تب گیو جنگی کیا

رہا کر کی شاہ ختن نی کمند
کیا پہلوان گیو کی سر کو بند

یہہ جاہا کہ لیجای کھینچ کر
کہ اتنی مین یہہ حال کر کی نظر

رہام اور بیژن نی جا کر کمند
رہا کی سوی شاہ پولادوند

ہوا شاہ کا بند بازو سر
ولیکن کیا شہ نی زور اسقدر

کہ دونین کہین ٹوٹ دونون کمند
علم کر کی پہر تیغ پولادوند

ہوا سوی گردان جنگی دوان
کیا دو سی زخمی اونین پہلوان

پس تیغ کر ایک ضرب شمشیر کین
کیا خستہ بس گیو کو بہی دو تن

ہوئی جب اونسی زخمی تو ای رستہ تن
تو گودرز با خاطر پر محن

گیا پاس رستم کی نالہ کنان
کہا یون کہ ای پہلوان جہان

ہوئی ہای زخمی نیزہ بسر — نشانی یہ سی تو جائی امداد گر
بہ سنگ گیا رخش پر بو لواز — ہوئی زرتکہ رستم نامدار
کمند اگی رستم نی جب کی رہا — تو شاہ ختن نی جو را سر لیا
جو خالی گئی پہلوان کی کمند — تو گرز گران لیکی فولاد وند
گیا اور مارا جو اوس گرد کو — تو رنجہ ہوا رستم نامور جو
ہوا خون روان سر ہوا درد مند — رہا زین پہ قائم پیل ارجمند
ولی درد سی تھی نہ تاب اسقدر — رہا جو کری زخم بدخواہ پر
خدا ہی سی تیغ نی کی التجا — کہ عاجز ہی رب رحم کر یا خدا
دو طاقت مجھی بخش ای بیچون — کہ بدخواہ کو ازب کرون میں زبون
بھر اٹھی ہی بدخواہ نی آنکر — روان تیغ کی گرد کی کتف پر
جو جوشن ہی تن اوسکی آیا — یہ شاہ ختن دل میں کہنی لگا
کہ افسوس ای دل بیہودہ گزی — کہ لرزان سدا جس سی البرز ہی
ولی کہ گئی ضرب گرز گران — نہ ہرگز بلا زین سی یہ پہلوان
مری تیغ بران تھی خارہ شگاف — دو پارہ کری سنگ و آہن کو صاف
برای وای اوس گرد کی جسم پر — فرا ہی نہ ہرگز ہوئی کار گر

بولی

پھر اوسنے کیا میل کشتی دہان
تہمتن سے کی خواہش دل عیان

تہمتن نے سنکر پذیرا کیا
ولیکن یہ اوس وقت اوس سے کہا

کہ افراسیاب اور اوسکو پیمان
طلب کیجیے تا کہ ای پہلوان

کرے آگے پیمان و عہد استوار
کہ پہنچے مدد کو نہ کوئی سوار

غرض اس سخن سے یہ تھا مدعا
کہ رستم نے دم راست اپنا کیا

سپہدار توران گیا پھر وہان
تہمتن نے اوس سے کیا یون بیان

سنا عہد و پیمان یہ باہم تو کر
کہ مت جاوے لشکر عقب سے سپر

رہے فاصلہ نیم فرسنگ کا
مدد کو نہ پہنچے کوئی دوسرا

پذیرا کیا شاہ نے یہ سخن
پھر آہستہ آگزشتہ یہ بلتن

لگا کہنے شاہ ختن یہ کہ ہان
زمین پر گرے جب کہ یہ پہلوان

جگر چاک اوسکا و دوہین کیجو
توقف کو یہان راہ مت دیجو

رہا ہاتھ سے تیرے گر یہ و یکا
تو پھر کام دشوار تر ہووےگا

کیا کہکے افراسیاب دلیر
فرود آئے گھوڑون سے دونون یہ شیر

ہوئے دونون مصروف کشتی بہم
لگے کرنے ہردم درشتی بہم

کیا زور رستم نے انجام کار
کہ دشمن نہ قایم رہا زینہار

اوها کر جو نیکا او سی خاک بر / تو بدم تو ا شاه برجاش کر
دلی وم خورا با بداندیش نی / کا اگر بدخواه بدکیش نی
بیه سیجها دوین رستم ار چند / کرس مر گیان شاه پولاد وند
کیا بیه نوی رخش تا نو لوار / گریزان تو او بیه کی وه شهریار
کیا جاگی ای شاه افراسیاب / هنی زنهار آدمی کی بیه یات
لم نور رستم گرد کا هم نبرد / حضور او سکی هی کوه البرز کرد
بربای مجمی او سی بوجهی هی کب / نو اگر چله سی جان برنو آب
عقد او سکی شیحا جو گرد دلیر / تو گردان توران لی رسانی بر
تیتن کی بحی قوغ شیحی دوین / نو اگرم با زرر برجاش وکین
لگا لی تنگسی پولاد وند / که تخت و زر و گنج و بام بلند
پیمان هن کجه بحی حاصل نین / سیلاکس لئی بوجی گرم کین
جلو بیه نوی دیار ختن / بیه کیه کر گیا شهریار ختن
لگاکنی تیران که تن شما / شیه بکی شاه ختن او بیه گیا
بوی اسب تیسی بیه بیدل سپاه / هنی نوی بیکار بایل سپاه
مناسب هنی هی توقف بیان / نوی خانه بن بوجی ایوان

لرگنی

غرض شب کو وہاں سی بصد اضطراب — گریزاں ہوا شاہ افراسیاب
لگا ہاتھ رستم کی سب مال و گنج — مبدل ہوا شاہ تہ راحت کی رنج
تہمتن نی ہر ایک کو با صد طرب — کیا ملک توران کا تقسیم سب
بہ فتح و ظفر لیکی ہر مال و زر — گیا پاس کیخسرو نامور
ہوا شاد کیخسرو نام جو — دیا گنج و زر رستم گرد کو
ہوا اسکی سب مال مذکور بھی — تہمتن کو بخشا بفرط خوشی
کیا بیژن گیو کو یہ طلب — وہ توران سی آئی سب لیکی سب
لکھوں قصہ اب اور با آب و رنگ — سنا اوس میں اکوان و رستم کی جنگ

جنگ کردن رستم با اکوان دیو و کشتہ شدن دیو از دست رستم

ہوا جشن آراستہ ایک روز — سر تخت خسرو تھا جلوہ فروز
امیران و گردان ایران دیار — حضور اوسکی حاضر تھی سب نامدار
کہا ایک چوپان نی وہاں آ کر — کہ گلہ میں اسپاں کی ایک گور خر
نکل دامن دشت سی آ گیا — لگی اسپ کو اوسنی ضائع کیا
سنہ کہتی لگا خسرو پیل زور — ہنر زور میں ہمسر اوس گور
تعجب ہی حیرت کا ہی یہ مقام — کہ اگر کیا گور خر نی یہ کام

بہ سنکر دو بن موبدان کہن ‏‏ لگی کہنی یون بنس سا زمن
کہ ہی ایک اکوان دیو لعین ‏‏ سبز چشمہ صحرا مین شکل گزین
ہوا دشت مین آشکارا نگر ‏‏ دو ہی دیو بین صورت گورخر
سنا جب کہ یہ ماجرا دیو کا ‏‏ تہمتن سی خسرو نی تب یون کہا
کہ ای پہلوان رستم پیلتن ‏‏ تیرا کام ہی گیتی ابر من
ہمین اور کو تاب نہہ زینہار ‏‏ نہہ تکلیف ہی تو ہی کر اختیار
دو بن لیکی گرز و کمند و سنان ‏‏ تہمتن ہوا کوی رستم روان
صحرا
ہوئی گورخر جا کی بیشکی کمند ‏‏ وہ غایب ہوا لیک وہ بیچ کرند
پھرا ایکدم مین پیدا ہوا وہ لعین ‏‏ بہہ دوڑا او دو بن لیکی تیغ کین
کیا جا ہی تیار زخم اوس پر رہا ‏‏ نظر سی وہ پوشیدہ پھر ہو گیا
نہہ سمجھا تہمتن پل پل زور ‏‏ کہ ہی یکسان دیو اکوان پہ گور
عوض اسکی سطح سی دہ دو بلند ‏‏ کبھی تہا تا بان کبھی نا پدید
رہا تیغ دن تک تہمتن خراب ‏‏ نہ آرام پایا دن کو نہی شب کو خواب
پہور چارم سوار ز دلیر ‏‏ ہوا اوس بیابان مین آرام گر
گیا خواب مین جب کہ وہ پہلوان ‏‏ تو پیدا ہی دیو اکوان نی وہان

ابنی دو

زمین کوهستانی بریده گیا ‌ ‌ ‌ اوشنا ز تهمتن کو بس لی گیا
اُو آجیب بداز دُده بلیتن ‌ ‌ ‌ لگل اوسی بت لوین ایرتن
که دریاین بکوین من یا کوه بر ‌ ‌ ‌ جو تو خواهش دل پاین مخیسی کر
سمجتا تیا نه رستم تیرکر ‌ ‌ ‌ که با تعلسی کار دیو شیر
کیا دیو رسی نهنگ وی کوه بر ‌ ‌ ‌ که تا استخوان ریزه بون زیر سر
اوسی دیو تاماک لی بیدون ‌ ‌ ‌ دیا نهنگ دریامن ازروی کین
گرا جیب تیه دریاین بت بدرنگ ‌ ‌ ‌ سوی رستم گرد دوری نهنگ
جوانمرد او سوقت لدیا تیاه ‌ ‌ ‌ سوی آفریننده مهر و ماه
زروی دلیری علم کرد تیغ ‌ ‌ ‌ لکا قل زتی اوهین بیدریغ
بل بلیتن خوب سراک تیا ‌ ‌ ‌ دلیر و جوانمرد بیباک بیا
شنا و ریتا کیدرتسی سیلوان ‌ ‌ ‌ بدست دگر تیا ستیزه کمان
بچون عنایات لطف خدا ‌ ‌ ‌ کناره به بیجا وه خنگ ازما
سلاح دلیاسی انا کرخنک دهان ‌ ‌ ‌ تو ابد سوی و تور اکوان ردان
هدلوسی خنجر بررفته رفته گیا ‌ ‌ ‌ که تنوره نکا یعنی چراگاه تنها
جوانمرد کارخنش خریا تنهاوهان ‌ ‌ ‌ تو ابد سوار اسپه وده پهلوان

جو چوپان تھا خسرو کی سرکار کا | وہاں اوسنی گلہ کو رکھا نہ تھا
سپہدار توران کا گلہ بان | گئیں اپنی گلہ کو لایا وہاں
ردان ییکی گلہ بولا پلنگ | ہوئی خسرو خسروان زمن
خبر پائی جو ہان افراسیاب | ہوئی رستم گرد آیا شتاب
اوسی دیکھ کر رستم نامور | خروشندہ وہاں ہوئی جوں شیر نر
بیہ بولا کہ رستم میرا نام ہی | نبرد آزمائی میرا کام ہی
تمہارا جو ہی شاہ افراسیاب | کیا ہی اوسکو تباہ و خراب
بہلا کس لئی تم مقابل ہوئی | عبث ہوئی بیکار باطل ہوئی
بیہ کہہ کر دو تین کہنچ کر تیغ تیز | کیا قتل تینوں کو وقت ستیز
بیہ مردانگی دیکہ خزان ہوئی | دو دو یا چار تک گریزان ہوئی
تہتن ہوا ہی روان پیشتر | نگہبان تہا گلہ کا شام و سحر
دلی تھا دہ منزل نمزل روان | گلہ ترکوں کی بہیجی سپہ پاسبان
خبر پاکی رستم کی اک تہانہ دار | سپہ لیکی اور ایک جنگی ہزار
گیا آگی یلغار بہر نبرد | مقابل ہوا اور دیکہی وہ شیر مرد
لگی لشکر گردان پشت تیر سی | کیا قتل تینون کو شمشیر سی

بی اذن ال

کی گرز سی کشتہ بیدرنگ — چہل نامداران بہ ہنگام جنگ

سواران کو یکدست کرتی تباہ — لئی گردنی چار پیل سپاہ

وسر کردہ فوج توران دیار — ہوا جادہ پیمائی دشت فرار

بفتح وظفر رستم و پہلوان — ہوا نیستہ تیز دہانسی روان

طرف سی بتا جسر دگی ایک نامدار — گیا پاس او سکی وہ جنگی سوار

دگلہ بی اور چار پیل بلند — سپر داد سکی کر کی پل ار چہ چند

روانہ لسوی بیابان تن ہوا — لی جنگ ہو کوان سپاہان ہوا

بسیج کر سبر چشمہ وہ پہلوان — خروشان ہوا اشل شیر زیان

کنا ذکی کو کند گرتوی مرد — توای دیو را آسامنی گرہزد

نبس کار مردان پیکار جو — کہ آزار دین خواب بین مرد کو

دلیرانہ آیا مقابل وہ دیو — لگا کی رستم سی کرکی غریو

کہ جنگ شکان نسی ہو کر رہا — پیر آیا پہان تو برائی دعا

بہ شنگ تہمتن نی ڈالی کمند — مگر تو کیا دیو را کوان کی بند

بیک ضرب گرز گران بیدرنگ — پریشان کیا مغز دیو بعین

جدا دیو کی جسم سی کر کی سر — شتابی سی فتراک سی باندہ کر

روان ہو کی ہے پیش خسرو گیا / شہنشہ نی اعزاز اوسکا کیا
ہوو یکجا سر دیو خیران ہوا / تہمتن کا خسرو ثنا خوان ہوا
طلب کر کی سیم و زر و دینار / کیا رستم پہلوان پر نثار
پہر ایک جشن ترتیب شہ نی کیا / مہیا تہا اسباب سب جشن کا
بہم خسرو و رستم نامور / ہوئی اہل عیش شام و سحر
رہی بزم عشرت وہان چند روز / رہا دور جام می دلفروز
کیا عرض رستم نی یون بعد ازین / کہ ای خسرو خسروان جہان
مری دل مین ہی آرزوی وطن / مجہی کیجی رخصت کہ سوی وطن
تہمتن کو خسرو نی رخصت کیا / بہت مال اور گنج اوسکو دیا
دو منزل گیا اوسکی ہمراہ شاہ / تہمتن کا افزون کیا عز و جاہ
اب اگی بیان رزم بیژن کرون / لکہون قصہ کو تازہ کی نی لکہون
لکہون کیا یہ نئی یہ عجب داستان / کہ لی اختیار ہنسک ہو دین روان

رفتن بیژن پسر گیو بطریق ارمان و جنگ کردن از گرازان و آنها را کشتن و باز رسیدن در مرغزاری پر سبزه و تماشای وجود انجا عاشق شدن بر منیژه وجه در بستان او دیدن و در تعیش و عشرت گذرانیدن

بسی ایام

و بعد چند سال خبر یافتن افراسیاب و بیژن را در چاه تاریک اسیر کردن و آمدن رستم و او را رها کرده بردن در ایران

ایتیش اکی ارمانیان ایلک روز ... حضور جهاندار گیتی فروز
بیان غریبان و بیچارگان ... ایلکی گیلی فریاد و شور و فغان
که ارمان ایچرا ای خسرو سرفراز ... تعدی قیلان ایچرا دین گراز
نه چیوزین زراعت نه برگ و شجر ... ستانی ایچرا مردم گه شام و سحر
ستمنی گرازونکی هم ای بیهل ... نظر قیل بحال ستمدیدگان
بیه خسرونی سینگ نظرلیکی دوبیت ... سوی پهلوانان ایران زمین
اوشبا بیژن بور گیو دلیر ... نیته کی شیر صولت سی پولاد دشیر
مجی حکم بولای شهنشه نا مجو ... گرازین قتل قیلغان جو خوگراز کو
دیلی گیونی بولالکه ای شهریار ... بیه کارازموده ایمس زینهار
بیه شنگ لکا کیتی گرد دلیر ... جوان ایدی ولیکن نه تدبیر بیر
بیه گنه گردون بیژن پهلوان ... بو شاه سی کیلی حضرت ایدی تیغ
دیلی اوسکی همراه گرگین گیتا ... بحکم جهاندار کشور گشا
گرازدین کی بیشه ایچی حسب ده ... گرازان مقابل بوتی اکی سب

گرازوں سے بیژن ہوا ہم نبرد ‌ لگا کرنے تیزی یل شیر مرد
نہ زنہار گرگین مددگار تھا ‌ فقط وہ جوان گرم پیکار تھا
گراز ایک آیا سوے پہلوان ‌ کہ پارہ کیا جوشن و بر نیان
دوہیں کھینچ کر خنجر آتش گون ‌ دلاور نے اوسکو کیا غرق خون
غرض اسطرح سے بہ گرز و خدنگ ‌ ہزاروں کئے کشتہ ہنگام جنگ
گرازان خونخوار کو قتل کر ‌ کیا دشت کو بحر خون سر بسر
لگادی وہاں آگ بھی چار سو ‌ جلے سب گرازان پیکار جو
بفتح و ظفر خرم و شادمان ‌ رہا جا کے پھر شہر میں پہلوان
گئے روز مشغول عشرت رہا ‌ پھر اک روز گرگین نے اوس سے کہا
کہ یہاں دشت ہے اک شکار جہان ‌ ہر اک رنگ کے گل شگفتہ ہیں وہان
منزہ ہے اک جنت افراسیاب ‌ نہیں جسکی روکش یہ وادی خوشاب
وہ ہر سال آتی ہے وہاں سیر کو ‌ لئے ساتھ اپنی کئی شعلہ خو
بیہ گرگین نے قصہ کیا خوب بیان ‌ لگی کہنے بت وہاں کی ہیں بندگان
کہ صحرا میں ہے اندنوں نازنین ‌ پئے سیر سبزہ اقامت گزین
ہر اک کی منزہ کی تعریف کی ‌ بیان حسن کی اوسکی توصیف کی

سنا دهو

سنا وصف جب ماہ رخسار کا | ہوا دل سے مشتاق دیدار کا
وہ بیژن ساتہہ گرگین کی دیدہ پہلوان | ہوا شہر سے ہوکی صحرا روان
جو پہنچا وہاں بیژن نامور | تو یہ دور سے اوسکو آیا نظر
کہ بیٹھی ہوئی ہی بہ ناز و ادا | تلی سایہ بید کی دلربا
کنیزان ہین پیرامن نازنین | ستارہ ہون جون گرد ماہ مبین
مہیا ہی وہان بادہ و چنگ و رود | گل و سرو و مینا و جام و سرود
گیا بیژن گرد جب متصل | ہوا شیفتہ تب منیژہ کا دل
ہوا پہلوان عاشق دلستان | ہوئی دلستان عاشق پہلوان
لگی کہنی وہ عزت مآب | کہ ہی اسقدر خوف افراسیاب
کہ کوئی نہین آسکتی ہی یہان | عجب ہی کہ یہ پیر اور یہ جوان
چلی آئی اس سطح سی بیخطر | نہ ہرگز کیا کچھ انہون نی حذر
منیژہ نی دایہ سی یہ یون کہا | کہ تو اُس جوان کی ذرا پاس جا
شتاب اس سی احوال دریافت کر | کہ ہی کون آیا ہی کیونکر ادہر
شتابان ہوئی دایہ خوش خصال | ہوئی جا کی بیژن سی پرسان حال
یہ کہنی لگا دایہ سی وہ جوان | میرا نام ہی بیژن پہلوان

بی خنگ چوگان بین آیا آید بر — کیا دفع اسبی فتنه کوکه سر

نشانی بیه جنت بی چوزرد — محبی وکیلی لی بی بیه ارزو

محبی تون دیدار لدیا بیان — بقرط تمنا بین آیا بیان

بیه کر اوستی وی دیگ تیزی — جستی و یکیه حسرت مین بو چو بزنی

کیا اور بی اوشکو امیدوار — کیا بید بیه تدبیر کر اینکار

که و تمون منیزه کی باین اگر — تا بنشاهی خنار زرشک قمر

بیه شنگ گنی دایه با چند طرب — کی دلشادن سی حقیقت بیه سبب

منیزه بیه تولی که لاو او سجا — مری باس لاکر هشاو اوستی

گنی دایه بیدبنس بیژن دوان — بگی کنی زوستی کر ای پهلوان

منیزه بی بجنکو کنای طلب — کیاسانه اوسلی ده با صد طرب

لگاکی گرگین که بیژن توان — تیزی با سیانی کو بین الجوان

براکت بنیا اگرچه طرح گرگین بزرگتا — دلی کینه آور بتا مانند گرگ

بیه جانا که وهان بیژن سیوان — اسیر بلا بو دلگا یکیان

گیاجب اودو بیژن تا مذار — بیه بیدکنش شراته بیدرنهار

دوهین لیکی بیژن کی بیت زنگ کو — رودن لوی ایران بود کینه جوجه

کیاجد

گهی حیف که بیژن توده یار زیق گهی بوی خرگاه اودیشه گردون
گهی یاد صحبت بسی ولهان همکنار منیژه نی بیژن کوکلی رخسار
بولا حیف هم اغوش آرام دل میسر بولا سر لر کام دل
بوی باده پیمانه بزم طرب بری عیش سی ویران بلغه رز شب
بر یوز جهارم توزان بیخبر گها خواب بین بیژن ناجور
بولا مستی باده کا بسکه جوش رها لحظه بیژن کوز نهار نوش
عماری زرین بین یبدوال گر منیژه اوتنی یکی ایتنی اگر
نهفته گهی قصر بین رات کو رکاب سی تو کشیده اس ها کو
بولا جنکه بیدار اوز هوشیار گرفتار حیرت بولا تا بدار
بهشت و بین ایچی پنهان بولا نهایت دل وشکار نشان بولا
تکا گتی ای گرد کار جهان توی عالم وار آشکار و نهان
بذیبی محبه بر گزین لی صد ها جوق بوتی راه بیدوده بولا زبون
اسیر بلا اولوشتی محبتکو کیا عوض اوکسی لی یار اس کینه کا
منیژه نی کی جمع خاطر کمال کنا نون که ولکو ترکه تز بلال
جوانون کو دوزیش بو رزمگاه گهی شادی و عشرت و بزمگاه

فدا ایتیم آنی تجنه بر فرمان تو / رضا جو تیری با دل و جان تو
میری کبر کو اتابای نوخانه جان / میری جان تجبکو نه بیگانه جان
اگر شاه توران سی بیچی خزر / تو جان تو میری تیرتی اکی تنیر
تواتیخ ق سی توس کر جانم می / که هرگز منی جای اندیشه ای
بیه کبه کر تگی بینی بایم شراب / هنی دولت وصل سی کامیاب
سنت دور ربنی تگی هم کنار / نه تنها کام خبر عشق وبان زینهار
نه تنها وصل ما محرمون کو وبان / کسی بر نه بیه راز تنها تجبه عیان
کی سال گذری بعیش و سرور / قرین عیش و عشرت غم و رنج دور
نیری گردش چرخ انجام کار / که بکتان ننن دادبار روزگار
جروار دربان نوا ناگهان / نهراد سکو اندیشه و خوف جان
کیاو منی وربان خانه خراب / کیا عرض توق بتس افراسیاب
که شاها کیانک فناتوس معنت / منیره کا ایک کرد ایران بی جهت
نوا شاد تنک بیت خشمکین / قزاخان سالار کولس و ویش
بلاکر کیا مصلحت ابنی کیا / قزاخان نی بیه عرض سی کیا
شنیده کارگز هنی احتیاز / تو تی جای وبان و بکیه لی ایلبار

اگر کاخ بین غیر کو بار ای / تو بیدا سین تا جای تکراری
ده ای لایق قتل بندگران / عقوبت ای او سیر زود ایلگان
سخن شاه نی تنگلی سالار کا / نیه گر شیوز کینه ور تسی کبا
که ینجا بواراق بیکار چو / تو محصور گر جائی زب کاخ کو
شبستان دیکلی کینکو اگر / تو لی آرا دسی بیان کی نانیزه گر
نیه تنگر چو گر شیوز کینه خواه / کیا تا در کاخ لیک استانا ه
تنی بانگ قانون چنگ و رباب / لبا گر بر یکطرف سسی تشابت
در کاخ مسدود آیا نظر / شکسته کیا ور کو بیدز زود تر
گیا اندرون محل کینه خواه / گیا بید او در تی چدبر تنگ ماه
چو دیکیا پیچ گر در خانه پر / نوابت مردی بیگانه آیا نظر
نیزه ای زر دوده جوان بیلنبار / بیم لی تجا بانه بتن باده خوار
به جنگ دقت رو و جاضر من ده هان / نسه حد جو زحیده رشتدگان
نیه دیکیا تو گر شیوز کینه تجو / نو التره زن تون که نی لجن تو
شهنشاه توران گا بیه کاخ نی / بیان اسطح سسی تو کشتاخ ی
هو اسنگلی تیرق کوایک اضطراب / تکالیی کیاز ده وهین بیج دبات

زبیاں تی بوس زگزر و حد تک / کرون کس طرح ساتھ دشمن کی جنگ
ہوا بخت برگشتہ انجام کار / نہ ہرگز موافق رہا روزگار
ہمن کوں میر اید دگار ہی / جہان آفرین بس نگہداری
سینہ کر کرو دیں لیکی نام خدا / لیا کھینچ خنجر کہ جوں زہ میں ہتا
دلیرانہ آیا در خانہ پر / خروشاں ہوا اگی جون شیر نر
کہ تیرن ہو شیں لوز گوہر دیز / شجاعت کی بٹہ کا اک تیز
مقابل ہو میری جو کوئی جوان / تو لیو دی سرا نا و دیں ارگان
میں اس خنجر تیزی آب دون / ببت نامدار دن کو بیان جون
تو نیکی کری مجتبی گر ایکبار / چلون ساتھ تیری کوئی چند یار
روا شاہ مجتبیٰ پر تیر کبی ستم / شفاعت کری تو میری کیا قسم
جو دیکھا کہ تیرن دلیر جوان / زی کشتہ ند کو اب یکماں
گرفتار زنانی دشوار تر / کہ مرنی یہ اب اپنی بانزی کمر
کیا ساتھ تیرن کی عہد استوار / لیا اوستی دہ خنجر انداز
ہوا ایسی تسبی جب کہ خنجر جدا / گرفتار تیرن کو او شدم گیا
اوستی لی گیا لوی ز فرا ستان / کسان تسر برہنہ بحال حزان

تیون طالع

نہو طالع نیک یاور اگر — تو ہرگز نکھرے کام آدمی ہنر

گیا دہ گرفتار جب بخت — کیا شاہ توران نی ای نور بخت

تیرا کیونکہ توران میں آنا ہوا — شبستان میں کس طرح جانا ہوا

لگا کہنی بہزن کہ ای تاجور — نچک گرزاران میں آیا اندر

لگا کری صید افگنی بعد جنگ — تو ہنسی ستی آہ چرخ فیروزہ رنگ

میرا بازکم ہو گیا ناگہان — ہوئی و نیت آیا تفحص کنان

ہوا خفتہ بیدین بزیر درخت — ہوئی خفتہ گویا مری ہی بخت

لکایک ہوا ایک پری کارگر — اوڑا لی گئی مجھکو وہاں آنکر

نمودار بدفرح توران ہوئی — عماری ایک دوستین تابان ہوئی

پری نی نہیں کر عفت سے کیا — کہ مجھکو عماری میں تنہا لیا

عماری میں تھا بیٹی جو تیری نازنین — پڑھا اوس پر افسون پری نی زمین

اثر سی فسون کی وو ہیں بحظر — بہ پرد و مجھی لی گئی اپنی گھر

نہیں ارسین زنہار میرا گناہ — نہ آلودہ عصیان ستی نیک راہ

نہیں تھی پری بخت برگشتہ تھا — کہ جستی کیا تو اسیر بلا

لگا کہنی بہ شاہ توران دیار — کہ ای بخت برگشتہ بد روزگار

تو وه ی که با گرز و تیغ خدنگ	گراسپ گرتا بتا مندا ایمن خنگ
ادراب سبت بسته مثال زنان	سه گفتار سیانه گرتای بتان
هنی راست تیر اسخن زینهار	تو جان بر بنو دیگا انجام کار
سنی جب سه گفتار افراسیاب	دیا بیژن پهلوان نی جواب
مر اسنه گرنا گجنه آسمان بهتا	دلی تیر بی وانا دنی کی دتها
تو ایک فی تس و گرز اب دی تجی	که و گیلاوون ائی دلیری تجی
دلیران و ترکان و جنگی سوار	مقابل مزی کر تنها بیکراز
تماشا تو بید دیگه میدا بنی	کردن قتل تنگه بی بین آنک اکنون
ری زنده تر گون بسی گرنک سوار	تو منت که تجی بیژن نامدار
تو از غضب گنگی افراسیاب	سه کر شنو ز گینه خو سی شتاب
لگاکنی کنج اسکو اب دار تیز	بگون لجبت گو تو نکو نسا رگز
اوسی لی گیا ده گوی دو راجیب	کیا ظلم نی اگی ابنوه تب
برادرنه تیاته کوئی بار شتا	خدا ایکی اوگا نگهدار بتا
سنو کارسازی کاخی کی بان	که پیران اودر اگیا ناگهان
سه انوه دیلها تو پیران گوکه	حقیقت کانیژن نسی بیان بورا

ی

کسی سرکند زینت اوستی سر تا پا   به پیران ویسه فی سنگ کیا
که بارونه جلدی تو پیان راه وود   بلاک اسن جوان کو ابی مست کرد
سیه گروه سردار والا خطاب   شتابی گیاپش افرو سیاب
گوا انشاده رو بسی دهان   گیاشه فی آیینه ای پهلوان
نه تنها تو یندشه فی سنگ کیا   گذارش توکر کیای اب مدعا
اگر گنج مطلوب تا ح ودن بچی   اگر تاج جای تو بخشون بچی
چو پیران فی دیکنایه لطف گرم   تو بولا که ای شاه عالی همم
زکر بیژن نامور کو بلاک   خورا ولیس کر خوف یزدان پاک
کسی باز دی بیستر منی بند   نه شنوا تو راحت ستا ار حمند
تو دکام سی دست بردار ت   ولی بیدرین کشتا بون آسی آب
که گیس سیاوش تو بازه نکر   ورخت بلاکو نه کر بار بر
سیاوش کو چو قتیل تونی کیا   تو بید کیا او تنها با سیلا فاندا
دیاشه فی پاسخ که ای نامور   نه بیژن تو کشته کرون من اگر
تو دنیا میتن روا وید نام بون   سیلا بیدمین ناچار ابلیکذون
کیاشنکی پیران فی بیدبون پاتن   که زیتی گرفتار بند گران

بہ شنکی رہ جو رو بداد سی — کہا شاہ نی اپنی داماد سی
کہ کر چاہ تاریک مین اسکو بند — ہر ایک طرح سی اسکو پہنچا گزند
اور ایک دیو اکوان نی سنگ گران — بیابان مین پھینکا جو تہا اوگران
دہن پر تو رکہ چاہ کی ات سنگ — نہ تہ نہار اس بات مین کر درنگ
منیژہ کو بہی سان ننگی لیجائی — نکو ننہا رہنے مین لٹکائی
یہ فرمود شاہ افراسیاب — شتابی نوادتش کینہ جو نی شتاب
کیا قید بیژن کو لیجا کی وہان — کوئی کی رکہا منہ پر سنگ گران
منیژہ کی تان جو وہی آئی شتاب — لیا عوض یون تیس افراسیاب
کہ دختر یہ ایذا نہ رکہی روا — گزند اسکو پہنچائی ذمت شہا
شفاعت ہوئی پر عقوبت سی پر — کیا تہ نی دختر کو کرسی بدر
سبب سی محبت کی اور چالی — رہی جاکی نزدیک اوس چاہ کی
گدائی وہ کرتی تہی ہر صبح و شام — جو کچہ ہاتہ آتا تہا اوسکی طعام
وہ بیژن کو روزن سی پہنچائی — کچہ انک اوشین سی آپ بہی کہاتی
بلا سخت تہی اون پر اوف عظیم — اوتہین کام نالہ سی تہا روز و شب
جہان آفرین داور داد رس — ہوا آخر کار فریاد رس

کو کہا

ستو کار ستارسازی جان آفرین
بلاکیو و گودرز سی جاکی حبیب
کیان بی تا بیزن پیلوان
بیه کرکین نی باسیخ و باگیور کو
جو شیخی نوانک منده آبا نظر
گرازان خونخوار آتی قوبین
بلای گرازان نه خون و جاب
تونی دمان سی بیر سوی ایران زمین
یابان بن اک گور تنها نظر
طرف اوسکی دورالی شنبد بیر کو
سوی بیزن آباده ماند بیل
شتابی سی بیزن لی ذالی تکند
دلکین بو اکور و نهانسی روان
کی تا سر چرخ گرد سوار
نظر سی بو اکور و بیزن نهان

که گرگین کیا سوی ایران زمین
لکا بوحنی کیور گرکین سی بت
بیه راز پنهان سراسر کرعیان
که نزدیک ایران بر آی تا حو
بری حالجاتی بریده شجر
بوئی اودن سی بم کرم بیکار دکین
کیا دشت کو بمنی جوگان سی یا ات
طرب ساز و شادان صید افکنان
پسندیده و خورم و خوبتر
شتابان بوار بیزن نام جو
خروشان و جوشنده چون رود نیل
کزی گور لی سرکو ادوش بند
عقب اوسکی تیا بیزن پیلوان
بوادشت بن اک قمی و دشتکار
شتابان بو این تفحص کنان

بیرا ایسقدر گرد صحرا و کوه … که توسن بوادورنی سستوه
نه زنهار بیزرن کاباباتن … نه یکیبی لتن صورت سیلوان
دلی توسن بیزرن تا مدار … جود نیکون توصحرا ایمن نی لی نوار
بوادل میر اسنحت ریدو یکین … کی حن بوادهان رقابت کرین
نیبت بینی کی جستجوی نوار … بیرادهان سنی باکام رنجام کار
عرض باغم و درد آبا بیان … نیه توتسن جوبابا تولدبا بیان
بیه سنگ سختهای بی اعتبار … بوا گنو لی اختیار اشکبار
نیه شیشهاکه بسنک توازده بوان … گرفتار رنج دیلد ناکیان
بیه جاها که گرکتن بدکنیس کا … کری خنجر تیز سنی سنرجدا
کیا تیک گودزرلی بیه و دوبن … که مت گیح اسن توات بیع
اسی تشن تیخسرد با ندرار … نوجاکی لیکتی رمی توزن فرح شاد
ددین گیوز بیرا دل درد مسند … بیه گرکن سنی توللدبا بانگ بلند
که توتی گیا تتا میزی تورکو … کیان کم گیا توتی آی لبیه جو
کیا تولی تحبکو بناه وخردت … گیا خشم و دل سنی بری صبر و جوا
کری بی توات یکی گفتگو … بلادن بیزری خاک بن ابزدو

شعار

بلجی ٧

بختی لی جلوه نینک خسرو ایلی — اودسی اسین حقیقت نینک الکی
شتابی تیشه سی بی رنج کین ایلیک گز — گردون مین جدا جسمی نینک سر
بو احوال گرگین کی بند بعد ازان — اودسی لی جلی وهان کسکی دین
دو صد بار یانه لکایی دوین — کیا خسته گرگین نوا زاری کین
نوا بلکون سرسر جسم زار — نوالیس و میوتش انجام کار
گناگو مریک اوسی نینک شاه — بحشیم برآت و دل کینه خواه
کیا عرض ای شاه گیتی گشا — میری سرنه ای لکایک بلا
میرا هی تهالیک نور بصر — که دل شاد و تنها جشنی شام و سحر
اوسی رکی کم آب آیا بیان — بیه گرگین یه کینش و بیت شان ان
گری ی بیه تقار زنگ و فریب — نه سنکر اوزانیس قرار و شکیب
بحر توتیش نیزن بیلوران — نین اور نیزن کانر کیر نشان
بیبح واد گو میرزی ای شه یار — که گرگین نی منجبلو کیا نی نوار
بیه سنکر بوارشاه اند و تن — لکاگیو سی گنجی خسرو دوین
که گرگین نی تجنسی یاران کیا گتا — ستاتیها جواو سنی ده سی گتا
بیه احوال گرگین سی بو جیا تمام — ده بیهوده گرنی لکا ویهان کلام

شہنشہ نے گرگین کو دیں کالبان
کہا ہے گرفتار بند گران

کہا شہ نے پہر موبدان کو طلب
کہا دیکھو احوال بیژن کا اب

نظر کی وہ طالع و بخت پر
لگی کہنی سب شہ سی اے نامور

کہ توران میں ہی زندہ وہ پہلوان
ولی ہی گرفتار بند گران

یہ سنکر کہا شاہ نی گیو کو
کہ رکھ جمع خاطر تو اے نامجو

سوئی ملک توران میں بھیجون سپاہ
وہان جاکی ترکوں سی ہون کینہ خواہ

چھڑا لاؤن بیژن کو اب بند سی
ملا دون تجھی تیری فرزند سی

یہ کہتا تھا شاہ خسرو پاک دین
دلی گیو کو تھا نہ ہرگز یقین

کہ اختر شناسون کی گفتار کا
روسی کجیہ تھی زنہار باور نہ تھا

کہا شاہ نی پہر کہ ای نامدار
لی جستجو تیغ پر تو ہوار

نشان پا دین اوسکا تو تنو الراد
خبر دین ہمین ان کی شاد

مبادا نہ آدی اگر آگہی
تو مت کیجو صبر سی دل تہی

تو نوروز کا کیجو انتظار
کہ جب آوی نوروز فصل بہار

نظارہ کرون جام گیتی نما
کہ دریافت احوال ہو گردکا

ہوا گیو رشادان یہ سنکر سخن
دعا دی کہ ای سرور انجمن

جالی نورہ

جہاں میں تو زہ جب ملک بی جہان — تصدق دو دیت حشمت و فر و نشان

بہ یہ کنہ گر گیا پہلوان اپنی گنہ — دو دمن بیر سواران ہر خاص کر

روانہ لگی لیونی چار سو — زمین تا کہ بیژن کی دہان جستجو

ہوی ہر طرف وہ تفحص کنان — ولیکن نہیں کچہ بتایا نشان

جو نوروز فرخ ہوا جلوہ گر — تو بیژن نیں کیخسرو نامور

گیا لیو رہا خاطر پسر الم — دل زار غمناک اور چشم نم

جو خسرو نی دیکہا او سی سوگوار — پریشان دل و مضطر و اشکبار

طلب کر کی تب جام لیتی تہا — لگا دیکہنی شاہ کشور کشا

ستارہ جو ہیں ثابت افلاک کی — لکہی تہی وہ اس جام میں سر بسر

نپٹ غور سی تہا نظارہ کنان — سوی ہفت کشور بہ حسن بیان

نشان بیژن نامور کا کہیں — ہویدا نہوتا تہا ہرگز کہیں

سوی کشور گرگساران نگاہ — پڑی جب تو بیژن دیکہتا ہی وہ شاہ

کہ بیژن کوی ہی نگون سار ہی — بصد رنج و خواری گرفتار ہی

ادر ایک دختر اوسکی ہی خدمتگار — کہ نسل کیان سی ہی وہ گلعذار

کہا شہ نی بہر گیو سی یون بیان — نہ رنجور ہی زندہ ای پہلوان

کہ چاہ مین قیدی خستہ ہی — سلاسل سی بن دست و پا بستہ ہی
بہ اندیشہ کر کہ خدا پر نظر — کہ آوی رہا ہو کی تیزا شیر
دیہ بولا کہ ای خسرو نامجو — شتابی سی پرواز کی مجکو تو
کہ جاون چہڑا لاون بیژن کون — لگانی خسرو کہ ای پہلوان
تہمتن ہی پیل افگن و شیر خان — نی کام یہ کام اوسی بس بذرنگ
سرانام بیجا توی سیستان — کہ تا آوی یہان رستم پہلوان
گیا گیو لی نامہ شتابد یار — شتابان گئی رستم نامدار
اوسی جا کی نامہ دیا شاہ کا — سب احوال بیژن مفصل کہا
زبان پر سخن اودرا کنو نہین تم — فغان کیجتا تہا نپٹ درد و غم
نپٹ تنگ تہین تن پی یا سنچ دیا — کہ ای گیو تیرا ارا ادو یہ بہا
کہ آرام سی لی وطن مین رہون — یہان سی نہ زنہار جنبش کرون
بہشت ہی کیجی ہمن تاریخ و محن — نہین جا ہتا دل کہ چہوڑون وطن
ولی بیژن تا تو کا یہ حال — ہوا سنکی ای گیو غمگین کمال
تیری درد سی مین کہ خستہ ہون — لئی کار بیژن کمر بستہ ہون
میرا بیژن پہلوان پور ہی — تیری دیدہ زار کا نور ہی

تو دلکم

دور کر جمع خاطر تھی اضطراب
زلالوں رہا کر لی اود کوں شتاب

بنہ کر کے گر جنگ میں دلیر دو روز
بری محفل آرا بہم ہات کہ روز

ہر روز جا رزم سپاہاں و ساز
روانہ تو اول رستم سرافراز

جو نزدیک سنجا ایل نہ ہمار
تو دو جیں بحکم شہ کامگار

گگی اوسکی لدنی کو سنبلی سپن
ترہ آیا تو خسرو تو اوتا دہان

دہ رخت جو اہر میں ملیا کیا
وہاں تخت زر ایک برپا کیا

بٹھایا سنتیں کو اوسکے تخت پر
دہ بیٹھا تو کیخسرو نامور

سوار رستم گرد کا ہیچ خوان
کیا تو تی تیشت و نیاو کیان

مددکار گرگین ایران وفاز
بخصم انکنی گرم سیل و نیاز

لگی بیژن بود پیو بر دلیر
تو اراتو کہ ربح ای بزہ شیر

کہ بیژن سوار تی پل پایدار
زمین چارہ کر تو تی سیان ہنہار

زمین بوسہ دی کردہ زور آزما
دعا و ثنا کر کی کہنی لگا

کہ ای شاہ شاہان روی زمین
ترا ہوں میں ایک چاکر کمترین

اگر شاہ منی آوی تیر دستان
تیری حکم سی میں نہ موڑوں عنان

میں اس کام پر جست باندہی کمر
جتے لادوں بیژن کو رب زور پر

بگاهی خسرو که ای پهلوان
اوزمن سایه بیجا حسین جانی تو
تهمتن بیه لوله که ای تاجور
تو دلیا بتو کناکی وهان ریح باد
شتابان توکن ار یکی نامور
که آسان بونیه کار مشکل شتاب
بیه سنگر موانشاده جتاب
چو تیار یکدست سامان تو لا
گرزنمایه هنت اوتم ما وبا
پراز جامه‌های سیه صد شتر
شترها پراز نیان و حریر
هزار اشتر القصه بیراه تهی
یللن سر دارزنا یکمز ارز
وگه بینی بوی جامه کا روان
تهمتن فی جنب عزم توران کیا

یلان قوی نیک جنگی جن نهان
روان یکی بوزنک خیک تا جو
سپاه گران یکی جادن اگر
کری قتل ترن کو افراسیاب
گمردن حالکی تدبیر ایسی وهان
لی دست افروش تن افراسیاب
مهیا کیا رخت سوداگران
تورستم روان کوکی توران تولا
ده اشتر پراز گوهر لی بها
متاع گرانمایه پاکیزه تیز
بخالعت زر افلم کی لی تنظیر
پراز تحفه خوب ودلخواه تی
گتی تیز د رستم نا بدالر
تی سر صورت سارمان
هیمو کر کین نی ادلوقت اوستی کها

الاری

جل

رها کی ای گرد فرخنده تو / مجبی لی جلی اب ابی براه تو
بیه گرگین کو رستم لی پاسخ دیا / که صادر بوی بخشش انسی خطا
که لینا خطای آب ای کورنخت / برا نام ینش خداوند تخت
کیا بیه سخن گردنی حیب پان / بوی بور گرگین کی زاری کیان
کیا عرض رستم نی پیر لالا حرم / حضور شهنشاه کیوان علم
که گرگین کو بی اب رها کیجی / میری بساتنه رخصت اوسی وگیجی
بیه رستم کو خسرو نی پاسخ دیا / که بیه عهد ولین بی نیی کیا
که بیژن رها تو کی آدی اگر / تو جان بخشی اسکی سی بو نوو دبر
گروش در نه گرگین گو بنیاک ملاک / ملامدن تن ای سکانه خون و خاک
تو ا خاصمن اسن تا کا بیلوان ان / بوراساتنه رستم کی گرگین او ا
وگیس بوی قید ادستی بنسبر / بحکم شهنشانه بجای ... بیدر
هیتن عرض شیل بازار کا ان / جهان کار زار تو اشیا میجاده ان
کوی سبد سراین ورانه کا بها / مقام اورش جلکیه بیلیش نی کیا
ولیکن بواز رستم شاد بیر / اقامت کرین جای بزوین سبه
بوادلکو حیب بیل نخجیر کا / بوی دشت نکرو زنیر ان کیا

جو رستم نے دیکھا تو آیا شتاب | حضور اوسکی لیکے تحفہ لایا شتاب
دو اسپ گرانمایہ ایک جام زر | کہ اوس جام میں تھی نہایت گہر
دیے پیشکش اور کیا عجز وہاں | نہایت ہی پیران ہوا شادمان
ولیکن نہ جانا یہ تحفہ زنہار | کہ یہ شخص ہی رستم نامدار
لگا پوچھنے اے خجستہ جوان | تو ہے کون آیا کہاں سے یہاں
یہ پیران کو رستم نے پاسخ دیا | کہ بازارگان ہوں میں ایران کا
رکھوں ہوں میں اے سرفراز ارجمند | متاع گرانمایہ و دل پسند
فروشندہ ہوں اور خریدار ہوں | متاع گران کا طلبگار ہوں
ہوا آکے وارد تیری شہر میں | کہ تو دادخواہ ہے دہر میں
وہ بولا کہ تو شہر میں جا کی رہ | مری پاس لے تو کسی آگاہ
ہمن مال کا تحفہ یہ بیشمار تجبہ | کسیکو نہیں بخشی بیکار تجبہ
ہوئی جب کہ آگاہ مرد جوان (محصول) | کہ ایران سے آیا ہی ایک بازرگان
تب آئے حضور ریل نامور | خریدار دیباد اسپ و گہر
ہوا گرم بازار سوداگری | ہر ایک جنس کی تھی وہاں مشتری
منیژہ نے تھی جب کہ پائی خبر | ہوئی تب شتابان و لیکر قمر

الجی الم

سوی رستم گرد آئی دوان
دو دیدہ کیے بار زار کنان

کہا یون کہ ای مرد عالی گہر
تجہی حق نے دی گودرزیان کی خبر

خبر بیژن باپور کی کہتین
نہ پہنچی مگر سوی ایران زمین

کہ اب تنگ ہوئی ہو بچارہ کر
کسی نی نہ بیچارہ کی لی خبر

وہی نوجوان گیو کا پور ہی
پڑا قید مین سخت مجبور ہی

ہوا ہی غضب رستم نام جو
کہا زود برگو سبہی مجہ سی دور تو

نہین مجہکو درگاہ مین شہ کی بار
کسی سی نہی واقف نہین زینہار

کہ ہون مین تو اک مرد بازارگان
نہ سردار ہون مین نہ نجبہ پہلوان

نہین گیو گودرز سی آگہی
مگر مغز میرا تو ناحق بہی

منیژہ لگی رونی بہر زار زار
ہوی دیدہ زار سی دجلہ بار

لگی کہنی یون کہینچ کر ایک آہ
کہ بیچارگی پر میری کر نگاہ

نہین چاہتی سرد مہری تجہی
نہ کر دور تک زود برگو سبہی مجہی

کہ بیچارہ ہون اور ستمدیدہ ہون
پریشان و دلریش و رنجیدہ ہون

سبہ آتی ہین ایران سی جو ور تر
کہ بیچارگان کی نہ دو مین خبر

سپر رحم سی بیدہ تہتن دو دو با
سیہ بولا کہ زیر ستمگر بیژن

بڑا تجبہ پیر بکبار کی کیا عجب — ہوئی جو گرفتار رنج و تعب
بیان کر کہ تو کون ہی کیا ہی نام — ہوا زرد کیوں عارض لالہ فام
منیژہ بلکی کہی کر کی فغان — گردن حال اپنا مین اب کیا بیان
منیژہ ہون مین دخت افراسیاب — کیا گردش آسمان نی خراب
محبت ستی بیژن کی ای نامور — پڑی افسر و تخت ستی دور تر
بیژن دن ہون مین سو بحال تباہ — بلکتا ہتا قضانی یہی سر براہ
کیون کیا مین احوال بیژن کا اب — پڑا تا ہان سر پر اوسکی غضب
وہ ایک چاہ تاریک مین قید ہی — سنند بیدہ چرخ نیرنگ ہی
نمی اوسکی زنجیر مین دست و پا — فغان دل ستی کہتی تہا صبح و مسا
کدی کی وہین پیر نی سنگ گران — کیا سنگ کا ماجرا شب یہان
دلاسا بہت دیکی وہ پیلتن — لگا کہنی اوس سی کہ ای گلبدن
تو بیجا سکی کی لجہ اوسکو طعام — وہ بیچارہ ہی تجہ ستی صبح و شام
وہ طور اوسنی رستم ستی ظاہر کیا — یہ سنگ نیتن نی اوس سی کیا
کہ بیجا تو یہ مرغ بریان وہان — رکہی اوسمین انگوٹہی نہان
منیژہ نی جا کر دیا جب طعام — ہوا بیژن پہلوان شاد کام

وہ جام د

وہ خاتم کہ رستم کی تھی نام کی
کیا قہقہا دیکھ انگشتری
کہ ہر روز و شب تھا تیرا تو آہ
وہ بولا رکھی راز کو کر نہان
منیژہ بہت بولی کہ مینی کہا
ولی اب تلک بھی ہی تو بدگمان
وہ بولا کہ ای گلرخ لالہ فام
کیا یوں منیژہ نی اوسی بیان
طعام اوسنی تیری لئی بھیجدیا
یقین ہی کہ رستم ہی وہ کاروان
بہہ توجہ اوسی ہی مرد زور آزما
کئی تخت سی جو بچہ تو وہ کیجو
شتابان ہوئی وہان سی دلربا
بہہ کہہ کر نہو ہان رستم وہان
گئی تا بعرض نصف شب گذر

لگا یک جوہا ہتہ اوس خوان کی بیچ
لگی کہنی دو مین وہ کب زیر بی
سبب کیا جو او سدم کیا قاچانہ
تو آگی تیری مین کہون ہجری جان
تیری عشق مین حال جانکو فدا
ترا حیف ہی تجہ سی ای نیکو بات
کہان سی تو بھیج آج بلدی طعام
کہ آیا ہی ایران سی ایک کاروان
شتاب جب ہیں بیژن نی تب یون لیا
رہائی کو میری اب آیا بیان
تو بیژن تو کو تنگ کر لگا رہا
تغافل کو تو راہ مت دیجو
تہمتن سی پیغام بیژن کہا
ہی وہ بیری بند و بستان
تہمتن نی اوکوقت یا ہدی کر

لیے ہفت گردان جنگ آزما | سر چاه پر وه دلاور گیا
دہن پر کنوی کے رکها تها جو سنگ | دیا پهینک اوسکو اوٹها بیدرنگ
پڑا سنگ جاکر کوی دشت مین | ہوی اوسکی صدمه سی لرزان زمین
کوئی مین جو تها وه گرفتار بند | نکالا اوسی ڈال کر وہان کمند
گرفتار زنجیر تا پا و سر | گلی سی شتابی لگا پا و سر
وه زنجیر توڑی و وہین سر بسر | لگا کہنی بیژن سی پهر نامور
که کهینچی بہت تونی رنج و تعب | منیژه کو تو لیکی جا یہان سی اب
کرین ایک شب خون مین سب ہم شتاب | لیکوی شبستان افراسیاب
که تا ہووے معلوم ہو یه سخن | که آیا یہان رستم پیلتن
اسیری سی بیژن کو کرکی رہا | دلیرانه ساتهه اوسکی اب لی گیا
دگر نه کہین کی یه تورانیان | که نامرد تها رستم پہلوان
چو مانند دزدون نہان آئی | شتاب نو رخوف سی اره نه سیر
لگا کہنی یون بیژن نامدار | نجات اون نے بخشی جو کر زینهار
چلون ساتهه تیری مین ای شیر مرد | کرون چلکی توران مین مین نبرد
کیا منع ہر چند رستم نی پہر | کیا ساتهه رستم کی وه نامور

کی دلم

عوض رستم و بیژن و پهلوان — بوی قلعه تاپفت بنجک آوران

رزودی دلیری شتابان یوخی — مقابل دوران باشتابان بوی

کیبا باسیاتون گونکسیز ملک — کی قلعه بین تیرده بخوف وباکب

سینه شتابه ادیلی بوی ازمکن — دکین بوی کشته بکمیز دوبین

گواهد نتوان رستم نابدرار — بوی خانه شاه توران دیاز

نهه آنذ ازدی جاکی دلیر بیر — که سن لی نوای شاه بیداگر

گوی بین جو بیژن گرفتار بها — بوانه دسی آرج بازی رها

فراز آوح دبیسن که جور سفدر — بوداکون رکتابی داماد بیر

تلافی گو بیژن کی آیامن بیان — بیرانام ی رستم پهلوان

نهه آواز رشک لصید اضطراب — گریزان بوزشاه افراسیاب

بسیح کرتیتی لی ازردی گیسن — سرتخت اتک گزمازوبین

بیدارانک طالعین بیز بخیره نو — بیدار دهاسی ایکدیل تاگجو

بزلنک گرد یلیک نزن جال — شبستان بسی بیدگیا جوش کال

بوا اسکی کیتی بزنجیره کان — کتیس آب همراه ایرانیان

بیلدی کیبا جاکی آرزام و حواب — دکیش دم صبح افراسیاب

سپه لیکی آیاتی کارزار | تواسنکی رستم بیدو بی نوار
هزاران کشی بر آنه تی پهلوان | بیرد ازامان خنک آفرهان
مبارز تکاکرکی رستم طلب | که بوم بیرد آنکی کوئی ادب
مقابل نه آیا کویی زینهار | تهمتن لی کینجا بیت انتظار
کتابید که ای شاه افراسیاب | اگرچه بزی فوج بی بحساب
ولی سایه سری بین تا جنگ | مگرکیم تهمتن بی تحی عار ننگ
لی بار ویکما بی تو بی مجنی | که دی تیغ تنها برهمت تحی
دلیری و مردی و جرأت بیتی | بیت آیدا بی سپه لی بری
زبون سخت بی مجنی بری لوار | تو آیا عیب بیان لی کارزار
تواسنکی بس منده افراسیاب | سواردن کسی توانه ارکی عتاب
که ای نامداران توران زمین | سپه بی زرنکه جای غیرت بیتین
دلیرانه تم گرم بیکا یوز | که بیه بیزن رستم خنک جو
زجان بیرون بیدا کشی انبار | نه ایران تی کارزنده بری انک نوار
ستی جب سواردن لی گفتار شاه | هوی حمله آور سوی رزمگاه
سواران توران دلیران تی نه | هوی گرم بیکار باهم دو تن

تهمتن لی

تہمتن نے لشکر و ہوں گرز و تیغ / لئے قتل ترکان بہت بے دریغ
ہوئے کشتہ تورانیاں بیشتر / ہوئی غالب ایرانیاں لشکر
ہوا جب نہ میدان میں لچھہ کامیاب / گیا لوٹ چین وہاں سی افراسیاب
لیا او بسکی دنبال رستم دوان / دو فرسنگ تا تند شیر ژیان
کئی کشتہ و خستہ صدہا سوار / پھر آیا بہ فتح و ظفر نامدار
زر و مال افراسیاب سب اسباب / گیا لیکی پھر سوئی ایران شتاب
شہنشاہ جب کہ یہ مژدہ دلنواز / ہوا شاد کیخسرو سرفراز
لئے پیشوا نامداران تمام / ہوئے دل بہ کرد او سکوں شادکام
گیا جب کہ نزدیک درگاہ شاہ / تو اگر جہاندار گیتی پناہ
تہمتن کو باصد خوشی لے گیا / ثناخوان ہوا رستم گرد کا
دعا و ثنا کی تہمتن نے بھی / شہنشہ کی لایا بجا بندگی
منیژہ بھی اور بیژن پہلوان / گئے جب حضور شہ خسروان
ہوا شاد کیخسرو پاک دین / ہوئے گیو و گودرز بھی خوش دو بیں
گیا دور خاطر سی اندوہ و غم / لگی رہنی مسرور و خرم بہم
ہوئی ختم بیژن کی اب داستان / سنو قصہ برزوی پہلوان

جنگ کردن برزو با رستم و رسیدن افراسیاب در ایران و رفتن کیخسرو بمقابل آن با فوج گران و شکست خوردن افراسیاب و باز رفتن بطرف ایران

چو ناکام ہو کر بقصد اضطراب
سوئی چین گیا شاہ افراسیاب

تو آیا نظر راہ میں ایک جوان
تنومند مانند پیل دمان

کیا شاہ نے تو کون ہی نام کیا
جوان نے یہ سنتی کہا اس کیا

کہ ای بادشہ ہوں میں دہقان پسر
نہیں جانتا لیک نام پدر

سنا ہی یہ ماں سی کہ اندر زمان
ہیں ایک سوار آگیا ناگہان

ہوا آکر وہ طالب کا آب
پلایا اوسی اوسنی پانی شتاب

ہوئی دیکھ میں اوسکی جو عاشق ہوس
جوانی کیا اوسکی ہمخواب بس

روانہ ہوا یہان سی پھر وہ سوار
بحکم خدا یہ ہوئی باردار

خدا جانی تہا کون وہ پہلوان
نہیں اوسکا معلوم نام و نشان

جو پیدا ہوا میں تو شاہنشہا
پسر نام مادر نی برزو رکہا

جو دیکھا اوسی شاہ نی پیلتن
روان شاہ نے اوسسی کہا یہ سخن

مرا ایک دشمن ہی رستم بنام
دلیری و مردی میں مشہور عام

تجھی لاز

مجی سخت ایب اوسنی عاجز کیا
برار کنده خاطر بوزن صبح و صبا

اگرده بنوودی تو قدرت تنین
که بوزرم کین فوج ایران زمین

گمان ایلی بیله مجبکو که هنگام جنگ
تهمتن تیری ایته سی بو تنک

شجاعت بیله برزونی تن توان کیا
که افسوس صد حیف بنا ایتنها

توانک گردشی نوین اسقدر
تیری وسیتی ایلی خوف و خطر

بکانتی سالار عالی وقار
وه یک تن ایلی ماند یکصد هزار

درشت و توان با جون ایلی ستون
بجای اگر کوه آهن کیون

نه اوسیه بر بو گرز وشان کارگر
نه هرگز گری تیغ و ناوک اثر

بیله سنکر بو اتحده زن و جوان
کمان شاهسی اوسنی بیرون یان

که میدان جسدم ستیزه کردان
تو صد کوه آهن کوزنیره کردان

سنه تیری اودر توی نامردی
که دل کوزن تهتن سی پروردی

نین نی اگر رزم کی جنگو بات
زکیا نام کیون شاه افراسیات

نین جنگو شاهن نام شنی
منن جنگو زبا کلاه ایلی

بیله سنکر بو منفعل اوشاه
تو اوسی خوالنن امداد شاه

کیا نون که رکشته بولای بوین
تیری هاته سی رستم پهلوان

تو دو ہی تجھکوں میں وجھی ہار تیں ‌‌ کروں تجکو سالار اقلیم میں
قسم کہائی برزو نی بد سرشتہ ‌‌ کہاوں کہ ای شاہ خورشید جاہ
تہمتن کو اور شاہ ایران کو ‌‌ کروں بند میں ہو کی پیکار تو
لگاؤں میں ایسی آگ ایران میں ‌‌ کروں خون رواں زابلستان میں
ہوا شاد پیشنگ افراسیاب ‌‌ کوتی خانہ برزو کو ارپا شتاب
سراپردہ و فیل و اسپان زین ‌‌ دو صد باز نیشان ماچین و چین
زر و افسر و لشکر و گنج دیا ‌‌ سرافراز برزو کو شہ نی کیا
ہوا شاد برزو کی گردن فراز ‌‌ جہاں میں ہوا الوص لی بی نیاز
دلی او سکی ہان وری آئی دہان ‌‌ کہا آکی برزو سی او سنی ہاں
کہی او دیت و جاہ جی کا وبال ‌‌ او تھا جاہ و دولت کا دل سی خیال
تہمتن ہمیں عید برائی ہی تن ‌‌ تجہی تاب جنگ آزمائی ہی تن
وہ قاتل ہی و بوداں خونخوار کا ‌‌ نہ کر قصد تو او سی پیکار کا
کئی بار وی او سنی ہے تو شکست ‌‌ کیا نامداران توران کو پست
توان نامدارون کی ہمسر نہیں ‌‌ دلیری میں او سنی فزون تر نہیں
وہ بولا کہ رستم نسی ہوں زور مند ‌‌ مری آگی ہی پست پیل بلند

دیا ہم

دیدیلار شیخ اوشنی کیم وه شیر راد — هنرپیلوانی کی زنگانی یاد
توزی گوزدین محض اوزلی هنر — نیکو منقبت جان عزیزای پیر
بیه سنگ کاینش افراسیاب — کیا عرض بوتین شاه عالیجناب
هنرپیلوانی کی بوین جقدر — مجنی بیبی وه سنگبلالی سپر
بیه سنگ سپیدار افراسیاب — سلاح و سلب انکی لالا اسباب
نیکلیق درالالی کار هتی — موافق نه برزو کی زنهار تپی
منی اوز عیار انجام کار — مشاکی نعداران شهریار
طلب کردی مردان صاحب هنر — بیبه لولالا برزوکو ات زوددرتر
هنرپیلوانی کی سنگبلا وسیب — زوکونیش و حید برزور دو
اشارة جوانان زور آزما — لکی کرنی تعلیم صبح و مسا
بنه علم دیگر وه یکانه هوا — سپه سروران برنانه هوا
بنه سیردی سبحه وه نانجو — زنون زور کرتا نتادش امر دکو
عوض برزونی سیزوان اکرور — لکاکینی آی شاه کیتی فروز
جوادستادهن مری سترده بلان — لکی تو ادین بابده لالادن سپاین
حسنی شاه تورانی نی بیبه نابیب — لکالوچنی تپلوالون سپی بیب

کهی راستی کا گچه اسمین فروغ | بیه گفتاری یا سر ابا دروغ
ده بولاشینها بزردی تیلیغ | نین آدمی ملک ای اهرمن
درشت و توانا و چست و دلیر | خصوصا اوسکی اکی اتنه مین یل و شیر
شب و روز برزو کوبی میل رزم | عوض رزم کو و سیجتهای بزم
بو اثنا دیه سینکلی افراسیاب | دیا گیچ برزو کو بید بحجاب
لقاکینی برزو که ای پادشاه | میری سانه کیمی تعین سپاه
که بون یعنی بهان سینی ستانی اوان | بوی خسرو رستم پهلوان
نه خسرو ربی اوز برستم لجا | زدن تحکو ایران کا فرمان روا
بو اثنادیان شاه توران دیار | طلب کی بید تخت گوهر نگار
بیه بولاکه ای بر ردی نیکبخت | یا صد طرف بیدنه یالدی تخت
کیا نامدار و ون سینی بون کهیب | تو کرد اسکی فرمان ربی ازدر و
ده بیهاجو یالدی زرین کسر بر | تو کسر بوی گرد فرمان پذیر
بو ار سینه تستی حضت بل کسر مرد | بهت لیگی سامان جنگ نبرد
بیه بولا سپهدار توران دیار | که رهنمانت روز تو هوشیار
عقب تیری بین بی بعید فروشان | بیجتا بون لیکر سپاه گران

دو سردار جنگ آور ذو الکرام — کہ ہومان تھا اور بارمان اوسکا نام
گئے ہمرہ برزوی تاجدار — سواران جنگی لئے دہ ہزار
شتابان ہوا آب سے بعد ازان — سپہدار باں لشکر بیکران
کئے کوچ ایران پہ جشمند جز — تو بولا یہ کیخسرو نامور
کہ گردان ایران جو گئی تھی طرم — ہوئی تھی ترکوں کو بیتاب رزم
تعجب کہ اب آئی نوبت یاق — برائی وغا کوچ ایران و دان
فریبرز اور طوس کو بہ شتاب — لئے جنگ گردان افراسیاب
کیا شہ نے رخصت بصد فر و شان — روانہ ہوئے ہردو نام آوران
سواران جنگی وہ مردان کار — گئے ساتھ اونکے دوازدہ ہزار
عقب اونکے آیا بصد کر و فر — جہان شاہ کیخسرو نامور
فریبرز اور طوس کی فوج جب — گئی ساتھ ہی فوج برزو کی تب
ہوئی ایک شب وہ جنگ کلان — کہ جسکا نہیں ہوسکے کچھ بیان
ہوئی فوج ایران کی آخر شکست — سواران توران ہوئی چیرہ دست
فریبرز اور طوس میدان میں — جو آئی مقابل تو ایک آن میں
اوٹھا زین سے برزو اونہیں لے گیا — بہ بند گران اونکو بستہ کیا

ہوا شادمان شاہ توران دیار
ہوا غمزدہ خسرو نامدار

طلب رستم پہلوان کو کیا
یہ احوال خسرو نی اوسکی کہا

ہوا پر غضب رستم پہلوان
لگا کہنی ای خسرو خسروان

تو رکہہ جمع خاطر کہ جاؤں شتاب
کری پہلوانان افراسیاب

فرامرز اور طوس کو کر رہا
سری پاس لاؤں بفضل خدا

یہ لکہہ کر گیا رستم جنگجو
ولی کیا تہا یہ کہ پیستم کو

لگی نصف شب تک کہ پہنچا وہاں
اسیرون بند بلا تہی جہاں

یہ پہنچا کہ پرزور کی خرگاہ ہی
جو دیکہی تو بیٹہا وہاں شاہ ہی

سر تخت زرین ہی افراسیاب
خوشی سی پئی ہی پیالی شراب

جبیں پی الست با خاطر شادمان
نشستہ ہیں پیران و نیزان وہاں

فرامرز اور طوس ہی پس تخت
گڑی ہیں بندی دست و پا زیر تخت

یہ کہتا ہی اونکو وہ کمبخت شاہ
کروں قتل مثل سیاوش تباہ

اسیران کو بدلی گئی مردمان
کہ منظور تہا اونکو رکہنا جہاں

نگہبان جو غافل ہوا تب وہیں
تہمتن نی کہینچا ہی تیغ کین

اودہا ایک کو اونی یہ دست تیز
شتابان ہوا رستم نامور

اور شاہ دلیر

اد تھا وو سری کو ده گشتم یل — سراپرده سی وو بن آیا کفل

ده بندگران اور سی سرلا سر — شکسته کی یکطرف بیده کر

عرض با دل خورم و شادمان — کی بس خسرو ده نام آوران

سراپرده مین شاه توران لگی — بیه جرجا بوا کوی گرگ انگی

ده بندی جو تھی بیان اوسی لگیا — سنبند ار شنگ بیه کی لگا

که ده گرگ بو کا تھتن نگر — اسیرون کو جو لی گیا آن کر

دم صبح گیا ار بخت بیج و تاب — لگا کنی برزو سی افراسیاب

نه لنگر سبه جا لوی رزم گاه — دو دین اگر برزو کی کتبه جواه

خروشان بو میدان مین لنی لگا — که ای رستم ار سامنی مری آ

شناحت بیه خسروقی سورهان — لگا بات که ای رستم پهلوان

تو برزو سی تو جانی آ کر جنگ — بیه شنگ گا یلتن بید رنگ

نظر کی برزو کی ترکیب کو — قرین تحیر بوا اجنک جو

کیا نعره زن بو کی مانند شیر — که جا تی تھتن بین آیا دلیر

تیری سر کو تو ردن ابی لگ رسی — سمجھیو نه کم مجکو البرز سی

لگا کنی برزو که ای پهلوان — توی پیر دیرینه مین مون جوان

بجای که سیلکوزن من تجنیسی هنر — سپری سانیه میت تیر و سقدر
اگر قوبی آتش قوین یجی بون تاب — نین آب کی اگی آتش گوتاب
پیه کر کردوین هاتیه مین نی کمال — خدنگ اک فشا الا سوتی بیلوان
تهمتن لی بی تیز مارادوین — هوتی استطیع وتیک کرم لین
یابالی یوی بارشن تیز سر — لر تک تیز بر گز تو اکاز گر
بهم بد بوتی یکلی گرز گران — بیز دآز ما سر دو جنک ادی زان
تبت دیر تک ضرب بد جزبنی — الی قیامت بتی ناجرب تحی
هوتی گرز بر خم مثال کمان — بو اهیل گشتی اوزین بعد ازان
کیار دور انما نگر اکر لمز — که توو ناد وال کمر شیر نسیر
طرح شیر جر بنده کی کرکی تو ز — ببرا یک گرز بیرزو نی یار ازرور
تهمتن نی جانا زا لک گوه — تو ادب سی گرز کی و ده ستوه
بوادست بیکار توفی سپیر — تو ابرالم رستم نام ور
ولی ارزره عقل و فهم دوکا — تهمتن نی الحیه طوراب کیا
نه برزو بر گز بو اشکار — که غصه تو ادست جلکی بو از
تهمتن سی برزو پیه کبنی لکا — تعجب بی اتی گرد جنک ازما

دکلانبرا

که یلکنامیز اگر زرگر کوه بر — تولیس ریزه کرناوسی سربسر
تیزی وسیت بیر کوزه رخنه کیبا — بیبه سنگ تنتن نی اوسی کیبا
مجبی ایچ کیا بو تیزی گرزسی — که بون سخت تر کوه البرزسی
بیبه برزونی اندیشه ولیکن کیا — مبادا که بیبه گرد زور آزما
رہا اب کری زخم گرز گران — خطای اگرزنی عاقل بیان
بیدا بنی بین آخر بوا روز بد — لعاکنی برزوسی رستم گر آب
بوزی اسب عاجز بوا وقت تنگ — رکبو روز فزوانه موقوف جنگ
بیم جنب بذ بیرا بوا بیبه سخن — تو بهر برزو ورستم سلیش
کئی ازرنگه نستی توزی چنبه کاه — توزی جا گر اکوده یکسر سیاه
جو برزو کیا پیش اذر اسیاب — تو بولا که ای شاه والا جناب
تکبر مجبی زور برزبی تنها — ولی طرفه ایک گرد زور آزما
مقابل بوا مجبسی کج آمد — که تنها سنگ و فولادی سخت تر
تن سخت برادسکی بیکام جنگ — بوا کار اکر ریحنه گرز و خدنگ
نهبت اوسکو بیکار رستم رمحی وقت وبیم — مرا دل بی اوسی سلح آن دونم
امین مجلکو معلوم بیبه زینهار — علی فاک بین کون انجام کار

بە گفتار کرتا بنا برزو آورد بر | کە چکابان اب بو اسر بر
ایدبر نیش خسرو و خورشیتم کیا | نو باچشم برشە سی اگی لکا
مزی ها بتە کو اج شیخی شکست | نە برگز زنا زور بازو و دست
مجیی شغفت برزو بی غاجز کیا | هنین مجیکو مقدور بنکار کا
هنین اور آتا نظر کوی مرد | کە تو برزو گرد کایم نبرد
فرامرز مراد دلاور نبسر | سیان ای جهان دار تو تا اگر
تو برزو سی کرتا بە تیغ و سنان | ولکن وە ی توی هندوستان
و جی بال هندی سی ی کرم | بە دلبین ی اک گرد کو بدرنک
رواز کزون بوی هندوستان | بلادن فرامرز کوات سیان
نە شیجی فرامرز سیان جنت بلک | نهم خاک مو توف بو تیلک
بە شنکی نە کیە شە بی تلخ دریا | نهتش تو پس و وهن رخصت کیا
گنا جنت گە رشتم تو اشفتە نو | لقا کیتی بون خسرو نام جو
جو ناتان بو خورشید و نیت لگاه | تو برزو سی جا کر بوی هن ار خواتم ه
سنان سی کرون شفتە اوسکا نکار | بلادون بە خاک و ون زور و تر
هنین مجیکو زنهار رکیه و خوف جان | نە میدان سی مو زوون هین کرعنان

بلانی

کیاشنگی گودرزنی بیله سخن / که ای خسرو خسروان زمن
بهاری ای قالب بن تنگ که جان / سوری ملک بن بنا بلدوی عیان
مبارک بوسته گوشت دورو بزم / که حاضر بن تیری لی خنگ و رزم
مقابل بوگون تیغ و گرز و خدنگ / گرون غرق بوگون بین ادینی بیدرنگ
گری خنگ بنرزونی گیو و دلیر / سنیز ندیزن بو باند شیر
سوا اسلی خنی بن گردنفراز / دلیران ساتیه اوسکی بوگون رزم ساز
بیژن ای که گردان بواهان کین / گرین گرزو بزیر زمین گرده
دلگوک بو زبک زمانه اگر / توجو دلین آوی کری تاجور
کیاشه سی گودرزنی اسطح / کیمی کیا اب بیان جسطح
ولی رستم گرد خنگ آزما / سرا پرده بین جنب زابلی کیا
زوارزه سی بولا که ای هما / ایل داری میر کوی سیستان
عماری بور گوشت تبار کر / که بون صبحدم بن شتابان و دیر
بسیج گرد بلان زال زری بلون / سرودست کا اینی دیار کرون
بلاون بن و بان جانی سیمرغ کو / شتاقی بون نیمی نی جار و
زواره لی سسی کیاوون جان / کهی غرم رستم سوی سیستان

دلیرانه ایران بیه شنگ خز ‌‌ — دوان بنیس زشتم کی زلسر
نکاکنی ترک که ای نه پلتن — تیری بی تنب شسی بانه الخن
نه تیری بیان کرجیان پیلوان — نوچانم ری بیز نه کوئی جوان
فرا بیان شسی جنش نکر بهار — بیان زکیه نوبانی ثبات استوار
هتن نی بیه با دل درد بیند — کمانون که زنیر شیند بلند
لسبر بو کمانش مراد حت جنک — فلک نی کیا مجنکو جان شسی تنک
مجنی صبح میدان بین آنکر — کری گر طلب برزدی کنیه دوز
زدن تنک گتا دست بشکسته سی — نی کام کما زخمی و خسته سی
نورز زخم کاری سی بیکار بین — نوئی خانه جانا نون باچار بین
بیه شنک نکی دنی بیت مدار — هتن بی نوسدم بوا اشکبار
بیرانی بین بیچی خیر بینه دهان — که ابا فرامرز خبکی نهان
نوا دور دل شیی الم نیه بیر — نوا شاد رستم او سی دیکیه کر
نعلین نیا هیش منی کوه بین — دی نو بسه بالای جسم و جبین
فرامرز بو لاکه کلای بیلوان — نوامین جزبند دستان شی اودان
نو شی مجنی راه بین بیته خبر — که برز دسته یکی آبا اید بیر

بیمانا

بیله سنکروهانسی بو این دوران　　غرض کرکی یلغار سیحابیان
فرامرز سی جنب شتابنده سخن　　لگاکنی بت رستم نان بیلش
توار دم کرجا توی خوالکاه　　که تا دور تو سنر لسرزیح زره
دم صبح بیر برزوی کینه ور　　لگار ر توی زر تکه انکر
که آدی میری سانی کوی مرد　　گیا تنکی کرکین برائی نبرد
فرامرز سی رستم بیلیق　　بیله تولاله ای مرد لشکر شکن
میراس سیر لیکلی سازو براق　　تو جا توی میدان برای براق
بیله برزو سی کنناکه بون هیچ مرد　　توا تیا چو کل بخشی گرم نبرد
دریا تیغ تتان جنگ دیروزه کا　　توار النغرض رخش بیر تو کیا
چو دیکی تو کرکین وبان کرم جنگ　　دلی دور سی دالتای خدنک
فرامرز بیر تیش خسرو کیا　　خونسی زمین تو ش حاصل کیا
کیا شاه فی بوین فرامرز کو　　شتابی تو برزو سی تو خنجکور
هیاودر که کرکین بو کشته دهان　　بیله سنکر شتابان تور پهلوان
روان کرکی تو سش یل زورمند　　بیله برزو سی تو لا مانک بلند
نهیبن ام بیزوای جوان بیله توار　　تواب محبسی ز آنکی کارزار

فرامرز تنہا بکہ چون پیل و شیر — درشت و تنومند و چست و دلیر

ہوا انگشت برزد و اوسنی نیگر — ولیکن بیہ پولاد کہ ای کینہ ور

سوئی جنگ آیا جو با صد طرب — لگا سیری اپنی جان بسی تو ادب

فرامرز بولا کہ آی کینہ خواہ — دلیرون کوی رزنگہ بزم گاہ

تیری ساتنہ کل گی مین کارزار — گیا جب بوا رات کو بادہ خوار

کیا شب کو عیش و عشرت سحر — مجہی او شہ خوش کاہی ایک اثر

بشنی اوسکی برزدنی آواز جب — لگا کہنی ولیکن کہ ہی یہ عجب

کہ ہست و یراق و لباس جوان — دو ہی ہی جو دیرو زیتا پہلوان

ولیکن جو دیکہون ہون مین اگی غور — نو پاتا ہون آواز ترکیب اودر

نہین گرد و بیروزہ ہی سینہ نگر — بیہ پولاد و ہمن برزدنی کینہ ور

ہوا لکہ تا جنینہ تنہا دو ہ برد — کہ دلیر ور مرا جو تنہا ہم نبرد

دو ہ ترکہ زمین تو دلی تیزی باشن — مقرری اوسکا بیہ اسپ و لباس

فرامرز بولا کہ دیوانہ ہی — تمیز و خرد سی تو بیگانہ ہی

دو دی ہون جو جنگو کیا تنہا زبون — کرونگا غرض لج مین غرق خون

بیہ کہہ کر دئی بیت تشان نبرد — بیہ سنکر ہوا غرق حیرت و مرد

لگاکی نیزون

اوس

لگاکنی بهر بوین فرامرز کو — تیرا نام کیا ای یل جنگجو
وه تولا که بوین رستم پهلوان — مقابل نین مهری شیرزنان
مرا کام پیل افگنی بی بدام — بجز جنگ شیران نین ورا کام
شناجیب که نام یل ارجمند — تو برزو بوا سخت اندیمند
فرامرز لی یکی گرز گران — کیا سخت برزو کو عاجز وهان
بیالی چو تی ضرب بالای سر — تو هرگز نه فرصت یلی اسقدر
که برزو گری زخم تو شیر رها — حفاظت بن اینی وده مصروف بیتا
بوی ریزه ریزه جوان کی شیر — بر پیشانی تو ا زخمسی مغز و سر
زمین بیر گرا برزو بی زورمند — فرامرز لی بیر رهای کمند
اوسنی لشه گرزانه دستوار بتا — ولی بیه نه منظور رهنا ر بتا
بیه جاها که لیجای گرگی اسیر — حضور خداوند تاج و سریر
بوا اگر د برزو اسیر کمند — دل شاه توران بوا دردمند
سوار دن سی بولا بیه اضطراب — دلیرانه تو حمله آور شتاب
هری حمله آور چو توران تبان — تو تیغی ایدبرسی بی ایرانیان
شنو زور دست یل ارجمند — که بید نشینی کمچیا تنها کمند

بعضی از زرنوش پا

بدیشت دگر گرد کوهان نهاوند | حیب زرات چون تنگ اژدرن
بدراتی چن سپجا بیه شاد باد | سوی رزنگه رستم شیر زاد
مرادکام ملک الملکی بی ندام | که بیرزد و میاد اشکن سوز رها
رهای دوچن دست حیث کند | گیاد سیمن برزو کی کرون بوند
سوارون نی چند فرادان کیا | بیت حمله برزو نی بی هان کیا
بهم سخت زور آزمای نوی | نه برزو کی لیکن رهای نوی
که بهم بیجن و دو شیر کی تنها اشیر | که دو نون تی بیل اگلن دو شیر گیر
زوار زه لی دو بیجن فرامرز گو | کیابون کرای گرد و بیکار جو
گمنداب مجنی دو بیلی نوکرم خاک | نوگر قافیه جاکی ترکون کانک
کمند او سکی دوبکر قره مرد دلیر | سوار گرم بیکار مانند شیر
بدواسفدر دشت بین گشته دو خون | که داماین حمرا بوا لاله گون
عرض مهرنامان بوا حیب شان | کی نب سوی خیمه خیک آمد ران
به هنگام شب شس افراسیاب | کیا جاکی بیران فی شاه نشتاب
تواتب کیبان سنی لی بالک تورانگی راه | سپه سنگر روانه بوا پادشاه
بدوا شاد نخجیر و نامور | لکی نیشت و ینی فتح و ظفر

بنی

بی قتل برزو بوا حکم شاه
دلی پهلوان رستم نیک خواه

نوازش سی خسرو سقا کنان
سر خود سی گذرا کو شاه جهان

لگائی رستم سی بید شد بار
که برزو کو لیجا توری نامدار

سوی خانه رستم اوسی لی گیا
فرامرز سی بند سیه کتنی لگا

که لیجا اسی سوی زابلستان
ده برزو کو لیکر هوا اس روان

رہا بند سی بیر بر کر گیا
گرفتار زنجیر او سکو کر گیا

خبر یافتن شهرو مادر برزو گرفتار شدن برزو و بر سیدن
در ایران برای رهائی برزو و اظهار کردن او رستم که برزو پسر سهراب بن رستم

جو برزو کی مان لی سنی یه خبر
تو ایران مین آئی وه خسته جگر

ادس سفیه خاطر کا شهرو نام
پسر کی جدائی سی غمگین مدام

به برزو کو با جو ایران مین
بزو مان سی کی زابلستان مین

بزن مطرب خانه بلبش
رہی وہان اوسی حیله با مکر و فن

ملی مادر برزو کی نام ور
گیا او سکو راضی بہت دل کی زر

هوئی نسبت خواهر بہم
دغو محبت بتا وہان دم بدم

یه شهرو نی اوسکی کہا ایک روز
که ای مهربان خواهر دلفروز

تو بیجا سگی پیش بردی اگر — تو بیچون طعام آرچ یاد کر
دہ تولی کہ لذ خود از نیک نام — دیا او حسنی دو دین لگا کر طعام
رکی او تتین ایکستری بی نشان — کہ معلوم برزد کو بودی زن لسان
دو حبیب لی گئی پیش برزد طعام — برد او دیکہ ایکستری نشاد کام
لگا کنی سیحی ہی گستی بسہ حیز — دہ لحل کہ ای مرد صاحب تمیز
زن نیک بخت ای ایک صنبی نہان — بسہ شکر لگا کی او سی جوان
ہمہ ہی میری ہان تو تیں ستکار — تجی دو دست انا یقین جان کر
کیا ہی بسہ راز پنہان عیان — دلیکن تو سینہ میں رکھو نہان
درون طعام ایک تو سوہان لد — بریدہ کروں تا کہ زنجیر پا
تو بیدلا سہ رکھوا زنازی سمند — ہنگام شب زی قصر بلند
میرا لبجیا آنگی انتظار — کہ تو لگا زور از ہر تن بوکر سوار
بیدا ائی وہ زن وہاسی با صد طرب — کیا آگئی شہر دستی لو ال سب
سبت ال شہر دنی للکر دیا — سبت او سکو ممنون احسان کیا
گئی لیکی سوہان وہ برزد کی پاس — نہ لائی وزرا د لیتی سیم و ہراس
تہ شہر بری بسی شب کو لاتی وہاں — کہ برزد نی اوسکو کیا ہتا جہان

حیل انا وہاں

جب آیا وہاں برزوی نامدار — تو رستان رہوار پر ہو سوار
وہ شہد وہ زن اور برزو دو تنہا — شتابی گئی سوئی توران زمین
سوئی راہ بہرہ ہوئی رہ نشین — کہ کم تھا گذر مردمان کا ادہر
ہیں رستم ایران سے ہمگر روان — شتابندہ تنہا سوئی زابلستان
شکار افگنان آ گیا وہ ادہر — کہ برزو کا جس راہ میں تھا گذر
لگی رنی اوس دشت میں کارزار — بہم برزوی رستم نامدار
لگے زخم باہم رواں بیشتر — نہ نکلی ہوا ایک بھی کارگر
رکی جنگ موقوف انجام کار — لگا کہنے برزو سے وہ نامدار
کہ کیونکر ہوا ہند سے تو رہا — سب احوال برزو نے اوس سے کہا
زن مطرب خانہ پہلوان — یہ بولی گنہگار ہوں بیگمان
جو کچہ وہ پیس اوس کو دیکھی سزا — کہ تحفہ بڑی زرکونہ اندا زوا
بر وقت آئی رستم نیکنام — زر گشتہ ہوں کچہ وہ دیکھی مجھکو طعام
نہ پیرا لیا زرد کی یہ سخن — گیا سوی اک گوشہ پیر بلیغ
گیا وہاں طلب ہوسی وہ شتا رحوان — یہ بولی تہمتن سے نیر افشان
مبادا جو برزو روان ہو شتاب — تو خسرو کو کیا دیجئی کا جواب

تهمتن سیه بولاکه بین کبابازون ‏ ننین مجلسی بوتای برزو زبون
بلاکز دوبین زیر بیحا طعام ‏ وئلی بنس برزو جو شبجا طعام
توشنده وقتی دوسکو نه کتابنی ویا ‏ نه زنهار انبی زبان نیر زکتا
زرین مطرب ندیر جو ندستیر ‏ بوئی کبابلی نوئی حدم زه ستیر
بواخشلکین برزوئی باندار ‏ لکالنی ای رستم باوقار
بوالکام جو تجنسی برزو بیان ‏ ننین سیه سنرا وار نام آوران
سفیدراب مجلس مجتی برتی شب ‏ ننین شرم تکین مجتبی ی غضب
بوا شرمکین رستم نامور ‏ خجالت سی برکز او شابا ره شر
نه برکز ویا کجبه جواب سخن ‏ لکالنی برزو که ای پیلتن
اگر مرد توی تو او شه گر برزد ‏ نبه سنکا او تنار رستم شیرمرد
دلیرانه دو تون یل سرافراز ‏ بوئی لکی گرز گران زرساز
بیالی بوی گرز بایم روان ‏ بری سست بازوی جنک آوران
نهنت جند گرچه کیا وقت کار ‏ نه لیکن گرازن سی کوئی بوار
بواسبل کشتی اوزین بیر وطن ‏ فرودائی کیو رونک سه ده پهلوان
دوال لجام سمندران دوتین ‏ کمرسی کیا بسته از روی کین

بیلی اوزرا

لگی زور کرنے لچو تس و خروش — بہنگام کشتی ہوئی سخت کوش
ہوئی تیرہ وہ آسمان بہم رزم ساز — مثال دلیران گرد نفراز
نہیں کی تو تس نی قوت ستیز — روان جب کیا زخم دندان تیز
تو برزو کا بہا کا خون ہاتھ و پا — وہ برزو کو بھی کھینچ کرنی جدا
بہم تیغ خواتشن برزوی رزم ساز — کہ جیتوڑی فرزند رستم سرافراز
گردن تا کہ رام اسپ کو زود تر — ولیکن نہ رستم کی چیتوڑی کمر
زمین پر گرا برزو انجام کار — نشانی سی بیدر رستم نامدار
جیہر اور نکی سینہ پی تا بدر تیغ — کری اوسکی سرکو جدا کھینچ تیغ
وہ جوش ماد برزوی پہلوان — لگی کہنی رستم سی کرکی فغان
کہ سہراب کا یہ جوان ہی پسر — نبیرہ یہ تیرا ہی ای نامور
تو برزو کو مت قتل کر زینہار — ذرا دیکھ کر خوف پروردگار
وہ بولا کہ باطل ہی تیرا سخن — یہ بولی کہ ای رستم پیلتن
کہ زنہار خاتم زر ناب کی — نشانی ہیں دیکھی تو سہراب کا
یہ کہکر نکالی وہ انگشتری — نگین فروزندہ جون مشتری
ہوا دیکھ کر شاد وہ نامجو — بغل میں لیا برزوی گرد کو

کیرایا و بیش از ره نیکسار … یتفرط خوشی برزوی یاندار
یتاری بیم با دل شاد و نا شان … زودن یوکی دهان نسیجی کی سیسان
کیا ایک بیر با تهمتن فی تخت … بتیا با دهان برزوی نیکبخت
بلا بار اوچسنی زال سی نعد از آن … تورا دیکیه کزر زال زر شاد مان
بقصد شاد مانی تورا یکنا بیر … کیا سر بیرا دیسکی بیت زنهار
مهیا کیا جیش عیش و طرب … نشاط و خوشی نی دهان ز درد تب

داستان توس رامشگر که زن ساحره بود و باز رسیدن
افراسیاب در ایران و باز شکست خورده رفتن در توران

کیا شاه توران چو کلناز شکست … دلیران ایران بوری جیره دست
تورانشاه و میدان مین برزدا سیر … تورسن عشنی افراسیاب دلیر
شب و روز چو غنچه دلگیر تنها … تحیر مین تمثال تصویر بینا
زن کلیدن ایکی توسن نام … که رامشگری مین ایتی مشهور عام
بیه لولی کهین ای نیز ناچو … هین حرف رامشگر و نغمه کو
مجهی علم جادو گری بیچی بی یاد … زمانه مین اس فن کی تهین اوستاد
تهمتن کی اگی که بی شیر مست … هین بیش خاتا اگر در دست

تو دیکها ران

تو دیکھے اب تماشا مری سحر کا
ملادوں فرامرز کو خاک میں
نہ پیرانہ کرتا تھا اقرار شتاب
فسون سازی اپنی دکھلائی اوسنے
زر و مال اسباب جو کچھ کہ تھا
وہ ہو تہ سے سبھی حضرت شاہ ہوئی
پل خشکی ایک اوسکی ہمرہ کیا
وہ جب ملک میں پہنچی ایران کے
وہ جب ملک میں پہنچی ایران کی
مسافر جو آتا تھا ہر صبح و شام
مہیا مے و میوہ و خشک و تر رود
مسافر نوازی نہ ہر گز تھی وہاں
ذرا پا جو رکھتی اگر وہ نکال
وہاں گیو و گودرز جیسی سوار
دلیران ایران زمین تھی تمام

کر دن تن سے رستم کی سر کو جدا
دلیروں کا لادوں میں دم ناگہیں
ولیکن زن ساحرہ نی شتاب
طرف اپنی آزادی کی لائی او سنا
سپیدار پوران نی اوسکو دیا
روانہ سوی ملک ایران ہوئی
کہ تھا تلیتن نام اوس گرد کا
تو رستی میں پیر زابلستان کی
پسندیدہ و خوب و دلچسپ و نیک
تو سوسن کہلاتی تھی اوسکو طعام
شراب و کباب و رباب و سرود
کہ سب رنگ سازی تھی وہ مکان
کہ رستم کی گہر جشن شاہانہ تھا
پل بیژن و طوس عالی تبار
مہیا سرود و می و رود و جام

اوسے

[illegible]

بهم طوس و گودرز بین تھا عناد | لگی لرنی زبان گفتگوی فساد
زبان بر جو اوسو قیت گفتار تی | تو نالایق و سخت و دشوار تی
لیا طوس نی خنجر از روی کین | رہام دلاور نی اوبہہ کر دو بین
کف طوس سی چھین خنجر لیا | دہان سی خفا ہو کی طوس اوٹھ گیا
سمند صبا گام پر ہو سوار | شتابان ہوا سوی ایران دیار
نہ تھا بزم بین رستم پہلوان | سنی سب حقیقت تو آیا دوان
رہام دلاور پہ غصہ کیا | سپہ ترز وی نی پہلوان سی کہا
نہیں جانتا کیا تو رسم یلان | کہ لازم ہی دلجوی مہان
کیا تب سپہ رستم نی گودرز کو | بہ طوس دلاور کو ای نامجو
تو اب جا کی لی آستانی یہان | ہو دشنگی گودرز دو بین زوان
لگا کہنی گیو یل نامجو | کہ گودرز اور طوس بین تندخو
مبادا کہ دونان کہیچ کر تیغ تیز | بہم ہو دوین کینہ سی گرم ستیز
مناسب نہی ہی یہی جا دوان | کہ دونون کو لی آون سمجھا کی یہان
سپہ لی کر گیا گیو زور آزما | ولی ہمرہ گیو بیژن گیا
خطر بیچ ہوا رستم گرد کو | مبادا کہ کوئی پہلوان کشتہ ہو

فرامرز

فرامرز سے رستم پہلوان ‏ یہ بولا کہ اب تو ہی جا ای جوان
تو بولی ندیجو یہم کارزار ‏ یہ سنکر گیا وہ یل نامور زر
لگا کہنے یوں زال زر بعد ازان ‏ کہ شہزادہ آیا ہے طوس جوان
پسندیدہ یہ ہے کہ اب جاؤں میں ‏ ملکزادہ کو ساتھ لی آؤں میں
سوار اسپ پر ہو کے مانند باد ‏ روانہ ہوا زال فرخ نہاد
پیدا یا ہوں اب یوں آغاز کار ‏ لکھوں حال طوس یل نامدار
روان ہو گئی جب طوس سجادہان ‏ سرا تھی زن ساحرہ کی جہان
یہ دیکھا کہ خیمہ ہے افراختہ ‏ اور قلعہ محکم ہے نو ساختہ
لگائی ہیں بادرچیان جا طعام ‏ لگا پوچھنے وہ یل نیکنام
کہ خیمہ یہ کسکا ہے اب مردمان ‏ لگی کہنے او سے کہ ای پہلوان
نہین تاجرائی ہی توران سے ایک ‏ کہ رکہتی ہے وہ خصلت خوب و نیک
گذرتا ہی جو کوئی اس راہ سے ‏ تو یہ او سکو ایکن دلخواہ سے
کہلاتی ہی نقل و شراب و طعام ‏ مہیا ہیان میوہ و رود جام
او تر اسپ سی با دل و شادمان ‏ گیا وہ ہین خرگاہ میں پہلوان
جو دیکھی تو بیٹھی ہی ایک نازنین ‏ صنوبر قد و گلرخ و مہ جبین

لگا کہنی او سسی کہ ای دوستاں حقیقت تو اپنی ذرا کر بیاں
وہ بولی کہ ہوں میں زن نیچہ کو میرا ایک عاشق تھا سنا مرد نیکو
کہ تہا مرد تو دا اگر خوش سیر رہوں تھی میں آرام ستی ویکی کر
بہشت حال در راوش جوان نی دنیا بہشت مجہکو مسرور دوستاداں کیا
جہاں سستی جوان نی کیا رخت جیت یہ جاہا ستید از توران نی نیت
کہ اپنی پرستار مجہکو کری میرا مات سلے خوار مجہکو کری
خطا ستی تن اوسکی گزران ہوئی سوتی بلک زیر زن شتابان ہوئی
پی خسرو نا مجو آئی میان رہوں اوسکی خدمت میں جا جاودان
جوان دلاوری دلیتی کیا کہ خسرو کی لایق نی یہ دلربا
اسی پہلوان نیش شاہ جہان کہ تا حسن مرا کو میرا و ہاں
غرض بیٹہ کر طوس عالیجناب لگا ہاتہ سستی اوسکی پینی شراب
مرا پہچو دو مست مدہوش خنیت کیتی کا دستی پلسم آگی بیت
بکر طوس کو قلعہ میں لی گیا میرا اپنی میں کو ذر زور آزما
کیا بس پوسن تو وہ پہی دبا تن ہوا قید یا بند طوس جوان
ہوئی خاکی بید کیو دشمن بہی بند نہ پہاں نسر اپنی وہ تہا دام بید

تو پہچا دو ہاں

جو پہنچا وہاں وہ سپہری اور زال
ہوا مرد وہاں سے پریشان حال

کہ یہ قلعہ کسکا ہے اور یہ سرا
یہاں مرد یہاں کیا ہے ماجرا

لگے کہنے وے سب کی یہ ہے زن آل
یہ بولی کہ اے مرد فرخ خصال

تو جل رب رہی تھی نہاد و سرور
خداوند مہمان سرا کی حضور

مے و میوہ و نغمہ و چنگ و نے
جو کچھ ہے بجز وی مطلوب موجود ہے

بد برا نہ اوسنے کیا یہ سخن
نہ سنتا تھا اونکی ہرگز کیا بلّن

یہ سمجھا کہ نیرنگ سازی ہے یہاں
کچھ افسون سے خالی نہیں یہ مکان

بہت آئی ہیں جس بل نا مور
گئے ہیں نہ کہا کان میں آنکر

کہ یہ زن ہے مکارہ اے پہلوان
لگی جار گرد اسکے جانب یہاں

رہے تھے قلعہ میں اونکی چار دن سمند
یہ سنکر وہ جہ بل ارجمند

ہوا پر غضب روی ایک شخص کو
کہ تھا جاگر زال فرخندہ خو

لگا کہنے اس قلعہ میں جلد جا
خبر وہاں کی دے تا حضرت اوسکی لا

کیا اور کتنوں کو پنہاں نظر
حقیقت کی اوسنے سب آنکر

یہ بیرزال زن کی از راہ کیا
کہ دیکھی زن ساحرہ کو سزا

گذرتی تھی وہاں سے دہ حیلہ گر
لگے قلعہ میں ہاو لے بر خطر

لیاگرز تیکدیل جنک چو — وهان جالی توزرا در قلعه کو
مقابل بولا زال گی طلسم — یلگی حلینی گرز گران دمیدم
بوقت وغا بولدی بر انشان — تسیلگو لیکا زال زرنی زدان
که نبحائی رستم کو جلدی خبر — دودهین بیر فرامرز نبحالو دور
سیه تولی فرامرزکی مرد تانج — که ور فرزنده بر قلعه‌گی انچودان
دلیرانه دو گرد هین گرم جنک — فرامرز رستم گیا بیدرنگ
چو دیکی توری زال زر رزم ساز — فرامرز بولا که ای سرفراز
اگر تیم لکاره گنش سوقت بو — توهین طلسم سی یوبرجاس چو
یلی کرکلی بید دوهین باهم نبرد — فرامرز اول طلسم بردو مرد
سر سیستام تنک دهان نی کارزار — بوی جنک موقوف انجام کار
سپهر برزر در رستم پهلوان — شتابان بوزابل سی سنچی دهان
تهمتن نی نبحا فرامرز کو — شتابی بوی خبر دنا مچو
شتابان بوزعه یل نامور — که نبحای اینه کو سیه جاگر خبر
در قلعه بر زنگی نعدار زان — بوا نعره زن رستم پهلوان
که ای طلسم آنکی بو گرم جنگ — ده نبحا دهین لیکی گرز و خدنگ

دی بالی

هوی بازنش تیر چنان بد کر   زانک تیر بر گرز بوا کار کر
هوی تیر بازی بهم بعد ازان   لکی بیدر فرق گرز گران
هوی کیج گرز تیغ بیدر رشار   غرض شام تنگ برد و کرد نوراز
ریی کرد بیکار مانند شیر   زآیا و لی اسپ سی کوی زیر
گیا چپ گهی کوه مهر میگز   هوی تب تلان جاکی آرام گر
سحر تلسم سی بوانم سبزد   دلیرد جوان برزوی شیر مرد
هوی دور سی الک کرد آشکار   بوا سینه بیدار ز انجام کار
که آیا سینه لیکی افراسیاب   تهمتن نبینه برزو سی پولاد سنگ
که من تلسم سی کردن کارزار   تو جا توی سالار توران دیار
لی خاک برزو کیا بیدر شتاب   توی لشکر شاه افراسیاب
هوی گرم کین رستم و پیلتن   بسان هژبران جنگی تهم
تهمتن کی بیر هانه سی بیدرنگ   بوا تلسم گشته بیکام جنگ
هوی رستم و زال زر بعد ازان   توی لشکر شاه توران عدان
هوی کرد او تکی سواران ترک   لکی و آلنی تیر زدن به ترک
جلی برزو رستم و زال و زر   جدا بر حلکه گی تنی چون شیر نر

تو بلتی نهی صدها به خون که جا — ببخت ترک توی تهی کلاو م بلا
بیه هنگام فرصت جو آیا نظر — تو بید قلعه سی وه زن حیله گر
گرنزرن بو لشکرش داخل بوی — رهائی ز دو سی غم نسی حاصل بوی
بیرائنی یعن نخجیر و نا موز — سسته سی کلی بنجا لصد گرد فر
حب آیا جاندار فرح سیاد — بوی ببرز و ورشتم ورال شاد
سواران ایرزن نی بنس انگر — لی گهر ترکان و ها بکر بسر
برسنی نگی نر طرف سنی حد تک — سوررن تورزن بوی سخت تنگ
بوا بیدل او سوفت لعرسنابه — کهتر نون کو بیکاری نی نه هات
ورسنی نی سران پسه و مون — بیه بولا که ای شاه توران زمین
کی بار نیابی ی توی سکنت — هنین بنس جا بای نخجیه زور دست
هنرا لمک بر باد نکبسر تو ا — نه مرا سخن نخجه مونتر تو ا
سرانده زن لی نخچی جو کیا — ده افسوس تو فنی بذیرا کیا
کیا جانکو انی بر باد تای — بوی عقل گسته بلدست وای
سیبدار نی نسنگی با سنج دیا — که بونا تنبا و نخجه بوا چاره کیا
دوه بولا هنی نیمکو نات شبتر — بگر بیخی ان سنی خنک گریز

بگالی مرا

لکاکنی پیران سپهی یوتن هشیار	کرای مرد دانشور و هوشیار
کمان تک بین جنگ گزران کردان	سپه بهتری میدانین جان اتیغون
سپه کیه کردان ارای تبور اسباب	بو الغره ترن شاه افراسیاب
که قنالیغ بو کسور اسطراب سپاه	کرون خلق کوکس لبی بین پناه
مناسب ی میدانین آوی اگر	سپهدار کیخسرو نامور
مری ساینه بو اکنی رزم خواه	خداونع ذی جنکو بو پادشاه
سپه شنکر ده شاهنشه نامدار	اوزیر قیل سینی اسب بر بوکوار
شتابان بو الوی افراسیاب	ولی نامدارون لی اگر شتاب
بلکر عنان یون کدرشن کیا	که ای شاه شاهانه کشورستان
همین مصلحت سپه میدان بین تو	سپهدار توران سنی بو جنکجو
سپداتنی بین ایتجا تیتن تیغ وتان	تیتن شستی شه فی کیا سپه پاتن
که لتیا چون ات جالگی خون ابدر	سپه شنکر لکاکنی فره با موزر
که ای ده تبو متد جالدک حشت و	فسون فترین تیا ناشات درشت
کی بادکی منی ساته ادسکی جنک	مقابل بو ایلکی گرز و خدنگ
بهت جید و کوشش کی ادر بو جا	رها غالب بو شیر بفضل خدا

ولی کرچکا بن بو آی پادشاه — اوسی قتل باند مید این کاه
تعیاری آخر وه زور آزما — رها میری سر پنجه سی تو کیا
اگر اول وه رکتای بیر عزم جنک — تو میدان جانا بوزن بیر تک
سوار ایکی موربن ز نبیده زینهار — فرامرز بر زوی جنکی سوار
بیه جنکی سوراران هوش بیان جنک — مناسب بیز شاه کوش بلک
که باید بی کر بوی بیکار و کین — بو ایکی خسرو بهمت خشمکین
بیه پولاد سیاوش کا بوزن بیر سر — دلیر و جوانمرد صاحب تمیز
نه جان سر بونکام جنک ایت دها — نبوتاب سر پنجه سی میرنی رها
اگر اوله ایکی بو زفر آسمان — گردن تیغ بران سی قرباتی آ
بیه کیسر کیا شادی دو بیر عزم رزم — که توسن کو کیجی ردانی سوی عزم
تنتن بی مضبوط بکری عنان — کیا عرض بیدبو کی گریه کنان
که بیلی مجنجی قتل بیان کیجی — دوان سبب کو بعد ازان کیجی
بو ایکی رستم به شاه جهان — بیدایتی بین برزو بی آباد و دان
سرانیار کیا شاه کی با بو ایر — لگاکبی خنجر دوبین کیج کر
که سر کو کردن ابی تن سی جدا — سرا خون کردن به تیری شها

ارجاودی

اگر جادوی کا تو توی کار زار   تو کرس کام آوی کا بیه جان نثار
دلیران جنگی مین بیان جقدر   دیکهایای برنک نی اثنا سیر
فراسیاب تماشا مرا دیکه تو   که هون شاه توران سنی مین جنگجو
میری تن هی جب تلک جان زار   مگر عزم پیکار تو زینهار
جو میدان مین هو کام میرا تمام   تو مختار هی پیدرنه ذوالکرام
کیا عجز پیرزو نی جب اسقدر   تو ابرم هت خسرو نامور
لگا کهنی کیخسرو پاک دین   که ای نامداران ایران زمین
نهایت هی شیرین زبان پهلوان   سخنگوی و خوش سیرت و خوش بیان
بهری آتش خشم کی اسنی گرد   بنیره هی رستم کا نبنک سی مرد
لگا کهنی پیرو سی پهر پادشاه   که سالار توران سنی هو کینه خواه
بفرمان شاهنشه نامدار   گروهین هو کی توسن په پیره سوار
شتابان هوا گوی افراسیاب   خروشنده مانند دریای آب
جو پیرز کو دیکها که هی کینه خواه   تو سالار توران نی کهینج ایک آه
لگا کهنی پیرز سی ای بدنهاد   نهین مکر تجکو یه بات یاد
کیا پیرو رستم گیونکه مین بچتی   کیا نامداران سنی برتر تجی

سلحہای ہنر پہلوانی کی سب ‎ ‎ ہیں شرم آتی مجھی ہی غضب

کہ اب یوں دلیرانہ میدان تو ‎ ‎ ہوا آکی مجھسی پیکار تو

کہاں دب گیا خسرو نامدار ‎ ‎ کہ آیا نہ اسدم لی کارزار

مگر شیر مردوں سی وہ ڈر گیا ‎ ‎ ہوا غالب اوسی خطر جان کا

مجھی ہی تیری جنگ سی عار و ننگ ‎ ‎ تو بیجا بیان سی کر عزم جنگ

کہ تا خسرو اب آکی ہو گرم رزم ‎ ‎ ہنوز ہی خسروان یعنی جو یای بزم

یہ بیژن نی اوسکو پاسخ دیا ‎ ‎ کہ یوں گرچہ پروردہ تیرا شہا

ولیکن توہی شاہ بیداد گر ‎ ‎ ستمکار پیمان شکن بد سیر

سیاوش کہ وہان لی گیا تہا پناہ ‎ ‎ اوسی قتل تونی کیا بیگناہ

روا قتل ہی تجھسی بد عہد کا ‎ ‎ کہ پیمان شکن ہی عدوی خدا

نگہدار تیرا رہا جب تلک ‎ ‎ ادا حق نمک کا کیا تب تلک

اور اب ہوں نگہدار اوس شاہ کا ‎ ‎ کہ ہی ہفت کشور کا فرمان روا

تیری ساتھ کیونکر ہوں ہمراہ ‎ ‎ توہی دشمن خسرو دین پناہ

یہ کہکر ہوا وہ دلاور روان ‎ ‎ اوٹہا گرز مانند پیل دمان

سپہدار افراسیاب دلیر ‎ ‎ خروشندہ ہو مثل مانند شیر

بہانی

لگاکینی چون پیل مستی نگر / مری آگی تونیش دستی نگر
که اننگ زخمیسی آب بیری زنهار / بری کاتانه میدان ایچن تو باندار
برادرلاری تهمتنی اگر پهلوان / کرون قتل یکدم ایچن اوذکو نیشان
کمان ییکی پیرشاه نی پنذرنگ / روان سوی برزو کماپر خدنگ
تورکریا بولدیکی چوسنتی تیز / بولا خسته پهلوی مرد دلیر
دلی اوزوپ ایچکاپیه جنگی جوان / گری بارها زخم گرز گران
سپهدار تورانی شهرمند تهمتنا / تنزیکی ده ضربین بجانی لگا
برنی چیت که بیکار ضرب گرز / تو برزونی موقوف کی ضرب گرز
بوری زرنچو لیکی تیرد کمان / ده شاه ولادور پیه جنگی جوان
دلی شنتسی چو تکلتا تیاتیز / سپیر پرده لیچی تنی دوتون دلیر
بو جهت که نرکس تبی بت و بن / دلیرانه سالار توران زمین
مقابل بولیکی گرز گران / پیه دیکلیا تو بومان لی آگروهان
کماناشاه سپی بون که هان زینهار / نه پیه قصد کرانی شه نامدار
نه تو کا تو عبیده برا اگرری / که برزو نی من ای کم الیزرسی
وگه بولا که آب دبین ای نگرد / قزون ترنی خسرو سی برزو کادرد

که ای دشمن تازه پیه پیلوان | کنارنگی تورانی پدرون تبار
که میدان من گر گشته تو تنه سوار | تو نام آوری گچه تنها زنهاز
مبادا اگر جنگجو پیچی گزند | خرابی تو پدرای نانشته ارجمند
چو گچه گرد توران نبی ظاهر کیا | دوی حرف پیران نبی نه سستی کیا
سپه تنگ کوشته نبی کیا پدر کرتاب | دلیرانه حمله کنان توکی سب
گروان قیل بدخواه کوپار شبسیر | رهای زنادی سپه گرد دلیر
هوی حمله آدر هزاران سوار | لیاکبر برزو کو انجام کار
پیالی نی زخم آد سپیر رها | دلی زین به قائم دلاور رها
به آخوال دیگها توای فدوان | فرامرز رستم به فوج گران
بیم گرم کین بر دو ننگ بوی | روان نیزه و تیر و خنجر بوی
نه آواز شمشیر گرز گران | سوار و شت بازار آنکران
روان طرف اسقدر خون سوار | که دریای خون حمله هامون سوار
پیداتی این کینجیر و شیر گیر | شنانه تا تور شهسوار دلیر
نگل فلب سسی منزل شیرزیان | کیا پدر امداد برزو دوان
جهاندار پیجا چو برزو کی تا پس | تو یکدست ترکان هوی پیچوایس

ایران

گزیران بوکا اوده بن لعل اسباب | تورا خسرو نامور فتحیاب
بیله جایی تنها کیخسرو نامدار | که دنبال سالار توران دیار
شتابان بوریر رستم پهلوان | لگاکینی آی پادشاه جهان
بیری آرزو و تمنای دل | که زابلستان بیان سسی بی منفعل
دهان آتی تشریف اتیب جلو | سرافراز بندون کوانی کرد
بوا ایدر دون سوی زابلستان | جهاندار خسرو قصد فرموشان
رها جایی نیکبخت رستم کیکر | تورا شادمان رستم نامور
کیا بیکنش یال و اسباب گنج | همتن نی خسرو کوبی دردو رنج
گذارش کنایید که ای پادشاه | تورا چار صد ساله بیله خیرخواه
رزدی غنایت یو فرمان اکر | تو من چند مدت ره بون ابی کر
فراموز سز زد رهین بمرکاب | بیله سنکر جهاندار کردون جناب
بیله یولاکره تحوق تشی ایساین | ولیکن تو برخوشت اتا دهان
بلطف و کرم برزدی کرد کو | دریانه نی اتک ملک بس شاد کو
کیاون که هان رکستو از زوی داد | تو ملک اور رعیت کو اباد و شاد
فراموز تو دیکی هندوستان | کیا خورم و خوشدل و شادمان

بجاه و حشم سر سوی تختگاه / روانه اولور ایلتیان سنی شاه
بصد خوبی و خرمی و بهی / اولور رونق افزای کاخ شهی

فرستادن کیخسرو گودرز را در ملک توران بجنگ افراسیاب و آمدن هومان و پیران با لشکر بکران بمقابل گودرز و محاربات عظیم میان آمدن و آخر کشته شدن هومان و پیران و شکست خوردن لشکر توران و فتح یافتن گودرز سرداران ایران

طلب کردی گودرزی او ایکی روز / لقاکنی کیخسرو نیکروز
که نیک سیره رستم نامدار / سوی ملک توران کیتا چند بار
کیا نامداران توران کوبست / پدر شاه توران کودی اسکلنت
اوره لب ای تیری تو ای پهلوان / شهنشاه ایران بیکی تو جاودان
گراندیشلیکی ای هیچ فوج / بتیغ گزشتابلی تو مانند موج
پراکنده کر یکسر انبوه کو / که تا فتنه کشور زمین برباد هنو
فرامرز سی تون کیاقباد زادن / که توجایی اب سوی هندوستان
تصرف مین لاذا بو الملک کو / ره هندسی کوی خیش ابرو
که تورانی سی گودرز پیچی گاه‌دان / بهم کچلی ایلچی ده فوج گران

ابزیلکم

به تدبیر شایسته و دلپذیر　　سپهدار توران کو کیچو اسیر
سپه بیلی گودرز جنگی سوار　　روانه بولوب سوی توران دیار
بیل ایشن کیو طوس بیرله جوان　　کیی اوسکی همراه با فر و شان
ایشتی شاه توران نی جب بیه خبر　　سپه ویکی هومان کونب دیتر
روان سوی گودرز جنگی کیا　　عقب ادسکی پیران ویسه کیا
دو لشکر مقابل بوری الکی جیب　　بولا گرم بازار پیکار زیب
کیا آب هومان سوی رزمگاه　　که گودرز ایران سپهی بولنه خواه
کیا آب هومان سوی رزمگاه　　که گودرز ایران سپهی بولنه خواه
مقابل بولا بیژن تا مدار　　بوی گرم پیکار و ... ن سوار
بولا آخر کار هومان هلاک　　هلاک ... جنگی ته ... کن و ... ون وجا
بولوردین ترکان پریشان بوی　　بوی فوج پیران گریزان بوی
بولا شاد گودرز جنگ آزما　　سه نامور تورنی اوشتی الا
که هومان نی اکرچه کی بیم جنگ　　توسیدین یکن بشته بولا بدرنگ
بوی فوج اوسکی تباه و خراب　　دلیرانه غازی بوی فتحیاب
اب انتاهی پیران لصد و شان　　لی سا ته جنگی سپاه گران

تہمتن اگر بیستی اند ابد گو | تو بہتری ای خسرو نامجو
جہاندار خسرو فی ہیراو رفوج | روان ہے انداز دگی نیل موج
للکہا نبہ تہمتن کوری نامجو | مددگار گودرز کا جاکی ہو
اید بر گرد گودرز پیران ادو بر | مقابل ہو لشکر ہوئی آن کر
ہوئی گرم پرخاش از روی کین | دلیران ایران و توران زمین
ہیبت جنگ واقع ہوئی ہاد و دل | ہو سخت باہم جدال و قتال
ہیبت قتل ہوتی تہی بر دو سو | نہو تا تہا کم لشکر جنگ جو
کہ ایران و توران سی تہر مرد | شجاع تہا و ہان لشکری مرد
ہوا کشتہ پیران بہ انجام کار | ہوئی قتل و ہان اور بہی نامدار
لگی فوج توران بحال خراب | حضور رسید از افراسیاب
ہیبت ہوئی فتح گودرز کو | ہو اشاد خورم یل نامجو

بازنبنگ کشیدن افراسیاب و رسیدن کیخسرو و فرار توران ہا لشکر
بکران و آمدن شیده پسر افراسیاب برسم رسالت با خسرو
تنها در خواست جنگ کردن و باہم بہ کشتی درآویختن و کشته
شدن شیده از دست کیخسرو و بعد آن باہم دو لشکر

کی شاه

محاربه عظیم میان آمدن و تباه شدن افراسیاب و منتخب بودن کیخسرو

سنی شاه توران نی جب یه خبر / که پیران ویسه یل نامور
ہوا کشتہ میدان میں روز نبرد / ہوا شاہ کی دل کوں سخت درد
بیہ سنجہا سپہدار شوریدہ حال / کہ دولت کا میری اب آیا زوال
غمیں دل ہوا چشم گریاں ہوئی / بہت غم ستی خاطر پریشان ہوئی
دل زار ستی رنج کر آہ سرد / لگا کہنی یوں شاہ با رنج و درد
کہ پیران ہمارا تہا پشت و پناہ / سپہدار و سالار توران سپاہ
ہوا غم ستی پیران کی میں گداز / خوشی آتی نہیں زندگی زینہار
نہیں خوش مجکوں تاج و اورنگ ہی / کلہ خود اور تخت شطرنگ ہی
مجھی کام دنیا ہی جیوں سی ہی گیا / زرہ اور جوشن ہی جامہ قبا
زبوں جب تلک شاہ ایران کیں / مجھی خواب آرام ہرگز نہیں
غرض انی مجلس میں یا اس کام پر / قسم کہائی اور جست باندھی کمر
ولی ہیلی فرائی آغاز کی / کہ تاب نبرد ہو سکی پر گزیتی
نمر فوج کی رجع کرنی میں شاہ / ہوا دل ستی مصروف شام و پگاہ
سنا مژدہ نصرت و فتح جب / ہوا خسرو نامور شاد تب

گذر آب جیحوں سی شاہ جہاں — خوشی سی ہوا سوی توران روان
سمرقند میں اور بخارا میں تھی — تصرف کیا جا کی با صد خوشی
گئی اور یہی شہید توران کی — ہوئی قبضہ میں شاہ ایرج کی
تبھا ہی شہنشہ نی حاکم وہاں — ہوا ملک میں حکم ورنہ کا روان
بجاہ و حشم خسرو کامیاب — ہوا فوج میں سلی ملجی شتاب
کیا شاہ توران نی پھر عزم جزم — کہ خسرو سی کیجی دلیرانہ رزم
بہت گنج رکھتا تھا افراسیاب — فراہم کیا لشکر بیحساب
جوانمرد شیدہ کہ تھا نور شاہ — اوسی شاہ توران نی دیکر سپاہ
روانہ کیا سوی خسرو شتاب — عقب اوسکی پہر آپ افراسیاب
شتابان ہوا لیکی یکصد ہزار — ہوا ران شائستہ کارزار
شہنشاہ نی جب سنی یہ خبر — سپاہ گران ہت روان کر اودہر
خرومند شہزادہ لہراسپ تھا — اوسی تشنہ نی سالار لشکر کیا
شتابان ہوا آب ہی تعد ازان — لی جنگ سالار توران نیاں
تعاقب میں زابل سی تیغا و تیں — ہوا شادمان خسرو پاک دین
لگا کہنی ای گرد فرخ خصال — سپہدار لہراسپ ہی جو رزم شان

اوبالیو

اتالیق بوجاکی اوسکا تو دب — خبردار رہ اوسی بر روز و شب
دو دشمن ہین جب فاصلہ کم رہا — تو بہ شاہ توران نی نامہ لکہا
تو دستی ہنر ہ سوار رزم جو — تو رو زجرا بنس حق خوار تو
اگر تہی تو میری طرف تی خطا — دلی قتل بیژن کو ناحق کیا
نہ بیہ جور تہا اوسپہ برگزیدا — کہ پیران تیرا دادیہ تہا خسروا
کیا پرورش اوسنی یون تجہکو ہای — نہ آیا تجہی رحم زنہار ذری
خبردار تجہکو ہین کجیہ پر آشتی — کہ ہی لشکران تیری باہش
دلیران تیری شیر غرندہ ہین — پلنگان و شیران کی درندہ ہین
ولیکن نہین جا بنا ہین نہان — کہ ناحق بو خون ریزی مردمان
سپہ سیتی آب آشتی ہو بہم — کہ تا خلق آسودہ ہو بیقلم
جو باہم ہو قول و قسم استوار — کہ پیمان شکستہ ہو زنہار
تو اقلیم توران سی جو سرزمین — تو جانی تجہی وون ہین لی زیر نگین
در و گنج و دیہیم و اورنگ و زر — تیری دار سطہ سون آی تا خور
سوا اسکی دائم میرا ایک ہو جو — رہی تیری حد ست ہین تا صد بر دز
دلیران گردان توران و باز — کرین چاکری تیری نیل و نثار

ربی تری حالت میں یا جان حیف ملک   نہ اس عہد سیتی میں بہتر ہے تنک
اگر صلح تجکو نہ منظور ہوئے   تو ہو تجہ سیتی تنہا تو بنگار زجو
کری کشتہ میدان میں تو تجہی   تو افلاک فوراں مبارک تجہی
میری تو رہوں تری تجکوں سب   غلامی کریں تری ہر روز و شب
جو روز رزغا میں بار آ تجہی   تو جان آفریں کی قسم ہی تجہی
کہ لہراسپ کو شاہ ایران کروں   نہ زنہار رکہنے دخل میں وطن گراں
میری جنگ سی گر تجہی ہو خطر   نہ رکہتا ہوں میں سخت رو روشتر
تو میری اسیری کہ شنیدہ ہی نام   ستیز بدہ ہوای تشنہ فرد الکرام
اگر شنیدہ گشتہ ہو ہنگام جنگ   تو گودرز اشتہ تشن ہو میں نہ دیر رنگ
دو رو گوہر و تخت و تاج و کلاہ   زر و نعمت و گنج و ملک و سپاہ
بسی ہی جو قدر تجکو کمیدست دوں   نہ بہر میں سر و کار ہرگز رکہوں
ہوا نامہ شاہ تیار جب   کیا شاہ توران نی شیدہ سیتی تب
کہ لیجا تو اب پیش افراسیاب   دلیرانہ لیجو سوال و جواب
دیہ بولا کہ جا تو بلا گرد ہاں   تو مجلس میں خسرو کو دید یکساں
کروں قتل میں گنج کا تیغ کیں   گریں کشتہ کو تجکو مردم ورنہ

بم نا

نبه سنگر یوانشاد و افراسیاب — دیبا نامه شنیده کو اوشنی شتاب
وه لکد روانه بو السین ایدیر — شنه ناموری کو بیه بنجی خبر
کو اخنده زن خسرو نامدار — تجالاکی پیده سنگر نیرو رزکار
بیه لولاکه سالار افراسیاب — نه لدیا ستیزه کی زینهار بات
کوران صلح جو یوکی عاجز کمال — و لیکن و جکاره ی ید خصال
وخاد وسکی سینه بن لب بر سخن — بری و لیکن بهن ور دهای کهن
کرون حبت ملک بنی اوسکو یلد — نه لیکن سیاوش نی سینه بو یاب
غرض کور سالار توران دیار — حبت آتا حضور رشنه نامدار
تو لدیا لحاو ادب رسم و نیاز — میبا یا اوسنی شنه نی بار نیاز
دلیرانه شنیده نی کونکلی زبان — بیام مدر زیب کیا دهان بان
سنی حبت کیه گفتار شنیده تمام — لکاکنی نت خسرو دو الکرام
که مین آخر روز رو تنکا جواب — بیه که کر کیار حضت او سکو نساب
معان ایکت تا یا برای فرود — کیا شنیده ید کوی جهای فرود
کیا نامدار رون کو شنه نی طلب — تکاکنی اوشنی نیه خسرو که اب
کوامدهان محجبه به میرانتما — زر و ملک و کوهر کری ی عطا

ولی او یکی است مهربانی بە جا   کە هرگز هنین سینە کینە یسی با

دە بی رحم مطلق بتیە کاری   ستمکاری مردم آزاری

اوسی خواتس لا صلح تنیا هنین   بیە سیجا بام دوستی آرزوی کین

کە محبتی گرو باکە شیدە یسی رزم   نە بگین مرد کاری تویی خرم

غرض شرح تیی شیدە بردو چشم   نمایان تنها جهرە یسی آثار خشم

جومن اوسکو خصمت بە کزما دو بن   تو گر تا روان تحبە بە شمشیر کین

بە خسرو نی کە کر ارا دا کیا   کە تو سا تە شیدە کی جنگ آزما

دلیرانە بیە بولی کە افراسیاب   مزوری ای شاه گردون جناب

هنین بکرسی خالی او کا سخن   جفا بیتە بی مثل چرخ کهن

لکیا نامە بکرما بدر زنگ   تو عزت نسی شیدە یسی بو کرن جنگ

اکر شیدە میدا بنن بتوی بلد   تو اوسکی بلاسی هنین او کونا کی

کە ایک تا مو زیا مداروی نسی کر   تو اکم تو هرکز هنین بجیە خطر

مباد بو خسرو کو بیچی گزند   خرابی بو بیز زیر چرخ بلند

تیە بو وین یکدست ایرانیان   قیامت بو بیز ایک برما بیان

نە زنیار تو مثل آتش بو تیز   نە کر سا تە شیدە کی هرکز ستیز

کیاد لیم

کہا ہر سہ رستم نے ای نامور ۔ سحرگاہ شیدہ کو رخصت تو کر
عقب اس کی آمد کا لکھ کر جواب ۔ روان کیجیو سوئے افراسیاب
کہا شہ نے شیدہ سے روز دگر ۔ کہ رخصت کیا تجھکو ای نامور
کہا تو نے جو کچھ سو اوسکا جواب ۔ عقب تیرے ہی لڑائی کا ہے شتاب
وہ بولا کہ ہی تو لیس سہ آرزو ۔ کہ ای شاہ تجھسی ہوں روبرو
کہا شہ نے اچھا تو رہ آج مہمان ۔ کرون تجھسی پیکار کل اے جوان
سہ گفتار سنکر تو رہنا و کام ۔ گیا شیدہ سیہ واہان تھا مقام
سنا پیدار توران کی ہنگام کا ۔ شہنشہ نے پاسخ شتاب کیا
لگا پوچھنے کہ ای شہ کینہ جو ۔ سنا کچھ نہیں در رہ گفتگو
تو دیتا ہی جو کچھ توران دیار ۔ نہیں جانتا ہی کیہ مجھی زینہار
جہان آفرین کر مرا یار ہی ۔ اور اقبال دولت مدد کار ہی
تو اور رنگ شد سیم و اقلیم و زر ۔ جو رکھتا ہی تو ہی میرا سربسر
تو ہی مثل شمشیر زبان کر دلیر ۔ تہمتن ہوں ہر بر افگن و شمشیر گیر
خدا کی قسم ہی نہ تجھی بیدرنگ ۔ کرون کشتہ میدان میں ہنگام جنگ
تیری شیدہ نی مجھسی چاہی نبرد ۔ نہیں ہیں بہ نامرد گروہ ہی مرد

سحر دہ ہی اور بہن بہن اور تیغ
کروں ساتھ اوسکی میں تنہا ستیز

گوایا سخن نامہ تیار جیب
کیا شاہ نی گرد قارن سنجی بیت

کہ شنیدہ سنی یک کسی شخص کو
سوی شاہ توران شتابان دو دو

ولیکن نہ شنیدہ سنی کیا غرور
کہا اب نی تیری ای بی شعور

نہ سجا تجہی بیان برای پیغام
نہ جانا کہ تو تیرا کام تمام

سحر دیکھنا تو تماشا فوج کا
کرین تجہ کبن اور کبن سر ترا

دو مین قارن گرد آیا وہان
کیا تہا جو شنہ تی کیا وہ بیان

کہا سنگی شنیدہ بی ای ہوشیار
تو کل جا تو دیکہ کر کارزار

نہ سجا تو خسرو کو میرا پیام
کہ وقت سحر آئی شہ دلآرام

مری ساتھ تنہا تو کیجو نبرد
مدد کو نہ سیجی کوی اور مرد

لگا کہنی قارن کہ نیکنام خلف
تولک سی شہ کو ہی عار و ننگ

سحرگاہ شنیدہ دلاور سوار
جو میدان مین آیا ہی کارزار

تو کیخسرو نامور بہی فوج مین
کیا صاف تی قتل شمشیر عزیز

لگا کہنی پون شنیدہ نامدار
مجہی میل کشتی کی ای شہریار

اور اسپ سی اوترہ دونون دلیر
ہم گرم کشتی ہوی مثل شیر

لگا دو اکبرہ

کیا زور شیده‌لی بر چند یر — نه یرگه بیله خسرو تابور
جهاندارنی اوسکه ارزو قیلتی — تگرگمون وثنت تیکاوون
کنا چاک خنجر بسی اوسکا تکر — یوز عرق شنیده هجون تاموز
کنا حکم خسرونی هیچه بعد ازان — که شنیده کی ایب تن گوای مردمان
کرد باک تم لیکی منشک و گلاب — مرتب کرد مقبره بی شتاب
روان بوکی بیر چاری باندزار — کیا ینتس سالدر توران دیار
جهاندارگا نامه اوسکو دیا — زبانی نبی احوال ظاهر کیا
کتی نامه وین شنیده کی بیر ایبیان — کیا ماجرا جنگ کا سب بیان
سعیدار نی جیب سنی هیچه خبر — که گشته تو اس شنیده نابور
جهان سی بوز یکقلم تا زمید — سعادت نظری توی نابدید
نه برگز لکدا نامه کا یکجه جواب — کما ازد چارن کو رخصت شتاب
ره‌ها ولیس بر کره مرو قیزار — کمرخت باندی کی کارزار
توی شاه ایران بیر افراسیاب — روانه بوز لیکدا لشکر شتاب
بیشتر بنده لشکری لشکر بوز — نمایان و یهان بر وز نحس بوار
بشت چند توران یوشن نی کیا — که ولیس بیرا کینه پیدا شنیده کا

ترکان لشکر

طوری ترک چون خوار دل ایول کر / نه هر کز کیا جان کا کجه خطر
بو الجر چون عرصهٔ رزمگاه / توانشکه ترک آخر تباه
نه میدان بین یکرع توران رها / جریده سپیدان پشنک رها
نه جاها که دیکجی دلیرانه جان / نه دوراد سکی مردمنی توری عیان
کیا آخر کار افراسیاب / تنوی رنک ایدو بحال خراب
مظفر نوا خسرو نامجو / بلبا نزده فتح کادسن او

گرفتار کرده آوردن پادشاهزاده تومم افراسیاب را پس نخجیر کشته شدن افراسیاب و مراجعت فرمودن نخجیر وار توران قرین فتح و نصرت بسوی ایران

نکاربک آمو سی افراسیاب / گریزان تونی کشور چین شتاب
شه نامور بی تعاقب کنان / شتابی سی بنجا بفوج کران
بصد عجز خاقان بنی بنجاودین / زر و گوهر و گنج تاج و نگین
فرستاده بیه پیشکش یکی جنب / کیا پیش خسرو بعز و طرب
کیاست بیه خسرو نی خاقان اگر / گری شاه توران کو چین سی بدر
تو بهتری در نز و د تو کا تباه / ربی کا نه ملک و سر بر و کلاه
فرستاد بیدرنس خاقان کیا / پیام شتنتنه مفصل کیا

بیم کغار انکل

سه یکقا سینک بولابره خطر کیا شاه توران کورونیش بدر گفتار
کیا چین سیده لوبی کمرزن زمین عقب اوسلی بیحاشه باک ذقن
دهان سنی نی لی راد دوست قرار نه تاب اقامت نه هیچ زینهار
چنان جای تیها شاه افراسیاب بیحتا تباه و لمن خسرو کامیاب
نه پای کتش اوسنی جاتی فراز که تیا سیلو حرف نسته نامدار
تلف فوج ترکان بوتی سر بسر گرفتار لی شیئت ناموز
نه یک تن رها شاه توران کی تا سر نه هم دم تباکوی بحر بیم فرار
لکابرلی تیها الصد اضطراب پریشان و پریشان و نیخوز روح اوت
لوتی شنبر برد وح کوی غار تیا که تاریک مثل شب تار تیا
رها جاکی دهان شاه بر لشه تحت نه لشکر نه کشور نه افسر نه تحت
ستم سی زمانه کی تا شاد تیا شب و روز سرگرم فریاد تیا
فریدون کی تیها نسل کسی عزیز ملکزاده بودم صاحب تمیز
سر دامن لوه تر دیک غار اقامت گزین تباه و لیل و نهار
شنی شب و آواز افراسیاب اوتر کوه سی بوم آه اشتاب
جیدر سی کرانی تی هردم صدا اودهر کوه دی کان آنی لکا

شنبه‌یه که گوی بزرگی زمان ‌ ‌ ‌ بیه لیکتای با خشم تیر زمان
که ای شاه توران و ماچین و چین ‌ ‌ ‌ کیهان نی تیر الخست و تاج و نگین
کیهان وه دلیری و جاه و خشم ‌ ‌ ‌ فلک نی لکا گجیه به جور و ستم
که تنها بیابان بین آبا تو راه ‌ ‌ ‌ نوی غار تاریک لاابا نیاه
نقش ماسستی جا با که افراسیاب ‌ ‌ ‌ کری بی فغان با و خشم بیر تب
بیه تنها وسکی بیداد سی ورزو مند ‌ ‌ ‌ که بستجا تها گجه اوسکو او نستی گزند
نی ز انتقام استی نابدی نکر ‌ ‌ ‌ کیا شیر تا صبح بو جلوه گر
هونی صبح تا بنده حبت شکار ‌ ‌ ‌ تب آبا و دین بوم نزدیک غار
لکار که ای شاه افراسیاب ‌ ‌ ‌ دعا میتری بکسر تونی مستی تب
خدانی میتری ماسس بیجا مجتی ‌ ‌ ‌ که بر آلاوی مقصد کرون حق نجی
تو اغار تاریک نسی با ترات ‌ ‌ ‌ بیه ستنگ دره لکلاد نورو طرب
اوسسی بوم نی خوب بیجان کر ‌ ‌ ‌ لکا باز ور ایک منشت آنگر
بو اده بستر اسبیته و بتر از الم ‌ ‌ ‌ لکی نونی گشتی و هان بهر بیم
گیا شاه توران نی گوز و رسخت ‌ ‌ ‌ کیا چرخ بیر زور نی های پست
نه هرگز گیابش گجبه زور زشت ‌ ‌ ‌ ولی تنها نه ز تنها بیر وی تخت

اوستاوم

اوسا ئومنی او سکو بیکا و ویژن — کیا بیه گرفتار ارزوی کیژن

زمانه کا هرگز منین ز عشقاز — کسیکا هنین چرخ گردنده یار

گری مادراوش کو دهر سن تله — گری سربلندون کو تون سیت آه

تضرع کناش بمکی ولاده تیش — مری دست و بازوی لیسته گیون — بیژن

ببلامجبسی کیا منیجکو سنجاهرز — کیاتوم نی توی بیداد گر

جبانداراز تو دز نشته مادراز — ستندار سیاوخش عالی تبار

جو ایمز و اعزیزت سیلوان — تو ازگی بی او رشیرا و کاتن

مری سا سیر کان فرخ نهاد — که تنی مادراز و فریدون نژاد

ادمنین قتل تو تی کیا بیگناه — نه آیا بجی رحم ز شار آه

تری جور سی مین گزرین تورا — بوی کوه و صحرا گشتا یان تورا

وگر نه مجی بی تو گرتا هلاکت — که هرگز خدا اگا نه تنها منیجکو تاک

زمانا اگی مالدی کوه بلیند — که تا منیجکو تجسی نه سنجی گزند

دجا بین بیه تر با تنیا ز صحد م — که بر باد تیرا تو جاه و حشم

جو جا تون تنها منیجکو خدا لی دیا — بجی آن گرفتار ستیرا کیا

ری گجیه تیر ز نشان د ر مین — که تا جا کی آباد تون نشد مین

ذرا گر حقیقت نه ایتی بیان   که کوکلر نه یه بوکی آیا بیان
بیان ایتی راوسنی پکسر کیا   نشان خسرو نامور کا دنیا
شتابان بوا یوم فرخنده خو   نوتی تاجور ییکلی بدخواه کو
دده بولا که تو مخلکو بهنان قتل کر   نه لنجا مظفور سنه نام ور
پذیرا نه اوسنی کیانه سخن   کشان لی کیا نیشن شاه زمن
هوا شاد کیخسرو ارجمند   کیا لطف سنی نوم کو سربلند
سر افراسیاب جفا پیشه کا   کیا تیغ بران سنی تنه لی جدا
ستمکار گرسیوز کینه ور   که تنها قیدمین اوسکو بی ژند تر
کیا کشته خنجر ابدار   ادا ایدر کیا شکر پروردگار
که تیری عنایت سنی ای ذوالاکرام   لیا یدیکا نون سنی اب انتقام
جو تسخیر سب ملک توران کیا   تو خسروئی نیر قصد ایران کیا
هوا حکم توس رستم گرد کو   که توران هیی زه ای پهلو نامجو
بفتح و ظفر خسرو پاک دین   هوا ردلی آفزای ایران زمین
جهاندارکا دیس کشور گشا   زروی مسرت کیا پیسوا
خوسی سنی تعلگیر نامم هوئی   برنک گل تازه خرم هوی

کیاوون نم

کیا یوں بہ امداد لطف کریم | میسر ہوئی ہم کو فتح عظیم
مخالف سی کین سستاوں لیا | ہوئی جمع خاطر بفضل خدا

رحلت نمودن کیکاوس از جہان فانی بملک جاودانی و بیازکی
جلوس کردن کیخسرو بتخت جہانبانی

جہاں میں بجز پاک پروردگار | نہیں ہی کسی کو بقا زینہار
گدا ہووے یا بادشاہ وزیر | کسی کو قضا سی نہیں ہی گریز
جہاندار کاوس انجم حشم | شتابیں ہوا سو ہی ملک عدم
چلی روز کیخسرو نامدار | رہا غم سی کاوس کی سوگوار
سر تخت شاہنشہی بعد ازاں | ہوا مثل خورشید جلوہ کناں
کیا تازہ او رنگ بزم جلوس | تو حاصل فلک تی کیا پای بوس
ہو ہفت اقلیم پر کامراں | ہوا اوس کی بخشش سی خرم جہاں
رعیت نوازی جہاں پروری | خلایق شناسی کرم گستری
بدی ہاتھ سی شاہ تی زینہار | رکھیا عدل سی کام لیل و نہار
میسر ہوئی خلق کو ایمنی | ہوئی شہ کی دولت سی مردم غنی
پس از مرگ کاوس تا شصت سال | رہا حکمران شاہ فرخ خصال

عبادت سے معروف ہے دل ہوا — ہوی حق پرستی دہ مایل ہوا
امور خلافت سے یکبارہ کام — کیا اہلکاروں کو مالک تمام
ہوا جب کہ شاہنشہ نامدار — عبادت میں مشغول لیل و نہار
بزرگان ایران گئی پیش شاہ — سے بولی کہ ای خسرو دین پناہ
نہ یکبار ہو تخت شاہی سی دور — کیا جانیں سلطنت کی امور
کرون حق پرستی میں شب کو بسر — کرو کار دنیا بوقت سحر
لگا کہنی خسرو جواب میں پھر — نہیں کچھ تمنای تاج و سریر
سے ہی آرزو مری شام و سحر — کہ دار الفنا سی کرون میں سفر
کرون سلطنت کا میں کیا کاروبار — کہ مایل نہیں دل ادہر زینہار
دلیران و گردان ایران زمین — ہوی سنکی و دلگیر و اندوہگین
طلب رستم زال زر کو کیا — مفصل سے احوال اوسکو لکھا
سے سنکر وہ ایران میں آی دوان — کئی پیشوا جلسہ نام آوران
بیان نامداروں نی پیرون کیا — کہ ای پیشوایان کشور کشا
خدا جانی خسرو کو اب کیا ہوا — کہ اورنگ شاہی سی بیجا ہوا
مقرر کیا ہی جدا ایک مکان — شب و روز رہتا ہی خسرو وہان

ہی اونکی

ہمیں اوس مکاں ہمیں یاری   ہمیں اوسکو ہمیشی سروکاری
ہوئی اوس حقیقت ستی آگاہ جب   ہوا رستم و زال کو ہیچ عجب
سنایاں ہوی لوکی شاہ جہان   کیا اوکی پیرزن پرده فغان
شتابی سنی آواز ہنسکر شتاب   کیا اوس ملکانیں اوہیں باریاب
بیہ بوجہا کہ کس طرح آئی یہاں   دہ بولی کہ ای پادشاہ جہان
تیری سلکی غفلت ہوا ہمکو غم   دوان آئی ہم یا دل پرالم
کہا شہ نی یوں ای ملکن دلیر   ہوا ہوں میں دنیا و دولت سے سیر
مجہی میل یزدان پرستی ہی اب   عبادت میں مشغول ہوں روز و شب
غرض جہد و کوشش ہی بیسود ہم   کہ آیا دہ ہوز اور زادہ قدم
بیہ پاسخ دیا بیہ کہ ای پادشاہ   ہوی جو اوس توں ستی راز دہ راہ
تو خیرات ہر روز و شب بہیجی   فقیروں او مسکین کوں زر و بہیجی
عبادت بہی بہتری ہر ایک زمان   تو صرہی لازم ہوی مردمان
دہ بولا کہ مردم ستی نفرت ہی اب   سنی غیب ستی بیہ صدا ای عجب
کہ نزدیک تیرا ہی ایام مرگ   ہمیشا لوکی شاہ زمیکام مرگ
نصیحت ہوئی جب نتیجہ کار گر   تو غافل ہوئی رستم و زال زر

ولیکن همه نی لگا زال گرد — که هر یبی توران شاها بیت سالخورد
همه اورزدی جی بی توران جا تبا — که زنهار توران هین نه تختیسی جدا
نشیمن نه لی سنگ همه هیچ دیبا — که جای دگر بیا نسی هین جادون کا
کردن خوی کو تغولیف جان آشطیح — توی عنیکسی سب نداخت طرح
همه سنگ ده دود نو یل نامور — برآمد توی و تمان نسی چشم تر
اینین دیکه کرجله ایز زیان — لگی زنی فریاد تکور و فغان
همه زاری و فریاد سنگ دودین — برآمد نوا خیز و باک دین
هرایک کو نشیمن نی کی دلدی — کیا یون که غمسی آرودل اتچی
اینین جایی اسقدر درد و رنج — که ای رفتنی همه سرای سپنج
سپهدار بن شاهان بشین کیان — جهان ده کی هم بی جادین جهان
همه تنکه کردین خیمه باند کیا — شبستان نسی کوئی بیابان کیا

ترک کردن گنجینه و دولت دنیا را دنیش گرفتن راه عقبی و تاج و تخت شاهی
به لهراسب سپردن و خود در یک چشمه رفتن و در انجا غائب آمدن

جهاندار خسرو نی بر روز دگر — کبی جمع ایران کی سب نامور
عطای اوشبن نعمت بیکران — هرایک کو جهان هین کنا کامران

اوردن بادرد جهان از ترن
بزی دمای زمین لگی اوزاینیس

بفرزان دلکی

فقیران و مسکین جو تھی شہر میں / کیا اونکو شہ نی غنی دہر میں
بہ داد و دہش شاہ ایتی فرو در / رہا دل سی مصروف تا ہفت روز
کیا شہ نی بہر ترک جاہ و حشم / رہا کچھ نہ دنیا و دولت کا غم
ہوا جب سی فارغ تب شہ نامجو / دیا تاج و اورنگ لہراسپ کو
ہوا گرد گودرز اوسکا وزیر / کہ تھا دانش آگاہ وہ مرد پیر
کیا گیو کو شہ نی سالار فوج / کہ دیکھا اوسی لائق کار فوج
کیا ملک تقسیم یہ سر بسر / ہوا جیسا ملک ہر نامور
لگا کہنی یہ خسرو پاک دین / کہ ای سرفرازان ایران زمین
تمہارا ہی لہراسپ اب بادشاہ / اطاعت کرو اسکی شام و پگاہ
فرامرز رستم سی یہ شہ نی کہا / کہ فرمان بری تو ہی کیجو سدا
ہوی تنگ سن غصہ ایرانیان / یہ گفتار لائی زبان پر کہ ہاں
فرامرز ہی پور گاو تن کی / سنیدار کرتیب دانا دلی
جو موجود ہو پور فرخندہ بخت / تو پہنچی نہ دارا کو تاج و تخت
سنی جب یہ گفتار ایرانیان / کیا تب یہ سخن زال نی تب بیان
کہ خسرو نی جسکو کیا بادشاہ / یہ لازم ہی ہمکو کہ شام و پگاہ

گرین بندگی او سکی چون بندگان | بیه لیه کر کیانش خسروان
که بر خاک کو نوکرنی سرفراز | تو هم سر جبکاوین زروی نیاز
کیاشه نی جوکوی بود اد گر | خردمند و دانا و صاحب هنر
شجاع و کریم و خلاق نواز | سزاوار شاهی و ده سرفراز
بیه لیه سب اولاد و هوشنگ ی | جوانمرد و با داد و فرهنگ ی
کیا شیجه نز رسنی و ده شهریار | که ی با دل و عادل و هوشیار
بیه تعریفش لهراسب فرخ نهاد | بزرگان ایران هوی سنگی شاد

نی لی اخبار

پرستاری شاه عالی تبار | دلیران و گردان ایران و یار
نگاکنی خسرو بیه لهراسب کو | که جا ات بیه ی شهرای با مجو
مجی جواب بی چشمه آبا نظر | شتابنده تو بابون بیابانی آورد
و نان جاکی دو نگا بی جان ناز بین | بیه کیه کر بو ولیس روان فرودین
حیب اکی کیا خسرو نا مجو | فو رخصت کیا رستم و زال کو
بوی و فت رخصت م ژنه گیان | بو اینشتر و تان نسکی سر زود ا
دلی بیزن و گیو و گودرز بی | و ده کشتم و طوس و فریبرز بی
نه رخصت بیه ی راه نی ببنشار | که ی بیرده خسرو نامدار

لیرانم

سر چشمہ چند دم کہ خسرو گیا / تو وہاں غسل شاہ جہانی کیا
کیا سب نے وقت جدائی کے آب / خدا سے مجھے آشنائی ہے آب
سوئے خانہ بیاباں سے وان تو شتاب / کہ ہو کے بیان بارش برف و آب
چلی صرصر تند اور باد سخت / کہ ہوں بیخ سے کندہ یکسر درخت
نہ یہ کہہ کر کیا چشمۂ آب بین / نشان پیدا نہ تھا کا بلد خواب مین
ہوا عجب کہ خسرو وہاں ناپدید / تو سب نامداران ہوئے نا امید
پھری وہاں سے ناچار گریہ کنان / فریبرز نے پھر کہا یوں کہ یہان
توقف ذرا کرنے کا ہون طعام / فرود آئے پھر نامداران تمام
بگرد و گودرز فرخ ستیز / ہوا اور سب ملکان سے ان ستیز
طعام العوض سب نے کیا وہاں / گئے خواب مین بیہودہ گردن کشان
نمایاں ہوا ابر تاریک تر / ہوئی بارش برف پیرا سقدر
کہ یکسر ہوا کوہ و صحرا سفید / ہوا ملک روی زمین ناپدید
فریبرز و گستہم و طوس جوان / یل گیو اور بیژن پہلوان
ہوا ایسی وہاں اور بہی نامور / گئے ہمرہ شاہ تھے جسقدر
تہ برف یکبار کی دب گئے / سوئے جہان عدم سب گئے

کہ تیس منتظر گرد گودرز تہا / نہ زنہار کوئی وہاں جب کیا
نہ تہا اوسکی ہیجا کسیکو اندیر / کہ ہیجائی نام آوروں کی خبر
دہ آزادا تو کیا دیکتائی جہان / کہ مردہ ہمن تیغ زن تیر زن
یہ ہی رسم و آئین چرخ بلند / کہ گاہی رکہی شاد کہ دردمند
کسیکو نہیں ہی جہانمیں قرار / پہری ہی سدا گردش روزگار
اب آتا ہوں میں سوئی لہراسپ شاہ / کہ زینت دہی جسکو تاج و کلاہ

نشستن لهراسپ بتخت شاهی در ایران

رکہا سر پہ لہراسپ نی تاج زر / سریر شہی پر ہوا جلوہ گر
نہ دی شاہ نے رسم کیخسروی / رکہا خلق کو خوش بصد نیکوی
کیا اسنے لطف و کرم عدل و داد / بزرگان ایران ہوئی شاد شاد
جہاندار کی چار فرزند تہی / دلیر و شجاع و خردمند تہی
ملکزادہ تہیں ایک اوراک دلیر / ہنرمند وا باشجاع و دلیر
یہ دونوں تہی دختر قیصر کی / کہ لہراسپ کی سانتہ منسوب تہی
دو فرزند تہی اور خاتون سی / ہنرور از آداب و قانون تہی
ملکزادہ گشتاسپ مرد دلیر / دلاور جوان شاہزادہ زریر

دلیکی تہی

ولیکن تھی ہوشیار درکار زین
جوانمرد گشتاسپ دربار مین

وہ تھا لائق تاج فرماندہی
نمایان تھا چہرہ سی فر شہی

دلیر و زبردست و مغرور تھا
ولی شاہ سی اسکی دل دور تھا

موافق نہ تھا شاہ سی زینہار
رکھی تھا اوسی شاہ ناچار خوار

جفاؤن کی اگرچہ وہ مرد جوان
گزرتا ہوا اوسکی غم دستان

زریر دلاور کو سنکی لی گیا
کہ لیجا سوار زن جنگ آزما

تو گشتاسپ کو لا کی شاہی بیان
شتابان ہوا تب زریر جوان

جدہر کو سنا بندہ گشتاسپ تھا
اودہر کو تفحص کنان تب گیا

ملا اوسکو گشتاسپ انجام کار
زریر اوسی بولا کہ ای نامدار

سمند حمیت کی پھیر عنان
بیابان سی ہو سوی ایوان روان

لگا کہنی گشتاسپ ای نامجو
نہین میری پیش پدر آبرو

کری ہی وہ توقیر کاوسیان
نہین مجہ پر اور تجہ پہ ہی مہربان

ولیعہد اپنا کری مجہکو گر
تو حاضر ہون مین جلد پیش پدر

وگرنہ نہین پھیر کر جاؤن گا
نہ زنہار پیش پدر آؤن گا

زریر دلاور نی پاسخ دیا
کہ ہون مین کفیل آپ کی کام کا

بدری بیرو ہاسی دہ دو نون جوان — خو تسی سی کوی خانہ آتی دوان

سنی سہ نی گستاسپ کی حیت ناث — نہ ہر کر کنا او سنہ لجیہ التفات

خو آنا نظر شاہ نا مہد نا ان — تو نا جار گستاسپ نا جکی جوان

سوہی ر دم تنہا کرزان توا — ستانده طرف بیابان توا

زر سر دلاور نظر نان شاہ — کیا دسکی دنبال لنگر سپاہ

کیا دورنگ ده تفحص کنان — دیگن نا نا ہتین لجیہ تن ن

سوی خانہ نا کام آنا رزیر — سوتی ر دم بیجاده ذکر مرد

غرمانہ کوتہ بین کرگی قیام — لکا حرف اوفات کرنی مدام

تبلیغ ورزنال حیت ہو جکا — توید سوی دیوان قیصر کیا

کیا ہو بیر و نویسنده بون — بیان جاکری کاین جوینده ہو

کیا اہل دفتر نی لوین ایجوان — ہنین ہی نویسنده دو کار زیان

کری کر توقف توید تری نام — مقرر کوتی رفتہ رفتہ ہو کام

بیہ رکتانہ ہتا قوت تکر ور کا — سوی خانہ ساربانان کنا

لبان غربان و بیچار کان — ررار ده کنا جاکری کا دہان

و ہین مہتر ستاربانان نی طعام — کنلانا کنا خرم و شادکام

کیا بد بیہ گشتاسپ نوا بجوان   ہمن کچھ نہیں خوش نساز بان

ہوا جب بہ گشتاسپ دہقان کا منا   کیا سوی آہنگ زن بہ گشتاسپ

کیا جانی او سبی کہ نزد وجد بون   بانک کام ہیں خوب محنت کہ بون

کسیتی او سنی کوہی بہلا کہ دہقان   حوالہ کیا ایک آہنگر کا ان

نہ تو بیا کہ سینی بار زادہ اس طرح رنگ   کہ بندان شکستہ سینچی اور بیل

غضبناک اینکہ اس بر بولا   کہ نقصان اوسکا سراسر بولا

نیت و ہلکی دشنام ار زدوی کئن   کیا دور دوکان سی اپنی وطن

عوض جان سی گشتاسپ ایلن کیا   لوگی دشت چشم گریان گیا

زراعت ہایان بن لینی نظر   کیا دور افتادہ تنہا کنت بر

بیہ بیچارہ نزدیک دہقان کیا   سنیم سی زبانہ لی گریان گیا

کیا رحم دہقان لی بیہ دیکہ کر   وہ گشتاسپ لولی کیا اپنی گہر

کہلا یا طعام اوسنی بیچانی شیر   لگا کہنی دہقان سی مرد ولیر

کہ تو کون ہی کیسا ہی نیزری نژاد   بیہ بولا وہ دہقان سی فرخ نہاد

کہ نسل فریدون سی ہوں اے جوان   اقامت کرین تو تمہین مدت سی یہان

کیا کار دہقانان اضطناز   ہنیں کچھ غم اور دیس روزگار

لگا کہنی پیر سرور ارجمند
تو اور میں تجہوں ایک جدی ای ہوشمند

کہ ہوشنگ کی نسل کی میں ہی ہوں
ولی تجھ ہوں ہمشہ یہ چرخ دون

ہیہ لیہ کر نگارنی دہقان کی کہ
وہاں اوسنی کی ایک مدت بسر

بہری آخرش گردش روزگار
ہوا یاور اقبال انجام کار

یہ آئین نہی قیصر روم کی
کہ دختر نہ کشور روم کی

جو ہوتی تہی بالغ بصد لطف ست
مہیا وہ کرتا تہا جشن طرف

فراہم وہاں ہوویں تہی شاد شاد
جوانان خوش روی فرخ نہاد

جیسی چاہی تہی وہ دختر نازنین
اوسی شوہر اپنا وہ کرتی دو بین

کتایوں تہی اک ماہ خستہ شہر یار
ہوئی جب کہ بالغ وہ بت گلعذار

نشہ روم نی تب بصد انبساط
مہیا کیا ایک جشن نشاط

بلاے جوانان عالی گہر
ملکزادگان خجستہ سیر

جو دیکہی کتایوں نی سب ایکبار
نہ آیا پسند اوسکو ایک نامدار

اوسی خواب آیا تہا سب کے نظر
کہ ایک مرد خوش روی ہا کر دگر

غرض یا نہ آیا تیری شہر میں
نہیں اوسکی ہوکس کوی وزمین

بصفحون میں ہی اوسکی اقبال بخت
تیرا جفت ہوگا وہ فرخندہ بخت

لکہنؤ ۱۹۱۹

سنے روم کی بیٹی اور دگر
دیکھانی کتابون کو سب بامور

نہ دیکھا جوان کوئی اوس شکل کا
کہ عکس تصور کتابون کو بنا

دگر بار بیدار ہت کوفت صورت
نظر اوسکو آیا وہ عالیجناب

اوسی درخت کی دستہ گل دیا
سحرگاہ بیٹی نے منادی کیا

کہاں جشن میں آج آوین سبھی
مسافر ہی اور مردم شہر بھی

وہ دہقان گشتاسپ فرخ جوان
بہم شہر میں آئی تھی ناگہان

منادی کی دہقان نے سنکر صدا
جوانمرد گشتاسپ سے یون کہا

کہ مجلس میں شاہ قیصر کی اوٹھ جلو
کہ شاید نصیب اپنی وہ دخت ہو

رخ شاہ دولت آوی نظر
میسر ہو جمعیت دگر و فر

کئی الغرض وہان وہ دو نوجوان
کہ وہ بزم آراستہ تھی جہان

سوئی شاہ گشتاسپ فرخ سیر
پڑی جب کہ اوس نازنین کی نظر

لگی کہنی دایہ سے وہ نامور
کہ تھی اس جوان کی مجھی جستجو

یہ کہہ کر دویس دخت دستان
گئی پیش گشتاسپ خورشید جوان

اوسی دستہ گل جو اوسنے کیا
گئی بیٹھ شبستان میں وہ مہ لقا

غضبناک سنکر ہوا بادشاہ
لگا کہنی یون کھینچ کر غم سے آہ

خدا جانی کیا ہے سچ ان پی کی ذات ‌ ‌ نہیں ہمکو معلوم ذات و صفات
یہ جانا کہ دختر کو بھیجی سلاک ‌ ‌ ولیکن امیدوں نی بخوف و شک
کیا اون کہ رکھی خدا پر نظر ‌ ‌ جو چاہی کری داور دادگر
نہ تھا سب میں عہد کا توڑنا ‌ ‌ نہیں خوب آپس سی منہ موڑنا
لگا کہنی پھر قیصر نامجو ‌ ‌ کہ دو خوب تحقیق اس بات کو
کہ یہ کون ہی ذات اسکی ہی کیا ‌ ‌ تفحص وو جس مردمان نی کیا
گئی جس گشتاسپ فرخ خصال ‌ ‌ ہوئی حالی اوسی چہرہ سیان حال
وہ بولا کہ لہراسپ کا ہوں پسر ‌ ‌ خفا بات سی ہو کی آیا ادہر
یہ احوال سن کر گئی مردمان ‌ ‌ کیا جس قیصر مفصل بیان
نہ زنہار قیصر نی باور کیا ‌ ‌ کیا قصہ دختر نی یہ خواب کا
کیا عرض پھر مردمان نی یہی ‌ ‌ عیان اوسکی رخ سی ہی فرشتی
نہ تحفہ صد زر بیان جس پر کیا ‌ ‌ نہ دیا عقد گشتاسپ سی دخت کا
نہ ہرگز دیا اسے نی تحفہ مال و زر ‌ ‌ کیا ملک سی دونوں کو گھر سی بدر
گئی اون دو گشتاسپ فرخ ہم ‌ ‌ نکلی رہی درزانہیں لاجرم
گذر کر گئی دریا سی گشتاسپ شاہ ‌ ‌ شکار ایک کر گورخر کو نگاہ

لگی دونو

گذربان کو ایک حصه دی گر تمام — کوئی خانه لاتا تها باقی تمام
غرض قوت هر روزه نخچیر تها — پراکنده خاطر تها دلگیر تها
ده دختر شه روم کی آن زمین — پری چهره خورشید رو مه جبین
هوی دو جوان اونکی بیاه خواستگار — که تهی اقربای شه نامدار
جوانون کا میرین واهرن تها نام — سپه میرین سنی تولدشه دوالکرام
که هی شهر مین ایک گرگ خونخواری — رسانندهٔ رنج و آزار هی
کیا ملک کو اوسنی یکسر تباه — گیا مین کئی بار لشکر سپاه
هوا اوس سی هرگز نه عهده برا — تلافی نه کچه کر سکا مین ذرا
کری تو اوسی قتل گر ای جوان — تو دون تجهی دختر دستان
کیا سنکی حیرت مین وه با مجو — که کیونکر کری قتل اوس گرگ کو
گذربان نی اندوه اوسکا کیا — که گشتاسب داماد سلطان کا
یاد ده دلیرانه هر صبحدم — کوئی دست جاتا هی لیلی بنج دعم
کرتی هی شکار ایک گور کلان — دلیر و تنومند هی وه جوان
گر اوس سی تو چاهی امداد تو — ملادی ته خاک خون گرگ کو
هوا شاد میرین سنکر سخن — کیا تیس نام آور پیلتن

گذریان بھی ہمراہ اوسکی گیا | یہ گشتاسپ سی جا کی اوسنی کہا
کہ ای نامور گرز مرا تو ہو یار | تو ہو شاہ بدعا ہمکنار
بنیزا کیا مردی یہ سخن | دلیرانہ روز دگر پیلتن
ہوئی گرگ جنگی شتابان ہوا | نہ زنہار دلمین ہراسان ہوا
گذریان و میرین بھی ہمرہ گئی | ولی راہ مین خوف سی رہ گئی
گیا سامنی گرگ کی خنجر ان | تو دیکھا کہ ہی مرسی بھی کلان
طرح شیر کی گرگ نی دور کر | دو مین پنجہ مارا جوانمرد پر
دلاور جوان نی بیک زخم تیغ | دوپارہ کیا گرگ کو بیدریغ
گذریان و میرین تماشا جو ان ہوئی | بہت دلمین مسرور شادان ہوئی
کہا یہ میرین نی ای نامدار | تو نام اپنا مت کیجو آشکار
دہ کہنی لگا کسقدر تھا یہ کام | کہ اپنا کرون آشکارا مین نام
حضور سیہ روم میرین گیا | کہا گرگ کو قتل مینی کیا
ادا مینی کی شرط ای بادشاہ | مجھی دیجیے اب دختر نیکخواہ
نہ باور کیا شاہ نی زینہار | گیا سوئی صحرا سیہ نامدار
وہان گرگ کشتہ جو آیا نظر | تو حیران ہوا قیصر نامور

نابرالعالی

پھر ایفای وعدہ کیا با خوشی
دہ دخت پری چہرہ میرین کو دی

کہا شہ نے اس سے یوں بعد ازاں
کہ ہے کوہ میں اژدہائے دمان

اگر کشتہ ہووے تجھ سے وہ اژدہا
تو حاصل ہو دلکا تیری مدعا

ہوا دل میں اپنے وہ اندیشہ ناک
کہ کیونکر کرے اژدہا کو ہلاک

کہ زبان نے احوال گشتاسپ کا
بیان پیش اہرن مفصل کیا

کہ تنہا دلیرانہ ہو جنگ جو
کیا کشتہ گشتاسپ نے گرگ کو

یقین ہے اگر گشتاسپ نے خوف ناک
کرے اژدہا کو بھی دم میں ہلاک

پھر سنکر حضور اوسکی اہرن کیا
بیان اوس سے اپنا کیا مدعا

لگا کہنے گشتاسپ عالی نژاد
کہ اک خنجر تیز دندانہ دار

تو لاکر کے تیار رکھ الحذر
کہ تا قتل ہو اژدہائے دمان

کیا اونے لایا وہ خنجر درست
پھر لیکے گیا اوس کی کوہ پر

ہوا نعرہ زن مرد کشور ستان
مقابل ہوا اوسکی اژدہا

دہن سے وہ مردم ربا آتش فشان
خدنگ افگنان تہا پہ مرد جوان

کئی جب خجل تیر اوسنے رہا
ہوا اژدہا خستہ تر تا بہ تاب

وہی خنجر تیز بیدرد و تیز
سر نیزہ گشتاسپ نے تا بدہ

وهن هین کیا اژدهای روان
وده هین گیلی بیژ آگه سنگ گران
کیا خسته مغز و سر اژدها
نشان اژدهاکانه بر لرز کیا
دو فرزندان تیز او سکی کنده کی
خودسی وده اهرن کولاکردی
وده هین نیش شه اهرن آباد وان
کیا ماجرا اژدها کا بیان
وده فرزندان دتی قیصر روم کو
تعجب هین آیانشه ره تا مجو
نه باور کیا بد سخن ز شناد
کیا جانب کوه بوکر بواز
خوده اژدها کشته آما نظر
تو اهرن سسی کنی نگا تا جوز
که بیه کاری دپو گا بیکان
نژاد کیان سسی هو گوی بیان
که چنی بیه کار ما مانن کیا
تو هرگز نیین قابل اژدها
وده تولا که ای سرور انجمن
نه زینهار بوارت تو سیان سکن
که تینی شر طموکجه بعدش وداد
شتابی سسی گرتو بیی زعدو فا
بان کی بیه تقنار اهرن فی حب
بو قیصر روم تا جار بیست
نعوض بره اهرن تا مجو
کیا تنجد از دخت خود کو
کتابون کی تنی آشنا انگ زن
بیه او سسی ئلی کتی وده سیم تن
که بی قابل گرگ و مار سیاه
ملکزاده گشتاسب تا عز و جاه

قاوه

گئی وہ کتایون کی ناکی حضور　　لگی کہنی یوں با فراوان سرور

کہ گرشاسپ دارا و سلطان کا　　شجاع و دلاور بہادر جوان

جو میرین و اہرن کا یاور ہوا　　تو یہ مدعا اونکا ظاہر ہوا

غرض اوس دلاور نی بی خوف و باک　　کیا گرگ اور اژدہا کو ہلاک

کتایون کی نان نی یہ قصہ تمام　　کیا عرض پیش شہ دلارام

یہ سنکر شہ روم کہنی لگا　　مجھی روز اول یہ معلوم تھا

کہ زیر سپہر برین جز کیان　　نہیں کوئی ہرگز دلاور جوان

ہنون جنگلی جنگل سی کاہی رہا　　پلنگان و شیران و گرگ و اژدہا

کیا شہ نی گشتاسپ کو پھر طلب　　بصد جاہ و شوکت زروی طرب

سپہدار سالار لشکر کیا　　فزون مرتبہ پایہ برتر کیا

صح تیر اکلدن

جنگ کردن گشتاسپ با الیاس والی خزر و گرفتار کرده
آوردن الیاس را از جیدن پیش قیصر

ہوا جب کہ گشتاسپ سالار فوج　　ہوئی تابع حکم سردار فوج

نہ محکوم تنہا تہی روس کی سپاہ　　شہ روم بھی تھا پشت و پناہ

دلیرانہ باندہی کمر شہ نی جست　　کیا عزم تسخیر شتابی درست

کیا ایتدی بو نامه بو خبر کو — که ایت خبرنسی و بیت بردار یو
سپاه توکر دورسه ایلن چکت — تومنشور خاطر توکر بدر نکت
که کنور خبر ارجاسب شاه — که دلنشا هنانسانه اتی خلق سپاه
حقیقت بنه سنک بو ارجستکین — کیا قصد بر معنی ایلرز ونی کین
بسنه ییکی آبا بو تنی بلک دوم — سینه ده که بولاد بو جسمی موم
ایدر نسبی بی گشتاسب لیک سپاه — لقربان قیصر بوا کینه خواه
بوتی لنک خبر آباد وان — بوکی کرم تیکا خیابی آلوران
بسروبیلوی و سنه تنا فت جنک — نیاز و عمود وستان و خدنگ
بوا کشته خون و بت بین سقدر — که صحرا لوالی خون سربسر
سیندار گشتاسب مرد دلیر — دهوان کرکی کمکوزی کوباند شیر
لگار زینه میدانین آن هکر — که ارجاسب گشتاسبی همت اکر
تو بو سانه میری سیاه ازم جنک — نه برگزری جنکین لجه دریا نک
دلیرانه ارجاسب آباد وبین — بوارسانه گشتاسبکی رزم بین
جو گشتاسبی بیزه کو زور کتی — کمربین کشایند ارجاسبکی
تو ارجاسب تیرکن نه قایم زما — رخش بر کرز جوکی زین سی جدا

اقارلی

گرفتار کی وه جنگی جوان
بوا قید میدان میں الکس جنب
کیا جز رنک سیر تعاقب کمان
عوض ملک تسخیر ایکسر کیا
بدایو جزرسی تعقیح وظفر
ولیکن انکی ازروی لطف عطا
کیا ملک بخشا ایکسر امور
بسپندار گشتاسپ نی ایکدور
ملک تو بازاب کوئی ایران گرد
بنه شنکر وہیں یس سلطان روم
کہ لہراسپ کی بادشاه عظیم
نہیں خوب لہراسپ کی بابته رزم
جوان دلاور بوا جنگجو
کہی شاه لہراسپ میرا پدر
بری جنگ کی تاب لیکو نہیں

اوسسی لی کیا بیش قیصر زن
گزیران بوا تنگ جز ریت
شه روم باشوکت و فر و شان
بہت گنج قیصر نی وہاسی لیا
بوئی روم آیا بصد کر و فر
زیاده کیا رتبه گشتاسپ کا
جوان مرد کو بادشاه و سرور
کیا شاه سبی ای شه نکرور
نبرد آزما شاه ایران سنی جو
لگی کہنی نوین نامداران روم
وه رکتا ہی از گنج و سپاه عظیم
مناسب ہیں ملک ایران کا عزم
شه روم سنی ببرجیه بولا وہیں
عیاں ازو سکا احوال ہی سر بسر
کیان ہی بیه طاقت جو بولی کلیم

دلیران ایران کو یاراز کیهان | که بوت ساتنه مرزی ستیز کنان
پروسان بن کرزوم کی نامدار | توازشاد و تو نجیکو ایی شهریار
که قستیخر ایران بن چاکر کرون | نجتی صاحب تخت ور فسر گردان
کیاجب که کشتاسب لی بیه سخن | تو شاورن نو خسرو کی نجتن
سوی شاه دلدیب نامه تکا | بیه مضمون رقم اوسین سه بی کیا
که ای ساتنه مرزی نجتی قصد ملک | سنش جنک بوشی مین بزرک و زنک
اکر نصف ایران ز تاج و کلاه | نجتی وری تو بو صلح ای پادشاه
کرعن ورنه ایران کو یکسر خراب | تو بو وی کرفتار رنج و عذاب
بو ایکلی قاتو کشن نامه روزان | کیاجب که وه سن شاه جهان
بحالدکی آدرت نامه د با | هنا بده کی لذت اپ کسو کرشا
بیه لنی تکا بدرنه نام جو | که لشکر زکی قفط جنز تابکو
کوز اقیصر روم سنت خردر | بو افیم دیو دوزشن سی یکبار و دور
کیاتون فرشتا که سی نجدادران | حقیقت وراخک کی کرنان
که ایام کی ملک لیونک لیا | ادسی قید قیصر نی لیونک کتا
بیه شنکه کیا نامه بری بان | که قیصر کاورا اوی ایک جوان

دادر دیوز

دلیر و تنومند گشتاسب نام / ناماش نه سی او بکی سیلی بیه کام

که بیشه مین ایک گرگ خونخوار بیا / او رانک که بیر بیا و مانی اژدها

دلیرانه دو لون که بی خوف کن دما / کیا اکس ولادوزنی چاک ملاک

بیدالیاس جزری کو ننگام جنگ / او شازین سی لالا یا جوان نهند تنگ

بیه نو جها جهاندار زنی بیر نه بیا / بیه بینی مین جنی جوان و دیلان

مشانه ی کلی وه جنگ آزما / که جنی بیه کار نمایان کیا

نظر کری از وستی سوئی زریر / کیا اشکی هم شکل ی وه دلیر

بیه جا جهاندار لهراسب نی / که بیر با کیا فتنه گشتاسب نی

نشته روم نی نامه کا بید جواب / ملکا یون که ای شاه والا خطاب

بکرانی یک پهلوان پرغرور / که بیه بات ی عقل و دانش تری دور

هزار روق مین پهان گردنشمیر زن / نبرد و آزمایان نینگ شکن

بنین جز ز ایران نه الیاس تم / توانداز ه سی ز کینه نه اگی قدم

پدسوز بیجا شناسی خراج / ری ور نه تیرانه او ز نکس و تاج

بیه نامه و نشیده حب یکه یکا / نو قابوس کو نشنی رخصت کیا

طلبیده اشتن قیصر گشتاسب را از روم در ایران و قلیچ و تخت و گشتاسب

شیروین و خسرونک ترک دنیا کرده معتکف اولوبن یزدان پرستی یه پرداختن

برادر بو کشتاسبک اشبو زریر
کنادوسی ایدر ایدی نی ای دلیر

تو جاماسب قیصر فرستاده وار
بنه کیم جاکی ایسی کر ای شهریار

تو کر صلح ایسی سنو کینه تواه
کرین کی نه ایم خواهشین باج کاه

تو بید یا بس کشتاسب کی اتو
تحولی سنه پیغام شهجا بنو

کرینی ایزی قدر جالی نه آه
ولی بوبن اب جانین قدر خواه

بیزی یاد بن کابنشان بون
بیت دیبن ایبی لشبان بوکن

خطا بزی اب سر کر معاف
کدورتسی کر آیینه دلکا صاف

روانه بولاب خسروی ایران دیار
که بی لحوق دیدار زبیل و بهار

بوکسر بن افسر و تخت سنی
تو فیروز بو یاری تخت سنی

اراد ریسه ی معتکف بوکی اب
کرون یاد یزدان هن بر ثنور و شب

زیکون سره سنزی کلاه منی
مبارک تحتی تخت و تاج سنی

بحکم شهنشاه آفاق گیر
که ی روم ایران سنی آبا زریر

کیاجنکه قیصر سنی پیغام شاه
لکالشی بیت قیصر کینه خواه

مجی شاه وری نصف ایران اگر
تو بید صلح البته بو بید کر

اگر کم

وگرنه معظمی بر جانش جنگ | سنیای تیغ و سنان و خدنگ

بنه روم ملکی شه پاسخ دیا | ده رخصت بو ایلی مکانین کیا

کیا وقت سب گشتاسب بد | کیا اوسی پیغام لهراسب سب

پیام پدر گشتنکی میدشاد شاد | ملکزاده گشتاسب فرخ نهاد

کتاوون کولنکد شتابان بورا | روان بوی اقلیم ایران سورا

خوبرذ دیکنب شجاد و سالار دیر | کی بینوا نامداران شبخیر

کیا حیله لهراسب کی زود برو | اوزینها تخت سی تبرسته تا بجو

پسر اور یدر بوکی پیر نمکنار | بوی مشل ابر بهار اشکبار

دوین سد جهاندار فیروز بخت | تجیبالک تخت ایلی پیلوی تخت

لگاکی گشتاسبسی آتی پسر | تو ابس تخت زرین بو جلوه گر

ده پیشا وبان حب تو پست امیدار | بحکم شهنشاه عالی تبار

ہمری اوسکی محکوم فرمان پذیر | دلیران و گردان و میر و وزیر

جهاندار لهراسب فرخ خصال | جهانبان زمانکیدو بیت و سال

کیا شه نی گشتاسبسی بعد از آن | کیا بی اب ترک کار جهان

مجی کام لحجه سلطنت سی نین | قوی مالک تخت و تاج و نکین

[illegible]

یینه که گر قبای شهی دورکر — لباسن فقیری لبازیب بر
نه زنهار دیمین بری حب جاه — گلایدر سوی بلخ لهراسب شاه
ایکن اوند تون بلخ مین اکیکان — پرستشن که خلق تماکیه شایان
کیجی حجره مین و نهانیه قول — به یزدان پرستشنی تو اشتغل

نشستن گشتاسپ بجای لهراسب بتخت شاهی و تولد شدن اسفندیار

بور معتکف جنکه لهراسب شاه — تو مینا سر تخت گشتاسب شاه
شهنشه بفضل خدائی کریم — جهانین تو اپادشاه عظیم
شهان جهان سیجی تی خراج — حضور خداونده اورنگ وتاج
ولی چین وماچین کافرانان روا — که ارجاسب تها نام اوتس شاه کا
نه گرتا تها زنهار فرمان بری — که محکوم تهی اوسکی دیو و پری
عوض فوج برایی مغرور تها — بهت ایی تر دیکه دور تها
بوار سکی سب تاجدار زمان — همیشه تهی محکوم شاه جهان
جهاندار گشتاسب تها داد گر — نه تها کام جز داد شام و سحر
یگانه بعدل و کرم گستری — شب و روز مصروف دین پروری
کتابون سی پیدا ہوی دو پسر — تنومند بر زور رشک قمر

بالتمام

رکھا نام اسفندیار ایک کا / دگر طفل کا نام پشوتن رکھا

ہوئے بردو شہزادہ پروردہ خوب / سکھائے ہنر شاہ نے اونکو خوب

ولی گرد رویین تن اسفندیار / میں پور سا بنتہ یہ نامدار

بہشت زورمند و جوانمرد تھا / جہاں بیچ نہ مردانگی فرد تھا

لگیں ہونے جنگ اسفندیار جوان / گزرون کا زمانہ ہوا ان کا بیان

رسیدن زردہشت آتش پرست در حضور گشتاسپ شاہ و خود را بہ پیمبری آشکارا کردن و آمدن گشتاسپ در دین او و لشکر کشیدن ارجاسپ شاہ چین ماچین بطرف ایران و محاربۂ عظیم زد و دادن و از دست اسفندیار کار نمایان بظہور رسیدن و فتح یافتن گشتاسپ شاہ و رواج دادن اسفندیار دین زردہشت را در عالم و ہر یک را مشغول آتش پرستی گردانیدن

کوئی پیر تھا ایک زردہشت نام / خبردار علم فلک سے تمام

دہ آیا حضور شہ دین پناہ / بیان رہ نے کی اپنی آئین و راہ

کیا ان آتش پرستی عیان / ہوا معتقد اسکا شاہ جہان

کیا ایکدن یہ عمل آنکی / کہ گشتاسپ کی آگے ایوان کی

ہوا ایک پیدا درخت بلند ثمر دار و مطبوع و خاطر پسند
خواص اوس شجر کا بیان کچھ کیا کہ ہر برگ نے ثمر اوسکی جو کہائی بہا
نصیب اوس کی ہوا تھا ملک علم فزوں عقل ہوتی تھی بی شبہ و شک
ہوا شاد گستاسپ فرخ نہاد زیادہ ہوا اور بھی اعتقاد
پیدا تھی جو شش گستاسپ شاہ کہ تھی سخت بیمار لہراسپ شاہ
سو زردشت بولا کہ اندیشہ کیا کروں جا کی میں چارہ لہراسپ کا
عرض پانچ میں جاکی وہ چارہ گر ہوا چارہ ساز شہ نامور
مرض سیتی یکدست زایل ہوا شتابی سیتی آرام حاصل ہوا
کلاہ صح — لیا پانچ سیتی بیکی جب شش شاہ تو بیدرد شہنشاہ کیوان رواں
ہوا خواہش دل ہی اوسکا مرید عقیدت کا ہر روز رشتہ تہا مزید
کہا تب سیتی زردشت نی یکروز رسول خدا ہوں میں ای نیکروز
دکھاؤں تجہی معجزات بیان عیاں معجزہ یہ ہی راز نہفتہ بیان
جسی جا ہوں میں اوسکو سمجھوں زمین تو ہی گلستان بہشت برین
اگر میں کسی پر ہوں نامہربان تو دوزخ نصیب اوسکی ہو بیگمان
جہان پادشاہا نہ الطاف رب نظر میں مری خوش رکھی ہیں سب

جو ان پیپل

مری پاس آتی ہیں اکثر ملک
عیاں مجھسی کرتی ہیں راز فلک

مری واسطہ زند و استا کتاب
ہوئی نازل اے شاہ گردون جناب

تو گر اوسکی آئین کری اختیار
تو خشنود ہووی تری پروردگار

سنا جب کہ زردشت سی یہ سخن
اطاعت لگا کرنی شاہ زمن

دو ہی دین و آئین کیا اختیار
کیا تھا جو زردشت نی آشکار

کئی دن کی بعد اوسنی یہ یہ کہا
ہوا مجکو معراج حاصل شہا

گیا یہاں سی بالای ہفت آسمان
خدا کو بھی ہیں دیکھ آیا وہان

کہی شاہ گشتاسپ عالی گہر
نہ پہیری تھا فرمان سی اوسکی سر

کیا لکہن اوسنی ای تاجدار
تیرا نی مدد کار پروردگار

گر اب تجھ سی عزم تسخیر چین
تو ہو ساتھ ارجاسپ کی رزم بین

لکہا شاہ نی نامہ ارجاسپ کو
کہ چین سی ہوا زردشت پیر دار تو

دگر نہ ملاون نہ خون فرخاک
کروں تیغ کین سی تجہی میں ہلاک

ادہر شاہ گشتاسپ کا نامہ جب
وہ پہنچا ہی ایسا نامہ یہ یہ لکہا

کہ زردشت نی شہ کو گمرہ کیا
سنا ارجاسپ سمجھا یہ سب

سنا ہی کہ شاہ ہو دین ہوا
پذیرندہ تازہ آئین ہوا

تزیبی ایسه مسیحای وه نور بخت — که بدکیش و بد دین و بدروزی سخت

تجی اوستی کمرله اگر کیا — تبه کام تیغ اسیرا سیر کیا

کتابی نیس و دین قوی ابا شاه — لیس و پیش زنهار و یکبار آه

تیر اباب و نیدار یزدان بر — او افسوس تو ووی سلطان بر

لی ایس و دین بحتی مین کینه وله — مناسب بیتی تحکو اتی باد شاه

کنیدین اب تو زبر ازحیاز — نه کمره بوسد حدا زینهار

تیر انی جو تیغ بید بسیر — او یستی انی اقلیم یستی گر بدر

سپه ورنه کیجون لیس یکه و باه — کرون ملک لهراسب توبکر شاه

بکماد وستاره بید نامه تحتی — که حاصل بولا دین و دنیا تحتی

دراز نید نامه کو بیده غور تستی — توانا به تدبیر رسم و بد طور ساتی

روانه بوی یلکی نامه ده دیور — شتابی کی کی بیش کیبان خدیور

بدلها حسب که مضمون نامه تمام — تو دستور گشتاسب جاماسب نام

بیبه بولاده لکی سنجیه کر جواب — کیا سنگی زرونی فی نوی سیناب

سنجنای کیا لیجی قصد جنگ — هنس جانی سنس برکر درنک

لکا شادسی کیجی اسفندیار — مجیی کیجی رخصت توی کارزار

دیبرداور

زریر دلاور نے پیر یوں کہا — کہ جنگ آزمودہ ہیں سب یہ شہا

تعینات ہو ساتھ میرے سپاہ — کہ ہوں جا کے ارجاسپ سے کینہ خواہ

ہوا تب وہاں شاہ گشتاسپ نے — لکھا پاسخ ارجاسپ کی نامہ کا

دو تہا دی تو کس واسطے بیچ راہ — شتابی سے شبخون میں لیکر سپاہ

کرو دن میں تجھ کی کشتہ بہ تیغ کین — نہ تو ہو نہ لشکر نہ ماچین چین

غرض نامہ تیار جب ہو چکا — تو بیدرفش لی دیو رخصت کیا

یہ نامہ جو بھیجا تو سالار چین — ہوا اُنکی مضمون سنت خشمگین

سپہ لیکی وہ دشمن لی کارزار — روانہ ہوا سوی ایران دیار

جہاں لشکر چین بھیجا تہا وہاں — نہ رہتا تہا تارک و شہرگات نشان

نہ گرتا تہا غارت فقط لیکی جو — جلاتا تہا ہر کاخ و ہر قصر کو

سنی جب خبر شاہ گشتاسپ نی — کہ کھینچی لیدر فوج ارجاسپ نی

تب آیا سپاہ گران لیکی شاہ — دلیران جنگ آور و کینہ خواہ

سواران جنگی تہی سبکی صد ہزار — بزرگ از بابانی خنجر گذار

ولی لشکر چین بہ تیغ و تیز — سواران ایران سے تہا تیز تیز

خردمند جاماسپ تہا کا وزیر — صطرلاب دانی میں تہا بی نظیر

لکاکنی اوسی نتنه باندرار — صطرلاب بین دیلمه ای نوشیار
دی فتح کسکی بروز دعا — دو بین دیلمه گزاوسنی ظاهر کیا
که جوشن و براد بر تیری روز جنگ — بنیت کنه نون زنیر تیغ و خدنگ ۲ (خدنگ ۲)
دلیران ایران بنیت نمی ملاکن — بیدا اخر بالطاف یزدان پاک
میسر نجی بولدی ز فتح و ظفر — گر یزنده بحر فرح چیبن سرسبز
صف آراسته بعد ازان دیالیان بوی — سپه رزم و جنگ ناپایان بوی
دلیران ایران و گردان چین — بوی گرم پیکار رززدی کین
پسر شاه لزسب کار و شیر — که تیتاد خنب کادکس سی دو دلیر
دلیرانه آیا لوی خرب کاه — سواران چین سی بوا رزم خواه
کی قتل اوشنی کی نامدار — هو اکسته بیدلب انجام کار
برادر جو لو کاوه سپید ایتا — نوی زرنکه بعد اوسکی کیا
هواجنک وه کشته بی تیغ تیز — کیا پور جاماسب بیرون ستیز
کی اوستی یرکان خونخوار قتل — هوا آتب بی آخر کار قتل
گیابید لی جنگوی دلیر — جوانرد نستوه نوذر رزیر
کی غرق خون مرد خنجر گذار — نه جان بر بو آتب بی زینهار

باتو اجل

هوا جنگ پیوسته جنگی هلاک / زریر دلاور هوا خشمناک

دوان کر کی گهوڑا لوی رزمگاه / هوا گرم کین مثل مار سیاه

کئی پهلوان اور کئی دیو زاد / مقابل هوئی آ کی مانند باد

جوانمردی سی کهینچ کر تیغ کین / کئی قتل ترکان ترکان چین

شتابان هو نهد سوار دلیر / گئی شاه ارجاسب مانند شیر

صف فوج کو چیر کو سر بسر / گیا جب که نزدیک ده نامور

هوا بخت خود دشمنده سلطان چین / که ای نامداران گردان چین

دلیرانه لب کرم پیکار هو / کری جو کوئی قتل اس گرد کو

اوسی صاحب شوکت پاسبان کرون (?) / هبت کنج زر دیلی شادان کرون

دو هین بدرفش ایک دیو دلیر / هوا آنکی هم نبرد زریر

لیا دهو لی زخم روین رها (?) / هوا قتل وه مرد جنگ آزما

زریر دلاور هوا کشته جب / هوا ایران شاه گشتاسب تب

دلیران ایران سی کهی یکا / که هی کوئی مرد نبرد آزما

جو اس دیو سی جا کی هو جنگجو / ملاوی ته خاک خون دیو کو

دو هین سنکی بولا یه اسفندیار / کردن جا کی مین دیو سی کارزار

جهاندار گشتاسپ نی توکی شاد / کیا تون که ای تور فرخ نهاد
اردیو خونخوار گوگری نسبت / تو دی لشکر چین گوکه سکشت
تون سر تیری افسر بند رگون / بحتی تخت شاهی حواله گردون
بیرا ایچی مین لشکر مین غوغا اوتیا / که ایس دیو نی خنجر بر پا کیا
هزاروں توی کشته ایرانیان / نہیں ہای تاب اقامت بیان
بینه شنک ملکزاده اسفندیار / دُو بین سب ابنراد یر بو لوار
دلیرانه آیا دوان سوی دیو / لسانی بنر بر زبان زغر نو
کیا تون بین رویین تن اسفندیار / نہیں تاب دیو دن کویه زنهار
جو تون سا هته میری بنر دارنا / کشنده تون دیوان خونخوار کا
روان کی دو بین دیو سرکش نی تیغ / توکی نامدار جهان بیدریغ
دلیری سی ده تیغ هنگام جنگ / بگرلی وللوری اور بنر رنگ
کیا زخم نیزه برها دیو پر / سنان نی کیا بس جگر تی گذر
تو اکاز کر نیزه آ تکون / گرانجاک پر دیو سرکش نگون
جدا کی سر جسم ناپاک تی / جوانی کیا بسته فتراک سی
شتابان بو اتنی مین بور زیر / اورا یک گرد و فرشید مرد دلیر

مدد کو گئی ہوئی اسفندیار
یہ کہنی لگا اون سی وہ نامدار

کہ آو چلو سوی ارجاسپ شاہ
کرو اوسکی لشکر کو یکسر تباہ

یہ کہہ کر سپہدار اسفندیار
عقب اوسکی دوڑی وہ جنگی سوار

شتابان ہوئی سمت سالار چین
جہاندار گشتاسپ بی بہر دین

ہوا حملہ آور بفوج گران
زد و کشت باہم ہوئی خوب وہان

ہوا قافیہ لشکر چین کا تنگ
رہی تیر تہ از اسپ کوہان خدنگ

گریزان ہوا وہاں سی سلطان چین
ہوئی شب پراگندہ ترکان چین

گرفتار آئی بہت سرکشان
سپہ کی لگی ہونی زاری کنان

کہ جان بخشی ای شہ کری تو اگر
تو آتش پرستی کریں سربسر

کیا رحم گشتاسپ شہ نی وو دین
پھر آیا وہاں شاہ روی زمین

پھر ایتا جہاں کشتہ جنگی زریر
لہو تر اسپ سی شاہ آفاق گیر

ہوا نعش پر اوسکی نوحہ کنان
کہا یوں کہ ای سرفراز کیان

ہوئی تلخ اب زندگانی مجھی
دریغا کہ یوں کشتہ دیکھوں تجھی

اوسی رکھ کی تابوت میں بعد ازاں
شہنشہ ہوا سوی خیمہ روان

لگا کہنی دستور سی شہریار
کہ میدان میں کر کشتگاں کا شمار

نثار اوستی جب گشتاسپ کا کیا — ہوا آشکارا کہ وقت دعا
ہوئی کشتہ بار ارتبان بیشی ہزار — لہذا تخلہ تیی نشتصد و نامدار
جب آیا ہوئی بیغش ترکان چین — تو ظاہر ہوا ایسہ کہ گردان چین
ہوئی قتل مندا ابتن یکصد ہزار — ہزار ہیو صد و ششصد و نہ ہزار
میسر ہوئی جب کہ فتح و ظفر — ہوا شاد شاہنشہ نامور
دیا دین زردشت کو بیدرواج — جہانداری ار سر اتتاج
دلیری و مردی و اسفندیار — ہوا دیلکہ گرشا و بان شہریار
او سی شاہی تخت و افسر دیا — خوشنسی ولیعہد اسکا کیا
کیا ہیدر کہ آتی ہوئی عالی گہر — بی ملک گیری تو مابذہ اب کمر
جہانبین بہ آئین و طرز نکو — مروج تو کر دین زردشت کو
ہوا شاہ سی حضرت اسفندیار — ہوئی بیغم بیلی کیا نامدار
شہ روم محکوم و دوس تو ا — نہ بیرندہ دین و آئین تو ا
رکیا زند و اوستا کو بالادی سر — اطاعت میں بیسو دائی نظر
کیا بد ہوئی ہند اسفندیار — دہان بی نیہ آئین کیا آشکار
بہر آیا ہوئی بیش پہلوان — ہوئی لوک و لہان کی پرستش گران

لیا اونکی ات

گیا جس ولایت مین اسفندیار | گیا جس طرف نامور نامدار
ہوئی سب قلل جان سی فتح یان زیر | رعایا و شاہ و امیر و وزیر
لگی ہر طرف زند و روستا کتاب | نہ پائی کسی نی نہ زنہار تاب
کری حکم سی اوسکی جو انحراف | کسی نی نہ ہرگز کیا ہر خلاف
سپہدار نی ہر نپہ نامہ لکھا | ہوئی شاہ گشتاسب گرویدن
کہ خورد و کلان نی از روئی طلب | پذیرا کیا دین زردہشت ب
ہر ایک ملک مین مردم خاص و عام | ہوئی گرم آتش پرستی مدام
یہ سنکر ہوا شاہ گشتاسب شاد | کہ حاصل ہوئی جان و دل کی مراد

قید کردن گشتاسب اسفندیار را از گفتہ کرزم پہلوان و در قلعہ
در بستن او و آمدن زال و رستم در دین گشتاسب

نشستہ تھی ترتیب کی انجمن | ہوئی آکی حاضر سران زمن
ہوئی ایک بیٹا گرزم پہلوان | ہمیشہ جو تھا ہمرہ گیتی ستان
ولی تھا وہ بدخواہ اسفندیار | لگا کہنی شہ سی کہ ای شہریار
سنا ہی کہ اسفندیار جوان | رکھی ساتھ اپنی ہی فوج گران
غرور اوسکو ہی زور سی سر بسر | کہ ہم پنجہ اوسکی نہیں شیر نر

رگی ای ده دلیین خیال تباه
که بجنگو گری اکی بیان اسیر
شنا بتا جو بینی ده ظاهر کیا
بوا پشنگی ارز ده گشتاسب شاه
کیانکلقلم صبر و آرام و خوراب
طلب کرکی بیدانی دستور کو
که جلدی تو جاتش اسفندیار
ده جاماسب دستور شاه جهان
دبایند بیام شتره نامدار
مجبی اند تون خواب آبا نظر
ده توالاکه بی راست تبرا ایده خواب
که کیاد واسطه بیری تقصیر کیا
کیانبی برکک کو آتش برست
هتوی میری شیر سی کشان
نکی میری خدمت به برکز نظر

ارا و ابیه او سکوی شام و نگاه
تیرا جینش لی ملک و تاج و سریر
جو بیتر ستبجی ده کیجی شنها
نه بایل بوا ایند سوی بزمگاه
رنا بارته روز و شب اضطراب
نگاکی شتا ننبته نام جو
بیان اید شتاب او سکوایی نامدار
کیانبش اسفندیار جوان
نگاکنی بیر دوش اسفندیار
که ای خسنگش بحبسی برا بدر
جوان مرد بی بیر کیانون شتابت
جو بی بر عقب شنا کشور گشت
کیانسر بلندان عالم کو نشت
پرستنده پادشاه جهان
هوا خسنکین آه یون تا جور

بجهانون

سیججیا یوق اینانجی دوستدار　　جو کچیه مصلحت بولوکر آشکار
وه بوللا بیه بهتر نی ای نامور　　که حاضر بوجلکلر حضور پدر
لکاکتی بیه سنکی اسفندیار　　که آزاد دیکا قیجی بشتمد یار
وه بوللاکه بهتر بی چو پدر　　نه بیر اوکلی فرمان سنی زنهار سر
ملکزاده زکتا شها فرزند چار　　بزرک اوغلی بهمن نامدار
دویم نوش مهر نوشن نامور　　سیوم آذر گرد فرخ نشیر
چهارم شها نوشادر نامجو　　هنرمند و دانا و فرخنده خو
عوض گرد بهمن کو اسفندیار　　نگاه و چشم زکی خمتار کا
بته فرزند کوسانته لی لی سپاه　　روان بو الوکی کشتاسب شاه
کیا جیت حضور بشته نامدار　　هوارتب گرفتار اسفندیار
اوسنی قیدکی کیانیه بوات　　بشنبته نی لوکی قور لشنداتن
ستون های سخت آتی بلدکی جایه　　ستون نی سنی باند اوسنی استوار
سناجیت که بهمن لی بهه ماجرا　　بعد رنج و غم بلخ نی بت گیا
ونالسی لوکی دتز کنبذ ات　　هوا بیا بنیون کو ده بکدرادن
کیا العرض بنش اسفندیار　　هوا بابت کامون عکنار

گذر جیب کیبا روزگار دراز — توگشتاسب شاه نشسته سرفراز
چو از بلخ سی عازم سیستان — که آیین تازه کری جهان اوزان
چو نزدیک سیجاده قربان اولا — تو آیا تهمتن و دوبین بیشنوار
زکیبا زند او شتا گوبالای سر — کیا ادبکو رابج و جهان زودتر
کیا اضنار اوستنی آیین شاه — مروج کیا ملک بین دین شاه
کیا بعد ازان شاه گو میهان — رها شاه گشتاسب سیال و جهان

رسیدن گرم لشکر ارجاسب والی چین با فوج سنگین در بلخ و لهراسب را
کشتن و بلخ را گرفتن و آمدن گشتاسب از سیستان برای جنگ و رفتن
ارجاسب برای امداد لشکر و فتح یافتن گشتاسب

ستی شاه ارجاسب چین بی خبر — که اشقته یا دیل تا موبد
نهان گشتاسب آفاق گیر — میان عزیز گنبد این سپید
کیای نوری سیستان باد شاه — همین شهر بین بلخ لی گیجه سپاه
شه سنگین نوار شادمان شاه چین — کیا بند و دوبین عزم بر جاس کین
سپهدار گرم هتا ایکی سکانز — اوستنی یا شاه گران زود تر
بوی بلخ اوستنی روانه کیا — وهان اسقدر گوی هرگز نه تا

کرم لسی

کہ کرم سی یو آگنی کینہ خواہ / کی مردماں بنس لگ اپس شاہ
کہاں ہوں گدای پادشاہ جہان / ہیں کوئی سردار لشکر نشان
مناسب ہیں ہی یتی اب سروری / کہ زیندہ نیکوی ہی سر لشکری
ہیں کسی لگاوہ نت نیکنام / کہ مجکوں ہی یزدان پرستی کی کام
سرد کار کچہ سروری سی نہیں / مجی کام سرلشکری سی نہیں
بہت عذر لا یادہ فرخندہ کیش / ولی عذر ہرگز کیا کچہ نہ پیش
مکان عبادت سی لگ اپس شاہ / کیا اللہ رم جانب حرب گاہ
سپہ شاہ کی ساتہ تہی یکہزار / فزون اسی ہرگز نہ تہا یک سوار
مقابل دو دشمن فوج لشکر ہوئی / دلیراں یہ جنگ باہم ہوئی
جو لگ اسپ آیا سوی کارزار / کی لشکر ترکان چین بیشمار
سواراں بلجی فی وقت دعا / کیا قافیہ تنگ بد خواہ کا
سپہدار کرم سوار خشمگین / لگا گنی آی نامداران چین
ہم لشکر اکوڑیں خنکی سوار / اودیر یکہزار اودیر صد ہزار
ولیکن ہیات تعجب کی بیان / کہ برتی ہیں غالب نظر نجتاں
سپہ شکند ہوی جلد اور سپاہ / لسوی سواراں لگ اپس شاہ

لیاکیر لهراسپ کوس دوهین — تواگرم بازار پرخاش و کین

بوارزخی وخسته لهراسپ شاه — زمین برآگر اخسرو دین پناه

بوا حیف لهراسپ بی کسی خدا — تو بید خیون نی دو پاره کیا

بوی بلخ بین حیبان پیر و خلیل — کیا مجنون کو اسپیر و قتیل

شکسته لی بکیر آتشکده — کیا زند و اوستا کو آتش زده

زبان شستان کتابیت شاه — بویش قید یکسر بحال تباه

ولی باک کراکیرن شتان — شتابان بوی جانب سیستان

کی بیش کتاب باچشم تر — کیا باجرا بلخ کا سر بسر

بواسنگی غناک شاه جهان — بیه رستم سی فولاد که ای پهلوان

بیه ی وقت یاری و امداد کا — شنفته کو رستم لی پاسخ دیا

که بالفعل شاها تو کر عزم جنگ — عقب بیری جیحون کا بی درنگ

بواشاه گشتاسپ وین روان — توی بلخ بیجا و زان سی جوان

سپهدار ارجاسپ بی لیکی فوج — روانه بواصین سی مانند موج

بوالحق کرم تا م د ر — بوالیغی آگر معین لشکر

جوار جاسپ آبا بفوج گران — براسان بوی فوج ایرانیان

ایلچی

سوار اسکی رستم نی نادە لکنا   له یکجه گام وردش بی بیان تنها

مقصر بورن خدمتسی من لاجرم   مجبی زاکی معذور باضد گرم

بوار خشکن خسرو ارجمند   نه آزایا اوسی عذر بیجا پسند

سپه سی نکاکی بهد تاجور   بلاسی نه آزایا بهتن اگر

جهان آفرین آب بارانی بار   سپه که گر سوار شاه ایران هزار

سپه لیکی آزایا سوی رزمگاه   که تا ایشک جنسی بوکینه خواه

شه چین بی لیک سواران چین   مقابل سوار آنکی لس دوین

بوی بهد صف آراسته ردوسو   دلیران خیلی بوی خنک جو

خروشان سوار کوس کرد ودن شکاف   که لسر زنده جسی سوار کود قاف

سوا گرم صحرا امین بازار جنگ   نزارون بوی سر جدا بیدرنگ

بوکردامن دشت دریای خون   درفش سواران ایران نگون

سوار نکی جنیان بیره دشت   دلیران ایران کو آئی شکست

گریزان بوی جیکه ایرانیان   تعاقب کو اوکی کی چیناان

غرض شاه گشتاسب عالی تبار   سوار جالی قایم بسر کوهسار

ده جاماسب تا شاه کا جوزیر   نکاکی اوسی نه بی جا نظر

سطرلاب ایچره دیکه ای نامور — که بو کسطرح سنی میسر ظفر

کذارش کتابوسنی ای شهریار — چو بو کرم بیکار اسفندیار

تو حاصل بو فتح و ظفر بیر دوشمن — بنه بودین بلدیست برکان مین

بنه طار کتاب جنکه جاماسب نی — کتابت اوسنی شاه کشتاسب نی

که اسفندیار جهان کیر کو — سرانامه لیجاکی ای نامجو

ذر کنبذدان سنی بیان ایدسات — توقف مت راه دیجی جاستانت

بحکم جهاندار آفاق کیر — روانه بو ایلکی نامه وزیر

رهائی یافتن اسفندیار از بند کران بحکم کشتاسب شاه و آمدن همراه جاماسب از درکنبذان بحضور پدر و لعنات شاهی کامران بودن و فرستادن کشتاسب اسفندیار را برای جنک ارجاسب در باد شاه چین ماچین فتحیاب بودن اسفندیار در کرجیته رفتن ارجاسب و داخل شدن کشتاسب در بلخ به فتح و فیروزی رسیدن

کلاجب وزیر شتابنده لر — حضور ملکزاده اسفندیار

دیانامه شاه شهزاده کز — لکاکینی شهزاده نامجو

که ای کرزم پهلوان پور شاه — که کینی سنی خلقی محبی پناه

ارقاذن الر

گرفتار زنجیر شہ نے کیا / رکھا مجھ پہ بیداد ناحق روا
دیا سنگی جاماسپ نے یہ جواب / کہ ای نامدار ثریا جناب
تو اب دل سی بس دور کر بغض کین / یہ زنہار وقت شکایت نہیں
کہ لہراسپ شاہنشہ ذو الکرام / برادر ترے اور خویشان تمام
ہوئی کشتہ سب اپنی ہنگام جنگ / گریگا تو جلدی نہیں کر کچھ درنگ
تو کشتہ ترا باپ بھی ہوویگا / نہ ہاتھ آئیگا شہر بلخ کا
مناسب یہی اب شتابندہ ہو / بدر بلخ سی کر تو ارجاسپ کو
نہ کر کہ طلب کر کی آہنگران / شکستہ کئی بندہای گران
لباس شہانہ کیا زیب بر / روانہ ہوا وہان سی بہر نامور
ملکزادہ رویین تن اسفندیار / جب آیا حضور شہ نامدار
بغلگیر اوٹھ کے ہوا بادشاہ / لگا کرنے خجلت سی عذر گناہ
رکھا سر پہ فرزند کی تاج زر / کیا اوسکو فرماندہ نامور
دوہیں گرد گرزم کو کر کی طلب / کیا قتل شہ نے ز روی غضب
پہ اسفندیار جوان مرد کو / ہوئی شاہ ارجاسپ بیکار جو
روانہ کیا دیکی فوج گران / شہ چین کو پیدا ہوا خوف جان

دلی جارنا جار از جانب شاه / سپه بیلکی آیا سوی رزمگاه
یل دیوزاد ایک تنها گسار / ده آبایی جنگ اسفندیار
اول ایکی نیزه بارا جوانمرد پیر / که جوشن‌نی اوسکی کیایش گذر
جوانمرد خیلی‌نی دالی کمند / سر خصم آیا دومن زیر بند
گرفتار خندم بولا گسار / اوسی کیج لدایات اسفندیار
شاهان قوش بیردللور بولا / سوی میمنه حمله آور بولا
صد شصت گردان جنگ آوران / کیلی قتل مرد دلاورنی وهان
دگر مرتبه شاه از جانب کا / صف میمنه کا جو سردار تنها
کیابنکان نینش بیدر بیدرنگ / که زنهار اوسکوهتنی بات جنگ
سوی میسره اکی اسفندیار / دلیرانه کرنی لکاکار زار
دلیرانه نامی صد شصت دریغ / کیلی کشته تیغ بیدرد دریغ
هو ایدر سوی قلب حمله کنان / کیلی کشته و خسته صدها جوان
کیسیکونیکی قدرت تنی سقدر / که جنگ آزما اوسی بو اگر
لکانی ترکوتسی از جانب شاه / زر حیف یی آیی سران سپاه
که یک تن آزی اسفندر دشت نبرد / بیه شینکر لکی لیکی بلیدست گرد

لکی

کیم ایسی کوتکر گرین کارزار — نیه ای مرد رویین تن اسفندیار
نیچین کار کر ایسه تیر و سنان — به شمشیر بران به گرز گران
نیه تکرکر تغربان سلطان چین — بوری حمله آور سواران چین
هر بیک طرفسی کیچی اسفندیار — بوری بار چیش تیز دندان گذار
ایدیرسی نیچی گردان ایران زمین — شتابان بوری یوتی ترکان چین
به شمشیر و زوبین و تیر و سنان — بوزادنت مین دجله خون روان
ظفریاب گردان ایران بوتی — گریزان سواران ترکان بوتی
ری حیب ز تاب ثبات و قرار — شه چین سواره تورزد و فرار
تغرمان اسفندیار جوانق — بوری گرد ایران تعاقب کنان
سبیت ترک کیچی نه تیغ کین — بوری لاله گون خون ستیغ تکین
لبامنیه مین ترکو نه بدبرگ کاه — حضور رحوالمز دولاکی بناه
بوامیدبان اودن به اسفندیار — سهرابا حضور رسته نابدار
لقد شوکت و حشمت و عز و جاه — بوراد اخل بلخ گشتاسب شاه
لقا کنی بیدشاه فرخ تبار — که ای مرد رویین تن اسفندیار
تری خواهران لی کنا شاه چین — توتیداوسی بوجالی ایب کرم کین

چراکرادین قیدسی لا بیان | نه تاخیر کیم بو شتابی روان
قسم ایزد پاک کی ای شه | که آوی تو جدم بفتح و ظفر
کردن ترک دنیا و دولت همین | عبادت کردن بولی گوشه نشین
حواله کردن ایجیکو تاج شاهی | زر و گنج و دیهیم و فرماندهی
بیه سنکه دلادرنی پاسبح و بنا | مبارک ایجیکی تخت و افسر شها
تیراغون چین ایک تنده جانبار | تخو اینده افسر زر نکاه
تغرمان شاهنشه دین پناه | شتابی بون ارجاسبکی تیزو واه
نه توران بن جیوردن زحمن زینهار | کردن شاه ارجاسب کو سبخت خوار
جهرالادن بن خواران گوشتاسب | به اقبال شاه زنتا جتاب
کیا شاه نی آفرین مرحبا | شب و روز تا در بو تیر اخدا
لکاکیتی بهدشه سی اسفندیار | که بون عرض کزتابی ازکار
که بو مخلصی قیدسی محبکو کر | تو خدمت کردن خوب شام و سحر
جهان قصدکیجی تو بون رهنما | بجا الادن بن شرط خدمت سدا
جهاندلرنی کرکی اوسکو طلب | کیا تون زرنی شاه و طرب
کیا قیدسی همی بچیکو رها | اداکیجکو تو بی رسم وفا

تفوز تو الحرد

حضور جوانمرد اسفندیار / تو رہیو شب و روز خدمتگزار

بیدی ہی سمند قلم کی عنان / کہ آتا ہون اب سر ہفتخوان

رفتن اسفندیار بجانب دژ روئین از راه هفت خوان برای مخلصی خواهران خود که در قید ارجاسپ الیاس بودند

رہا جب بواقید سی گرگسار / تو بہر دژ روئین تن اسفندیار

اوسی لیکی اپنی مکان مین گیا / کیا اوسنی معروف لطف و عطا

کہا گون کہ صدق ارادت سی کر / ری تو میری پاس شام و سحر

کری راست گوئی بیان جتنا ہو / تو ہر دم فزون ہوئی عز و وقار

کہی ملک ترکان سی یک ملک تن / تیری تن کسی ورنہ جدا سر کرون

وہ بولا کہ جب راستی زینہار / نہین تجہ سی مجہی کام لیل و نہار

کرون صدق دل سی نرشند لگی / بجا لاؤن رسم و رہ بندگی

لگا لنی لوسی پہر اسفندیار / کہ کوی دژ روئین ای گرگسار

بتا کون سی راہ سی ہون روان / کہ پہنچون مین آرام سی جلد وہان

وہ بولا کہ یک راہ ہی خوب تر / کہ ہی ایک آباد آبی نا نور

سہ ماہہ مسافت رکھی ہی وہ راہ / بخوبی و آرام پہنچو وہان

کم آبادی اور راہ و دیگر | ولی میوہ و آب ہی بیشمار
دو ماہ یہ مسافت ہی ای نامدار | نہیں کچھ بھی خوف و خطر زینہار
سویم ہفت روزہ ہی ای ارجمند | ولی سخت وہ راہ ہی پر گزند
اور اوس راہ کا نام ہی ہفت خوان | کسی کی ہی یہ قدرت کہ جاوی وہاں
ہر ایک منزل اوسکی ہی پر خوف و بیم | جہاں جا و دان ہی بلای عظیم
کہیں شیر و گرگ و کہیں اژدہا | کہیں خوک سی جنگلی کو ہی رہا
زن ساحر و دد بر و تند بخت | بیابان و سیمرغ و سرما ہی سخت
گزر اوس بیابان میں دشواری ہی | کہ ہر گام پر رنج و آزار ہی
یہ پولاد جوانمرد و اسفندیار | کہ مجھکو نہیں کچھ خطر زینہار
سنانیدہ ہوں میں کوی ہفت خوان | کروں فتح ہر ایک بلا کو وہاں
یہ لیکر بلای می خوشگوار | ہوا مست و مخمور جیسے گرگسار
تو کہنی لگا یوں کہ ای پہلوان | رہ ہفت خوان سی ہنوز تو نادان
دلیر و قوی زور ہی گو ہزار | تو جان پر ہنو کا ولی زینہار
یہ گفتار سنکر خوش اوسی ہنسا | کیی بستہ بند و دست بازو دو تہا
وہ کہنی لگا یوں کی کر یہ زبان | کہ میری خطا کیا ہی ای پہلوان

کہا جی فوکو

کیانی چو کیخسرو تا طل هنین | میری قید کری بسی حاصل هنین
وه بولا نهیبش بجه به خشم و غضب | بجی اسپ لی بنی پابند های اسب
که تا راه بسی تو گرزیران بنو | میری دیکی تک قوت و زور گو
که کیا کیا دلیری بو بخشی عیان | بجولی گرون طی ره هفتخوان
بیه که گر تا بنیش شاه زمن | بوانه بسی خصمت پل پلتن
سوزان جنگی لی و بس هزار | خزانه بیی شنه فی دنیا بیشمار
عزم کری بشوین کوسال وجج | بروانه بوا و دبش مانند فرج
کف کیتف نیه تو نیا گرگسار | رکیا ساتنه اوسی اسب بر کردار
کی ایمی سرحد سی جیدم گذر | قوایک بشت و بریول آیا نظر
وه بتی اول منزل هفت خوان | گردون بین حقیقت ابدی نکی هیان

ماجرای منزل اول از راه هفت خوان

وه صحرا چو دیکیا تو اسفندیار | لکالو چمی لوین که ای گرگسار
بلادوی کی آرح و دریش کیا | وه بولا که آی مرد زور آزما
دو گرگان جنگی ستمکار هن | قوی هیکل و سخت تو تحوا زمین
که هنگام بیکار بچوف و باک | کرین پیلوی پل و دندان چاک

سواران سبھی رہ گئے تن اسفندیار — یہ بولا کہ جیسے گرگ ہوں آشکار
نوید بارش ہے تیر تم کھینچو — نہ زنہار فرصت ذرا دو بجز
یہ کہہ کر ز روی دلیری و پرد — ہوا اوشت بر خوف مین رہ نورد
نشانہ ہوی گرگ خونخوار جب — کیا تیر باران سواروں نی تب
لگی اسقدر زخم پیکان تیز — کہ خستہ ہوی گرگ وقت ستیز
دو ہی تیغ کھینچ کر تیغ زیر ابداز — جوانمرد و نشوین و اسفندیار
دلیرانہ آگے مقابل ہوئی — سوی خاک و بیکار پامال ہوئی
کیا قتل گرگون کو انجام کار — ہوا ذکیہ حیرت زدہ گرگسار
جوانمردی سے یہ او سبھی کیا — کہ باقی کوئی اور بیچ بلا
وہ بولا کہ بس تیغ تیغ گرگ مو — سو تو نی کئی قتل اسی خنک جو
ہمین آج کچہ اور خوف و خطر — بعیش و طرب کیجی تب بسر
غرض وہان فرزدائی ہنگام شام — لگی کہانی صہبای و نقل و طعام
ہوی بعد ازان مایل خواب شب — بسر کی بخوبی و آرام شب

احوال قتل دیوم انداہ بعنوان

ہوا مہر رخشان جو وقت سحر — تو وہان سے سبھی روانہ ہوئی بیشتر

ولاوری

دلاورنی بیدر راه برسی کیا — که‌ی راه‌ین آچ کیا کیا بلا
سه بولده وهین گرگ الجوان — دو شیران خونخوار زنی هین بیابان
که‌هین جل سنی بی سطبر و بلند — مبادا گنجی اون سی سنجی گزند
نمایان بوی حبب وه شیر عزین — ت اسفندیار جوان سنی دوبین
لکاکینی شوین که هم تم سهیم — کرین حمله شمشیر کی علم
ولیکن بوراد سکو بانغ جوان — کیا آب وی هزبران ودوان
دلیرانه بید کیج کر تیغ کین — دوباره کیا شیر بزگو دوبین
بوزالسه حبب بز قو بید باده شیر — بوی هم بزد جوان دلیر
روان انگذ ایک هنجه کیا — بوی پهلوان بزد آزما
ولی اوسن وللدورنی بخوف وهم — کیا تیغ بران سی ادسکو دویم
مظفر بو احب که اسفندیار — تولدیا بماشگ بزد رد کار
اقامت کرین بوگی با صد خوشی — مگی خوشکوار اوسنی دهانی سن گک
طلب کرکی بید راهبر گو کیا — که قروا مجی بیس کیا بد یکا
دو بولد که ایک اژدهانی دمان — مقابل بیری آ دیکا الجوان
دراز و سطبر و درشت و دژم — دمن سی هی آتش فشان و بیدم

ہوا سنکی یہ بات زندہ پسند — لگا کہنی یہ سرور ارجمند
کرو ایک تیار گردون بیان — کہ ہووی لسان عرابہ روان
نہ تا خیر کو دخل پرکن وہاں — شتاشب وہ گردون ہوئی بن گیا
کئی تعبیہ تیر و تیغ و سنان — رکھا ایک صندوق سی بعد ازان
کئی بستہ اسپان تازہ نژاد — کئی تھی کہ رفتار باشند باد

احوال منزل سویم ازراہ ہفتخوان

دم صبح گردون پہ ہو کر سوار — روانہ ہوا وہان سی اسفندیار
ولی تھا وہ صندوق بیچ جلوہ گر — پڑا اژدہا کی وہان جب نظر
کیا اور کو صندوق کی وہ بیچ بند — کہ تا اژدہا سی نہ پہنچی گزند
وہ آیا جو مانند ابر سیاہ — تو ماہی سی تیرہ ہوا تا بماہ
وہ گردون و صندوق و اسپان بہم — لیا کھیچ اوس اژدہا نی بدم
بجز کار کر جب کہ تیغ و سنان — تو عاجز ہوا اژدہائی دمان
زبون ہو کی گردون کو اوگلا روش — رہی ہے نہ طاقت جو ہو گرم کین
نکل وہ بہ صندوق سی وہ دلیر — خروشان ہوا مثل غرندہ شیر
کیا زخم شمشیر بر آن زہا — دو پارہ ہوا وہ سیہ اژدہا

ماوالله

ہوا ایک بیہوش جنگی جوان — بہ زہر دم اژدہای دمان
یہ سنتین نی دیکھا تو سبحان ثبات — جو اثر دبیر خوب چھڑکا گلاب
جب آیا وہ اپنے ہوش میں وہ جوان — تو کی نوشدارو وہیں نوش جان
بفضل الٰہی ہوا تندرست — توانا و خورم دل و چابک و چست
سپاس خداوند جان آفرین — وہ لایا بجا خورمی سے وہیں
ہی نقل کون نوش کی بعد ازان — لگا کہنی یوں راہبر سی کہ ہان
تو کیفیت منزل چار ہین — بیان کر اور اوسنی لگا یہ وہین
زن سحر کار ایک رہتی ہی وہان — اور ایک غول ساتھ اوسکی ہی بحران
لگا کہنی تب یہ اسفندیار — علاج اسکا آسان ہی ای شہریار

بیان منزل چہارم از راہ ہفتخوان

ہوا پیشتر روز چارم روان — اقامت گزین وہان ہوا نامدار
کہیں راہ میں ایک تہا سبزہ زار — وہ اسفندیار جہان پہلوان
غرض کر کی ترتیب بزم خوشی — خوشی سی ہوا گرم بادہ کشی
زن خوبرو ایک آئی وہان — کیا آگی یون یہ جنبن نی بیان
کہ تون دختر ایک شہ کی ای نامدار — بیابان میں لایا مجھی دیو سار

تواب غول کی بند سے کر رہا / حضور اپنی رکھ مجھکو صبح و مسا
یہ گفتار سنکر وہ دلاور جوان / یہ بولا کہ وہ غول اب ہی کہاں
وہ بولی کہاں ہے بزرگی شکار / ولی جلد آتا ہے وہ نابکار
یہ سمجھا یقین وہ جہان پہلوان / کہ ہے ساحرہ یہ زن نوجوان
دو دین کر کی اوسکو اسیر کمند / کیا اوسنے محکم بہ زنجیر و بند
وہ جادو سے ہی بن گئی پیرزن / ہوا پر غضب گرد شمشیر زن
کیا لیکے تیغ اوسکو دو نیم / نمایان ہوا یہ غبار عظیم
جہان جیسے تاریک سارا ہوا / سیہ غول پیدا اشکارا ہوا
ہوئی فوج اسفندیار جوان / وہیں سے ہوا دو دہن آتش فشان
شتابان ہوا لیکے کر تیغ مرد / ہوا غول پر کیس سے گرم نبرد
کیا غول نے زور ہر چند پر / نہ غالب ہوا اوس تنومند پر
وہ غول سیہ بخت انجام کار / ہوا کشتہ از تیغ زہر آبدار
مظفر جوان دلاور ہوا / معین بخت و اقبال یاور ہوا
دلاور نے تب راہ سے کیا / کہ دیکھا تماشا میری جنگ کا
کیا غول کو کیونکہ ہینی ہلاک / زمین کو کیا جسم سے اوسکی پاک

وہ بولا

ده بولا که ای آفرین مرحبا — ولی بنس آدمی کی کل ده بلا
که جنبی رهائی بود دشوار تر — نه جانی بر بو تو برگز آی نامور
غرض ایک سیمرغ خونخواره ای — مکان اوسکا بالانی کهساره ای
دو بچه بی هن اوسکی لیس زورمند — درشت و قوی بازو و سربلند
ده تیز زور ای مرد زور آزما — گرین ماشتا بازده فیل کا
بیه ی زور و قوت که بی درد و رنج — برایک کیج الدانی فیلان ژنج
بحتی اوز هنری بی جنبی سپاه — گر ایکا ده سیمرغ سب کوتاه
ده بولا به تایید یزدان پاک — کردن تیغ بران بسی او سکو هلاک

بیان حقیقت منزل پنجم از هفتخوان

روانه بو اصبح اسفندیار — دلیرانه گردون به بوکر سوار
دهان جنک سنجاد للاو روان — که سیمرغ مسکن گزین تا جهان
تب ایا ده سیمرغ گردون فراز — کیا اوسی چنگال دو بین ورلرز
که گردون کو تنجای ارزوی کین — سیر قلعه کو بیا در برین
ولی تعبیه تی جو تیغ و سنان — بو اوسکی چنگال سی چون روان
بو آخسته چنگل تو بلو ارسی — قوبکر ای گردون کو منقار سی

بوی کارزار جنب تیغ و سنان — بوی باره منقار ملق و زبان
روان او یکی تن سی بوالحزن — زنین برگرا بوکی شست زنون
بکفل و دین صندوق سی مثل شتر — بوالغزه زن پیلوان دلیر
کی زخم شمشیر بیان تنگ زبا — له تیغ کوبس و دو بازه کتا
سینه و یکتا تو یحیی هراسان بوی — وودین آسمان سی گزران تو تی
جوانمردگی بازو و دست پر — بوی آفرین خوان سینه سر بسر
نگاهانی نون بعد از آن گرگسار — شنشم منزل آنی سر و نامدار
گون گیا بر زنجی کسقدر — کذر بادهان سی ی دیتو ارهتر
بشت بارش برف و باران ودهان بو — چلی باد تند ای جهان پهلوان
تنبه بو سیه سخت نیچی گز نند — بینه شنکوی فوج اندیشه مند
بلگی گی مردم گرای نامدار — خدا سی نین گرگی کارزار
مناسب نی ی که پیش بید جلو — تن و جان و سر بیان نه بر باد و
وه کیتی نگاهین نه هرگز بید و ن — زره بقیچوان طی نه جنب کردن
نکر بیان سی بر جادوتم بنوق یکسی — شتابان کوی خانه بو دوق سب
هنیش فوج در کار گنجه زنهار — مدد کار نیزای یرورد کار

بیورسنا

بیله سونک سران سپاه دلیر
یلکی کیم ای شاه آفاق گیر

نبودین جدا بخشی هم زینهار
کرین جان و تن تحفه بر کیز نثار

دوه بولا بیردون کرین بفتح و ظفر
تو بخشون یمین ملک فتح و کبر

حقیقت منزل ششم از راه نخجوان

بروز ششم سرور نامور
دهان سی تو اعازم سنتر

بولار روز جیب رفته رفته تمام
کیا متصل کوه کی تب مقام

یلکی چلمی جیب تا ع بلد اسقدره
که عاجز ده نشک بولسر لسیر

بولکی مارسن ریب بی بعد زان
ری تیش دن تک بیه آفت دهان

نهان زیر کو سیار نشک بولا
دلی نیم جان های یکسر بولا

سپاه سپیدار اسفندیار
زه عجز سی تو کی دهان اشکبار

یلکی تاکی بیه دعا سب و تیق
که ای خالق آسمان و زمین

شتاب یتی بیدون نه تو رحم کیر
که تو بیه بلا دفع ایت سر بسر

کیا لطف سی کونزدان کی شاد
بولکی نیقلم ودو دهان برف باد

بحالاکی بیدشک بر بود و کار
سپهدار بولا که آلهی کرکسار

بفضل خدای جهان آفرین
ری باقی ایت منزل نقشین

بیان ایتدی آنی کی ای کیا بلد
دوکین راهبرلی بنه یا شیخ دیا

کمی بر راه بین ریک تفته تمام
بولورم چون شعله برصبح و شام

زمین کرم ایدی چون تف آفتاب
بیتر کیاهی نه بر قطره آب

نه هرگز کری خاک بر سبز جا
نه طائر اوچردی هامون روی هوا

غرض بنه برابی ایدی آتشی کروه
بو وادیده کی آنی شاه کوردی شکوه

قدر روئین اتنابی محکم که بس
کرین جهد و کوشش اکر کوه بس

نه منصور و فیروز اولور زینهار
دلیران ایران و توران دیار

میسر اولمز علف و برک کیاه
سپاه کران اولدی آنده تباه

نه هرگز نه رکبر اب قدم بشر
بوینی جانه عطف عنان ایلسی کر

کیفیت منزل هفتم از راه هفتخوان

دلیر جوانمرد اسفندیار
نظر کیلدی سوی خداوند کار

بولدی عازم منزل هفتمین
بر ایک کام بر سر دیاری زمین

دکوین رهبرسی بنه بولدی جوان
بنه ریک تفته نگاهان کچه ژرف

سراسر ایتدی باطل تیزی گفتگو
بنه سنک وره بولدکه ایدی بانجو

تیر الحیت فرخنده باور بولا
اثر برق کاراتسن زمین بر بولا

نهانکی

دہان سے جو نکلا گما بیشتر ۔ تو اک بحر ذخار آیا نظر
ہوا غرض دلسے گر نا مدا ہر ۔ کنارا نہ اس سے کہ ای ناتکاو
تو اسمیں تھا ہرگز نہیں قطرہ آب ۔ جلادے شبہ کو تف آفتاب
عبث تو نے بہچانی ہم دگر ہند ۔ کیا فوج کو میری اندانہ مند
خجل ہوکے کہنی لگا اے گرگ ساز ۔ کہ یوں تجھسے انرزدہ ای پاہدار
کہ با وصف بیان زروی حفا ۔ گرفتار زنجیر مجھکو ز کہا
سخن اگے تیری دروغ اگلی ساز ۔ کیا میں اسی واسطے آشکار
کری تا کہ عطف عنان یانسی تو ۔ بر آوی مری دلکی ہیچ آرزو
رہائی ہو یعنی مجھے بند سے ۔ غرض فضل لطف خداوند سے
توقع تجھی ہی کہ میری خطا ۔ معاف اب ہو یکسر زروی عطا
منیا و سپیدا عالیجناب ۔ ادا سن یہ سب وی ہائی شتاب
گذر بحر ذخار سے بعد ازاں ۔ کیا خیمہ با شوکت و فر و شان
دہان وہ ذرا اک و شنگ تھا ۔ کہ شیخ کا جسکی انگ تھا
سپیدا رجسکی بیہ تولا و دین ۔ کہ تدبیر تسخیر حصن متین
تبا زور دینے مجھکو ای گرگ ساز ۔ دیا دوستی با شیخ کم انہیں ملا

اگرچہ دو صد سال کوشش کرو
وہ فولاد گردن فتح اک ایمن
گردن سے جدا شاہ ارجاسپ کا
زن و دختر و خواہر شاہ چین
لگا ایک ہوا تند وہ شور بخت
ہوا پر غضب سے کئی سالار دیر
بیک زخم شمشیر زہر آبدار
کیا شب کو لیکر کئی پہلوان
نہ پایا وہ روئیں آہن سے پتا
شش فرسنگ بالا و پہنا جبل
کوئی چارہ و کیا نہ تسخیر کا
سپہ بولا کہ کتنا تھا سیح گرگسار
اژدہا کر سست رخ آیا میں بیان
میسر ہوئی لحظہ نہ راحت مجھی
غرض ہو گئی ناخوش وہاں سے پھرا

نہ ہرگز وہ حصن متین فتح ہو
جوان گرگ کی گوڑی کو میدان میں
دلیرانہ لوں کینہ لہراسپ کا
کردن میں گرفتار ارزوی کمین
کہی اوستی نوحی سے گفتار سخت
ہوئی شعلہ خیز آتش خشم و قہر
قلم کی دو میں گردن گرگسار
ہوئی قلعہ اسفندیار روان
ہیں نام بتا وہاں کل جتن کا
ہوا دیکھ حیران جوانمرد دل
نہ پایا وہاں کام تدبیر کا
کہ بے زور زر نہ تسخیر ہو زینہار
دریغا کہ محنت گئی رائگان
نہ حاصل ہوا جز ندامت مجھی
غمیں خاطر و دل پراگندہ تھا

ہوا ایک

بو اننک دولتی دوش دوچار ‌ ‌ ‌ ینه تنی لکار دوشتی اسفندیار

که ناگه سعینت وزر ذر اکر نایق ‌ ‌ ‌ قره ذر دولتش بولا که ایی اسلحون

سپاه گران بی دریون حصاد ‌ ‌ ‌ ینر و آزمایان خنجر گداز

سلاح خلعه پیدا بو ویان بیحساب ‌ ‌ ‌ روان بین نیت چشمه جوی آب

نین بوی تنی حنیر مطلوب بی ‌ ‌ ‌ مهیای آتش و ترین ایک تشنی

گذر مردم عشر نو و لالان شتی ‌ ‌ ‌ ولی تون نی حکم سیلدار حین

که آوی گیتی سی جهاندار کاق ‌ ‌ ‌ تو آگی دو او سکو بیان بیکیاق

ینه بنگ نولشتا و اسفندیار ‌ ‌ ‌ کیاکی فتوین سنی کون اشکار

که جانانیون بین بن کی یادگار ‌ ‌ ‌ درون تو زر رونق ای بیکران

تو رهنا حرولر شام و نگاه ‌ ‌ ‌ که تیمی حواله بی لسکر سپاه

نه بو یا تو زبهار اندیشه بند ‌ ‌ ‌ دلی جیب که بو وزین آتش بلند

تو آوس وقت لکد سینه یحظ ‌ ‌ ‌ دلیرانه آتا ور قلعه نیز

زد و گشت دبان انگ کیجو ‌ ‌ ‌ جدان سی گون کی آسر کیحوز

رفتن اسفندیار بالباس بازرگان اندرون حصار روئین دز و کشتن
ارجاسب شاه را با تمام قبیلش و تمام ملک وی را در تصرف خود آوردن

مهیا اودوبن کرکی یکصد شتر
کیا قافله کاروان زیب بر

ده اشترینی دریای دُرّ پر
ده اشتر پر از لعل و یاقوت و دُرّ

ده هشتاد اشتر که باقی ری
یورک بیر صندوق دُرّ دُرکبی

چند وشصت گردان جنگ آوران
کبی مرد خلقی ادن بن نهان

بوی ساربان صدیل کینه جو
نیزه آزمایان بیر جاسن جو

غرض استحسی سویه حصار
کیار درد دوین تن اسفندیار

سنا نشاه ارجانب بی ناکهان
که آتای ایرانسی ایکی کاروان

بلکا جابجا برکذر بان کو
که زنهار اسی فراخم بنو

جو یتیکا در قلعه بر کاروان
نه برکز فراخم بوتی ساربان

کیا بیده وه نوداکز ارجمند
خوشنی سی دروغ حصار بلند

بیره ارجانب کوجا کی بیجا بام
که ای شاه نام آوره فدالکرام

ره دور سی با متاع گران
مسافت کوطی کرکی آیا بن بیان

سبهی خواس بنده خاکسار
که آدی حضور شه نامدار

دیا شاه لی حکم آدی بیان
گیابش ارجانب بازارکان

متاع گران بس کسن لی ادومن
بواخورم و شاد و سالار چین

کیمانام کی

کہا نام کیا دو سُنی پاسخ دیا
کہ بہزاد ہی نام میرا سُنا

یہ پوچھا کہ اَی مرد بازارگان
تو ایران کی ہمسی خبر کر بیان

کہ کس مصلحت میں ہی لیل و نہار
جہاندار گشتاسپ و اسفندیار

بل گرگسار سیزد آزما
سنا ہی کہ قبل از دو سکو کیا

دیا اوسنی پاسخ کہ اَی بادشاہ
ہوئی منقضی مدت پنج ماہ

کہ ایران سی عازم ہوا میں ادہر
نہیں ہی وہان کی مجھی کچھ خبر

ولیکن یہ تھا راہ میں اشتہار
کہ ہی عزم ترکستان اسفندیار

کہ آوی رہ ہفتخوان سی ادہر
ہنسا شاہ ترکان یہ سنکر خبر

کہا یون کہ کیا تاب اسفندیار
رہ ہفتخوان سی کری جو گذار

وہ بہزاد رخصت ہوا بعد ازان
کہا شاہ نی ہنگام رخصت بیان

کہ بہان آ ہو جای جسوقت تو
مزاحم نہوگا دربان کسیکو

عوض یکی بازار گاہ میں اک دکان
لگائی دوکان میں متاع گران

لگی آنی ہر جنس کی مشتری
ہوا گرم بازار سوداگری

دلاور کی دو خواہر مہوش
سنا یہ جبین کی مطبخ میں تہیں آبکش

سنی یہ خبر جب کہ وہ دونون نی
کہ آیا ہی ایران سی بازارگان

سوئی کاروان وہ شتابان بوہین ‏ بسہ جرا دسی اگی پرسان بوہین

کہ احوال گشتاسپ و اسفندیار ‏ کچھی کر بو معلوم کر آشکار

وہ بولا کہ بون مرد نامدار کان ‏ ہنیں واقف حال شاہ بلان

بسہ کہ ہوا بند اور خستگیں ‏ وہ بیچارہ گریان گنان بند کیں

ولی وو ہیں واقف ہو ہین راز سی ‏ لیا اوسکو ہجان آواز سنی

ہنگام شب پیش اسفندیار ‏ کہین بہ دو شنین بروہ عذار

بلکین کہی اوسی کہ ای نامور ‏ کرین کچہ عیان راز خلوت بجکر

جوانی نبی ہجان اوسکو کیا ‏ طلب کر کی خلوت مین اوسی کیا

تمہاری رہائی کو آیا ہین بیان ‏ کسی سی نہ بہ راز کیجو عیان

وہ بیچارہ شادان و خرم ہوئین ‏ کہیں بہ ہوئی کیک مطیع شاہ چین

کیا ایک ہون کاروان پیش شاہ ‏ لگا کہنی ای شاہ گیتی پناہ

پناہی مین آیا ہنا مرا جبار ‏ قبول اوسکدی ہینی کی تہی باز

کہ کشتی تباہی سی نکلی اگر ‏ گروہ جیش ترتیب مین زر دستر

غنایت سی میرا تر دباک کی ‏ کنارہ بہ مقصد کی کشتی لگی

بسہ جبین ہی اثنا بند کنجی ادا ‏ غرض شہ بو مجلس مین اوسی فرا

بہ ہنر لعالی

بیه سنکا لکاکی ارجاسب شاه
که محفل بیزادین کی هم صبحگاه

کیهانسی سیغراولی بعد ازان
که مشکل کریب بوی جهان وه معارزن

نهایتسی تنک آی یانه نامدار
بیه لطف شیسی سیغ بوی امیدوار

بلندی بیه بوین قلعه کی خیمه زن
کرودین ایک تیر بیتیده هان انجمن

کرون روشن آتش بغرا خونی
بیشه چین فی وه تیودا کیر ارجمند

بروایتی او سکودی

وهان بیر سراپرده کرکی بلند
خونسی نیده تودا کیر ارجمند

بو محفل ارآی عیش و نشاط
دم صبح بیشه ارسبر انبساط

بو ارونق افزای بزم طرب
کی نامداران بی ساهیتا اوسکی شب

طعام لطیف و می و رود و جام
مهیا بیا سامان عشرت تمام

بیشه چین و یلدستیه کان ایشتاب
بوی مست و مخمور لی کرن شتاب

بوی روشن آتش وهان بعد ازان
که فرشتکا چکا تیتحاد جان

بیه شوین فی دیکتا قو بکد سیاه
در در بیه اکر بوز کینه خواه

وهان جیکو باپادوسی بیدریغ
کیا کنج کر قل بیرنده تیغ

خروشنده بیر بوکی مانند شیر
کیا یین بوین اسفندیار دلیر

در قلعه مسدود کرکی اوتین
کی مردمان بیش سالار چین

کیا شاه ارجاسب سنی آشکار — که آیا دور درزیده اسفندیار
چو بو حیله ور داره کرتی نه تید — تورلوس وزرین آتا بل ارجمند
شهه چین هابا مجلس بن ایشتدب — بیه شینکر کیا سوی خانه شتاب
سپیدار کرم که فرزند هاتا — او سی شاه ارجاسب فی یون کیا
که لیکد سواران تو بیچه هزار — کراب جاکی بیه خواه سی کار زار
سیاه کران ایکی کندم کیا — بواجالی لشوین سی جنگ آزما
سواران چین اودریچه هزار — تعین جالجا هی دردون حصار
سپیه شس ارجاسب کمتر زهی — سوی حب و للور تو بیه اکینی
تو لیکد صد و شصت مردان کار — چو المز دروین تن اسفندیار
کیا وقت شب سوی ایوان شاه — دیران چین سی تواز رم خواه
سینت گشته و خسته ترکان سوی — تو باقی بی تو کریدان سوی
اکین دو وین بیش چراغ ارتب — دیا او بکو مشکوی نه کان تن
سیه که کرکین بره و لاله عذار — سوی منزل کرد اسفندیار
دلیرانه ده مرد جنگ آزما — سوی خوابگاه شه چین کیا
خروشان بواجالی مانند شیر — اوتها خوابی سی بت وه شاه دلیر

کی اکی ائم

لکی کرنی بایم و دو هین کارزار / سپهدار ارجاسپ و اسفندیار
یکی خنجر ایلون کاه تیغ / رها زخم بایم کنی بدریغ
هوا گشته ارجاسپ انجام کار / منطفر بوا کرد اسفندیار
زن و دختر و خواهر شاه چین / گرفتار رهات او سکی یکسر بوین
برادهان سی پیرده ولاد و جوان / لسوی در قلعه آبا دوان
کی قبل گردان چین بیشمار / یکایک وهان بیه بوا اشتیار
که جرا دلی بوکی بر حاشن جو / کیا گشته ار شاه ارجاسپ گو
ده کدم لسر شاه ارجاسپ کا / که بتاسا بنه بشوین کی خنک تا ما
سنی جب بیه آواز صدران بوا / دو هین جا ب و ز شاهان بوا
کیا جب که کدم و درون حصار / بوا گرم خنک او سی اسفندیار
ده بشوین بسی و دنبال کدم کیا / بوا گرم بازار بر حاشن کا
دلیران توران و گردان چین / بوی لشکر وهان گشته تیغ بین
در و ز بوا عرق در خون لسر / نه ری نقش بعضی ابدیرا و در
زبون اخر کار ترکان بوی / سر اشمه وهان سی کریان بوی
و ایکش نه زنهار کدم کیا / دلیرانه میدانین قایم رها

لگیا کہنے گردم سیتی اسفندیار
گرا کیانی آہی گردم نامدار

مری سات یہ تو آکی گردم نبرد
بیتہ شنگ مقابل ہوا شیر مرد

وہ مرد توانا و جست و دلیر
ہوئی گرم پیکار مانند شیر

بلا گرز کمر بند گردم تو ہین
دلاور نی پیکا زمین پر دو بین

لیا تیغ سیتی بدن سرا دیکا جدا
خوشی سیتی وہ ہین بیتہ بنا دی گیا

کہ جو کوئی حاضر ہویاں ان لنگ
کرون اوسیتی لطف و کرم بیشتر

حضور اوسکی حاضر جو نزدگان ہم تہا
تو بیدہ مورد لطف و احسان ہوئی

بہت دن رہا قلعہ مین پانور
سنجر کیا ملک چین بند لسیر

سرا ان نواحی توران دیار
ہوئی ایکی یحکوم اسفندیار

ہوا جو کوئی وہاں نہ فرمان پذیر
تو بس قتل اوسکو کیا یار سیر

ملکی رہا چین مین تک یا بداد
نہ توران مین کوئی رہا شہریار

بسیہ کو لعبد لطف مرحود و عطا
دلاور کی کنج فراوان دیا

زبان پر نبر جری از جانب شاہ
رکہیں اپنی منکو میں تا عز و جاہ

ولی دفتر و نوا بر شاہ چین
ہرایک پور کوکی حوالہ دو ہیں

لکھا نامہ فتح کیا سب کو
ہوا شاد گشتاسپ فرخندہ خو

پیم اسفندیار

بیه اسفندیار جوان کو کلبا — که ای نامدار نبرد آزما
تو نا لعل دهان ایو اقامت کرین — تصرف ایدن ملک ماچین چینیا
سپیدارنی بیدیلکیا شیه خواب — که ای تاجدار سرتاخانب
مسنجر کیا ملک توران و چینیا — نهان دیم و اندیشه هرگز نین
بس دب آرزوی عدو بوسش شاه — محبی بی نشب و روز شام و بکاه
دکر باز حبیب نامهء پیلوان — ثنه‌ها شادی بت لکیا ابهان

آمدن اسفندیار از نزد زرین در ایران و ملازمت کردن گشتاسب

ره هفتخوان بسی سیر اسفندیار — روانه بو الوی ایران دیار
دهان جیت بیجاده فرخ نهاد — بوتی نبی جهان زیر نش فرباد
توپس و وپن یاتا تمام و کمال — تلی برنث لی دب کیا تناجو نال
کیا حیت تیز دنک نشش پدر — تو دو وپن لحکم سنه نامور
بزرکان ایران کیی بیتو ان — دهان نسی خوبز وبک الوان کیا
توانا جهاندار کشتاسب نبی — بتعلکر بو کر لفرط خوشی
کلبا افرین آوری بیه دعا — که عالم ستان زره توصبح و صبا
کیا ایک شه بیت جشن نشاط — کبی جام می اززره انبساط

اوسی ہاتھ سے اپنی بیڑی کی دی / لگے آپ بھی بادشہ نے پی

کیا شاہ نے بیڑہ اپنی پہلوان / بیان کر دیا قصۂ ہفتخوان

کیا جے سطح کشتہ ارجاسپ کو / تو کہ محبت سی با دل میرا شاد ہو

وہ تولا کہ اس دم تو ہی شہراب / کہوں کیا میں اپنی شاہ کر دوں جواب

کہ گفتار مستان میں نے اعتبار / سحر کہ مفصل کروں آشکار

جہاندار گشتاسپ نے زود کر / سر تخت زریں ہوا جلوہ گر

برا تہا کر سے تو اسفندیار / جو آئی حضور شہ نامدار

مفصل کیا ہفت قصۂ خوان / کیا ماجرا جنگ کا سب بیان

بظاہر ہوا خوش شہ ارجمند / ولیکن ہوا دل میں اندیشہ مند

نہ سر کر دیا اوسکو دیہیم و تخت / کہ تہا شاہ کو اوسی ہوا اس سخت

جو دیکھی یہ بے مہری شہ اسفندیار / ہوا سخت آزردہ اسفندیار

کتابوں جو تھی بات در میان / حضور اوسکی جا کر یہ بولا جوان

کہ تھی کیا قتل ارجاسپ کو / بفرمان شہنشاہ تا مجھ

گرفتار تھیں وہاں میری خواہران / رہا کر کی لایا ہیں اوتکو یہان

اوٹھائی بہت محنت و رنج سخت / کہ تا شاہ بخشی مجھی تاج و تخت

برالقائی

بر ایفای وعدہ مین ہی تن بی قصور — تو کہ حاکی انصاف سی ہی بہ دور
کتایون نی یہ سنکر آزردہ تہی — کتایون کہ آی سرور انجمن
تو یہ بات ہرگز زبان پر نہ لا — نہ بد کہتا ن شاہ کشورستان
مبادا ذکر ہی نید گرفتار بند — روا رکہی ہر گونہ تجہ پر گزند
پدر کی تیار کت پر تاج منج — ولی فی الحقیقت ہی تجکو ہستی
نہ محکوم ہیں تیری سردار فوج — توی صاحب حکم وسالار فوج
نہ کر اضطراب آی پل لی نظر — کہ آخر ہوا شاہ گشتاسب سیر
کری کا تو شاہی پس مرگ شاہ — کہ ہی وارث تاج تخت وکلاہ
خوش آئی نہ پند تو شکی بی ہنیار — او ہاہو کی دلگیر اسفندیار
کیا ایکدن وقت مستی منی — کہ شاری خدائی کو معلوم ہی
کیا قتل دشمن کو آی پادشاہ — ز کیا منی ناخوش تیرا نگاہ
جو تجہ مند ہ جابلقان نی کیا — نہ ہرگز کسی پہلوان نی کیا
ولی ضعف ایفائی وعدہ تو ز — نہ تو نی کیا آی شنہ نکیر وز
بظاہر یہ جلوی پہلوان — ہوا دشمن معرف شاہ جہان
ولی ولیکن ناخوش ہوا اسفندیار — پہنت گفتار ای ہنت ناگوار

طلب کر کی حالات کو اپنی پاس ۔ کہا یوں کہ ای مرد اختر شناس
ذرا دیکھ احوال اسفندیار ۔ تو کر تجھ سی راز فلک آشکار
کہ ہی کس طرح مرگ اس مرد کی ۔ یہ سنکر خردمند نی پس بہی
نظر کر بوی گردش مہر و ماہ ۔ کہا یوں کہ ای شاہ گیتی پناہ
زبردست ہی سخت اسفندیار ۔ کسیکو نہیں طاقت کارزار
جہاں میں ظفرمند فیروز ہو ۔ مسخر کری ہفت اقلیم کو
ولی پہلوان رستم نامدار ۔ کری کار سی کشتہ انجام کار
ہوا شاہ شاداں یہ سنکر سخن ۔ دو مین ایک ترتیب کی انجمن
بنشست لگی تعریف اسفندیار ۔ لگا کہنی اوس سی کہ ای کامکار
مبارک تجھی تخت و تاج و شہی ۔ کہ زیبا ہی تجھکو کلاہ مہی
یہ کہکر لیوئی سران سپاہ ۔ نگہ کر کی تو اولاد شہ دین پناہ
کہ کشتہ ہوا شاہ لہراسپ حیف ۔ ہوئیں دختران زنان قید تیغ
کہا میں حبیب رستم گرد کو ۔ کہ اب جلد کی مرا مددگار ہو
نہ آیا مری ساتھ ہرگز ادبر ۔ نہ لی اتنی مدت میں میری خبر
اطاعت سی پہرا ہی اوس دوستی ۔ یہ کہتا ہی نخوت سی برزو شیت

کہی کابل

کی کابل و زابل و نیمروز ‌ عطا کرده خسرو و خصم سوز

نشستن بی القصه لیل و نهار ‌ ثناگوی کیخسرو تا بدار

سر راه طاعت وه اراپین ‌ تجی کیچه بی خاطر بین الداپین

مری ولین کینه بی اس باشگا ‌ ثنایت ترزوی صبح و مسا

مناسب بیه ی اب که سفندیار ‌ کری رستم کروسی کارزار

جوان سسی تباشاه نی بودران ‌ که جاتکلی رستگوتی سیستان

تیتین کوتاکشته باکر رستیر ‌ توبید اکی نی محبسی تاج و سریر

دده تولا که بین سیلی ای بادشاه ‌ توراشاه ارجاسپسی کنه خوله

شه بین کو وقت غادی تکسب ‌ لیا ملک ایکسرا وشنی رکی لسبت

عوض اوسکی کرزم کی کبی سسی آه ‌ لیاقید محبکو محال تباه

کیا کشته آب بین ارجاسپ کو ‌ که شادان بوسانینه زنا مجو

کرون قصه هفتخوان تا وکر ‌ تو بیدر رست بون موی ای سیمبر

ده کرکان خلکی و شیر زبان ‌ ده کافر بلا اژدهای دمان

زن بیر جادو و غول سیاه ‌ کتی کشته مینی بفضل اله

ده سیمرغ اتا جو بیر سیتیز ‌ تو کیجا روسی بیی تیغ و تیز

وہ سختی و سرد و ماہ و باران و برف — وہ طغیانی جوشش دریای ژرف
گزرنی گریباں میں تو ہو بدرنگ — دریدہ دل و سینہ دھار سنگ
گذرنا جہاں سخت دوران میں گیا — شہنشاہ کا حکم لایا بجا
بہانہ نہ مت کام فرمایئے آپ — رہے لطف سے گر مجھی کامیاب
کہ یاں کبھی پیرتی ہیں زنہار — شہاں قدر فلک و عالی تبار
سبھا روم میں تونی شاہنشہا — کیا کشتہ تک گرگ تک اژدہا
حوالہ کیا پدر تجھی تخت و تاج — پدر نی تیری از سر ابتہاج
کئی ہیں اب کارہای کلان — ملائی تہ خاک جوں دشمنان
اگر میں کروں فخر شایستہ ہی — بزرگی مجھی آج بایستہ ہی
مناسب ہی یہ اور لایق مجھی — کہ اورنگ و دیہیم اب دی مجھی
شہنشاہ نی سن یہ پاسخ دیا — کہ گفتار تیری ہی تکبر نما
ملی تخت غم ہی نہ یہ صبح شام — کہ کاؤس خسرو تھی اگلی مدام
کمر بستہ حاضر تھی جوں بندگان — پل زال اور رستم پہلوان
اور اب سرکشی ہی سبھی کی اختیار — نہیں حکم للتی بجا زینہار
بڑا حیف ہی سخت ہی عار و ننگ — کہ ای نامور گرد فولاد چنگ

بیتی ای ۱۱

تیری اگلی اسطرح شام و سحر
کرین سرکشی رستم و زال زر

تصرف میں اب نصف ایران کین
سریر خلافت کا دعوی کرین

لگا لیں یون گرد آفاق گیر
کہ دیکھی تجھی آب تاج و سریر

شتابندہ ہوکر بہ سوئی سیستان
کرون جنگ رستم سے میں بیگمان

وہ گو لا کے تیر آرای درہم و بخت
بہ بدل ہوا ای سرور نیکبخت

شتابان ہو لیکر گنج و سپاہ
ہٹیں بس ہو جا کی اب رزم خواہ

گرفتار کر رستم و زال کو
تصرف میں لا ملک اور مال کو

زوار و فرامرز کو بھی نہ چھوڑ
بداندیش کی سر کو جلدی سے توڑ

نہ رکھیہ بدسگالان کا نام و نشان
کہ ہو پید کوئی کینہ آور وہان

ہمیں جای اندیشہ کچھ زینہار
کہ تو ہی جہانمیں ہے نامدار

کیا ہفتخوان فتح تونی تمام
بلند اس جہانمیں ہوا تیرا نام

کیا قتل ارجاسپ کو روز جنگ
دژ روئین آخر لیا بیدرنگ

ہیں تاب رستم ہو ہو ہم نبرد
توہی سرکشوں کا وہی شیر مرد

کریگا وہ اگلے دم میں ابکو اسیر
تجھی سے ہین دونگا یہ تاج و سریر

قسم زند و اوستا کی آہی بیتن
کہ ہون مین نہ زنہار پیمان شکن

دلاور جوان نی دیا یہ جواب | کہ رستم کو ہرگز نہیں ہی یہ تاب
جو جنبش کسی کی ہی اگی میدان جنگ | زدن میں زبون اوسکو بس ہی نہنگ
یہان کا دلی تربیت کردہ ہی | ہماری بزرگون کا پروردہ ہی
سناہی کہ رستم یل نامدار | رہا ہی یہان شب و روز خدمتگزار
بہت اوسنی کار نمایان کئی | زبون نامداران توران کئی
بر ایران و گیتی زوی تخت | تہتن نہ کرتا اگر کار سخت
زبون تیری نزدیک دونون ہاک | کہ ایسی دلاور کو کیجی ہلاک
مخالف تیرا تہا اگر پور زال | تو مہمان ہوا کیون تو اوسکا دو سال
مگر جنگ کو اندیشہ کچہ اور ہی | سپاہ یہ بہی شاہا کوئی طور ہی
مجہی بہتا ہی کوئی سیستان | مری حق مین ہی ننگ یکانی نہان
نہین خوب شاہون سی پیمان شکست | یہ بہتر کہ شہ قول کا ہو درست
یہ گشتاسپ بولا کہ سن ای جوان | بلاشی اگر رستم پہلوان
بزرگون کی خدمت مین حاضر رہا | لکن میری ساتہ کیا اونسی کیا
نہ لادر میان عذر ای نامور | تمنای اورنگ و افسری کر
رہ سیستان لی بفوج گران | گرفتار رستم کو کر لی دہان

زبان دادہ اوسی

یاده لودسی لاینان کرکی بند … بری بوزوی کردنین الدکی کمند
که عزت بولورون کوبدر زنهار … نه توتی کری تیرکنشی اختیار
دوه بولالار ای پادشاه جهانک … بهانه توکتای پیس بیکمانک
بیه مقصودی نزاکه بون تهاشی دور … نیچون مین نه زنهار تری حضور
مبارک بیه اوزنکاو افسر تختی … جهان سی بلیس ایلک کونشه جی
بیه که جوان بوکی مین زجیبت … ستاپان بولوی خانه دومن
لیکاکی جاناسب سی شنهریاز … که جارد دیر بیشن اسفندیار
خبرلالاه اوسکا ارادای کیا … بیه سنکه ده دستور دانا کیا
بوا جانی حبب اودسی پرشان حال … دوه نولالاه ای مردن فتح حصال
جوکیبه مصلحت بوده جنکو نیاه … خردمندنی تب بیه پاسخ دپا
لجالالد شنابی سی حکم بیدر … به تیر بیدر زنهار ای ناموار
دوه لولاکه بید بعزبان شاه … بوری بون روانه لیکاه (سیستان)
حضور شهنشاه کشورستان … کیاجانی جاناسب نی بیه بیان
که راحی نهی روتیت تن اسفندیار … بجنک یل رستم ناملار
بوانشا دمان شاه کردون جناب … کیا بیدده یشن گتابون فسابت

کتایون سی بولدشه ره ناگهون | که اسفندیار جوانمرد کو
کیدون یوقین بن حضرت بوی سیستان | لی خلک رستم تعوج گر ان
رضامندی گرچه ده نام ور | دلکین تسلی وراتوبی کر
که رستم گوجب تلدی گکی ایر | توبختون بن بنده وبش تاج وسریر
کتایون یوی سنکی اندوه نکش | جوان سی کها جاگی لوتینی دوین
زبردست ی رستم نامدار | نه گر قصد رزم اوسی توز نهار
نه جا لوسلوف برگرای هوشمند | دراگوش جان سی نوس می ند
کتایون سی بولدیه اسفندیار | که رستم سی ذرتابنس زنهار
ولی قصد بیکار اوسی نه تنها | کهی گوخوار سرکار زکا
کردن کیا بن اب یون قربانی شاه | که بورستم گرد سی کینه خواه
بزیرکیا بی اسس بابت کو | اکبر لعبد لتعرر انگار زبو
توبیرمردی سی نیابت ی دوز | یکالدون نا چار حکم حضور

رفتن اسفندیار بسوی سیستان برای بند کردن رستم نامدار

بیان سوال وجواب رستم و اسفندیار

سحرگاه اسفندیار جوان | بوارنه سی حضرت کی سیستان

جهانشه ولی

دیا شاہ نے لشکر و گنج زر ۔ ہوا وہ شتابان بقصد کرد فر

دہ اشتر رواں ہمرہ جوں قطار ۔ گیا بیٹھ وہاں اور بند زینہار

وہاں سے اوٹھا اوس جا اور کی شب ۔ کیا قتل تو اسکو از روی غضب

لگی کہنے مردم ہوئی فال بد ۔ مبادا کہ پیش آوے کچھ حال بد

مناسب یہی ہے کہ اب ایکبار ۔ ہوئی خانہ بند چلئے اے نامدار

وہ بولا کہ موقع نہیں یہ اور بجا ۔ ولیکن جہاندار لشکر کشا

کہی کا کہ لالا بہانہ جوان ۔ یہ کہکر روانہ ہوا پہلوان

گیا متصل سیستان کے وہ جب ۔ روانہ کیا اوسنے بہمن کو تب

کہ لے آوے پیاں رستم گرد کو ۔ گیا جب کہ وہاں بہمن نام جو

تو بندہ زال نے نامور نوجوان سرور ۔ ادب سے جھکایا سر اوسکے حضور

لگا کہنے یوں بہمن نامدار ۔ کہ آیا ہے روئین تن اسفندیار

کیا ہے طلب رستم گرد کو ۔ یہ بہمن سے سنکر یل نامجو

گیا پیش رستم کہا ماجرا ۔ لگا کہنے وہ مصلحت اب ہے کیا

وہ بولا کہ پیوستہ ای پہلوان ۔ رہے ہم کمربستہ پیش کیان

تو جانو ہے تم سنی پیش اسفندیار ۔ بجا لا کے رسم و رہ انکسار

اوسی مثل گشتاسپ لائی ہے گرد / تکلف سے مہمانی اوسکی تو کر
کیا جب کہ بہمن نے زال زر نی بیان / کیا ساتھ بہمن کی وہ پیلتن
وہ پہنچی کنارہ پہ دریا کی جب / لگا کہنی بہمن تہمتن سے تب
توقف کناں ہو تو ای نامور / کروں باپ کو اپنی جا کر خبر
یہ کہہ کر کیا بہمن نامدار / کہا جا کی تو نی پیش اسفندیار
کہ رستم دلیر و جوانمرد ہی / مروت میں اور خلق میں فرد ہی
ہنر مشکلی انکی بتری بیان / مری ساتھ آیا ہی وہ پہلوان
کیا یہ سپہدار اسفندیار / جریدہ نکوئی رستم نامدار
اودہر رخش رستم پہلوان / جھکا کر سر عجز جوں بندگان
جو لگنی بشرط خدمت یہی التجا / یہ آغاز کی یہ دعا و ثنا
کہ ای وارث تخت و تاج کیان / سدا سرفراز ان گیتی ستان
تیری عہد سے زیبا قبائی شہی / تیری سر سے شاہان کلاہ مہی
زہی نیک طالع جو تیری حضور / پرستش کناں ہو بشرط سرور
کری سرکشی بخت سی جو تو بخت / سنا لی گرفتار خواری تو سخت
ہمیشہ جہان میں تو فیروز ہو / طرح مہر کی عالم افروز ہو

[illegible]

بیله ایمش در رسم ادب چیکنه کر — نوا شادمان سرور نامور
فرود ایلکی کورکی اسفندیار — نوا رستم کردسی همکنار
لگاکرین رستم نیدوکن کی تنا — که ای نامور گرد زور آزما
سزا اولدر تحسین وصد آفرین — جهان بین توچکا بو نام زمین
قوی ایدکی ای لنیت پیل ونبار — نتودی اونسی تجیه غم روزکار
ده بو لاله مجیکو سزا ادار کر — تور دونق فراجلکی نو سری گر
بزیرانه ادشنی کیار زنهار — دلی انیی نشکر من اسفندیار
وودین رستم کردکونی کیا — دهان خالی رستمنی کینی لگا
بیه بی حکم گشتاسب شاه دلیر — که رستم تولی آتوکرکی اشنیر
بسی توبی راضی بو اس تایبر — که وطان نیچلون تخیکو یاندکر
ریح گرحضور رسته کامکار — کزون مین زتا ای یل تاندار
نه بلیدم رکی رسته گرفتار بند — نه شیجای برکر تجنی کجید کزند
رها سنلی خاموش ده ییلون — کیا نیز شنیدانی بون یان
که راضی هین بی اکر بند بر — تو بس توکی رحصت تقاضانی له
بیه لا بار زیان بر یل بیلتین — که یکبار آئی سرور انجمن

بیان شهنشاه فرخنده خو — میری کیم تو شهان دراجلکی تو

چو کیچه مجلسی فرمای تو بعد ازین — بجا الدون فرمان تیرانی جوان

ده بولا که آتا بیان شد بار — سطور دیک آی ستوده شعار

ولیکن مین آتا لیغ دگر — بیلا کیم تنکه مهان بون آتری اکر

اگر میری فرمانسی بید جای تو — سر جک آرزوی لکن آی تو

بومین کسطع کتابی بان ونک — اردن تختسی بیکار زیر فلک

تختی بنده کی نه لیتجاوش گر — توکیا قدر باودن خضور بدر

ده بولاکه زنهار مین بیچ بهان — نه کیاودن کاذب آی سپهدار نهان

سپهدارنی بید دریا بیه خواب — که لی اودر بلا مجهنکو صنهای بات

طلب ارکلی بید قام دشنا دودین — کی دونش نام کی تشا تکین

تیتق بیه بولا که رخصت بوراب — کیون حال سی حالی احوال اسب

چو کیچه مصلحت وی تختی زال زر — گذارش اردن مین بیان انگز

جوانلی کیاوین که آتا سات — بیان شحنا قنت در نه خواب

بوتی خانه رخصت چو رستم بوز — تو تنوین تکو ایندک او سیدم بولا

کیاهای سپهدار آفاق گیر — کیاکیون نه رستم کوتونی اسیر

تمل ادن

نهایت زبون سخت و بیجا کیا ‌‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ که دشمن کو یون های جانی دیا
نگاهکی یون اوسنی اسفندیار ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ که ههرای کا رستم نامدار
وگرنه بین کدهسنی بگڑ لاد نگا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ سنه گفتار سنکر تند اوسنی کیا
که رستم کا مشکل هی کرنا اسیر ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ زبردست هی وه بهوار دلیر
سیه اب مصلحت هی که آی نامدار ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نه سا نه اوسکی هو رزمجو زینهار
مبادا که هر کار دشوار هو ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ برنج و کر دور دوار هو
بهوا اوس سخن سی وه اندیشه مند ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کیا لوح من سرور انجمن
کیا رستم گرد حیب اپنی گرد ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نیه قصه کیا زال سی سر بسر
کیا زال لی یون که ای نامدار ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ملکزاده اینا هی اسفندیار
سمجه اوسکی خدمت مین بهتر جا تو ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نه و سور س دیدین فرا الا تو
بسوی سپهدار عالی گهر ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بشتابان بهوا گرد روز دگر
اوسنی لی کیا اگی اسفندیار ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کیا خوب رستم کا عز و وقار
وه بولا که هی منتظر زال زر ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ قدم رنجه فرما تو ای نامور
کیا اوسنی انکا او ریون کیا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ که ای پهلوان تو بهی یا نسی جا
میری سانه بیشن رسته ارجمند ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ روان هو تو هو کر اسیر کمند

نگاه گردی ای جمیل الشیم … تو مصروف کر همه به لطف و کرم

که من کام تیری بهشت او نگاه … سدا تیری خدمت بجا لاؤ نگاه

کئی میں کار شاهان مدام … کئی ست گردان توران تمام

جهانین سرافراز گردون نشین … نگهدار شاهان ایران زمین

نیاد شمنون سی جهان میں کی پا … نهاسر کشان جهان کو ملاک

مروت سی کرتا هون انکسار … همیں ورنه تجه سی خطر زینهار

بل باتین سی پیه سنگ سخن … هوا خشکیں شر وزر انجمن

پیه جاهاں زر و تیغ غضب زیر تیغ … نهیں پیه کیهی رها زخم تیغ

ولیکن تحمل کیا اور ہنسا … پیه سنگ تهیں سی کئی لگا

مشفقت پیشت تونی کی پیشتر … رب آرام سی بیٹه فکی توش کر

کیا پید کوئی وشت جیب میٹه تو … میه بنسکر لگا کهنی وه نامجو

گوی راست میں تی بین نوشته هم … پیه کهه کر کیا بیٹه لی رنج و غم

هوا پید سپیدار چمن بر فرس … خفا هو کی رستم سی بولا و پهنا

شناپی اتی رستم نام ور … که پی نسل سی و توکی زال زر

سپیه جز ده و بهره و موسعید … هوا دیکهه کر سام او سی امید

انجام زال

رکھا زال کو بیدنہ ایوان میں ۔ وہیں چھوڑ آیا بیابان میں
کہ کھا جاویں اوسکو کئی جانور ۔ ہوا ایک سیمرغ کا واں گذر
جو ناپاک و بدشکل دیکھا اوسے ۔ تو سیمرغ لیکے گیا پاس اوسے
وہیں پاس بچوں کے وہ لیگیا ۔ کھلاتا پلاتا مردار صبح و مسا
وہ مردار کھا کر ہوا اب کلان ۔ بت برہنہ ہوئی سیستان
پسر ایک تھی سام رکھتا نہ تھا ۔ اوسی لاجرم بد پدر نے کیا
بزرگوں کی مرضی تجھی جا گری ۔ تو حاصل ہوا رنج بے سروری
تو پیدا ہوا زال سے بعد ازاں ۔ نہ اب فخر کرتا ہی اتنا بیان
بہت خشک ہو اندوہ بیل تن ۔ زبان پر یہ تندی سے آیا کہنا
کہ حرف پراگندہ و ناسزا ۔ تو زنہار اپنی زبان پر نہ لا
نہیں ہے یہ گفتار آئی نامور ۔ سزاوار شاہان عالی گہر
تو ہی عقل لے عقل نادان ابھی ۔ نہیں تجھکو زنہار تجربہ ابھی
بزرگان تھے واقف تری سر بسر ۔ اور آگاہ تھے خوب تیرا پدر
کئی پشت سے سام کی گذران ۔ زمان سے تھا زال فرخ خصال
زمان جنگی تھا ہوشنگ سے ۔ زبون تیر جنگی تھا خدنگ سے

سمجھتا ہے اے سپہدار انجم حشم
کہ ہیں یعنی یکجا ہی آب اور یم

مری ماں بھی تھی دخت جمشید شاہ
خداوند تمکین و اعزاز و جاہ

کہ ضحاک نے تھا دو نیما کیا جسے
جہانگیر شاہنشہ نام ور

دلیران ایران زمین چند بار
کیا جاتی تھی جمعی جمشید یار

ہمیشہ کئی تھی رکھے سر پہ تاج ہی
تو گر ملک ایران میں شاہنشہی

بزرگی نہ دیرا نہ زنہار ہمیں کیا
نہ خواہاں ہوا افسر و تخت کا

دگر نے سمجھی تھی تب کب شہی
میسر نہ آتی نہ یہ فرماندہی

دلیری پہ اپنی مغرور ہو
کیا کشتہ بس تو نے ارجاسپ کو

تو مانند میرے دلاور نہیں
دلیری و گردی میں ہمسر نہیں

لئی شاہ گیتی نے تیغ تیز
کیا قتل دیووں کو وقت ستیز

شکستہ کیا میں نے وہ ہفتخوان
نہ بدری جہان بیل شیر زیان

وہ دیو سفید اور اکوان دیو
کہ تھا گرد عالم کی جنکا غریو

ملائی وہ دم میں بخون و خاک
کیا شاہ مازندران کو ہلاک

جگر تھا شتاہ کا دشمن کو
یل گیو گستہم اور طوس کو

سپہدار توران تھا افراسیاب
کسی کو نہ تھی جنگ کی جسکی تاب

بھی تا دیکھی

کی باردی بنی اوسکو شکست — کیابنس اوسکا بکجه و روز دست

کیابنی خاقان چین کود سینو — مرنجی تیغ زرانی آفاق گیر

نه کر جنکلو کی جو کجه ی تمیز — نه لکو زرانکان اینی جان عزیز

سپیدار رخت آژ در وکینه جو — تو از غضب سنکلی بیله گفتگو

بیله جای تهار دشدم که هان تیر تیغ — شتتن کوزاب لیجی زیر تیغ

ونکین بیله سوجاکه ی میهان — بیله گرداب سنی ابنی ایابی بیان

ستم کردارکی میهان بر — تو لطف و مروت سنی یم وزر

بیله پولادبیتی کی حرف بزم — تو کیکون بنل آتش کی تیغ تانی کریم

فلک بیته ته ی گرچه تولک ی — پرستنده پادشاهان کی

چو کی بیرکی تونی نشام ملکاه — تو حاصل بوالجیلکو بیر غرد جاه

تو کرتا زیارور و دشت جاکر بی — مشبهی منی کی ملک بیمز بی

که ایران سنی تا روم و توران و چین تا — منعج کیا تاز و لیتین ز وین

کیا ایک عالم کو آتش پرست — کیابنی گردن فرازون گمان بولیت

لبان نوزرد و تن ای یانبدار — نه تنها قلعه بازندان ز دستو لیند

غضب بر بلا مرز تنها بقولان — کیان اسقدر تنها بیزار بقحوان

وہ پولاد کوبی ہنرمندان دہ ہزار
کئی تھی تیری ساختہ جنگی سوار

مرا وہاں تھوی مددگار تھا
فقط رخش و گرز گران یار تھا

وہ دیوان و جو جو از جنگ آوران
کہ بہی کئی کشتہ تنہا وہاں

پری ساختہ تھی اگر دہ ہزار
دلیران جنگی و مردان کار

تو تھی ساختہ اونکی تختی با جنگ
گریزند ہوتا تو بس بد رنگ

کرون کتابیں ابہی زبانی بیان
کہی اس حقیقت سی واقف جہان

کہ کیخسرو عدل گستر کی جب
رکھا سر پہ لہراسپ کی تاج و تخت

دلیران نہ ہرگز رضامند تھی
بزرگان ایران نہ خورسند تھی

سبہی تہی تمنای خورد و کلان
فریبرز ہو بادشاہ جہان

وگو ہیں ہمی معقول سب کو کیا
نہ زرشار ریرکاتش ہونی دیا

ہوی جب کہ ہم یاوری ای نامدار
ہوا شاہ لہراسپ تب شہریار

کری تند مجکو یہ جای تہی تو
یہی ہی تری ہی تاج کی آرزو

تو مت باز رکھ تاج لہراسپ پر
نہ کر فخر آئین گشتاسپ پر

کہ ایسی بیہ مقدور ہرگز کسیکا نہیں
کہ میری طرف ہو کبھی آرزوی کہن

ہوا کودکی سی میں دنیا میں پیر
ولیکن سخنہای نا دلپذیر

کہی کہی

کسی سے سنی میں اک یہ سخن — قیامت ہو کر یوں یہ چمن چمن

ہوا شند یہ سن کاؤس شاہ — کلہ کوں تیرا جسکا تاج ماہ

سخنہاے دشوار کہہ کر اونہاں — ہوا یہ نہ مقدور زنگ کرد کا

کہ مجلس میں کوئی گری مجھکو بند — اگرچہ وہاں تھی بہت زورمند

مری گرگی دلجوئی انجام کار — فردوں تیر کیا یہ نی مرا وقار

عرض ساتھ مری ہو کینہ جو — یہ تندی و تیزی نکر مجھسی تو

سپہدار سنکر یہ لایا جواب — کہ ای رستم آتا نکہاں ہیچ وہ تاب

ہوا ایتہا فوراں کاؤس شاہ — میری اور سر پنجہ پر کر نگاہ

مجھی جسقدر قوت زور ہی — رکی تہا کہاں شاہ کاؤس کیا

یہ گنہ کردوں ہو کی خندہ کناں — فشردہ کیا پنجہ پہلوان

جو دیکھی یہ تیزی اسفندیار — تو حیران رہا رستم نامدار

یہ تنگ گیا ہی یہ ترک ادب — کہ زور آزمائی کروں تجھسی اب

سپہدار نی یہ کہا بعد ازان — کہ ای گرد تو آج تہان بی بیان

جو نسبی سی می تعلکون تو سش کر — شتابان ہو یہ شوق نسبی انہی لگہ

ہوا زور معلوم تیرا مجھی — بگڑا دون کل ابلدم میں تجھی

سمجھی شاہ لیجاؤں میں گر کی بند
نہ پہنچاؤں جان پر تیری کچہ گزند

کہوں جا کی رستم کہ ہی بخطا
کروں نت تجھی بندگی بہر تا ہا

مری مردمی تجکو معلوم ہو
دہ تو لاکہ ای مرد بیکار جو

توی کر رہا زور آور دشمن مرد
ولی تجبسی کر نہ ہوم تیز دو

کہا تو نے دیکھی دلیروں کی جنگ
نہ سیکھی تجہی یاد گرز و خدنگ

توکل ویکنا تو سنس کارزار
کرا آوں جو میدان میں تو کر جوار

تو بس نت زین کسی او تہاؤں میں
تو ہی زال زر دو ہیں للاؤں تجہی

کروں تخت زرکار پر جلوہ گر
رکھوں میں تری سر پہ دیہیم زر

رکھوں بیکس کنج تیری حضور
بجا لاؤں خدمت بشرط سرور

جلوں بہر تیری ساتہ نزدیک شاہ
دلاؤں تجہی تخت و تاج و کلاہ

تو ہیں گر دیوں لڑ تو شہر بلند
نہ دنیا میں تو جی رہی تاجدار

سخن بہر زبان پر بہ لایا جوان
کہاں تک بہہ گفتار ای پہلوان

لجیہ اوب کہا ہی ناکہ آگے نہیں جو در
کہ اب روز سی یعنی گذری ہی دو دہار

ملب کرکی خوان عیب کر آگی رکہا
تو رستم نی یکدم میں خالی کیا

پیالی تہی جب کہ جام سراب
تو رستم بہہ دنیا کہتا او سکدم جواب

کی یکی

کہ اس جام سے سیر ہوتا نہیں / رکھا لا کے طاس کلاں بھر دو بیں
کہ آئی ہتی جس میں شراب اٹکیں / پیالی لگائی وو ہے سلیقیں
ہوئی دام حیرت میں مردم اسیر / مرخص ہوا بھر دو ہ گرد دلیر
لگا کہنی بھر سے ور ناگہو / کہ گر مصلحت نزال سے جالی تو
تو ہو بندہ پر راضی آئی ہوشمند / تو جان بندہ تیری نکچہ نہ آدی گزند
وگرنہ ہوا بادہ کار زار / دیا ہو وسی پاسخ کہ ای نامدار
مصاحب جو تیری ہیں اون سی قرار / بہم ملکی اب تو ہیں گہر مستوڑ لا
بندیرا کری مہیانی اگر / قدم رنجہ فرمائی ہو میری گہر
جلون میں تیری ساتھ لی ہندیا / حضور جہاندار کیوان تو آ
وگرنہ اون صحدم اگی چاک / نہ لاوون ہیں بند جنگ میں نکھہ درنگ
وہ بولا کہ جسطرح کہتا ای تو / بندیرا میں کرتا ہزا ای ناتجو
سیہ فرمائی کا ت کہ بس دڑ کہا / نہ پا بند رستم کو ہیہ کر بکا
سہلد گس لی کام ان ارد تا / کہ اس در میں جیسی ہندیام ہون
نہیں تھک سی تیری مجکو خطر / کہی لیتہ کہنا تمہارا جسیل تہر
سیہ سنکی لگا کہنی جنگی سوار / کہ دیوان خونخوار و مردان کار

جو بیتی تہی گشتہ سے ہنگام کین
تو ہشیار ہو کی برابر نشین

تری رزم سے تجہہ میں خوف ہلاکت
ولیکن یہہ لکہا ہی ہر زمان ہی

کہ ہو گشتہ کر وقت ہنگام تو
تو ہو پیش شاہان میرا زرد

سمجہہ و لیکن ای فرخ اسفندیار
کہ اب مصلحت یہہ ہی تا کار زار

ہو رستا کو رد اب تو گشتاسپ شاہ
تو ہی وارث تخت تاج و کلاہ

تیرا دشمن جان ہی تا جو زر
تجہی اس لئی اوسنی بہیجا ادہر

کہ تو کشتہ ہووی میری ہاتہہ سے
نہیں اگلی تجہکو اس بات سے

نہ کو کار فرما جوانی کو تو
نہ کر پہلوانی میری رو برو

گزند اپنی جان پر تو مت دیکہہ اوا
نہ بد نام کر تجہکو بہر خدا

وہ بولا کہ دنیا ہی تو گیا در سبب
نظر میں نہی میری فراز و نشیب

حضور پدر میں تجہکو باندہ کر
کروں یا مجہی قتل وقت سحر

پسر کو پدر کی تو اور باپ کو
تو آ لیکی شیدا نہیں آی گنہ جو

کہ ابکہ ہو بس سی و گئیں تیرا حال زار
اگر میں ہم سی بالکل دل و نہار

لگا کہنی رستم کہ اب کیجی کیا
نہیں چارہ کہ تیری آی قضا

بوقت وفا ای کتابیہ منتظر
کہ ہوش نوحہ گر لیکی بو بر پدر

ہم ہم

یہ کہکر گیا خانۂ رستم گیا … حضور پدر رو کے گزارش کیا
کہ ہے پر سر کینہ اسفندیار … ہمیں اور چارہ بجز کارزار
کہی زال نی یہ سخنہای پند … لگا کہنی تب رستم ارجمند
کہ نالائق و سخت لگتی مجہی … کہا کچہ و لیکن اوسنی بجہی
ہمیں صبر کی تاب ہے زینہار … کرون میں نہ جنگ اوسکی ای نامدار
یہ سنکی کیا چشم کو اوسنی تر … لگا کہنی تب یل نامور
کیے کس لیی تونی دیدہ پر آب … دیا زال زر نی اوسی یہ جواب
کہ گر کشتہ ہووی تو ہنگام جنگ … تو خانہ خرابی ہو یہ بدرنگ
کہ ہو کشتہ اسفندیار جوان … تمام بد کہیں اہل جہان
رکہیں بدگمان ہم سی کینہ سدا … تہمتن نی سنکی یہ پاسخ دیا
تو کر اپنی خاطر سی اندیشہ دور … کہ چاہا نکر لڑون تیری حضور
کرون پیشکش اوسکی گنج زر … اطاعت سی پہیرون نہ زنہار سر
لگا کہنی نیکو وہ مرد کہن … کہ ہرگز زبان پر نہ لا یہ سخن
وہ اسفندیار جہان پہلوان … دلیر و جوان کہ دیتی نشان
زبون جسکی آگی ہی فغفور چین … جہان میں کوی اوسکی ہمسر نہین

توکتای مید اینین جبه جاک تن | اوسی نشتر زین سی اوهان لادون مین
سیه‌یی عقل سی قورای مرد گرد | سیمجه دنین اینی توی سالکوزرد

جنگ رستم با اسفندیار و کشته شدن اسفندیار از دست رستم نامدار

کیا صحبدم رستم پهلوان | یی جنگ اسفندیار جوان
تنیتین نی جسدم که تینی قرزه | تونید زال نی اوسکو بابذی کره
زوارزه کو سالار تینشک کیا | زوارزه سی یون زال زنی کیا
که بر وقت تو یاوری کیجتو | تغافل وهان راه منت دیجتو
عتنایان تورا حرکت ده بیلتن | لکایت دعا کی مرد کیتن
که یارب تو رسکا نکیدارنی | تورا تیزی کون بد کاری
زوارزه سی تولاریل تا موز | که تو سالته نکی ادو درتر
سیه که کر اتیلاده جنکی تورار | روانه تولتوی اسفندیار
سیه سوین نی جایا روسی و بکه کر | که آبایی بد صلح کو نام ور
لکاکنی یون شین اسفندیار | که رستم سی کر صلح آی نامدار
سوتی بشته لعیندکو ز لطف و عطا | تولی جایتین کولی بند بایا
دوه تولاکه لار جوشش ای تیکرد | کهی ساته رستم کی عزم نبرد

کیداوسی

کیانی دستی بجنگو یی عزم ستیز
مرا دل ستیزه دستی بی زیر ریز

دو مرد دلاور که توت ریز نجو
خدا جانی سر حق توی نون بر

گواهنگی بر گذر دو دل مرد کا
دلی کجه به زنهار با سنج دیا

تهنی نی ببر اوس چو البرز کو
بیه بیجا یا بام اری بل کینه جو

مری سانیه گر بجنگو یی عزم خنگ
تو تو گر نبو از رب تو زیبد رنگ

بیه لیونی سی نو لا بید اسفندیار
که تنهای رب رستم نامدار

مجبی تیجای لا رخ که ای شیر مرد
که جا دن بین تنها برای نبرد

تو از ایستاده بگو دو رلیکر سپاه
که رستم سی لهون جا کی بین ار نخواه

دلی و یکتا جنگ بو وقت تنگ
کر دو بین اشاره تو بید بیدر رنگ

بد د تو بیری کنیچو اگر
بیه که کر زره کر کی هر رنگ تیز

دلیران رنت رنگ بر بو کو اژدر
کیاجانت رستم اسفندیار

نتقش لی ادسی کیانیه بان
که کمتر بی مری سپه الجوان

بهشت بین لو ار ابن آیران و باز
دلی جاتیا تحوش بین لحیق اکبار

که ایرانی و سیستانی بهم
کرین خنگ مردانه لی رخ و تیغ

که چون بر بو برایک کا آنشکار
بیه رستمی نو لا بید اسفندیار

کنون گشته کوتین تنگ و خو گو / فقط بودن هم تم بیم ناله جو
بدو گونه هیچ گوئی زنهار / بو اعید و یان بهم استوار
بوی کرم کین برد و شمشیر یاق / بوا کار منجر تونک نشان یاق
شکسته بوی نیزه بهر بید تیغ / لگی کرتی باهم رها زخم تیغ
شکسته بورین تیغ بد بیهد / نه یک زخم بو گز بوا کار گر
لیابد دلیر گون بی گرز گران / بوی زر بجو مثل پیل دمان
کری گرز بی ها بهبه سی ایلبار / رها کام سی دست مردان کار
بگذرد وال کمر بعد زران / لگی زور گرتی دو جنگ آوران
کیا زور کرده بیت کین ستی / ولکن نه توی بلا زین سستی
پراکنده ول تیغ مردان بوی / زبون سخت اسپان گردان بو
زره پاره ول تیغ مردان بجی / بوی سست کردن جنگ آوران
جدا بوگی دو تون بی بهره لیا / بگنجه زور دهان بیش بر کیا
نزد ابرد گو بیها جنگ تن گنجه پر / خروشان بوا مثل غرنده ابر
شبوی دلیران ایران گیا / دهان جاکی کیبی لکا تا سرا
که ای نامداران اگر مرد و گو / تو بو فرخ زابل سی بیکار جو

[illegible]

[illegible]

یہ سنکر وو جس پور اسفندیار
نی کہتہ تھا ای شتابان ہوا
کہ ہو جو کوئی مرد جنگی سوار
وو ہیں گرد الوام زور آزما
دلیرانہ اوسی ہوا گرم جنگ
زوارہ سپر اپنی تیں آبادزن
نہ الوام ہرگز سنبہلنا تجہی
بید ایک گرز زوارہ جو بالای سر
جوانمرد مہدیو تن پیلوا تن
روان کرکی شبدیز کو تیز تک
فرامرز اوسکی مقابل گیا
نہ کشتہ ہوی صرف دو نامدار
وو ہیں پیش اسفندیار جوان
کہ لشکری زابل کی بیخود داک
دو فرزند تیری ہوئی کشتہ اب

جوانمرد نوشادر نامدار
طرح شیر نرکی خروشان ہوا
وو مجبستی کری اونکی کا رزار
کہ نشاگرد تہا رستم کرد کا
دلی خاک و خون میں ملا مدرک
لگا کہتی میدانمیں کرکی فغان
کرو تم عرق خون ایکدم میں مجہی
ہوا کشتہ نوشادر نامور
دگر پور اسفندیار جوان
شتابان ہوا سوی میدان جنگ
فرامرز نی کشتہ اوسکو کیا
ہوی قتل ایرانیان بیشمار
گیا جاکی بہمن نی یک بار تن
کہا اکی ایرانیون کو ہلاک
سپہدار لشکر ہوا پر غضب

تهمتن سسی پولاد که ای ند نشان / هنین ی سپه آیین کردن نشان
به نزدیک نام آوران زمین / سزاوار نفرین ی بابان سکن
بواستکی عکلس و سر مبند سخت / لکاکنی بهد رستم تنک بخت
که بوکذ جان و سر بشنید بار / هنین ی مخنی آکنی ز نیهار
یلی جنگ هنی هنین کجبه کیا / هنین بهدیر جاتش مرسی رضا
کیا خسنی آن جنگ من ارکات / کردن او سکو قتل و رسیر حرات
براورکو او رلوز کوبا بنده کر / حواله کردن تیری ای باور
اونین لوو تسنی قبل کرتو بیان / که تیزی کنه کار من بیکان
مده قوالالغرمان یزدان پاک / کردنکا حوض اوبکی بخکو بلد
نبه که کر بوی سرده مشغول جنگ / دلیرانه بکد کمان و خدنک
خدنکش یل رستم نامدار / نمونا نهاکچه کار کر ز نهار
وبلی تیر اسفندیار جوان / که آتی بنا بی تخوری پهلوان
هوا اوتسنی محروح ورانش فکار / تن و جسم رخش ولادور نوار
لکی زخم کاری حب و دسس رخش زار / بوار رهه لاو رتب آبا اوبتر
هوار رخش سد بوی جانه درات / پیاده زنا رستم پهلوان

اوواره بوا

زواره بولا دیکه کر درد مند ‌ — کیا وو تهمتن نے بس پیل ارجمند

بهت دیکها که بس خسته هی پهلوان — بدن سی تهمتن کی هی خون روان

نشونی بلندی کیا نامدار — لگاکی نے تب نے کی اسفندیار

که ای فیلسوس ای گرد جنگ آزما — زبون هوکی میدان سی بهت کیا

جهان بین تیری تیغ زهرابدار — کهان هی تیرا ابلق خنجر گذار

کهان هی

تیرا زور بازو کیا اب کهان — کهان هی تیرا اب وه گرز گران

زواره نی کهوری یه انجام کار — کها رستم نامور کو سوار

باوره هوا آب مانند شیر — هوا ابهی جنگ آزمائی دلیر

کها تو نی کیا ای گرد اسفندیار — تری شان نه کرتا هون مین کارزار

بهت جای تها اسفندیار جوان — زواره سی هو وی ستیزه کنان

که اتنی مین رستم نی او سی کها — زواره سی مت هو نبرد آزما

که رکتا هون مین عزم پیکار مین — نهین بخت سی کچه دست پرواز مین

مجهی کیا قصور کیا تو نی اب — تهمتن سی بولا سپهدار تب

که احوال معلوم هی سب ترا — سراپای زخمی بدن اب ترا

اگر اب بهی راضی هو تو بند پر — تو بهتر هی ای رستم نامور

دوہ پولاد کہ جادوی ہی کوتن سیتی جوں | ولیکن نہیں ہیں پولاد کیہ زبوں
ہوا بود زاب آگ اہی نامور | گرون خاک پید تختی سیتی فنت در سپہر
عوض زر کہ سیتی دو خاک آوران | ہوی شام کو لوی خانہ روان
ہوا غم سیتی بیٹون کی اسفندیار | نہایت پریشان دل و بیقرار
کیا او نگی تابوت کو پید روان | سوی شاہ گشتاسپ کیوان نشان
لکھیا یوں کہ ای خسرو پاک دین | تری حکم سیتی مجکو چارہ نہیں
ولیکن یہ تھا ماجرا آج کا | خدا جانی کل نقش یا ای کا
لگاگئی تنون سیتی یہ بیدار ہات | کہ آدم ہیں رستم سے پہلوان
سُرپت اوسکی ہی آہن نہنگ سی | مجھی لوسکی اندیشہ ہی عالک سیتی
ہیت ازحم شمشیر گرز گران | رہا ہیتی اوس پر گئی زنجوان
ولیکن نہ کوئی ہوا کارگر | نہ کشتی سیتی عاجز ہوا نامور
کیا تیر سیتی آخر اوسکو زبون | ہوا جوشن و کالبد غرق خون
یقین ہی کہ جان پر تیو فیت سی | مبادا اری زندہ گری عصب
اندہیر تھا زود میں اسفندیار | اودہر پہلوان رستم نامدار
گیا جیب کی اودن میں نزدیک زال | اودر اوستی ہتن کا وکہیا یہ حال

کہی جی دو ہم

که مجروح و خسته‌سی سر تا بپا — جراحت یرا اوسکی زخم انا بلا
کتابیده که هنگام پیری پیده غم — نیاری یعقوبنینک تنهای ستم
برادر پدر یاور و نور فرق — یلکی روئی‌نی نیب بر دم الحق
کتابیده رهجون کورمیم لکا — تهمتن‌نی بیدرال سی نوین کیبا
که روئین تن اسفندیار دلیر — مقابل بشن جنکی عفریت و شیر
قوی بازو و سخت پی زورمند — تنومند مانند نخل بلند
مسری تیغ بران‌نی خار اسکا — سنان اورکی‌نی تول کوه قاف
میرا تیر سندان‌سی کرتا گذر — نه هرگز نوا اوسینه لجینه کارگر
نه مغلوب آنا بداندیش های — نیکجه زور بازو کیانش های
اگر زور کرتا بین کیسار بیر — توبر گنبدی کرتا اوتسی ای بدر
اگر کیم کمربند اسفندیار — کیار دور هرچند بر زینهار
بنوه جنکی نشت زین‌سی بلا — کیکورن کیاکه نیش فرقت و زور کا
کوری دیو او رکوئی جنکی سوار — تاکتی نیتی و یکبا نیس زینهار
هوی خیک موقوف هنگام شام — وکرته نیزا کام کرتا تمام
لیس ار تاب بیکار جنکو هنش — بیکل مادون نا کار بیان‌سی یتن

که بیله ایته آدمی نریمان بن — گری جستجو گرچه جنگی جوان
کهنار زال زری بیله سنک سخن — که تو گر بگل جادوی ایله پیلتن
تو بیله آگی ایوان بن اسفندیار — گری بکو بکسر گرفتار و خوار
کیون گیبایی که بی اندنون لجمی عجوز — یل با مور برزوی پیل زور
چو تو تا بیابان گنج و ده شیر مرد — تو بند خواه کی ساتیه گرتا نبرد
همن اسفندر فرصت و ای ادب — تو بند خواه کی سابیه گرتا نبرد
بلادن بن تا چار شیمرغ کو — تیزی واسطه بون چاره جو
کتا مجیبی و لعده نیه اوسنی که ال — جو بس آدمی مشکل کوی نا کهان
تو بر کو بیری تو جلاد تا نبرد ور — که قی انقور سیمرون کا تیری جکوز
بلیندی بیه کر آتش اور وجه — جو سیمرغ کا یر کتا بو جنه
تو سیمرغ حاضر بولا آنکه — گذر شن لتا تون که ای زال زر
مجی کس بی ادکتا تو تی یاد — گرد بولا که ای مرغ فرخ نژاد
ستمکار کم تخت اسفندیار — بو آگی بر خانش کا تو ز شکار
یار او سی همتی کتا بشمر — نه آبا شیر رحم و ده تیه وید
همی کرم بیکار انجام کار — سهم رستم گرد و اسفندیار

الم

ہوا رستم و رخش مجروح و ریش ملا وقت سیری یہ آئی ہی پیش
بسیمرغ پولاد کی کیا خطر کروں چارہ اسکا مین اب زود تر
ملک رخش و رستم کو لگی وہان تو دیکھا تو ہی خون بدن سی روان
کیا گوشت خون اور ہلی اتنی بر ہوئی زخم اچہی و گوش سر بسر
ہوا رستم و رخش پہر تندرست توانا و زور آور و چاق و چست
لگا کہنی سیمرغ سی نامجو کہ ای شاہ مرغان مددگار ہو
یقین ہی اگر تو میرا ہووی یار تو ہووی زبون گرد اسفندیار
وہ بولا کہی وہ پل ارجمند توانا و گردن کش و زورمند
مجہی اور تجہی ہی نہ قدرت کہان کہ ہون ساتہ اوسکی ستیزہ کنان
ہوئی ہفتخوان میں جوان جب گیا مراجعت وہان ایک سیمرغ تہا
مقابل جو ہتا اسکی اگر ہوا تو سیمرغ مرکز نہ جان بر ہوا
تو کر اس جوان سی ابہی دور تر تو بہتر ہی اے رستم نامور
نہ سنگ پور زال کریہ کمان کمان تیون کہ کر رستم پہلوان
کیئن دور جادی تو اسفندیار کر لیگا ہین باندہ کر سخت خوار
نہ کوئی تدبیر ہی پہر حذرا تو دام غم و رنج سی کر رہا

وہ بولا کہ ای رستم نامدار مری بات سن چل رخش پر ہو سوار
گذر کر کی دریا سی لیکر وہم گئی ایک نیستان میں دونو بہم
غرض لیکر اوس نیستان میں بتا ہتیں اس سی سیمرغ نی یون کہا
کہ ایک شاخ لیجا تو اب کاٹ کر اسی راہ سی گذر کر کی پیدا آگ پر
مہیا تو کر ایک دو شاخہ خدنگ سحر جا کی پیدا انہیں تو کر جنگ
پیدا اس تیر کو تو پل نامدار رہا کر تو ہی چشم اسفند یار
کری جو کوئی کشتہ اوس مرد کو وہ رنج و بلا سی رہا پیر نو
نہین خوب ہی قتل اسفند یار خرابی ہی قاتل کی انجام کار
ولی تو کرنی سی اوسکو ہزار یہ سنجی ڈرا تو نہ سی گور کر
یہہ حاجت اس جب ہی ای نیک تن تمنا ہو ناوک فگن کی جواب
دہان تیر میں لیکن جو خدا یہ سنکر ہوا جوش و زور آزما
پیدا ای وہ دونون وو پیس زال ہوا زال سر در و شادان کمال
وہ سیمرغ رخصت ہوا بعد ازان گیا نیستان سی کوی آسمان
جوانمرد رستم نی بیدرنگ مرتب کیا ایک دو شاخہ خدنگ
لگائی دو پیکان زہر آبدار ہوا فتح و نصرت کا امیدوار

بیابان نوا

نہ تابان ہوا تھا ہنوز آفتاب
حریف جفاکیش تھا کوہ جواب

کہ میدان میں پہنچا سوار دلیر
بلا تھا وہ رستم شیر گیر

ہوا نعرہ زن مثل پیل دمان
کہ ای مرد اسفندیار جوان

ذرا خواب سے تو شتابی سے بیدار ہو
کہ آیا ہے بیدار رستم جنگ جو

جو ہی سنکی آواز اسفندیار
یہ پشوتن سے بولا کہ ای نامدار

مری دل میں تھا وقت نہ یہ گمان
کہ جان بر نہووے گا یہ پہلوان

کہوں کیا میں کاری تھا ہر زخم تیر
تعجب کہ ہی تندرست و دلیر

ذرا دیکھ احوال اسکا ہی کیا
ہوا اوسکی زخمون کو رستہ کیا

دو دی رخش ہی پای اسپ دگر
شتابی سی اب جا کی لا دی خبر

سنوی تہمتن جو پشوتن کہا
تو رستم سی یہ بولا کہ دیکھی ہی کیا

زخمون تو ہین وہ دارو ہی تن جانواز
کہ ہر زخم کی اب ہین ہو چارہ ساز

سوا اسکی یک زخم کاری تہا
یہ پشوتن نی جا کر جوان سی کہا

کہ دیو دو سی جانفی ہی پہلوان
ہتین زخم کا اوسکی تن پر نشان

دلیری سی اوسکی عجب ہی خطر
مناسب ہی تو کن اب کہ ای نامور

تو پر جانس کو اپنی گردن سی دور
تہمتن کی ساتہ آشتی ہی ضرور

تواند نبون نه اسفندیار
گیانو دشمن میدانین بوکر نواز

تهمتن سنی تولا که ای پهلوان
نواتشا توکل خسته و ناتوان

تهمتن سنی تولا که ای پهلوان
تیرآبات بشاید که ی سحر کار

گیان و شنی جاو دسی بندر بشت
که آیا تو میدانین بوین جاق و چست

گرون کیح خسته بحتی اسقندر
که بو لحظه گرزال زر دیکنه گیر

ده تولاکه چمین نرگیته بیه توسن
او شانه حال ابنی و دستی توئن

مری جسم برای پل نانمور
نه بر کرن گری تیر غمزا دا تیز

گرون کا بحتی گشته انجام کار
گدارش نیه کرتا نو بیش ماربار

که مت زرنجو بو سر صلح آیم
تو بخش از سر لطف بری خطا

مری گیر درا جلکی میان تو بو
که ایوان میدار زنگ ستان بو

قسم ی نه بیه عذر برکز گرون
بری ساته بشن بسنته چمون

گری لطف ناقبل یا بجیکو سند
تو جای کری خسرو ارجمند

ده تولاکه ارب آشتی دوری
اگر زندگی بحتیکو منظوری

تونایند بوکر میری باس آیم
تهمتن فی او شکو نیه باسخ دیا

میری قید کرنی سی زب در گذر
عوض اسکی تو بخشی لی گنج زر

دلی با

[illegible]

دُرلی بیا تاج گوهر نگار   کنیزان به طلعت گلعذار
تحتی نشکستن وون ز روی نیاز   تو کر رحم ای سرو سرفراز
کیا روشتی میوده گوی بلد   هنین جائی محبکو بیه گنج و زر
خداکی ای فرمان شَشی اب جلم شاه   زباوه تر ای رستم کینه خواه
تحتی پهلوان دست و پا بانده لر   نه تختی محبی تخت و افسر بدر
وده پولانه ای گرد آفاق گر   نه دی جان نه امید تاج و سریر
گوارنر عفت سر در کینه جو   کیانون نه کر اور کیم گفتگو
تو بید کرم میکار ای پهلوان   بیه نه کر دوین لیکی تیر و کمان
کیا شوی رستم روان اکت تیز   نه ظر لیسند بیده و دلپذیر
تهمتن نی او سندم سه پاکی دعا   که کر تا بون نین عاجری تا خدا
زر و گوهر تاج و گنج و کنیز   خوشی من دنیا بون زاهد هیز
بدبرابیه کرتا متن زینبار   کیا جا پای مجبی شخت خوار
تو تاور بو میرا که متون بدرنگ   مخالف کی انگیش نشان خدنگ
عقوبت نزگه بد تو مجه بیه رودار   نه کر مجه پی تابت گناه و خطا
بیه بیه کر کیا تیز کز گو زوان   سوی چشم اسفندیار جوان

نگاه جیدم تو بس کیجی آه	بوا او سکی انگیون بن عالم سیاه
رکیامر و نی سر کو زین بزکون	روان او سکی انگوسی تیجی جوی خون
بتیمن نگاه را که بنگام جنگ	صد و شصت کامی تیی بنی خدنگ
ولکن به برگز نکرا رکیوزن	بواین به زینها زاله کنا ان
تو ایک کیاکر بوا ورد منند	رکیا زین لی به سر تونی ای از کمند
بیه دیلیا نو نتوین بو بیمن و وبین	بوی سخت غمناک و اندو بکین
کیا زبی انگیون گو غم بی براث	او سی لی کی بوی خنه شناث
کیا جاره خشم اسفندیار	نه بکین بور فایده زینهار
بتیمن لگاید حضور بید بر	دیا زال زر کو نوید ظفر
نه تنها بور زال زر شاد کام	بوی خورم و شاد مردم تمام
ولی زال بولا که ای نامور	بیه اصر بشناگون نیادی کی ضر.
که دنیا بین خو بتر بز اسفندیار	نه زنده بی و بتر تک زینهار
بتری جان کابی خطر آب مجی	رکی رنج سی دورایزد تجی
جیان آفرین بر زمان یار تو	شب و روز بترا نگهدار تو
ده بولاکه مبری بنین گجبه خطا	کیا و کجبه او بس کینه جونی کیا

ابوزدوک

بروز دگر پس اسفند یار
گیا زال اور رستم نامدار

ہوئی جاکی دونوں وہاں جنگ خواہ
وہ بولا نہیں کچہ تمہاری خطا

لکھا تھا یہی کلک تقدیر کا
مٹی کیونکہ لوح جبیں کا لکھا

بپا ہوری بیچن نو جوان
لو بس اب تو ای رستم پہلوان

سکھا پہلوانی کی ساری ہنر
تہا رستم و دانش سی سر بسر

نہیں تھی وہ جس بیزار کیا
بزرگی نشاط و مسرت کیا

رکھوں دیکھ تارک پہ تاج و کلاہ
کرون نہ اسی بعد گشتاسب شاہ

پہ لشکرون سی بولا ہو اسفندیار
کہ گو ہوں نقش کا ہوں اب خواستگار

روانہ ہو تو سوی گشتاسب شاہ
پہ کہیو جاکی ای خسرو دین پناہ

مجھی تونی بھیجا ہی قتل بہان
ہوئی تیری دولت سی برباد جان

ہوئی بارے اب تیری حاصل مراد
تو کر شوق سی سلطنت باد شاد

ولیکن بروز جزا بیگمان
کری داوری داور داوران

مری جان سی گنہ نہ ہووی حضور
کری دل سی اپنی غم و درد دور

نہیں فایدہ گریہ سی زینہار
قضا پر کسیکا نہیں اختیار

کیا بید دو ہیں بیچ گر سر دو دم
کہ گشتاسب سی کچہ نہ بیجا ستم

کیا طائر جاں نے پرواز جب ہوا نالہ و گریہ آغاز جب

لگی رونے پشوتن و بہمن وہاں ہوئی رستم و زال گرم فغاں

اور پھر لگی تابوت اسفندیار وہ پشوتن گیا سوئے ایراں دیار

ادہر آئی بہمن کو بھی اپنی گھر چلا ساتھ رستم و زال زر

زوارہ یہ بولا کہ ای نامدار یہ بہمن ہی فرزند اسفندیار

کیا باپ کو اسکے تونے ہلاک دل اسکا ہنوز اسکا کینہ سے پاک

برادر نے اسکے کئی قتل دو عجب کیا جو بہمن تجسسی ہو کینہ جو

مناسب نہیں تربیت اسکی یہاں کہ بدخواہ اپنا ہے یہ بے گماں

زوارہ کو رستم نے پاسخ دیا کہ لاؤں وصیت نہ کیونکر بجا

جو پشوتن حضور شہ نامدار گیا لیکے تابوت اسفندیار

ہوا شاہ گشتاسپ نالہ کناں لگیں پیٹنے رو رو کے دو خواہراں

نہ رستم نہ سیمرغ نہ زال زر کشندہ ہے تو ہی پسر کا ای پدر

ہوا ترکہ کی جان پسر پر ستم عبث ہی یہ زاری و اندوہ و غم

خجالت سے تہا بادشہ سر فرو کہ طعنے تھے ہر طرف سے شاہ کو

پشیماں ہوا شاہ عالی تبار کیا نعش کو دفن انجام کار

تمام شد

بتلادی نامه رستمنی پدرشاه‌غه | که بولون محیطای بیشه نامجو
حضور سپیدار زسفندیار | کیامی جون بندگان زنگبار
بیتلادی شکو دیباچه‌سین نیچ رز | بیه کیتیباتیاپردم که ای نامور
جلوبین بیش سلطان کشورکشا | نه هرگز جوانی نی پدرزا کیا
هیچین چاره تقدیرسی زینهار | بولوه جو بوناتیا انجام کار
کیابزینت بورکو اوسکی زب | نیرا اور آوازشکیلدی بسب
چو کلچه حلم بمحیکلو لاآون لحیا | که بولون بنده شاه کشورکشا
جوبانه بنده‌ها شاهنی سرسبر | بولنبون سی کینی لکا تاجور
که بیه باجر زکر مفصل بیان | دو بولدکه ای پادشاه جهان
بیتیشت بی ایس امربین محیطا | درست وکجایی جواوسنی لکها
اوسی بندکی بی بی جند باد | ایشرکیه نه بکین بیوز زینهار
نه آیاد و هرکز جبالت سی باز | لکاکنی پدرشاه زدن فراز
اجل نی اوسی سخت جان کیا | بیه‌که کرشنش کونامه لکها
کرکیه جمع خاطر نوای پادرار | هیچ بتیری تعقیر لحیه زینهار
بیان آینو حبیب زونین طلب | روان کرتو بیمن کوبالفعل اتیب

تہمتن نے بہمن کو با صد وقار
روانہ کیا سوئے ایران دیار

ہوا دیکھ کر شاد فرمان روا
دل وعہد بہمن کو شہ نے کیا

یہ قصہ میں کرچکا اب بیان
شغاد و بہمن کی اگلوں داستان

زادن شغاد از پشت زال از بطن کنیزک و کشتہ شدن رستم
از دست شغاد و رحلت شدن جہانبان

یہ لکھا ہے فردوسی نے بنظر
کہ از زاد و سرو ایک تھا مرد پیر

وہ کہتا تھا وہ مرد سترگ
کہ سام و نریمان تھے مرد بزرگ

اوسی قصۂ خسرواں یاد تھا
کہا جس کو سب نے یہ ماجرا

کہ رستم سے اسفندیار جوان
ہوا اسطرح سے سے کشتہ گمان

کئی بعد ازاں داستان شغاد
کہ تھی پیر و بر یہ کو خوب یاد

بیاں اوسکی قصہ نظم میں کیا
غرض اسطرح سے ہی یہ ماجرا

کہ زال ایک کنیزک سے مائل ہوا
اور ایک اوس سے فرزند حاصل ہوا

رکھا زال نے نام اوسکا شغاد
نجومی یہ بولے کہ اے خوش نہاد

یہ طفل ہوگا نحس جب ہو جوان
کرے خانمان سب تہ بیگمان

مناجات کی زال زر نے بہت
کہ اے کردگار جہان آفرین

بزاری

بدی اسکی طینت سے اسکی دور تر ۔۔ لکوئی نکوئی تو ہو راہ بر
ہوا الغرض القصہ جسدم جوان ۔۔ گیا زال نے سوی کابل روان
گیا شاہ کابل کی ایوان میں حبیب ۔۔ سپہدار کابل نے با صد طرب
اوسے ایک دی دختر دستان ۔۔ کیا عقد اپنی با عز و شان
حضور پدر رستم کینہ خواہ ۔۔ سدا باج دیتا تھا کابل کا شاہ
ہا ئیں اوندنوں رستم آباد بر ۔۔ لیا سال سانی سے کچہ بیشتر
لئی وہان کی دہقان اکثر تباہ ۔۔ ہوا پر غم و رنج کابل کا شاہ
سپہدار کابل سے بولا شغاد ۔۔ کہ اے بادشاہ مجستہ نہاد
ہوا میں تہتن سے با شاد رب ۔۔ نہ آئی اوسے شرم کچہ بی غضب
قرابت پہ میری کچہ کی نظر ۔۔ لحاظ اوسنے بس کم کیا سر بسر
سہی ہی جبین رستم سے ہو کینہ خواہ ۔۔ کروں قتل اوسکو بحال تباہ
دہ بولا کہ مجھکو ذرا سیہ تباہ ۔۔ کہ ہے قتل کی اسکی تدبیر کیا
کیا اوسنے یون ہی نہ بکر دز ۔۔ دل آزردہ ہو تجسے میں ار روز
کروں جائی رستم سے میرا گلا ۔۔ غضبناک ہو کر وہ مہان آ کے نگاہ
تو ہیان ایک شکار گہ صید گاہ ۔۔ اور اوس راہ میں کند کر چاہ

بہ

وهان رکبه کی تیغ و نیشان و ببر   بسر جاده خس نوش کر بر ببر
کُهی اگی حبت رستم سیلو ان   تو جا بن بر نو بیان نعسی بد یکیان
بلوز بحت لی خیلح کشتی کیا   سپیدار فی اوش طرح کشتی کیا
عرض شاه کابل سی وه نو رخت   لگاکی یک در کفتار سخت
که بین بحوز سپیدار عالی کرم   تیزی ذات محبسی بین خو ببر
سپیدار کابل بوا تند و کرم   بیه بولا که ژنی بین بخبکو شرم
بین بادکرتا بحنی زال زر   بین توصیبا کاوه تیزی خبر
کلی بی بی رستم شیر زاد   که میرا برازدر بین بی نشاد
بین بخم سی سام نیرم کی تو   بین بحبه تیزی زنهار ابرو
برادر بین تیری بحو والاد خشم   بحبی جا ازون سی بی شیحبین کم
بو اشکی ذلکر و بربم شغاو   خصو ژبین کیا بد نها و
کیابون که بالادنی ذباکسرا   سپیدار کابل فی بحبکو کیا
وبا او سنی تو به سر و خشم بر   کیا دل سی اندیشه کو خود کر
جلو شیر کابل بین یک شاه   کرون قید او سکو بحال تباه
کرون بحبکو کابل کابد شیر بار   بیه یکه کرد و بین رستم نامدار

لی الشهر

ہوئی جب کہ کابل شتابان ہوا — سپہدار کابل ہراسان ہوا
ہوا آگی خائف ز روی نیاز — پیادہ حضور زبل سرفراز
برہنہ دو پا ہو کی آگی رواں — بہت بولا کہ ای نامدار جہاں
ہوئی مجھ ستی بس صادر خطا — تو کر عفو از روی لطف و عطا
سر رحم آ زابل نامدار — کیا شاہ کابل کا افزون وقار
رو سنجی شاہ کابل کی مہمان کیا — بجا بندگی لا کی شادان کیا
شغاد کون تخت کی بعد ازاں — کیا یون کہ بن چاہ کندہ جہان
وہاں بیچلو رستم گرد کو — غرض ایلیند وہ شہ کینہ جو
لگا زنی تقریب نخچیر گاہ — کیا پند کہ ای گرد با غرو جاہ
تو مشغول صید افگنی جنگلی ہو — بیہ سنگ و بن رستم نامجو
روانہ کو ساتہ اپنی لیک کیا — شغاد و سپہدار نہی ساتہ لیا
ہوئی جلد ساری کی لیکی پتوان — لگی زیست دونون تفاوت نشان
ہوئی جب کیا رستم نامور — کہ رخش ان تو پہنچی چاہ کندہ جدہر
عوض چاہ کی پاس جب دم کیا — تو بند رخش نی وہاں تو قدم کیا
لگی خاک کی وہان تو تجہہ پای تو — ہوا شبہہ رخش صبا گام کو

تور رستم پهلوان خشمگین — چرار رخشنی بر تازیانه دوبین
بو اوروم بیلا رخشنی چون شیر مست — دلیکین کورا چاه بین کرگی حسبت
بو او خسته دوربس رخشنی و بو اوزار — کرتی چاه بین خنجر اندلید
ذکر بار بو داو جو بیر باد پا — تو تبن ذوشری چاه بین جان برا
دهان بی لکی زخم تیغ و تیز — بو او خاک و خسته بدن سر بسر
دلی رخشنی تی جست کی و هنسی بجی — نه ایا نظر هایی زوی بیجی
کوئی شاننه تی سطح سنی و هانا — کیا لیو و آخر تموز نا نوران
بو ایا بازه بازه سرایا بدن — بو سخت درمانده ده بیلین
سینه سنچها تهمتن که بی دشنباه — بستکر شغاد اد رکابل کاشاه
بوی دشمن جان زرکوی جفا — دعاسی بیان قتل مهلکو کیبا
لکا کنی مو شنه رکی کوی شغاد — که تها بهایی تیر زمین ایی بد بیناد
تیری کان کی خاطر آیا ساتان — که بورری فرزقت تیری بوقیرد سیاتان
میری شانه کوئن کوتی کی نه وفا — مجتی کس لی هایی ضایع کیبا
ده بولا که تیری سه ایتی بیجی — تیبت توتی چون زبری جلو کی
سیبند لار کابل قی بیر بوین کینا — که ایت تو نشدر و نجی وددن بنکا

یتی بیم نو ۱۱۱

تهمتن بیله بولاکه ای حیله گر
سداکون قایم ای زیر فلک
که کاووس و کیخسرو و کیقباد
دلیران گودرز کش و نام جو
چو توس و چو تومن بیان ربا و بزر
فرامرز جنگی و دلاور جوان
شغاد نگون بخت سی بیله کیا
دلی تاب جنبش بیلن ار تاجی
تو بیله جدا دی خدنگ و کمان
دیار و سنی هنگر کمان و خدنگ
بیس گرچه نخل جهان بد نهاد
گیاوو دین رستم نی سند فلا
تهمتن سنی بهر جان رخصت بولگای
زواره بیلی اودساری بهرا بیان
ولیکن سوارانگ یانی برها

نهنگ تو شندار وسی انیانو سر
جهان بین هر تون بین سلامت تنگ
کگی پادشاهان فرخ نهاد
کگی اسش حان نسبی مهرنی رو برد
بس اب بیان سنی کزاتو شن نبی سفر
سر الکینی تحتی اگز نهان
گر اوده که جای نی حو لحظه قضا
وزندو تنی نی جیوزا شیدالک تچی
که ازن بولگلی وزندون بسنی سان
کیا استی کشته اوسی بدزنک
هوا شقه بیلن و رخت و شغاد
که بدخواه سنی اینی کیشه لیا
توقف کی ایلدم نه فرصت بوی
هرنی جاه بین کشته کیخور و کلان
بوده سیستان بین شتابی کیا

کیاوو شینی بیه باجرا سرسر — بیه شنگ بوا زال زر نوجه گر
یکی روی رستم کی بان زار زار — بیه توی که دنیا سی انجام کار
نزار و صد و سنیزده ساله مرد — کیاو دنیای فانی رها رنج و درد
فرامرز پی سخت ماتم کیا — غرض زال فی او سی بدنون کیا
که جا سوی کابل تو لیکر سپاه — سپیدار کابل سی تو کینه خواه
فرامرز جنگی بوا بید روان — بوی شید کابل بتقوج گران
ولی شاه کابل هراسان بوا — بوی کوه دوین گریزان بوا
فرامرز کو جیب بوی آگهی — که شاه سی شید کابل تهی
گیا لاجرم جا بنت صد گاه — جهان پهلوان سپ کی تی شاه
بیان کیجی کیا صورت کسگان — نه تنها نام تو کشت هرا سخوان
در و دام کیا لی تنی بر صبح و شام — بیابان بین کوشت او نکا نام
زوارره کی او دو رستم گردنی — و بیکد کیا استخوان و شت سی
کی وقت زابل بین جا کرد دین — بیند آبا جه کابل بین از بد کین
بوا گرم پیکار کابل کا شاه — بوی فوج کابل سراسر تباه
گرفتار بید شاه کابل بوا — مظفر سپهدار زابل بوا

قرار و زنی

فرامرز نے اوسکو آرزو دی کین — کیا ہاتھ سے اپنی کشتہ وہین
ہوئے شاہ گشتاسپ آتا ہوں تیز — خبر شاہ ایران کی لاتا ہوں تیز

رحلت نمودن گشتاسپ شاه از جهان فانی و جلوس کردن بهمن بر تخت جهانبانی در ایران و لشکر کشیدن بطرف سیستان و بجنگ فرامرز را کشتن

کہا شاہ گشتاسپ نے ایکروز — کہ یہ نامور بہمن نیک روز
کلاہ مہی کی سزاوار ہی — ہوا اسکی شاہی کا حقدار ہی
ہوا کشتہ اسکا پدر بیگناہ — اسی جا ہے تخت و تاج و کلاہ
سنہ کہ کر بیٹھا یا اوسنی تخت پر — رکہا سر یہ بہمن کی دیہیم زر
کیا او ہی پشوتن کو اوسکا وزیر — کہ تہا وو دانش و فہم میں بی نظیر
ہوا پہر روان سوی ملک عدم — شہنشاہ گشتاسپ بون علم
جہان میں وہ شاہ ہمایون خصال — رہا حکمران یکصد و بیست سال
ہوا تخت شاہی پہ جب جلوہ گر — جہاندار بہمن شہ نامور
لگا کرنی داد و دہش صبح و شام — ہوی خرم شاد وہان خاص و عام
ارادہ کیا پہر وہ ہی عضب — کہ زال و فرامرز سی جلکی اب
لیا چاہئی کین اسفندیار — ہو ازان غرض لیکی یکصد ہزار

زال

ہوا حاکم سیستان بادشاہ
بیہ پیغام بھیجا ہوئی زال زر
بیابان میں اب ایکی تیغ و سنان
فرستادہ نی جاکی جب یہ نشان
کہا زال نی یہ عبث ہی کہیں
تہمتن یہاں حاضر از و مال سنی
حضور سپہدار اسفندیار
ولیکن نہ اوسنی پذیرا کیا
ہوا اب بہروزن فرزانہ جور
امید کرم کی مجھی ہر زمان
مرا قتل منظور ہی اب اگر
یہ کہہ کر بہشت مال اور سکو دیا
تو اب اسکی بہن تنا خوان زال
کہ فرطاعت جشر و ناموز
ہوئی آتش قہر شاہی خرد

جو نزدیک دے پاکی پہنچی سپاہ
کہ آیا ہوں میں بہر جنگین یدر
گروں تجہ جو سن از سر کین و اتش
کہا بہہ تو سنکر ہوا پر ملال
کہ رستم کی تقصیر مطلق نہیں
زبس کنش یہا ہر کز کسی حال شنی
کہا بار ہا عجز اور انکسار
نہ آیا سر رحم لطف و عطا
کروں سنگش اوسکی کیج و کید
کہ ہوں بندہ بادشاہ جہان
تو حاضر بسر رون نہ رہتا زسر
فرستادہ نہ یہ ہو کی رخصت کیا
مفصل کیا شاہ سی عرض حال
نہیں گچہ ارادہ اوسی زینہار
کہ رستگش نہ پایا در از زال کو

لکہ ازانی

گذر کر کے دریا سے با فرّ و شان
ہوا جانب شہر بہمن روان

جو نزدیک پہنچا شہ نامور
تو آیا وہ بہمن پیشواز زال زر

تکلف کئی پیش شاہ جہان
پیادہ ہوا پھر جلو میں روان

لیا زال کی گہر نشستہ نامدار
زر و گنج و سامان بھیجی لیا بیشمار

یہ پیغام فرامرز کی اب کہان
وہ بولا کہ ای بادشاہ جہان

کیا ہی فرامرز نے بد شکار
یہیں اور کچھ یہ اگلی زینہار

کہ آیا ہی شاہ جہانگیر یہان
یہ سنکر جہاندار گیتی ستان

ہوا غضب اور یہ کہنے لگا
کہ ایران سے آیا تھا کشورستا

ہوئی جب روانہ بہ فتح و ظفر
تو یہ ہفت کشور میں پہنچی خبر

ہوئی فرامرز سست غرور
کہ اب تک نہ آیا ہمارے حضور

یہ کہہ کر کیا زال زر کو اسیر
لگا عاجزی کرنی وہ مرد پیر

کہ ای شاہ میری ہی تقصیر تھا
اری تو رستم کی بخشے ہی خطا

نہیں زندہ اب رستم نامدار
کہ تو جس کی تھی کین اسفندیار

برائے خدا مجھ پہ اب رحم کر
میری عاجزی پر ذرا کر نظر

کہ میں آج ہوں کمترین بندگان
پیادہ ہوا تیری آگی دوان

روا کرد نه بیداد انصاف کر　　که رستم نی تجنگو سلهای هنر
سواهین اسن بات سستی حسلین　　رکها زال گوبند ازز وی کین
سیه سنگ فرامرز جنگی سوار　　سیه لیکی آنا نی کار زار
سواران ایران و زابلستان　　هوی از سیه کین ستیزه کنان
رها تین دن گرم بازار جنگ　　به شمشیر گرز و سنان و خدنگ
برد زحصارم جلی باد و سخت　　هوی تیره گردان زابل نی سخت
هوی جستم حیز و بزنی منهه تا ک　　هوی پهلوانان جنگی هلاک
دلیران ایران نتی فرو رستاد　　که اوکی نیس بنیت تنی بند باد
هوی حمله آور جوا برانیا ن　　گریزان هوی فوج زابلستان
ولیکن فرامرز جنگ آزما　　دلیرانه مندانین قایم به جا
سوا آسیر جنگی نه زود به مزاج　　سهه سنجیا کس روز آخری آج
ادبتا ناپگا و زسوی قلب گاه　　که تا شاه بهمن سی بوکینه خواه
ولی پهلوان کی نه بتی تحت بار　　دلیری نه کام ای کجنه زینهار
یالی لنوی سوار دلیر　　سواران ایران نی سالی تیز
بود خسته توسن فرامرز کا　　پیاده بوا ده سنرو آزنما

دلوا به نهر

دلیرانه بند ایلیوب گرز و تیغ کین
کلی قتل گردان ایران زمین

فرامرز خسته سوا قیدار ایدی آن
بیابان تیک بولاشوب بر تن ان

رها بولمدی اوسکونه بلجه زینهار
بولاشوب گرفتار انجام کار

سردار کجا اوسنی بیدر دوشت
شهنشاه بهمن لی آرزوی کین

کیا حلم بیدر یوق ارزوی عضب
ارادم دم شنید کوقتل کر

ده بشوبن که دستور شاه کا
شه ناموری بیه کینی بکا

بهمن مردم سیستانک لی خطا
بو ادرکینه زینهار اوق بر جفا

رها زال بولسی بوگر بند سی
که بیتا کینه رستم کی فرزندی

بجاللی ننگ بیرد کار
که حاصل بولی فتح اینی شندیار

بیه گفتار سنک ارزوی عطا
رها بند سی زال ارز بو کتا

بید سوز بید اوسکو باغ دوستان
کیا شاهی قلم حاکم سیستان

بفتح ظفر خسرو دین پناه
کیا سیستان مسنی بوری تختگاه

رحلت بولودی بهمن ارجهان فانی بدار الملک سنا یر ...

شنیمان بن ایلدن بستالو
کیا بیانه بهمن نام جو

براتیبا کین زده بین لذمعا
شهنشه بو تا کاه اوسنی دسا

فسونی نه بر کت کیا چه اثر / نه زنهار چاره بولا چاره کر
نیه سنجها دو من بهمن نامدار / که انا ارب آخر بولا روزگار
هما او سکی دخت فرخنده تهی / دیا او سکو او زنک تاج و شهی
ده تهی حسن مین رشک شمس و قمر / بقدرت مین لالا تها او سکو پدر
مگر رستم آتش پرستان بیه تهی / که همخواب کرتی تهی دختر کو بهی
عوض او سکی بی خبره کو جل بنا / جهاندار بهمن نی بیدون کیا
که جب اس سی پیدا هو گویی پسر / کلاه شهی او سکو هووی بسر
که جب اس سی پیدا هو گوی پسر / شتابان هوا ساه انجم حشم
جهان بین تهی بعد عز و جاه و جلال / شهی شاه بهمن نی کی نقص کمال

بر تخت شاهی نشستن هما دختر بهمن و بیان حقیقت آن

هما دخت بهمن بجای پدر / سریر شهی پر هوی جلوه گر
کیا او سنی آغاز جود و سخا / فقیرون کو یکسر تونگر کیا
سپه کو دیا گنج و زر بیشمار / کیا خلق مین عدل بذل و نثار
هوا بعد سنه ۹ پیدا پسر / حواله کیا دایه کو زود تر
کیا یون که تیها کنیزن اسکو دور / و گر پرورش پاتا دستور

تهی لیکن

[illegible]

ولی تس مردم سیہ ظاہر کیا — کہ ہونی تھی پیدا اسی سر کیا
ہوا الغرض ہفت ماہہ وہ حبیب — کیا پید اوسکی ماں سن آتی طلب
سیہ بوجی اپنی وو نہین کہ اگر — رہی شنید میں سیہ ماوں پسر
مبادا کہ وو ہفت ہون بدر دماں — خلل میری شاہی میں ہو گئی
اوسی ایک صندوق میں بند کر — لگی زلبہ کی یاقوت و لعل و گہر
کیا مہرماں سی سیہ ہنگام شب — بیادو اوسی جاکی دریا میں اب
بجا مردماں لاتی حکم سبا — دریا جالی صندوق کو تہ بیا
وہ صندوق دریا میں وقت سحر — کہیں ایک کاذر کو آیا نظر
نکال اوسکو کاذر فرو دینی کیا — کنارے پہ لاکر اوسی وا کیا
وہ مال اور وہ طفل فرح نہاد — جو دیکھا تو کاذر ہوا شاد شاد
خو بسی سی اوسی تس زن لی کیا — کیا اوسی لالی نکر اپنے بچا
ہوا وقت دیروزہ بڑا اسیر — عوض اوسکی سیہ طفل نیک فر
دریا عیب سیں سکو ایزد ولی آج — تو تو ماہل بہجت و ابتہاج
سیہ دولت جو اوسکو میسر ہوئی — تو پید طبع مسرور خورسند ہوئی
مرکیا طفل کا اوسی خوب نام — کیا دل نین اندیشہ خاص و عام

کہ دو وقت بوا اس بات سی کوئی کر
مبادا کہ پید مجھکو پہنچی ضرر

وہ اس سنکے سی جاتی دیگر کیا
زن و کودک و مال لیکر گیا

وہ دارا بچی سنکوئی تشکل بنا
دلیر و جوان زور زور آزما

زبون تھی تمام اوسکی طفل کلان
نہ تھا اوسکا ہمسر کوئی نوجوان

خرد کا فری کا نہ کرتا تھا کام
گریزندہ اس کام سی تھا مدام

نہ جیتا تھا ایک پارچہ ہاتھ سی
دکاندر تھا دیگر اس بات سی

کہی تھا کہ مجھکو خدا نی دیا
عجب طفل نا قابل و ناسزا

کہ پیدا ہنر ایک کرتا ہی دوام
پڑھی ہی سپہ بازی کیان صبح و شام

ولی تیہ خبر تھی اوسی کچھ نہیں
کہ ہو وہ نگاہ بیٹہ شاہ روی زمین

بتایا تھا مکتب میں دوران کو
کہ تا سیکھ کر علم شائستہ ہو

اوسی فہم و ادراک تھا اسقدر
کہ اوستاد حیران رہا دیکھ کر

جو کچھ علم تھا یاد اوستاد کو
شتابی سی سب سیکھا وہ خندہ خو

بفرط خوشی اتنی اکثر و ز
لگا کہنی کا ذرسی وہ نیک روز

خدا نی کیا علم میں مجھکو طاق
ولی اب ہی مطلوب سیر آفاق

وہ بولا کہ ہوں مفلس و مستمند
کہاں سی ہیں للون نی اور دولتمند

ابو الحسنی

ہوا اوسکی دیگر دہ جو انعام
نہ ہر اوسنی فور روز کیا تا طعام

زن کا ذر اوسدم ہوی بقرار
دیا ایک یاقوت انجام کار

اوسی سیم و زر ایک کٹورا لیا
جو لجبہ جاتی تہا مہیا کیا

منقش نگاکرتی و صبح شام
ہنر ہیلوانی کی سیکلی تمام

نہ تہری تہا کدہیں وروا بو جوان
پاہان میں ہنر یا تہا مد گمان

زن کا در ایک روز بیٹہی تہی شاد
وہان لگی وریتیس فرخ نہاد

بیہ بولا ہیر را ماجرا کر بیان
کیا اوسنی راز نہفتہ عیان

حقیقت و صندوق اور بال کی
سنی جب یہ اوسکی دلکو خوشی

یہہ سمجہا جو الکرد شرح نہاد
کہ ہوق بور مرد گرامی نژاد

درود نعل جو لجبہ تہا اوسی لیا
تفرق میں سب مال اپنی کیا

مصمم کیا دنیں عزم سفر
کہ حاصل ہو جمعیت کر و فر

رہین قیصر روم از بہر کین
شتابان ہو تو سوی ایران زمین

حضور ہمایون تخت نہاد
سپہدار نامی تہا ایک سزاد

ہاتی کیا حکم اوسکو کہ تا ان
فراہم تو کر لشکر بیکران

بیہہ بہجا پیام اوسنی ہر جا بجا
کہ مردان جنگی و زور آزما

ارادہ جس جا کی کا ہو نہاں — تو حاضر شتابی سیتی ہوں یکاں
ہوا اسکی دار زیب مسند و شاد — ہوا نہ ہوا سبد سوی زرشنواد
وہاں جگہ دراب فرح کیا — تو دولی لیا اوسکو بخش ہما
کہ رکھنی تنی جا کر ہما و تکیہ کر — ہر یک جنت کہ اسکے ہمالی نظر
تو ہر یک لگا لینی عوض ہما — لگی بہت عجب شوکت و نشان کا
عیان اسکی رخ سیتی فر کیان — تر و تازگیاں سیتی بہہ نوجوان
کیا ہوں نہ اسکو معتبر زر کیو — ہوا جیب سی اسکا نہ یا دہ کرد
ہوا جیب کی تنگ فراہم وہاں — تو بید زر شنواد دلاور جوان
شتابان تھی خنک نقصر ہوا — فرود ا ایک بانان میں تنکد ور
ہوا نازکل رو ترس نو بہار رخ — کیا بر تو ئی خیمہ کی درمیان
جو دار زیب کی جس خیز اٹھا — تو بیہ زیر طاق شکستہ گیا
کیا جو اپنی جب کی وار دل او — تو اونی ندا غیب سی تکان
کیا جو اپنی کہ آئی عاقی نو دراتی شتابار — کہ خفتہ تی بہان شاہ لازن دیار
کنیز الہ اسکا تو زیبا تمیان — کہ بن کا فرزند یہ جوان
ستہ باد آئی اوراز و بزبان سی بہی — نہنی زر شنواد جالد درنی بہی

ادہرلی

یہ مردم ستی بولا کہ لاؤ خبر — کہی مردماں بس وہیں دوڑ کر
لگا آگے پیر تون کہ ای نامدار — تلی طاق کی خفیہ ہی اک بہ راز
کہ وہ طاق شکستہ ہی سر بسر — جسی دیکھ کر دل ہیں گذری خطر
نہ نہیار رہتی مردماں کی صدا — یقین ہی کہ تہی عجب سی پیدا
دہ بولا کہ لاؤ جوان کو یہاں — او سی آگے کی لیئی مردماں
جو داراب اونہہ کرد ہاں ستی اگیا — تو وہ طاق شکستہ تس کر پڑا
حقیقت لگا پوچھنی زر شنواد — لگا کہنی داراب فرخ نہاد
یہ دریا ستی کاذر کی ہاتہ آگروز — لگا ایک صندوق لی پیکر دز
دہ لیولا تو اوسین ستی ناخبی — جو نسی ستی وہ کہ رتنی لدیا تجی
یہ صندوق میں فرخ جبیں ہی نہا — گئی لعل یاقوت تہتی نی یہا
کیا ناجر اب مفصل بیان — سپنداز سنکر ہوا مہربان
او سی خلعت داراب وخیمہ دیا — کیا او سیہ مصروف لطف و عطا
کہا ہید کہ کاذر کو لاؤ ییان — او ستی جا کی لی آئی ہیر مردماں
سپنداز نی قصہ داراب کا — جو پوچھا تو اوستی مفصل کیا
کہی ہیر و یاقوت ستی نظر — سپنداز نی دوسکو بہجان کر

کتاولیسن ایشی کیمی بیلگمان پسر شاه بهمن کا بیله نوجوان

فزون تیرکینا رتبه داراب کا وه رتبه که شاهان دارا ب بنا

چو روز دگر قیصر کینه خواه سپه تیکتی آنا بوی رزمگاه

توزیشه تولا داراب سپی سواد که ییکدن سپه تیکتی ای چخشم نهاد

تو قیصر سپی بوجاگی ایب کرجنگ سپه سنکر لیاده جوان مبد رنگ

بولار ویتون سپی نبرد آزما بهشت فوج کو قتل اوشتی کیما

سپر شام میدان سپی قره باغور بوجی خیمه آیا بفتح و ظفر

دلیری بیله دارابکی سواد بولادیکه کردلیس مسرور و شاد

بهشت آفرین کی جوانمرد بر بولا جلوه گر جیب که روز دگر

تو تیکید سپاه گران بهرگیا توتی رزمکه مرد جنگ آزما

بولاید سیم گرم بازار کین گلستان بولا خون سپی بوی زمین

جوانمرد داراب پرخار سو طرح شیر نرکی بولا رزم جو

کتا نیزه بیلک جوان حیطرف سلان نیزه اوزیشه کی صف صف کی

سپر شام بیک وهان زهی کاندار کتی بهرنوبی خیمه انجام کار

هراسان بوی سرلسر رومیان ملکی کتی اوسپی بهبیرد جوان

عجب نوجوان

عجب نوجوان آج تھا ہم نبرد
مقابل نیں جنگی بیابان کوئی مرد

جدھر حملہ آور ہوا کینہ جو
پریشان لشکر روم کو

وہ جیوں پیل تھا شیر نر
کیا تھے سینہ قیصر ستی ای تا جور

ہوئی روم تھے جلتی ناچار آب
کہ ہرگز نہیں تاب پیکار اب

لگا تھی قیصر کہ بدل ہنو
سحر حملہ یکبارگی تم کرد

بفضل خدا فتح تھا دین کی ہم
تصرف میں دے ملک اولاد کی ہم

ہوا جب سحر میں جلوہ کناں
تو تھے رومیاں اور ایرانیاں

ہوئی اگلی میدان میں گرم ستیز
ہوئی ایک تھا دہاں رستخیز

جہانگیر داراب مرد دلیر
شکستہ بندہ میدان میں تھا سر

ہزاروں دلیراں کئی خون
ہوا لشکر روم آخر زبون

ہزاروں جیوں کا ہے زنہار کام
بنہ ناچار قیصر نی بھیجا پیام

کہ نشان اگلی میں نشان ہوا
پریشان ہوا سخت حیران ہوا

جو تحفہ جا می محبتی آب بھیجی
نہ پیر حاشش تھے خدا بھیجی

غرض صلح کرکی وو دین تھے گیا
ہوئی روم فرمان روا روم کا

مظفر ہو داراب فیروز شاد
حسب آیا نوشادیں ہوا ارشاد

ما تو یابی قطعه‌ای زان رب لقا — دو جهان قوت بیجا حضور بما
هانی بیه رسیمها که هان یکیان — مهر نور رخشنده بی بیه نوجوان
کیا طلب اوسنی چو دلدار نکو — حضور اوسکی آیا چو وده تا محو
تو دوش پهانی بصد نشاط — چو اله کیا تخت زرین و تاج

جلوس کردن ولیعهد پسر بهمن بر تخت ایران و بیان کیفیت آن

چنانکه بصد جاه و حشمت بما — بی سنی چو دو سال فرمان روا
بو ولیعهد ایران جلوه کرد تخت بر — جهاندار بو دلدار بر فرح سنید
هیئت خلق بر لطف و احسان کیا — سپاه و لوور عیش که شادان کیا
طلب کی کا فر گوید زو حر — عنایت کیا خلعت و اسب و زر
کیا بنده بیه لو حسنی بلطف و طرب — تو زرخشنده گاه دهی برکت آب
یکایک سپاه عرب بهر کین — شتابان بوی سوی ایران زمین
شنفت و للو سپهدار ز تیا — سپاه عرب گاه دو سال در نیا
سواران تازی اشی یکصد هزار — بیه شنگ جهاندار گرد و هم چابر
بو او و هم لیک سپاه گران — شتابان سوی لشکر تازیان
ستیز زنده بیه بر دو جنگ بوی — نیاز دم ز تیغ کین سر بوی

بی جنگ

رہی جنگ باہم سہ روز و سہ شب / بروز چہارم شکست عرب

ہوا کشتہ میدان میں قیس و زعا / سب اسباب لشکر کا غارت کیا

ہوا لشکر تازیان سب خراب / دلیران ایران ہوئی فتحیاب

شہنشاہ داراب نی بعد ازان / کیا جانب روم لشکر روان

سپہ لیکی آیا شہ فیلقوس / خروشان ہوئی کو بوق و کوس

ہم ہر دو لشکر ہوئی کینہ خواہ / ہوئی بحر خون یکقلم رزمگاہ

دلیران ایران ہوئی سخت کوش / گئی رومیون کی پراگندہ ہوش

شہ فیلقوس اور یک سپاہ / گریزان ہوئی لی قباد و کلاہ

نہ تنہا ہوئی کشتہ تیغ و تبر / زن و بچہ بھی آونکی آئی اسیر

ہوا فیلقوس آکی قلعہ بند / کہ میدانمین تنہا اونکی ہم دگر بند

بذیرا کیا اوسنی دینا خراج / کہ قائم رہی ملک اورنگ و تاج

دیا شاہ داراب کو بیشمار / زر و گنج و دُر از رہ انکسار

کسینی لکہا دی شہ ذو الکرام / شہ روم کی دخت ناہید نام

پری چہرہ بھی غیرت ماہ بھی / سزاوار ہم بزم کی شاہ تھی

گیا دو دمن پیغام شاہ جہان / کہ دیجی مجہی دختر دلستان

شه رومنی یاد لیغ پر صفا — کیا وحشت تو شاه دستی کدخدا
چیاندر ایکی شستان بعد ازان — بو از رومسی کوکی ایرون ازان

تاخوش بوغزن دارای بشاه ازبوی دهان تابید و خبر فیلقوس قیصر روم و باز فرستادی اوررا ایشیل بدرنش و تولد شدن سکندر از بطن آن دختر

هوا شه چو یابید سینی بیکباد — قوانی نه بوی دورین خوشکوار
هوایی چارکی اوسکی و انکو یاران — هوایی دو دور لیکن نه بوی دهان
بو اوسنی باشاد دارا شاه — بوادین زنهار همچو ان شاه
شبستان بین آنی نه هرگز رکیا — بوی فیلقوس اوسکو جفت کیا
عوض حامله تیی و او رشک قمر — ولیکن نه دارا کوتی خبر
شه روم فرزند کیتا نه هبا — عیان حمل اوسکانه هرگز کیا
بو ارجیت کی وضعنی بید دلپذیر — کیا اوسکو قیصرنی ازبا سریر
سناسین خداوند بیلدیا تجا — سکندر کیا نام اوسنی قفل کا
سکندر تبا تاحید کنشتم ودیز — جو انزو داور آدی نه فاق کیر
حکیمون که او تربیت کرده تیا — توی علم یافی نه او کشی دهان

نیز ادیا

پڑھا اوسکو ارسکنے بہی خوب یاد ‏ وہ علم و ہنر میں ہوا اوستاد

ارسطو ہی دانا و فرخ سیر ‏ لقب تھا جنہیں نامور کا پسر

کہ تہا طفل دانش سی مشہور عام ‏ سکندر کا ہم درس تہا صبح و شام

یہہ قصہ بیان کا بیان چہوڑ کی ‏ سمند قلم کی عنان موڑ کی

یہہ بین آئی بیان تسی بار دگر ‏ ہوئی شاہ داراب فرخ سیر

وفات یافتن داراب در تخت نشستن دارا ابن داراب

کیا شاہ نی جب کہ تا بند گو ‏ ہر شخص ہوئی قیصر نام جو

ہوا دور لیک جای زن کلغدار ‏ ہوئی وہ جہاندار سی بار دار

غرض شاہ جہتی کئی جب گذر ‏ ہوا لطف سی اوسکی پیدا پسر

ہوا خشنود دل شاہ داراب کا ‏ ملکزادہ کا نام دارا رکہا

دلیر و خردمند دارا ہوا ‏ ولی جب کہ تازہ برس کا ہوا

تو تب شاہ داراب کشورکشا ‏ روانہ ہوا سوئی دارالبقا

رہا چار دہ سال اور چار ماہ ‏ نگہبان عالم شہنشہ دین پناہ

رکہا سر پہ دارا نی جب تاج زر ‏ سر تخت بیٹہا بجای پدر

فریدون جاہ تہا مہر اور ماہ سی ‏ بہ دستور داراب شاہ سی

لبا خسرو با موزنی خرلیج | دبالدسکو برنا جورنی خراج
توی شاه اسکندر آتا یون مین | اوسی تخت برانب بنها تا یون مین

نشستن اسکندر بر تخت در روم بجای فیلقوس و لشکر کشیدن سوی ایران برای جنگ دارا

کیا فیلقوس اتشان یاسی گذر | سکندرنی سربرزکها تاج زر
فقط روم مین تنها گجه حکمران | سکندر توا با د شاهی جهان
ارسطوی دانای دانشوری نظر | توارتبا د کشور ستان کا وزیر
ارسطو فلاطون کا شاگرد تنها | خردمند و دانا و صاحب فرکا
به افزونی لشکر و ملک و مال | سکندر جهانمین تنها فرخنده حال
فرستاد دارای ایران کا | نه پیغام للذا که با عیننی لیا
جوانک نیمین توفی بیجا خراج | فلانک نیه ای جلد بیجا خراج
نه دی با نیه سی رسم وراه پدر | هماز بی اطاعت نسنی مین پدر
سکندرنی شنگ نیه برنیج وتا | سنه یه فیلقوس ایب جهان سی کیا
جو دیا تها بر سال تحیکو خراج | ولی محبتسی مین بوتو جوزاها خراج
خدائی دیا تجیکو جاه و حشم | سر جرخ بیجا و نکامین علم

بجی بابلس

مری پاس ہی لشکر بیکران — سر چرخ پہنچا و پکاہین علم
مجھی عزم ہی یہ کہ ای نامجو — مسخر کروں ہفت اقلیم کو
تجھی لازم ہی تجھکو کہ بھیجی خراج — رہی ورنہ تیرا نہ اورنگ و تاج
خبردار کرتا ہوں تجھکو خبر — کہ بھیجوں ہیں دنبال پیغامبر
وہان آگئی ہون تجھسی خواہان جنگ — مہیا تو کر ساز و سامان جنگ
فرستادہ لیکر یہ سب سی جواب — روانہ ہوا سوی دارا شتاب
سکندر وہیں یہ فوج گران — ہوا سوی اقلیم ایران روان
شہنشاہ دارا نی سنکر خبر — سپہ لیکی آیا بصد کر و فر
سکندر جہاندار گیتی ستان — یہیں کر دیا پس فرستادگان
کیا پس وہ دارای فرخ تبار — کیا جا کی دارا سی ای شہریار
سکندر نی بھیجا ہی تجھکو پیام — کہ تجھکو نہیں ملک سی تیری کام
ارادہ ہی یہ سیر دنیا کروں — مہ و مہر سان گرد عالم پھروں
نہ آیا ہی تیون کرکی سامان جنگ — نہیں ہو نہیں کچہ تجھسی خواہان رزم
ذرا تک سی اپنی وہ تجھکو راہ — کہ لیجاؤں شتابی سی لیکر سپاہ
اگر خواہ مخواہ ہی تجھی عزم جنگ — تو پیدا ہی ہو جو حین تیغ و تفنگ

خوشنودی سے پیغام اُسنے کہا
تو صورت میں دارای ایران کہا

لگا کہنے دارای فرخ نژاد
تیرا نام کیا اور کیا ہی نژاد

ہے سر چہرہ ہے قامت تو کیسا بدن
جہاں میں زنگی کون ہی جز کیانین

معزز ہی تو اسکندر نام در
کہ آیا ہی یہاں لیکے پیغام بر

وہ بولا کہ میرا ہی وہاں کیا شمار
نہیں مجھ سی میں چاکر شہریار

سکندر ہی میں بیخرد اسقدر
کہ اس سطح آدمی مخالف کی گھر

طلب اُسنے کی پھر جام و مینا کیا
فرستادہ کو پھر کئی ساغر دیا

پیا اوسنے صہبای گلفام کو
دیے پاس اپنے رکھا جام کو

یہ دارا نے پوچھا کہ حکمت ہی کیا
نہیں لگی ساغر جو تونے رکھا

وہ بولا کہ ای خسرو نیکنام
یہی ہی ملک میں اپنی آئین مدام

کہ ہے بار بس اوسنے کی تیغ
فرستادہ کو دیکی ہر سالگین

لگا کہنے سکندر نامجو
کہ ایک جام زر اور اب لالی دو

غرض اوسنے وہاں سے لئی چار جام
کہ ہر جام زر تھا جواہر نگار

رکھا اپنی چون جب ہوا وقت شام
سکندر نے کہانی لگا وہاں مقام

کہنے سکندر کو پنہان کر
چھپکا یا طرف کو بس دارا کی سر

دولی دونی

دوشمن ولی اسکندر نامدار — نه سیمچها که رازات بو آشکار
شمالی سی اوبهٔ گرلس بودان — طرف اینی تنگی آبادوان
عقبدا اوشکی دارانی هیچ سوار — دیران برجانش جو بکذرار
شب تیره هم راه کم کرکی — ده ناچار ناکام یکسر کنی
سکندرنی چارون وه خام طلله — ندیمون کود بیلدی اوریون کها
که جوینی اینی مبارک سیه فال — یقین بی کی دارسی بون ملک و مال
کیامی معلوم نه جاکی دیهان — که دارانی هم باس فوج گران
دلی ساعته مری هین تاب جنگ — مینسر گجی فتح هو بدرنگ
که میر اجهان آفرین یاری — شب و روز دولت بدوکاری
غرض جنگه بیگار یاتی قرار — زهشری بهم انستی زینهار

جنگ کردن دارا سه مرتبه با سکندر و هر بار شکست خوردن و ظفر یافتن سکندر بر دارا

هوا مندخشان جو روز دگر — دوتنگ مقابل بوی اکز
اندیز نوسکندر صف آرا بولا — اوده گرم بیکار دارا بولا
خروشان بحری های بزکی دهان — کیابوق کا اسمان پر فغان

هوی رزمجو کینه خواهان بهم — کی تیغ برنده نی سر قلم
هوی سینه وقف خدنگ سنان — هوی غرق خون مرد خاک آوران
رهاسات دین گرم بازار کین — کی موج خون تا لجح برین
بوا انشوبن روز دارا تباه — برتیان هوی تکبیر روسکی سپاه
گریزان اوده دارای فرخ صفات — کیا ثالث اود بار فرارت
کی رومیان بید تعاقب کنان — نرازون کی کشته ایرانیان
منسیر جویش فتح و نصرت بوی — بو حاصل سکندرکه فرحت نوی
دیگر بار کرکی فرادم سپاه — سکندر رسی دارا هوا رزمخواه
سیه لیکی آیا سویلم بار نید — بوا اکلی کرم نیکا نید
ولیکن نه اقبال یاور هوا — تباه و پراکنده لشکر هوا
هوا الی هرباز دارا خراب — سکندر قوا اتر هوا فتحیاب

رواج دادن سکندر سکه خود در ایران و رسیدن دارا مرتبه چهارم برای جنگ و دیار شکست یافتن و فتحیاب بودن سکندر

هوا چیب مظفر به فضل خدا — سکندر جهاندار کشور کشا
هوا مالک تخت و تاج کیان — کیا سکه ایران بین لقبا بوا

بیان

کیا شاهی ایرانیون کو تمام   لقصد گوته لطف و کرم شادکام
کمر باغلادیلار بیله لطف و عطا   سکندرنی ساتیه اوتکی چو لکجه کیبا
سکندر بیله گیتیا ییتیا رایک سیسی   که بیکانه تم منت شیحیتا قمچی
تمهار بون شهزاده ای مردمان   که بون لینت دارا ثانیسی بیکمان
نین غیرین دارت تخت بون   جوانمرد بون اودر جوان تخت بون
ربنو شاد تم جمیع خاطر رکبو   اطاعت بری جان و دل سیگی که
نمین لطف و شفقت سی دارا کون   نبت و زر بون جشادن بون
بیه شنک حضور حبابکی شاد   بوئی اکی حاضر سراین سپاه
چو دارای ایرانی دیکیاله دعا   لکی قانی هر روز ایرزنیان
بیه بولا که ای مردمان بنشته   زلون تمشی یتی ز میان سر بسر
اودرت بون بوری هامی بکسر دلر   هنین گردش چرخ سیکی لجه گزیر
یتی بکر سیسی بیه هنین گفتگو   چو گرنا ای اسکندر کینه جو
قریب او سکامت کیا نیو زینهار   دگر نه کر ایکا انتش سخت خوار
زن و بچه بون کی گرفتار بند   سبت تکو بیحی کار وستی گزند
ده مردم موافق چو داراسی یتی   بیه اولوقت داراسی کیتی لکی

که هم رومیون سپی بون بنذر نخواه ‎ گرین چیدای شاه گیتی پناه
جهاندار دارا بیر آیا ایندایر ‎ بی خینک اسکندر نامور
سکندر ببی آیا بعوج گران ‎ نبوی گرم بیکار جنگ آوران
بوی تیغ زرانی و یاران سعدتر ‎ که صحرا بوا بحر خون سر بسر
بشمشیر و خنجر سر و کار تنها ‎ قیامت گاو یاران گرم بازار تنها
سواران ایران نی وقت دعا ‎ دلیرانه چند فراوان کیا
دلیکن نبی دارا کی برگشته بخت ‎ بواده پراکنده و خوار سخت
نقیب ده سکی بدبی بنشت بی ‎ قرین فوج ایران کی مست بی
گریزنده بوگر بحال خراب ‎ کیا بوی اصطخ دار انساب
سکندر جو دنبال رد سکی کیا ‎ تو یاران ببی نه زنهار دارا دنیا
زن و بچه و طفل ایرانیان ‎ نبوی چند سر بچه رد میان
جوانا تنها بنیش سته داد ور ‎ زنان و طفل ملی تنی بدر او گرس
سکندر گو دارانی تاره لکیا ‎ که چند بوا تنوق کرای شنها
اگر ملک میرا تو بخشی بحی ‎ تو مکسر دفینه و دن انیا تحیی
سکندر نی بده کر سینه پاسخ لکیا ‎ که اگر تو میری یا بس آدی تنها

دودون الد

توتوبون ملک ایران سراسر تختی — مبارک تیر اختر و فرخ بختی
سپاهی سی بیلا جاهی قرین ظفر — کوروبون ملکنی کیری سوی دگر
بزرگان و گردان ایران دیار — سپه داراسی توبتی که ای شهریار
سکندر سی چاکر بلا قات کر — که بو ملک قایم ساری سر بسر
ده بولدی نهیت لارلیق سرور بجا — کوروبن چو سکندرنی قربان بجا
عجم جانبی نی مجهکو زنهاری — ولی طاعت و فرمان جاری
یلکا فرزندی کوبون بعد ازان — که توتین شهنشه ده آسمان
کوبی بار سیر از جهانین شیئی — تو بو خدا ایچو ممدوح معین
سپه دارلیکو اوسنی ایلکایا جوابی — که سنجافلیبان آیب تو توتی شتاب

بگشته شدن دارا از دست وزیران خود و عقد بستن سکندر با روشنک دختر دارا

چو سپهر جرس شاه جهان — که دارا کوبی عزم هندوستان
توکی بند برخار لشکر بلند تر — سواران خاک آبوران تیغ گر
سپهدار دارانی بهتی دو وزیر — ستم پرور و بدنهاد و شریر
که نام ایکی ظالم کا تنا ماهیار — اوراوس و دسری کا نام جانوسپار
ایلکی کیتی بائم که اقبال شاه — کیلا اوردی لشکر هواسی تباه

کوئی دن کوں ہوگا گرفتار بند　　کہ اب بد کیا اسی چرخ بلند

ہمیں مصلحت ہی کہ اب بیدریغ　　شہنشاہ کوں کھینچی زیر تیغ

کہ ہو شاہ اسکندر نامدار　　فزوں تر ہمارا ہو عز و وقار

رکھا الغرض ظالموں نی روا　　خداوند نعمت پہ جور و جفا

کہیں راہ مین رات کو اکبار　　جدا اپنی لشکر سی تنہا شتید یار

سواروں نہ دارا کی جاں پاس تنگ　　پہ کم بخت دونوں جب دو اس تنگی

پیہ ہنگام فرصت جو آیا نظر　　تو بد انگ نی شاہ کی سینہ پر

رواں تیز خنجر کیا بیدریغ　　رہا دوسری نی کیا زخم تیغ

لگی زخم کاری تو بہر تاجور　　گرا پشت زین سی وہیں خاک پر

خبر کی سکندر کو یہ بعد ازاں　　کہ دارا کو ہمنی کیا قتل یہاں

کیا ہے شہنشاہ عالیجناب　　ہوئی منقتل شاہ دارا شتاب

ہنوز اوسکی قالب میں باقی تھی جان　　کہ تھا جہاندار گیتی ستان

سکندر تہی گھوڑی سی تب ہیں اوتر　　رکھا اپنی زانو پہ دارا کا سر

لگی جھنسی اپنی آنسو رواں　　ہوا درد سی اوسکی نالہ کناں

سکندر کو دیکھا جو بالیں پر　　تو سینہ سی کی آہ دارا نی سر

سکندر ایلم

سکندرغه بولا که ای تاجدار
نه تیغی بیله تمنا مجیکی زینهار

بلکه دیلبوم ن نجنی اسطح سرنگون
تن خسته سیز تابنا غرق خون

بیابان سیغی بین تنها ون ابامی کهر
نجنی میدر زمین بین کر جلوه گر

کرون چاره سازی بتری تم نگا
بو حاصل شقا بو تو تابع صد خوش سخی

بیمنا نجیکو ایران بین بید تخت بر
شتابان بیان سیغی بو تحی دگر

شتابیمی یان سیغی گه یعنی بیم
لیر ایک بیرگی بین تم اوز نغم

مجنی اسن نی درد و غم ی ترا
توبی حقیقی برادر میج ا

کشندون کو تیرنی کرونین تک
بلادن براکی کو یه دوخون جا

نیه کیه گر لکارونی بیز زاز زار
بو اد درد غم سی نهبت بیقرار

سکندرسی دارا بیله کنی لکا
که زاری و گریه سی کیا فایدا

گذر ایب کیا جاری شادی سی کام
بیرالکام یعنی بوالیس تمام

خدانی کیا نجکو شاه جهان
توگر پادشاهی نصید فرو شان

شهها تیری گفتار شیرین سی آب
غم و درد دل سی بولا دوز شب

به آرام جانا بون لوی عدم
نوره اسن جهان بن نگاه و خشم

وصیت کرون بین نجنی نجیبه اکر
نذیر ینده بو دیی نواتی تاجور

سکندر سے بولا وہ از روی صفا
کہ لادن ترا حکم یکسر بجا

لگا کہنے دارا کہ ای بادشاہ
مرا تنگ دنیا ہوئی بس کہ ناگاہ

میری دختر اک روشنک نام ہی
پری چہرہ مہوش گل اندام ہی

اوسی عقد میں اپنی لانا ضرور
اگر ایتنی سی اوسکی بیدار ہو نور

تو اسفندیار اوسکا رکھنا تو نام
میری روح کو کیجو شاد کام

نہ بہرام کوئی رسم ہو زینہار
سبہ بلکو ظاہر کنیا تو نیل و شمار

کہ قائم رہی دین آگدیست شاہ
رہ و رسم و آئین گشتاسب شاہ

سکندر نے دارا نے جو کچھ کہا
سکندر نے یکسر پذیرا کیا

رکھے اپنے دین پر سکندر کا ہات
لگا کہنے دارا کی فرخ صفات

کہ رخصت ہوئی تجھسی جان و تن
ترا ہو نگہدار جان آفرین

ہوئی چشم دارا کی جس وقت بند
لگا رونی اسکندر ارجمند

کیا چاک جامہ ہوا نوحہ گر
اوسی صندر زرین میں بہر ڈال کر

بیادہ ہوا پیش تابوت شاہ
کیا لاکی مدفون ہوئی دفن گاہ

سر دار لیجا بند از روی کین
کشندون کو دارا کی شہ نی دیا

بزرگان ایران تمام اون ہوی
جلہ جان بسی محکوم سلطان ہوی

سکندر نی

سکندرنی مرهون احسان قیلا — به لطف و کرم سیلکو شادان قیلا
یوری مادر روشنک قیداراث — کیانامه بردیکی نامه روان
تلکلا روشنک تو بیاش بیچ وجود — کیم چون شمع روشن کری بزم کو
روان اوسنی اوسن ماه وش تو کیا — حضور جهاندار کشور کشا
پرستار رسالته اوسلی تیش گلعذار — زر و گوهر و لعل بیبی بیشمار
جهاندار بر طبق آیین و دین — تو الکیدا رسالته اوسلی دونین
زمانشید ارزان بین بکند شاه — یوری بند بیرو رهان سی کیچی بیسلاه

آمدن سکندر در بند دستان و خاطر شدن کیدیدی بحضور پادشاه جهان

شه بند تها کیدا ایک با موز — اوسی خواب بریول ایا نظر
حکیمون نی سی تو چینی تو تعبیر خواب — کیسی سی نه کیم راست آیا جواب
کیا مردمان نی که درویش ایک — خردمند و صاحب دل و مرد نیک
بابان بین زیبای سبزه بی تام — کیم کاده تعبیر شاها تمام
حضور اوسلی بند کیدیدی شتاب — کیا اوز کیا ایا بکدست خواب
کیا گون که ای بینز فرخ سنیر — شب اول ایا بیه مجلکو نظر
که ایوان بلند او زدر بی کلان — اوز اریک خوبرو تو رانج بی دهان

اور اک بلبل مست آئی اوس میں گا کر چمن
دویم شب یہ دیکھا کہ ہے جلوہ گر
سویم شب مجھی خواب سا آیا نظر
اوسی کھیتی میں ہیں ہم مرد چار
شب چارم ایک شخص ہی تشنہ لب
تو بہتا ایک پانی ہوئی جلوہ گر
عقب اوس کی گزندہ کئی ہیں سانپ
شب پنجم ایک شہد آیا نظر
ساں اکثر ان میں مصروف کار
ششم روز سوتا جو ہنگام شب
کہ رنجور ہیں یکقلم سالکان
سو از زرد جان سی کئی بلبل بہار
اور پھر دیکھا کہ گلستان اور دو انتشار
شب ہفتم ای پیر خرد کہیں
دہ گداہائی دو دونوں سی آب گناہ

کیا بہد تغافل ہوئی گور اوس میں
کوئی نوجوان مری اور نک بر
کہ زاہد پاس ہی ای تختہ سبز
ولی پارہ ہوتا نہیں زینہار
وہ آیا کنارے پہ دریا کی جب
گریزان ہوا اوسکو وہ دیکھ کر
روانہ ہوئی وہاں سی پای داشت
کہ ہیں گور وہاں مردمان سرسبز
نہیں غم ہی گور ہی سی کچہ زینہار
نظر ایک آیا مجھی شہد تب
اور اوسکی بیلی میں جو بعضی کہ تن
ششم روز ہر غم میں رنجور وار
خبر یہی آئی ہیں ہر ایک پاس
نظر اب آیا کہ ہیں دو دو تن
ولیکن نہیں اوسکی سرکین کی پارہ

شہ

ستم ختم ہشتمین شب کو ای نظر
دو پیر آب مین یک تہی سربسر

ہتی کو دو پیر نی مین ہر چند بر
ہمین ہونی اوسکی کناری بہی تر

نہ کم آب ہوتا ہی اونکا ذرا
نہم شب نظر مجہکو یہ دیدہ پڑا

کہ یک گاو مادہ ہی گوسالہ دار
کہ گوسالہ کا شیر پیل و نہار

وہ کہاتی ہی تس سیر ہی لاغری تن
ولی فربہ گوسالہ گای بدن

دہم شب کو یک چشمہ آیا نظر
کہ لب اوسکی ہین خشک اطراف تر

بیان کیجی مجہسی تعبیر جواب
کہ دل سی مری دور ہووی اضطراب

دیا فولاد نہ سکندر تاجدار
تیری ملک مین آوینگا یکبار

تو ہو زنہار مت ہو جو گرم جنگ
عرض اسطرح کیجیو بی درنگ

دو دخت برگزیدہ اور ایک وزیر
کہ آخر شناسی مین ہی بی نظیر

خردمند و دانا و عاقل طبیب
قدح ایک تحفہ عجب و غریب

کہ گر اوسکو رکہی لبالب نیو
تو زنہار آب قدح کم نہو

نزدیکی آتش و آفتاب
رہی سرد ہرگز نہو گرم آب

عرض مین تیری پاس یہ چار چیز
کہ ہین طرفہ یہ شاہ والا تمیز

تو دیا سکندر کو یہ ہر چہار
بجی ملک بخشی کا وہ تاجدار

کہا کید ہندی نے یہ بعد ازاں | کہ تعبیر ہر خواب کیجے بیاں
دیا مرد درویش نے یہ جواب | کہے پہلے دن کی یہ تعبیر خواب
کہ وہ خانہ دنیا ہے اے نامور | اور اوس میں وہ سوراخ ہے تیرا اگر
وہ ہاتھی ہے اے سکندر نامدار | ترے پاس ہے سے جو کریگا گذار
یہ بعد تو نے دیکھا جو روز دگر | کہ اک مرد سکانہ ہے تخت پر
بیاں شغل یک بادشہ آئیگا | خرابی تیری ملک میں لائیگا
سیوم شب جو کر پاس آیا نظر | سمجھ تو خدا اوسکو اے نامور
اوسی ہیچ ہیں جو وہ مرد چار | کرون اوسکی تعبیر میں آشکار
کہ دہقان آتش پرست آئیگا | رواج اوسکا دین پہلے یہاں پائیگا
جہود ایک آویگا یہاں بعد ازاں | کریگا وہ آئین موسیٰ رواں
پہر اس ملک میں آدمی مرد نیک | حکیم خردمند یونانی ایک
حکیموں کا مذہب کرے آشکار | کریں لوگ اوسکا آئین سب اختیار
پہر اس ملک اہل دین آئیگا | رہ حق پرستی وہ بتلائیگا
وہ نقشہ جو آیا نظر پر تجہے | گزرندہ ہاتھی سے اور آب سے
رسول خدا ایک ہوئیگا عیاں | کریگا ہدایت بہ لب تشنگاں

گزیدہ خلق اوسے یہاں ہووے گی | یہ ہے خواب چہارم کی تعبیر بھی
شب ششم آئی جو گوردن نظر | کہ محفوظ ہوویں سبھی گیتی سر بسر
زمانہ ایک آوے کہ یہ بد زبان | نہ زنہار سمجھیں فرو مردمان
کریں گے وے چشم زبان روزگار | نفہمیدہ ہوں گے اونہیں زینہار
ششم شب جو رکھو آئی نظر | کہ یہ چیں ہیں اچھی ہیلون کی خبر
زمانہ ایک آوے کہ دانشوران | سراسر ہوں محتاج بیدانشان
زمانہ اونہیں سخت حیران کرے | مسخر ہنرور سبھی نادان کرے
جو دیکھا شب ہفتم اسپ و دو سر | یہ تعبیر اوسکی ہے ای نامور
کہ آوے زمانہ یک ایسے طور کا | کہ لطف و مدارا نہ ہووے ذرا
وہ چندان ہو ایک کو حرص و آز | یہ چاہیں کہ ہو دو سب گرگی دراز
دریں ہیں ہر ایک چیز کو لیجے | نہ یک چیز محتاج کو دیجے
جو دیکھا شب ہشتم ای مرد نیک | کہ ہیں خم دو خم اور خالی ہے ایک
زمانہ کوئی آوے ایسا جبکا | دو حصے تونگر ہوں یعنی شہا
تہیدست یکحصہ ہوویں جہان | زر و سیم برسادے گر آسمان
تہیدست کو تو نہیں سیری ہو | فزوں تر ہو خواہش تہیدست کو

ہتی

بهم نیت چو ایلک کا بو دیکلی شبها   که کهانی بی و شیر کوساره کا
حریص ایتی دنیا مین بوزن ملبهات   که مسکین بسی خوارش ایکین بیرازنا
وهم نیت بو دیکیا چو توقی هیدوت   که بلک چشمه بی کرد ادسلی بی آب
کوبی بادشه بحر د هو بیبان   کنری کرد ادسکی بوزن و انقوران
یو انشا دسنک نیه تعبیر خواب   کیا کیدیدیکوبی خانه شتاب
سکندر کا نامه بیه ستجا توشن   که بو انکر بوزود آفرین
کیامی هند دشتان بین کدز   بلد فات سهتربی آبی با خوز
ککبا کیدیندی بی بیدیه جواب   که ای بادشاه هنربا خطاب
ازاد ایسن ادرحبر حاکزی   کرون بین دل و جان شی فرمانبری
کزدی بکش تیزی ارب حار جیز   تو زیهنا روسی جان و دل اسی عزیز
که ایک ایکت دنیا بین بی بی مثال   هنین دوری ای شه خوش خصال
تزی بسن آدی ذروی نیاز   تیزی لطف سی تاکه بوزن سرفراز
عرض چار چیزین که تیی لی نظر   قدح او دهنز طبیب و وزیر
بوبی شاه بیخون خرنسی ستاش   یو انشا دبان شاه عالمتاب
سکندرنی دیکی جهره دلربا   کیابانه اینی اوسی کتخدا

زبانها

بیا ساقیا تہ سی دلبر باکی وہ جام — ہوا وصل سی اوسکی دل شاد و کام

کیا آکے بیر تاجور کی حضور — شتر بار زر لیکی تا صد سرور

دیا جب سکندر کو پیچ گہر — سکندر نی تخت اوسی سر بسر

سکندر سی بہر کید رخصت ہوا — قرین نشاط و مسرت ہوا

سوی فور ہندی ہوا پہر روان — سکندر جہاندار گیتی ستان

جنگ کشیدن سکندر با فور هندی پادشاه قنوج و جنگ در میان آمدن و کشته شدن فور هندی و تمام بودن سکندر

سکندر نی نامہ لکہا فور کو — کہ تو آکی حاضر میری پاس ہو

لکہیا اوسنی پاسخ کہ ای تاجور — کیا آنہ دار کو تونی اگر

تو ہیر کیا بول کیا ہی انا غرور — تو مت آکو اسقدر پیچ و دور

نہ رکہنا ہنیا مردی و مردانگی — کہ طاعت تیری کید ہندی نی کی

نہیں تجہسی مجہکو خطر زینہار — میری پاس ہی لشکر بیشمار

نہ تو تجہسی خواہان فرمان بری — کہ رکہتا ہون مین عزم جنگ آوری

دلیرانہ میدان ہون رزمخواہ — کروں لشکر و میان کو تباہ

ہنیہ سنکہ ہوا پر غضب بادشاہ — کیا سوی قنوج لشکر سپاہ

سواران جنگی تھی اسّی ہزار ٨٠ / ازانجملہ زرہ بانان سی ہزار ٣٠

دلیران مصر و سواران روم / کہ پولاد پوش جنگی تھے سب قوم

سکندر کی ہمراہ تھی چل ہزار / تبر و آزمایان تیغ گذار

سوار اسکی تھی ہند کی فوج بھی / شہنشاہ عالم کی چاکر رہی

غرض تھی حضور شہ نامدار / سواران ہندوستان دہ ہزار

تکفل فرزندی تھی فتوح سی / مقابل پورشاہ کی فوج سی

سواران جنگی او شش ہزار ٦٩ / جوانان جنگی و مردان کار

لی کینہ خواہی تھی اسکندر تمام / تبر و آزمایان جو پای نام

نہ ہمراہ تھی صرف جنگی سوار / کہ پیلان جنگی بھی تھی دو ہزار

یہ پیلان جنگی جو آئی نظر / تو فوج سکندر ہوئی پر خطر

سکندر نے سی پر دم یہ بولی سخن / کہ پیلان سرکار جنگی ہیں تن

مخالف کی ہاتھی ہیں جنگ آزما / بہ پیلان شطرنج جنگ کیجی شہا

ارسطو لو کی طلب زود تر / تو از چارہ جو جستند نامور

ہنر او سنی و دیں کیا آشکار / بنایا یک آہن کا اسپ و سوار

شکم اوسکا یکدست خالی رکھا / سراسر نفط اوسی سی بھر کیا

دیرا و دہا

وزیر خردمند نے بعد ازاں — کیا ایک تیار گردون کلاں
وہ اسپ و سوار او سے قائم کیا — کئی تیشہ گردون سے پیدا کیا
مقرر کیا ایک جنگی سوار — دی تا عقب اوس کی وہ مرد کار
مسلح تھا اور اور پانو سے تا بفرق — کیا تا سر اوس کو آہن میں غرق
لیے ایک دو اسپہ کف و چہرہ پر — نہو تا کہ آتش کا ہرگز زبر
جدہر از ایک چوب اوس دلاور کی گود — سر چوب پر لائی آتش زنی
سو جب کہ میدان کے گردون رواں — ارسطو نے یو بولا جوان سے کہ ہاں
تو اوس چوب سے سین آتش لگا — ارسطو کا وہ حکم لایا بجا
وہ آتش لگی اوس میں جیدم تو ہاں — خروش عظیم یک اوٹھا ناگہاں
لبوی سپہ پر بین ایکبار — اوڑا دو بین گردون د اسپ و سوار
ہوا تیرہ روی سپہر بلند — ہوا دیکہہ کر خوش شہ ارجمند
رکی جنگ موقوف و ناں چند روز — بحکم جہاندار گیتی فروز
نا ای پیر اوس طرز کی یکہزار — ارسطو نے گردون وہ اسپ و سوار
ہوا فوج سے بعد ازاں زر نخواہ — سکندر شہنشاہ گیتی پناہ
ہوا فوج آمادہ کار زار — نا خیر کی جنگ میں زینہار

بولاکرم بیکار بازار وهان
یکی کشته و خسته بولتی جوان

جودلکی وه کردون فراست بوار
بولا قوز لیش ودمن جیران کار

خبرلدی والون سسی بوجیاکزن
بنه کیبای کزه وبزی اکی بیان

دودمن مردمان نی کینا اشکار
که نیه نوبجازه ی ای انداز

حکمون نی اوسکو بیسا کیا
نیه اسباب ی رزم وبیکار کا

حقیقت بی اسکی فرار زینهار
نه واقف بتی ازبکه شدی شوور

بحری بوی کردون حمله لنان
نه هرگز کیاد لیش کحیش خوف جان

ایدکر جوالون لی بکیبار کی
عقب سسی جو کردون لی الکن وبی

نوبیدسر نقف روشن بوی
زمین یکقلم سنبل کلخن بوی

هزاردون بحری بوخفته لیش ودنیا
سواران وپیلان بروی زمین

سواران بتری وه پیلان مست
کریزان بوی کیباکی بکسر شکست

فراهم دلی زکی سید قونج کو
سپهدار هندی بولا زرحجو

رهاشام تک کرم بازار جنک
سروسینه بیا وقف تیغ خدنک

هاجری جنک توقف هنگام شب
دلیران کئی بیدسوری خیمه شب

سحرگاه بید قوز جیکی نور اکز
سپه بیکی ارائی کارزار

سلمزاری

سکندر نی اوسکو یه جواب دیا — که تو هی شهنشاه عجب مین مشهور عالم
اودهر تو هی جنگ آور و پهلوان — ادهر مین هون مرد دلیر و جوان
هزاران تو اور دل چکار جو — تو هی کشته و خسته کل رد و نو
چو بهرام تو گرم بازار کشتن — تو تو هی بلاک ایک عالم زمین
بس اب تو جنگی آرمی ولیکن فرزا — که ضائع هون کیون بندی کان خدا
مناسب نهین ای شهنشه سرفراز — که هم تم هون تنها بهم رزم ساز
گری جسکو میدان مین فیروز بخت — وه هو مالک کشور و تاج و تخت
سپهدار هندی نی دیا جواب — که بهتر هی ای شاه عالیجناب
جدا هو لی لشکر سی میدان مین آ — که تنها هون مین بهی جنگ آزما
ادهر سی سکندر عوض نیل سا — اودهر سی گیا فور هندی دلیر
دو دون کهیچ کر فور هندی نی تیغ — روان کی لگوی بادشه بدریغ
نه تکنی بوی کارگر زینهار — سکندر شهنشاه کا کردگار
کیا شاه نی جب بوقت ستیز — رها فور پر زخم شمشیر تیز
دو پاره هوا کتف سی تا کمر — گرا فور هندی نگون خاک پر
مظفر هوا خسرو ارجمند — که تها بادشاه وه تاج و تخت بلند

چو تھی بادشاہان ہندوستان ملک شہ نی اونکو کیا بعد ازان
ولد سابعت دیکی اونسی کیا که انداز شہ نسبت کیجیو تم وزرا
کردن فرزندی سی ہیں بیشتر مراعات و الطاف ہر ایک پر
حوالہ ہمیں کر کی ہندوستان بسعدی و کر ہون ہیں بیان سبی روان
بیہ سنکر کوئی سر بسر بادلر نا خوان شاہنشہ کامگار
سخنہای شیرین سبی مسرور ہو ودر ہین لی لی قلعہ ہین شاہ کو
ودر گنج لعل و گہر دا کیا نشان خسروانہ تور کو دیا
زرفشی کرم شاہ نی سر بسر عنایت کیا اونکو دہ گنج زر
بزرگ ایک سردار کا نام تہا که سالار تہا فوز کی فوج کا
بہا یار وسی تخت زرکار پر کیا یعنی قنوج کا تاجور

رفتن سکندر از قنوج برای زیارت مکہ معظمہ و از آنجا آمدن
در مصر و از آنجا رسیدن در اندلس

سکندر جہاندار از عالم پناہ بہا شند قنوج ہیں تا دو ماہ
کسی نی کیا شاہ سی یون بیان بنا یا خلیل اللہ نی ایک مکان
که کعبہ ہی نام اوسکا مشہور عام پرستش کیہ خلق بیت الحرام

بازار با

زیارت کی ستنکر بوکی آرزو — روانه بولدی خسرو نامجو

سماعیل مرد فرخنده سیر — که لذرلاری بیغمبر نامور

نبیرا ایتا اوکا نفیر اقلیب — تشریف اوسکان کا ایتا دوچون نصب

سکندر چو ایستادی تو یاقد سرور — نفیر اقلیب ای سکی آیا حضور

سکندر نی انداز و نیاز اوسکوی — تبت اوسکی تعظیم و تکریم کی

زیارت کو بیر سانه اوسکی کیا — باد جهاندار کشور کشا

سماعیلیان نیز بوی وادخواه — که نسل چراغه نی ای پادشاه

یاجلین هنسی حجاز و یمن — تو بولدور سن زیر چرخ کهن

شهنشاه عالم نی بیرا و دیتو — چراغه نی اولادو کی قتل کر

سماعیلیان کو حجاز و یمن — دیا اورو یهن پادشاه زمن

بچی کشور مصر و نان سی لیا — بلاکی پادشاه مصر کا

سکندر رها مصر بین یکسال — تورانک شاه آنکو ده جال

روانه بولا مصر سی بعد ازان — بوتی ملک اندلس آیا دوان

زن بوشمند ایک قیداقه نام — بر جیره و زنک تا چهار نام

سنیدار قلیم اندلس ایتی — زنکی سر بیه تی تاج فرمانده

فراوان جو تھا حشم اور جاہ / کہا ایلچی نے کی وہ بادشاہ
کہا جب کہ اسکندر نام جو / تو پہچان اوسنی لیا شاہ کو
سکندر سنی بولی زن ہوشیار / توہی اُتھ شاہ اسکندر نامدار
مری تک سنی اب رہا کئی یہاں / شہنشاہ یا شیخ سیہ لدہا وو ہیں
کہ میں بندہ شاہ آزاد ہوں / سکندر نہیں ہیں فرستادہ ہوں
سنبھ جہاندار گر کی طلب / سکندر کی وی ہا نہیں دیکھی سب
سکندر نہ بولا و بلکہ کبر سیلکین / ہوا رنگ چہرہ کا بزان ووہیں
والدسا بہشت دیکھی بید سیم تن / سیہ بولی کر ای بادشاہ زمن
نہیں لوز راسطح مست جا بجو / بلا شفرہ یہی تو نسبت للدیو
کہ نہاں بہ ہرگز جو ہو آفتاب / زخ بادشاہان عالی جناب
ملفاظ ابنی بو زکہ جمع سیاں / تو ہرگز گروں راز نیز جیاں
نہ اسنیب سنجاوں میں گجنہ کچھی / تو فرمان بزرنا سمجھہ انت کچھی
اگر بنہ بوجہ تو گروں سنی دور / تو تو لٹنی کرہانی سنرہی حضور
کہ ہرگز نہ مجنسی کری کجنہ بدی / نہ چھوڑی تو زسم ورہ نیکوی
لگا لمی بیدشاہ کہوں من علم / کہی دین و آئین کی مجھکو قسم

بڑائی

تزاین بدا یدین هرگز تنین   توقانلیکو زکیه جمع ای ذه فنین
مزون ماهیته سی رسم و راه و فا   آرون ایچیکو ربون لطف و عطا
بیه قیدا قیه یوق لی لر ای تاجور   تیری کبر توکر آج بنت یو سحر
سکندر بو اوسی حقیقت طلب   رها و ماهان نه زنهار منکام شب
هیئت تحفه اولس باه و شن و بی   سکندر نی بلیسر بذبر اکیی
و ماه سی عرض باول شاد و ماهان   بدآیا لوئی حنیه شاه جهان

بیلیان بیلکه قصد ایتسه تاجور   که شیر جهان کینجی بسیره
گیتا خوب شاه سکندر نی گشت   هیئت و یکی معموره و کوه دشت
بزانک ملک و کشور بن بر شندین   گیا یسکد اثنا روان دربرین
گیا حیطه وت شاه کشور کشا   بیجی دیارکی فرمان روا کوللکا
که هر زمین محیکو اینک رزم   برانک سی صلح مدارا کا عزم
بللفت محیسی زور اینک   که مطلبی کیسیکو نه بیمجی ضرر

بہشت شاہ حاضر ہوئی پیش شاہ — جو کوئی نہ آیا ہوا وہ تباہ
بہشت قطع کی راہ پست و بلند — لگی کھانے اب تک وہ نیم و گزند
تبہ تشنہ کا اسکندر کو اب تشنہ تر — عجائب غرائب بہی آئی نظر
ہدا ہفت اقلیم میں بادشاہ — کہ تھا یاور اقبال و فضل الٰہ
جو ظلمات کی جا ہے خشک و تر — تو پہنچا وہاں عشق و ناسور
کنار رہتا عالم کا تیرہ تمام — تمام وہاں نی تیہ اگر یا بان
پس کوہ ظلمات ہی سر بسر — وہاں چشمہ ہی ایک تشنہ نا نور
کری لوگ سبی جو کوئی چشمہ کا آب — تو عمر ابد سبی تو وہ کامیاب
شہ نامور نی سنی جب یہ بات — کیا پیدا وہیں قصد آب حیات
سپاہ جند لو ترکی دہ ہزار — لی شاہ ہمراہ اپنی ولاور سوار
سرانجام جب ہو چکا توشہ کا — روانہ ہوا چشمہ کو شاہ نور
خضر لوگی ظلمات ہیتا رہنما — خضر سبی شہ نامور نی کہا
مری پاس ہی لعل میں ای خضر — کہ ہوا ایک سبی روشنی جلوہ گر
عنان اکر کر دو و دوسری لعل کو — تو ہمراہ روکر دو ممکن تم نہ ہو
دیا خضر کو لعل انجام کار — کہ ایک نور جیسی ہوا آشکار

الکا دولکی

327

دکھاوو سری لعل کو اپنی باس — ہوا گرد و دم و مار سی لی پراس

خضر رہنمائی گنان یس تش — عقب اوسکی تہا بادشاہ خجستہ کیش

دو روز و دو شب تہی ہم رہ نشیب — سیوم روز آیا جو وو داہنہ نظر

جدا ہو گئی خضر سی ناگہان — یکایک نہیں خضر نی کرچہ دہان

سنی پر کسی نی نہ ہرگز صدا — خضر نیز ہوئی چشم تنہا گیا

وہان جا کی آب بقا نوش کر — پہر آیا نہ ہوئی نشان کنہ خضر

اندہیری میں سرگشتہ تہا شہریار — لگا یک بیک روشنی آشکار

پہر اتنی میں ظلمت پایان ہوئی — ہیبت خاطر شہ پریشان ہوئی

کہیں راہ میں اوسکی ایک کوہ تہا — سینہ کوہ سی دہان پہ ہائی صدا

گر افتادہ میں سنگریزہ جو تہان — اٹہیوں تو پچہتاوین نہ اٹہیوں تو ہان

اوٹہاو تکو بہ تہاوی یہی کوئی اگر — توو دہ بی پشیمان ہو نہ پشتر

کسیانی لی سنگریزہ اوتہا — کسی نی نہ لیا وہیں کہیا جابجا

پہر آر تنگہ دو نشان و لکن کہین — بلد خشیر الحیوان میں

ہوا سخت حیران و عاجز کمال — لگا کنی پیشتر و فرخ خصال

نہیں جائی مجہکو آب بقا — رہائی ہو ظلمت سی اب یا خدا

نوین دن ہوئی روشنائی عیان / ہوا شاد و خرم و دل میں ہان

سو بی سنکر یہ بری جب خبر / تو یاقوت کوں ہنسی دیکھ سر

لگی کہنی ہو کر پشیمان ہم / کہ افسوس ہم نی اوہائی سیدکم

ہی اپنی جو محروم تو لی وہ یون / کہ ای وائی ہم نی او تہائی نگون

جب او سن رو شکی میں ہی پنپنہ / تب ایک شہر آباد آیا نظر

ہوی سارکن شہر حیران تمام / لگی کہنی تو ن مرد ہم خاص و عام

کہ انک یہ یار رب ہوا نہ نہار / لگی فوج بنجارہ کا جیان کر ہور

سیان آئی سن اوسی یہ سپاہ / ہہ یہ کر بزرگان ہی کنی شہنشاہ

غرض شرط خدمت کی بجا کر تمام / لگی کرنی یکسر دعا و ثنا

کہ رونق ہوی تجہ سی آئی نہان / جہان میں تو رہ جب تلک ہی جہان

لگا بوجہنی شاہ کشور کشا / عجائب ہی ار شہر میں چیز کا

وہ بولی کہ ای شاہ فرخندہ بخت / عجائب ہیں اس شہر میں دو درخت

پتیں عالم الغیب کی سب خبر / اور احوال آئندہ کا سربسر

سنیجتا نہیں کوئی بوجہ کی زبان / ولی جو خرد مند عالم میں جان

وہ سنجیں او رمنو کی آواز کو / کرین دستگار اوروں اپنی راز کو

لب بابی

طلب کی گئی پھر ایک دانای شہر — کیا واں سکندر نے تنہا دہر
درونون سے جا کر سنی اک صدا — سکندر نے دانا سے تب یوں کہا
تو اس راز کو مجھ سے کر آشکار — وہ بولا کہ یہ سچ ہے سن اے قلعدار
کہ ہی یہ سکندر شہ نامور — پھرا گرد عالم بصد کر و فر
دلی چاردہ سال تا تاج و تخت — رہی اس جہاں میں یہ فیروز بخت
کرے پھر سفر سوی ملک بقا — ہوا پر الم سن کی فرمانروا
لگا کہنے وہ بس کہ زیر فلک — ہوئی منقضی جو اس برس آج تک
کہ مجھکو میسر ہی تخت شہی — گزرون چار سال اور فرماندہی
ہوا شاہ حسرت سے گریہ کنان — یہ عالم سے کی تھی لقا بعد ازان
کہ تو جب اٹھا درخون سے ادب — کہ تھے جون کانگرمن یارات ہین
جو بولو جہاں تو دیہان سے یہ آیا ہو تب — فلان راہ سے جا کہ پہنچی شتاب
دلی تنگ سے پھر جہان اب نکر — بس ایک گوشہ میں زندگی کر بسر
کہ باقی رہی عمر کمتر شہا — شب و روز کر دل سے یاد خدا
شہا بیتا جو عالم نے وہ سر بسر — کیا عرض پس ان نے تا مختصر
سکندر یہ سنکے بولا کہ اے ہوشیار — یہ دنیا ہی گنجائی اب ایکبار

که اقلیم میں روم کی جا ہی — غرض جا کی وہاں یاں تو یکر آئی
خردمند تھی مدعا شاہ کا — در خفتون سی تکدست طاری کیا
سنہ آواز آئی کہ ای شہریار — نشودی گذر روم میں تاں نہار
زخوشاں کو دیکھی نہ تا در گو تو — بر آوری نہ زنہار زینہ آرزو
کیا تکی تو کشور میں آبادی وفات — ہوا رسنکی عکس میں شتہ تکدست
تمامی تہی جو لودن در خفتون تی زاد — زوانہ ہوا لوسط غم یا دشاہ
کسی شہر میں جب کہ پہنچا تو وہاں — وو دو میں ساکن بشہر آگی دو انان
حضور سکندر ہوی داد خواہ — لگی کہنی ای شاہ گیتی پناہ
وودو بوران میں یاجوج و ماجوج نام — کہ سخت اون سی عاجز ہیں ہر دو تمام
وہ ہر سال لاتی ہیں لشکر اندر بر — ہیبت اون سی سبحی ہی ہم کو خطر
ہر دو کا د آدم ہی اونکی خوراک — غرض یک جہان کو کریں ہیں ہلاک
سکندر تی تو جہا کہ صورت ہی کیا — بیان ہر دو ماں نی یہ نسبتی کیا
کہ چون چہرہ جانوراں ہی یہ بد — دراز دو فلی تکسر بدن ہی ہمہ
زبان تیز و دندان ہیں مثل گراز — قد اونکا ہی جون بیلچی دراز
دو چشم اونکی ہیں یکقلم لالہ گون — سر اودار ہمشی خانم خون

دولی بی

چو بولدین تو ایک کونش لشکرین ده کونش دگر بیر چاپاورگرین

زهی توتی کستلح اونکا شمار که چینی بهین هرباه بخیه نزار

سیه یوزلکی ینی ای پادشاه تونشاه جهان ی بفضل الله

تونبجار کان کا بولب جاره گر برای خدا کونی تدبیر گر

که تا بادین هم ایس بلدسی نجات هاری زبانی لبس غیرتی باهنه

دگر نه هم ایس کنید کو جیور گر چلیس نمره خیره و با یور

بیه سنکدین بولوبان امت پذیر سکندر جهاندار آفاق گیر

حکیمون بسی بز بیرو جکی وجودین وه بولی که ای شاه روی زمین

نا ایک دیوار رنجی بلند که یوزداه یاجوج و ماجوج بند

دیهان بولی صنعت گران نجه کوکش زبان آفرین دوررین نیغت جوش

او دوریتا عرض ایک کوه گرن که اوس راه سی دیوالی ین فنها

نی یرگه دیوشید ایک استوار فراهم نیی کاری گرلن دیار

بنای بحکم یتسه ار چند ده بیناسه صدیلسی گز بلند

بیدارو عن لقعت و توکر دنجا عرض دو بیس مین ده بار گی

وپا یوک بیرکوه کو سر لسر هوی بند یاجوج کی زنکدز

وہ سید سکندر کا جب ہو چکی — خلایق کو اندوہ کی تب ہوئی

پھر اوس شہر سی شاہ روئی زمین — روان ہو کی پہنچا ہوئی ملک چین

شتابی سی خاقان کیا پیشوا — زر و مال و نعمت بہت لی گیا

کئی دن رکیا شاہ کو اوتنی تک — روانہ ہوا وہاں سی ہند تا خوز

جو ہو وہاں میں پہنچا ملک گر — کئی دن ہوا وہاں اقامت پذیر

پھر آیا کوئی سند شاہ جہان — کیا پیشوا سند کا حکمران

حکومت تہی اوس شخص کی سند تک — کہ تہا فور کا جانشین ہند میں

ہیبت سکس مال اوسنی کیا — لشکر ہی میں پہر سکندر گیا

پھر لشکر ہوا وہاں توقف کیا ان — بہن سی ہوا سوئی بابل روان

ہوا ورت بابل میں پہر خیمہ زن — وہاں ہی بہ پہر اسنی بلیش

بیابان میں تہا ایک کوہ بلند — وہاں سی بہی گذرا وہ ارجمند

کوئی مرد پیر ایک آیا نظر — کہ اتنی تہی اوس مرد کی عمر

سوا اسکی تہی کام دونوں کلان — مگر لائی رد شکوہ ہیں مروتان

سکندر نی اوس شخص سی پوچھ کیا — بیان کر حقیقت یہاں کی ذرا

لگا کہنی وہ پیر شاہ جہان — کہ اینک شہر تہا ہی نزدیک یہان

نکل

عجائب ہیں ایوان رنگیں بہار ‏— کہ ہر یک مکاں میں ہے نقش و نگار
شہنشاہ کیخسرو و جوش سپہ ‏— وہ افراسیاب و سپہ نامور
ولایت ستاں رستم پہلواں ‏— سوا اسکے گنتی کے جو نام آوراں
اکھی اونکی صورت ہے دیوار پر ‏— بہ سنگ لکھا ہو جیسے تاجور
کہ وہ شہر آباد ہے یاں ہنوز ‏— پہر اس سے وہ لایا زناں تر و زن
کہ ہیں مردم آتی ہیں بستہ میاں ‏— وہ لاتی ہیں زر سجدہ کو یا میاں
لگاتی ہیں آتش شہر میں انگز ‏— روسی لگاتی کی جاتی ہیں یہاں رود تیز
وہ رہتی ہیں پانی میں لیل و نہار ‏— ولی روز آتی ہیں بیاں ایکبار
سکندر نے بہیجے سوار دلیر ‏— کریں تا کہ تسخیر اونکو اسیر
حضور شہنشاہ گیتی نورد ‏— گرفتار آئی وہ شہزادہ مرد
ولی سالخوردہ اور بشمار بھی ‏— حقیقت سے وہاں کی خبردار تہی
سکندر کی سرنامی کمال ‏— دیا اونکو ازروی انصاف مال
کہا یہ کہ ہو تا خبر اس شہر کا ‏— وہ بولی کہ ای شاہ کشور کشا
یہ کیخسرو نامور کا ہے شہر ‏— کہ محکوم تہی جس کی شاہان دہر
تہ یر مغان گنج زر ہے نہاں ‏— بہ سنگ شہنشاہ جاکر وہاں

عمارت کوب بسیار یکسر کیا / دُر و لعل و گنجینه و زر لیا

نگار سقدر یا بیته اسباب و مال / که بیتا برتر از وهم و فهم و خیال

سکندرنی دست آرام دا کیا / نیاکانیغ ننک کونکلیسر عطا

وفات یافتن سکندر را

سکندر جهاندار کیی فرزند / لقا کنی اسطرخ سی انک ریوز

که بیش و خزانن کیا بیتا مین حسب / بیه ای نی مجیکو یزدا دهان سی بیت

که شاهی کرون جار ده سال مین / ریکون شاد با جاه و اقبال مین

کرون بعد از ان اتش جهان سی تنق / کی سیزده سال باری گندره

رها زیست مین باقی ارکان سال / قرین بتری دو بیت کامری زوال

کرون ملک مین بد و بست نقدر / که ربوی خلل روم سی دور ریز

حصور شهنشاه عالم نشان / بیت نی ملکزاده های کیان

شهنشاه فرزند رکستانه بها / بیه نا جار شه نی زرزد اکیا

که ضبطی بین شهزادهای کیان / کرنی انک کو بادشاه جهان

دلی کیجتی ازور سنگو بلاد کت / که فتنه سی عالم ریها صاف دیا

سکندر کو بوبکیه که مرکوز بیتا / ارسطوی دانا کو یکسر [illegible]

ارسطونی شهنینگ تیلاگانیده جواب
که ای تاجدار ثریا جناب

مناسب ایرور قیل شهزادگان
ارینی لطف و شفقت بیسی گیر دمان

توزه‌ر ایکی تو ملک تقسیم کر
که تا ملک بین ایتی شام و سحر

بری بر سیندا بر مشغول کار
که هنگامه برور ز مور بیشمار

ارادانه تونی ارهی ارگوم کا
بری لی جلال ز دون صبح و مسا

کمالنک تقسیم ستیبی تمام
دیا کلیه کی فرمان سرایک کی نام

جدا کاته بریک کو سلطان کیبا
بیر ایکی خبیدنامه رقم و تمان کیبا

که حکمو ملار ملک اب جقدر
بری اوشیه قاتح ز ارک تا مور

ز باهم گری قصد کین و فساد
زین ملک بین دیتی آباد و شاد

بوبی باوشیه تا مدرر رن تمام
ملوک الطوایف زلیا توکا نام

بو البعد ازان تا کیان کمکلند
جهاندار اسکندر ارجمند

بو اعجب که بیار شاه جهان
ارسطوی دانا هی آباد ملان

دنو بیردوق سی ایمی وم و دانش
بیه بولد شهنشاه روی زمین

لهی اندتون حاله روشنک
جو بیدا لیه بولبی شنبه و تنگ

بنا اوسی روم مین تخت بر | اطاعت سی مینت پیدر اوسکی سر
تولد بولدی دختر تا زمین | پیدر اوسکو بر طبق آیین و دین
کیانی ملکزاده گوهر تخچو | اوسی پادشه روم کا گیخو
هیبه لیکن بولار ره نور و عدم | سکندر جهاندار انجم حشم
سپاه و علمان و میر و وزیر | بوری قصه کر سبب صغیر و کبیر
هیبت گریه و شور ناله کیا | چیل اور باتم زکیا شاه کا
نشین جادولی سرای سپنج | نشین ای وفادار اوز ملک و گنج
کدر با شهنشاه عالی تبار | جهان مین نه دایم بیری زینهار
سکندر کی آخر بوی داستان | آب تاپون مین بوی اشکانیان

ذکر پادشاهی اشکانیان

ملکزاده های جسته نژاد | که تخم کیان سی تنی خلقی نژاد
سکندر نی اونکو دیا ملک جیب | الگی گرتی ودان پادشاهی وه سب
زکیا سر به سر لیک نی تاج و تخت | بوری جلوه افروز تخت شهی
نشین اونگو اشکانیان خاص و عام | ملوک الطوایف بی اونکانی نام

دبی بر راد

دلی پیر مرد خجسته نهاد — سخن سنج فردوسی پاک زاد

بیتی بی که خبر نام اشکانیان — نهین بی تواریخ من گفته نهان

نه احوال هرگز نشانه خاک کا — نبیش اثنای شهنامه نینگ ایچی

که یعنی دو صد یل بتاج و تخت — زبهی ایش جهانبینی نه بیرودی

بیر اقبال کا اولیکی آیا زوال — نه هرگز دیار تخت نی ملک و مال

بو مالک ملک ساسانیان — گرودی اکی احوال اشکانیان

بیان احوال ساسانیان و تولد شدن اردشیر بابکان بن ساسان

گوی گوهر دارای دواله عراق — بر ستار زاده بیتا ساسان نام

سکندر نوا گرم پیکار جنب — جهاندار دارا گوزلش نیت

گریزان بولوبی هندوستان سوار — نبیش و لیکن ایلی بر ساسان بوار

دهان سسی بوالوهی کابل رودن — کیا شنید کابل بن بیش نشان

واردی که سکلی و بچاره بیتا — نشان نی اوستی و وهین بور کیا

جرانی نگاکار یاتی نیز سحر — نگاکرنی اوفات سیا سان بیر

سیمندر رکابل شته نامدار — جوانمرد و پاک خجسته شعار

نبیکام شب دیبا کیا بی جوان — که ایک فرزندی ساسان عالیجناب

جو نبی سی صه بیل دمان پر سوار
مبارک بو اوزنگ شاهنشهی
لکا بو چنی بابک هوشیار
او سی روز مان لی بهه پاسخ دیا
دگر روز بید جوات آرای نظر
دو سی شخص کتابای پیشکی ها
که مری بزرگان لی ائین ی
بیه شنکر زرد بی نشاط و طرب
سپهدار بابک فی بید بیه کها
بلکی کنی مردم که ساسان ی نام
کمسکن کنزین بیه جوان ی کهان
بوا قصه کوتاه بیدار حسب
شبان کی جو همراه ساسان کیا
بیه خلوت بین بولاد نه فو الکرادم
خطر سی نه ساسان فی پاسخ دیا

بیه کتابی نشکر که ای سپهدار
بیاون تحتی تاج فرباید ی
که زکتبای کا نام بیه بامدار
که ساسان ی نام اش کوانمرد کا
که آتش ی افروخته سر بسر
گرو رکی آتش پرستی بیان
ییی لی رسم ره دین ی
بو ی گرم آتش پرستی قره سب
که ی اسن جوانمرد کا نام کیا
لکا بو چنی بید نه فو الکرام
وه بو لی که کابل بیش نشسان
کیا شاه بابک فی لو سکو طلب
کو ساسان کو بیحان نه ی لیا
تیری دات کیای تیرا لیای نام
لبو تکو نه نزکر دهان واد کیا

نقالی تابلی

لکالی بابک که زینهار بیان
نه اندیشه کورا دوی الحوان

بمولی کردون بین تیری سایه آب
نوا اظهار رگ محبسی احوال نسب

ده بولکه دار اکابون بین لسیر
مرانام ساسان بی ای نامور

بجونام و نرا و آتسکار را کیا
نوبابک نی لطف و مدارا کنا

ادوسی ابی دخت پرچهره وی
نگاه کز حذر ازوسکو باصد خوشی

بوی حاله دختر نسیم ابیر
بوار روسنی بدا ایری دوشنبی سر

بوا شاه بابک بیت شادکام
زلیبا نالکان زر و نشیر لتو سکانام

قضا آی ساسان بد نالهات
بوار لوی ملک سعدم سن دورن

جوان طفل پاکیزه بیکر بوار
خردمند دانا و ولاف دیوار

سیبدار بابک لی باصد طرب
هنرهای شاهانه سکهلای نسب

نشیه ملک ازی ایک تیشار اروردان
خبر لودیکو هیچی که ایک نوجوان

دلیری و قوی نامی اردشیر
که دارالی بی نسل سنجی هوبیر

اقامت ازین شهد کابل بین بی
بوار سنکی مشتاق سلطان ری

سبیدار بابک کور وسنی تلها
که بی اشتیاق اروسکلی دیدار کا

بیان کر تو هیچی نوا بی نامور
کردن تربیت اروسکلی شاهم دو شنجر

خداوند عفاری و ربیلی ن | که بن اوسن جوان کورلیکون باتان
جو بابک نی نامه بنه اوسکا بدها | لوی ری جوان کو رو ازنه لنا
بکیا تون که ربی نامدرر جهان | ده کیجو که بولدلی خسروان
نو رگنار دسی جو سنبل وار جمند | مبادر کسی نوع بتیجی گتربند
کیا خیب نو طان اروشیر جوان | تو شادان بواد بلبه گزاردوان
زکیا او سکو ممنار سنبل تیز | لکا کری زر لطاف شنام و سحر
سنه اردوان کی لبرنهی جهاز | ده جا تا سانه اونکی بید نگار
نگار ایک ماز جوان نی نوبهان | تو بس فوبن بورنه اردوان
سه بولد که بینی سه مارر نگار | خیانت لگا کرنی ده آنکار
غرض نخت یا بم نوبی بستر | کس اردوان نی جوبابی خبر
بوجای نو زاری فرزند کا | نوا اوسن جوان پژبرینات حقا
کیا میر آخور زستان اوسچا | کیا سخت بی قدر و خران اوسچی
تصیدریخ وانده و غم باکزبر | طویله بین ربتی لکا اردشیر
پرستار زکیتا سا ایک اکدو دن | بت نازنین دلبر نو جوان
زگل گلشن حسن گلنار نام | جواله بنا اوسکی خزانه تمام

بونو ربا

نظر دو سکو آبا ہیس از دو شیر
بوی دام لعفت ہن اوسکی اسیر

گی وقت شب نشین مردو جوان
کیا ماجرا عشق کا سب بیان

لصد شوق وہ رشک حور و پری
بوی اوسکی خواہان ہم بستری

ہیبت اختر ازو سبن جوان لی گیا
ولی ناز آئی نہ وہ دلربا

سخنہای بد و فریب اسقدر
وہ لاڈی زبان پر کہ وہ ناسور

ہوا اوسکی ہمخواب انجام کار
برائی مراد و دل بیقرار

وہ گلنار اسطرح سیتی جہند شب
حضور دو سکی آئی بعیش و طرب

لگی الجھن لگی ای نام خو
مجھی بیان سیتی لیکر بندہ تو

بیہ لیہ کر زر و سیم و لعل و گہر
خزانہ سیتی لائی وہ رشک قمر

ہوا او بلند گر شاد وہ نامدار
دو دست صبا کام ہو سو لکھار

دہان سیتی وہ دو نون کر ہر انس لوحی
عرض منزل سر سر نشانان نوی

سحر ارد وان لی سیتی عیب جنر
ہوا ولیس اندہ لکین عنبر

لگی بیلو ان جلکی جوان
کی اودلی دنبال دو ٹیش زدن

دشنا بندہ بو منزل تا دو سکو
کر بندہ ہیچی تی یک چشمہ بر

بیه جاهین نبی بیان تپ وُیی — درا و بیدیین تند جای نمی
نماهان بوی غیب نشی مردود — بیه بولی توقف نه بیان تم کرد
سوری شنید اصطح را جاو تم — وهان آنک گو جلد شتجا و تم
بیه شند سوری بوین وهان کسی رون — گئی نوری اضطح باز شن ودان
سر چشمه جیب ازدو دنگی بوار — گئی ست بیه انوتکو بوا انکار
نه تیری نه بیاق و دیولر انگیز — روان اسن مقان نشی بوری بیشیز
بوبی تنی هم وزبا نیزه و دیلوان — نه طاقت تنی اوتکو که بودین زون
فرو دائی تا جار زوسن چشمه بر — نه اندو ده عم زات کی وهان آتشیز
گئی صحدم بند شی ازدوان — کیا جاگی احوال یکیسر بیان
بوار رود آن لسخت اندو نکن — بیه لفظ شنا نون نسبی بو ضادو بن
که هین کسطح طائع ار دشتیو — ده بولی که شاها بیه فرود دیز
شهنشاه عالم بیو باکرو فر — نجبی هات نسی انکلی نهجی ضرر
کری منقطع بیه تیری نسل کو — بور شنکی عکین نسبت ایم چو
سنهید زهین شا بور کلاق — کا سوی اصطح اسکو ز وزان

ام تولی

کہ ہوتی تھی یادی قوی اردشیر | شتاب اوسکو لی آدمی آکی اسیر

سپیدار اصطبل کو تا کہاں | ہوئی خواب میں بندہ بشارت کہ میان

ہوا وارد ایک مرد فرخ نہاد | دلیر و جہانگیر والا نژاد

جوان مرد ہی نام ہی اردشیر | سزاوار دیہیم و زرین سریر

رہی ملک ایران میں فرماندہی | نصیب اوسکی ہی تخت و تاج شہی

تو لازم شرط خدمت بجا ہر سحر | ہیبت اوسکی تعظیم و تکریم کر

ہوا خواب سی صبح بیدار جب | منادی کیا شہر میں اوسنی تب

کہ اس نام کا ایک دلاور جوان | غریبانہ آیا ہی رہی سی یہان

خبر اوسکی پہنچائی مجکو شتاب | کہ اوسنر الکہان ہی وہ عالیجناب

خدا نی دیا اوسکو فیروزی بخت | نصیب اوسکی ایران کا ہی تاج و تخت

کرین اوسکی توقیر و تعظیم ہم | اطاعت کرین خلق ہو منتظم

سرا میں اقامت گزین تھا جوان | بتایا ہر ایک کو پتا نام و نشان

وہان جسقدر تہی صغیر و کبیر | ہوئی سنتی نام اوسکی فرمان پذیر

منادی جو القصہ پہنچا وہان | بتایا ہر ایک نی نشان جو تہان

خبر سنکی جا کی حاکم تہی جب | وہ آیا حضور اوسکی با صد طرب

چو ارزد گو اینی گذلی کیا — بگشت عزو ازارم او کیا کیا
بزرگان اصطخر گوهر طلب — کیانوزن که جاعنت کرد اسکی آب
وده بوکلی دل و جان سنی جاهر من نهم — گرمن اسکی فرمان بری ایلقلم
عرض اردشیر جوان سنی گنا — که چاکرین هم توی فرمان رو ار
چو هر جای عازم بوای پادشاه — بی جا تغنالی کبی حاضر سپاه
بوی وارث ملک و تاج و سریر — بنشت اون سنی شادان بو اردشیر

جلوس کردن اردشیر بابکان بن ساسان بر تخت پادشاهی
در اصطخر فارس و تسخیر کردن تمام مملکت ایران

بوی جیب صبا مندسب مرد نا — که بی باد بسته اردشیر جوان
همپا کیا ایک زرین سریر — که اردشیر بوا جلوه گر اردشیر
کیا سر و سیم گوهر نگار — کمر بسته حاضر بتی سپه دار ار
گما حطه بو سکه نکشه روان — سپه نیز اورتان منشور العدل ارد
بنوی ملک دی گنجی ازپادشاه — ولهان گنجی اردوان گو تباه
ته اردوان کوچ سنجی شکست — بو فرمان بزوایان بر جا نخون شکست
ز الاوی گوی سپهر از تاب جنگ — لقرف بوسب ملک من سپه زنگ

براکانی

بیراتمی مین بیچی بهمن نه کو خبر   که بهمن نه اردوان کا لیبر
اینلیر ایکلی آتابی فوج گران   برادری کاسه اوسی سلطان
بیله تنگری دوبین ایکی خنگی سپاه   روان بولدی بهمن بوراپادشاه
اودورسی تاک ایک گرد دلیر   بیله ایکلی آتا بولدی اژدر شیر
اوسی عهد نامه کیا شاه کا   لاید بیر دل سی وه پهلوان ال کیا
صف آراسته چپ بولدی سو   نه گوی بوراشاه سی زرنجو
وللدور تاک اوریکه سپاه   بولدی سایل لشکر پادشاه
بیله بهمن تو جسوفت تیخی خبر   توغلن بو ابهمن نامور
لکلار ژدوان تو بیله احوال سب   کاید لداد لشکر طلب
شتابان بو ایدیقی کازار   بولدی لشکر شاه عالی وقار
تاک وللدور لنفر یان شاه   مقابل بو ارکلی لشکر سپاه
بولدی گرم کین چپ که فوج یاک   بولدی بیشتر فوج بهمن هلاک
خدنگ ایک ناگاه اکا   که بهمن تو میدانین زخمی کیا
گزیران بو ابهمن انجام کار   نه حاصل بولا کام دل زینهار
بیرادوسکی سنه اوزان سپاه   بولدی جاکر شاه گیتی پناه

ازین شه بی مرو آن جهان کیا / زر و سیم و گنج و جواهر دنیا
جهاندار جازم بود بعد از آن / سوی شهر ری با سپاه گران
شه اردوان جمع کرد سپاه / بود آنکه شاه نسی کینه خواه
جوانان جنگی و مردان مرد / زها تا چهل روز کردن نبرد
یکی حمله چون باد صرصر دمان / بسوی ز رخ لشکر اردوان
بود آن بار بخت شه ارجمند / غرض جنگجویان فیروزه مند
بوی حمله آور سوی اردوان / یکی قتل کردن جنگ آوران
سپه اردوان کی گریزان بوی / خراب و تباه و پریشان بوی
شه اردوان زنده آبا اسیر / نه لشکر رها بود نه تاج و سریر
ولیکن بحکم شه کامگار / بود کشته تیغ بزیر اندر از
پسر چار او سکی که بهمن نامجو / سپهدار زعبک آور کینه جو
بوی دو گرفتار او را دو جوان / گریزان بوی سوی هندوستان
مظفر بوا خسرو دو الکرام / مسخر کیا ملک ایران تمام

بیان نام ساسانیان و ذکر پادشاهی زنیان بطریق مجمل

جهانبین نصیب شه اردشیر / چهل سال تیا تاج زرین سریر

واولاده

ہوا ملک ایران میں جب تاجور
رہا سنی و دو سال فرمان دور
شہنشہ اردشیر جوان بعد ازاں
پسر تھا وہ سلطان شاپور کا
پھر اوسکا بیٹا جو بہرام شاہ
پسر شاہ بہرام کا بعد ازاں
ولی نام اوسکا بھی بہرام تھا
پس ازاں بعد بہرام فرخ جوان
نہ اقبال و دولت ہوا بادشاہ
ہوا بعد ازاں نرسی اوسکا پسر
نصیب اوسکی تھی نہ ۹ برس فرماں دہی
پھر اوسکا پسر اورمزد دلیر
ہیں نہ ۷ سات حاکم رہا بعد ازان
سر تخت بیٹھا بجاہ و جلال
پدر اسکا ہے یہ سلطان شاپور کا

ہمیشہ رہا شاپور اوسکا پسر
بسا ماہ اور عشرت کو راضی رکھا
ہوا اردوان اقربای تخت گاہ
کہ یک سال و نہ ماہ حاکم رہا
رہا حکمراں ہا بیستا سال و نیم ماہ
ہوا مالک تخت با فرو شان
رہا نور ۲۵ سال فرمان روا
کہ تھا یعنی وہ این شہر اصفہان
ولی سلطنت اوسکی کم تھی کوتاہ
خداوند داد فرہنگ با کرو فر
نہ تھی دی اقبال دولت کی
ہوا مالک ملک با تاج و سریر
جہاندار شاپور خورشید شان
رہا زیب اورنگ ہفتاد و دو سال
شہنشہ اردشیر نکوکار تھا

بولا زینت افزای تخت شهی | زکیا بیریه دو سال تاج شهی

ملیر شاه شا توبرکا بولدی ارکان | که شا بولدی تا نام برده خوان

بولا مالک افسر و ملک و مال | نصیب اونگکی شاهی ایچی سال

بولا نور شاه بزرگ پادشاه | جهاندار بدرالدین با عز و جاه

چنانکین جهاندار فرخنده بخت | زما چار ده سال با تاج و تخت

پدر اوشکا نیر شده گرد جوان | بولا مسند آرا لقبند فر و شان

سریر خلافت بجاه و جلال | سریر زما اوشکو بیست و دو سال

بولا پادشه بدر جو براهیم کورد | خداوند بکشت خداوند زور

زما شصت و شش سال فرمانروا | زکیا کام عدل و کرم شیسی بیله

پدر اوشکا لیربد و خبر دجوان | زاشاره بیر کیس تک زما حکمران

بولا لعبد وزرتی عالی نشین بدر | دلیر جوان بر مرز تا موز

دو سال اوسنی کی سلطنت ارکان خد | برادر بولاشاه کا حکمران

سپهدار سلطان فرخنده نام | جوانمرد فرخنده ذو الکرام

زما بازده سال ده حکمران | بولا پادشه بیلدا سیس جوان

نصیب دوشکی نی سلطنت کاران | قباد جوان بدر بجاه و جلال

بولا مسند آرای

ہوا مسند آرای شاہنشہی — چہل سال کی اوس نے فرماندہی

ازان بعد کسری شہ دادگر — سر تخت بیٹھا بجای پدر

بعد عشرت و عیش جاہ و جلال — رہا مسند آرا چہل و ہشت سال

ازان بعد نوشیروان کا پسر — سپہدار ہرمز فرخندہ فر

ہوا ملک ایران کا بادشاہ — ولیکن رہا حکمران چند ماہ

پسر دوسرا اوسکا خسرو ذوالکرام — جہاندار پرویز خسرو ہے نام

ہوا جلوہ فرمای تخت شہی — سی و ہفت سال اوسنے کی خسروی

ہوا بعد ازان جلوہ گر تخت پر — سپہدار شیرویہ اوسکا پسر

ولی بادشاہ شیرویہ کو ہفت ماہ — میسر رہا تخت و تاج و کلاہ

ازان بعد فرزند نوشیروان — شہ زادہ فرخ خجستہ جوان

ہوا مسند آرای فرماندہی — نصیب اوسکی یکماہ شاہنشہی

ہوا مالک ملک بعد ازان — شہ نامور یزدگرد جوان

پسر ہرمز خسرو کا فرزند تھا — جہاندار سلطان کشورکشا

غرض یزدگرد خجستہ خصال — رہا در جہان حکمران بیست سال

کیا میں نے ختم سخن اب بیان — کہ بس ہو چکا نام ساسانیان

COMPRA

جو شستم غبار این رقوم بتا | بوده لی الم و کاشت مینی لکها

خاتمه کتاب بشکر و احسان خلاق جهان و دعا
در ثنای پادشاه جهان

سپاس خدای جهان آفرین | برازنده آسمان و زمین
که نخل تمنا بوا بر ثمر | بوا گلشن آرزو تازه تر
بوی مشکل آسان بوا دو دل | بوا رنج و محنت سی آزاد دل
براد دل منتی مستمند | برائی بر سپهر بلند
بوا گوهر کامرانی نصیب | بوی بخت و شادمانی نصیب
غرض نظم و نکشنی بابا نظام | نجولی بوا شاه نامه تمام
ننی بی کسیلو نبات و قرار | ننه یاد خوبانی بی یس یا و کار
الهی شهنشاه و الا کهر | که ننه نام جنکی بوا نام بر
خرد پرور و قدر دان سخن | ننه نامور پادشاه زمن
سر تاجداران گردن فراز | جهاندار رعیت و عادل نواز
ابو النصر اکبر خدیو زمان | جهانی رهی جست ملک بی جهان

نمنت تمام شد کار من نظام شد کتاب شاه نامه بزبان تحفه

اتم الکرم ٧

R. 136795